جلد سادس

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

المعلم

ترجمہ

صحیح مسلم

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد سادس

[illegible] المعجزات [illegible]

کتاب [illegible]

[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قال [illegible]

[illegible] کا آپ سلام کرتے [illegible]

[illegible] ان اللہ اصطفی کنانۃ [illegible] واصطفی [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت ہے [illegible] رسول [illegible]

[illegible] اور [illegible] قریش [illegible] اور [illegible]

ہین **ف** [illegible] حدیث [illegible] کی [illegible]

[illegible] قریش [illegible] ہاشم کی [illegible]

ایک ہے جیسے دوسری حدیث مین آیا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن **ترجمہ** جابر

بن سمرہ سے روایت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پہچانتا ہون ایک پتھر کو مکہ مین [illegible] سلام

کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے مین [illegible] **باب** تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ

وسلم علی جمیع الخلائق [illegible] زیادہ ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول

شافع واول مشفع **ترجمہ** ابو ہریرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین آدم کی اولاد

کا سردار ہونگا قیامت کو اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے مین شفاعت کرونگا اور

سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی **ف** [illegible] آپ دنیا مین بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہین مگر دنیا

[illegible] آنحضرت [illegible] ننگے [illegible] اور [illegible]

[illegible] تیمم [illegible] تفسیر [illegible]

[illegible] اعتقاد کے لیے اور [illegible] حدیث [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] فصل میں اور دو [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] مخالفت [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گرمی [illegible] وضو کیا ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible] فی ذلک الا ندیۃ [illegible]

[illegible] من قبل الحرم [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] وضو کرنے کا [illegible]

[illegible] انگلیوں میں [illegible] وضو کیا یہاں تک [illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] فتوضا جمیعا [illegible] ثلاثۃ [illegible]

مبارکہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب زوراء مین تھے اور
زوراء ایک مقام ہے مدینہ مین بازار مین مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی
اوسمین رکھدی تو آپ کی انگلیون مین سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحابنے وضو کرلیا قتادہ نے کہا مین
نے انس سے کہا اے ابوحمزہ کتنے آدمی اُس وقت ہونگے۔ انس نے کہا قریب تین سو آدمیون کے تھے شاید یہ
دوسرے وقت کا ذکر ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان بالزوراء فاتی باناء
ماء لا یغمر اصابعہ او قدر ما یواری اصابعہ ثم ذکر نحو حدیث ہشام **ترجمہ**
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء مین تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس مین اتنا
پانی تھا کہ آپ کی انگلیان نہین ڈوبتی تھین یا انگلیان نہین چھپتی تھین پھر بیان کیا حدیث کو اُسی
طرح جیسے اوپر گذری **عن** جابر ان ام مالک کانت تھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی عکۃ لھا سمنا فیاتیھا بنوھا فیسالون الادم ولیس عندھم شیء فتعمد الی الذی کانت
تھدی فیہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فتجد فیہ سمنا فما زال یقیم لھا ادم بیتھا حتی
عصرتہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عصرتیھا فقالت نعم قال لو ترکتیھا ما زال
قائما **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی مین گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ
کے طور پر پھر اوس کے بیٹے آتے اور اُس سے سالن مانگتے اور گھر مین کچھ نہوتا تو ام مالک اُس کپی کے پاس
جاتی اوس مین گھی ہوتا اسیطرح ہمیشہ اوسکے گھر کا سالن قائم رہتا ایک بار ام مالکنے (حرص کرکے) اُس
کپی کو نچوڑ لیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے فرمایا اگر تو اسکو یون ہی رہنے دیتی (اور
ضرورت کیوقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا **عن** جابر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامراتہ وضیفھما
حتی کالہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا مانگتا تھا آپنے اُسکو آدھی
وسق جو دیے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اسکی بی بی اور مہمان ہمیشہ اوس مین
سے کھاتے رہے یہانتک کہ اُس شخص نے ماپا اُسکو پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا اگر
تو اُسکو نہ ماپتا تو ہمیشہ اوس مین سے کھاتے اور وہ ویسا ہی رہتا (کیونکہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا)

اور بصیری نمود ہوئی پہر برکت کہاں رہ گئی **عن** معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوۃ تبوک فکان یجمع الصلوۃ فصلی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا حتی اذا کان یوما اخر الصلوۃ ثم خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوھا حتی یضحی النہار فمن جاءھا منکم فلا یمس من مائھا شیئا حتی اتی فجئناھا فقد سبقنا الیھا رجلان والعین مثل الشراک تبض بشیء من ماء قال فسالھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل مسستما من مائھا شیئا قالا نعم فسبھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لھما ما شاء اللہ ان یقول قال ثم غرفوا بایدیھم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء قال وغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ یدیہ ووجھہ ثم اعادہ فیھا فجرت العین بماء منھمر او قال غزیر شک ابو علی ایھما قال حتی استقی الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان ترے ما ھھنا قد ملئ جنانا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی ایکدن آپنے نماز میں دیر کی پہر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑہی پہر اندر چلے گئے پہر نکلے اوسکے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بعد اوسکے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمہ پر پہنچوگے اور نہیں پہنچوگے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اوس چشمہ کے پاس تو اُسکے پانی کو ہاتہہ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں معاذ نے کہا پہر ہم اُس چشمہ پر پہونچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تہے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تہا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا وہ بہی آہستہ آہستہ بہ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں آدمیوں سے پوچہا تمنے اُسکے پانی میں ہاتہہ لگایا اونہوں نے کہا ہاں آپنے اونکو برا کہا (اس لیے کہ اُنہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالی کو منظور تہا وہ آپ نے اُنکو سنایا پہر لوگوں نے چلوؤں سے تہوڑا تہوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا آپنے اپنے دونوں ہاتہہ اور مونہہ اوس میں دہوئے پہر وہ پانی اُس چشمہ میں ڈالدیا وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پہر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اوسکے آپنے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھیگا اسکا پانی باغوں کو

ہو ویگا یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا اُس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار
آدمی تھے **عن** أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ
فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا
فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى
نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ
فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ
فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى
لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ
أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ
حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا
عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ
دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا
فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ
فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ **ترجمہ** ابو حمید سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری (ایک مقام ہے
مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر شام کے رستہ میں) میں ایک باغ پر پہونچے جو ایک عورت کا تھا آپ نے فرمایا
اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے میں دس
وسق معلوم ہوا آپ نے اُس عورت سے فرمایا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے
پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک میں پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زو

مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہیں اوسکی مثال عَنْ
اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ
الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَ
رَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ
مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ
بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اُسکی جو خدا نے مجھکو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا
زمین پر اُسمین کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اُسکا
کڑا سخت تھا اوس نے پانی کو سمیٹ رکھا پھر اللہ تعالی نے لوگون کو فائدہ پہنچایا اوس سے لوگون نے اُس
مین سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت مین زرعوا ہے یعنے کھیتی کی اوس سے) اور کچھ حصہ
اُس مین کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس اوگاوے (جیسے چکنی چٹان پانی لگا اور چلدیا) تو
یہ مثال ہے اوسکی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اللہ نے اُسکو فائدہ دیا اُس چیز سے جو مجھکو عطا فرمائی اوس
نے آپ بھی جانا اورون کو بھی سکھایا اور جس نے اسطرف سر نہ اٹھایا (یعنے توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت
کو جسکو میں دیکر بھیجا گیا قبول نہ کیا **ف** یعنی زمین کی تین قسمین ہین اسیطرح لوگ بھی تین طرح کے ہین
ایک تو **قسم اول** جو پانی سے زندہ ہوتی ہے اور گھاس اور ترکاری اور میوے اوگاتی ہے لوگ اُس سے
فائدہ اٹھاتے ہین اوسکی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگون کو سکھایا اُنھون
نے بھی فائدہ اُٹھایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اوس سے آدمیون
اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اُسکو اتنی فہم نہین کہ اوس مین
سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اٹھایا **تیسری قسم** چکنی صاف
جہان نہ کچھ اُگتا ہے نہ پانی ٹھہرتا ہے یہ اُس شخص کی مثال ہے جس نے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اُسکو
یاد رکھا (نووی) **باب** شَفَقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ آپکو اپنی اُمت پر کیسی شفقت
تھی اُسکا بیان **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا

بَعَثَنِیَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ
اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُہْلَتِہِمْ
وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْہُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَہُمْ فَصَبَّحَہُمُ الْجَیْشُ فَاَہْلَکَہُمْ وَاجْتَاحَہُمْ
فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ
الْحَقِّ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی
مثال جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا
اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنے دشمن
کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانیوالا ہوں سو جلدی بھاگو اب اُسکی قوم میں سے بعضوں نے اُسکا کہنا مانا
شام ہوتی ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہ صبح تک وہیں ٹھکانے رہے
اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور انکو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اوسکی
جس نے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین
کو **ف** عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا
ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض
یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگیں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ
الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے
جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اوس میں کیڑے اور پتنگ گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں
کو اور تم بے تامل اندھا دھند اوس میں گرے پڑتے ہو **ف** یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل
گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرت کمال شفقت سے
اون نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہیں
رُکتے **عَنْ** ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ

اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا
وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ
النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي وَتَقَحَّمُونَ فِيهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اُسکے گرد روشنی ہوئی
تو اُسمیں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے اور وہ شخص اُنکو روکنے لگا لیکن وہ نہ رُکے اُسمیں
گرنے لگے یہ مثال ہے میری اور تمہاری میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے
پاس سے چلے آؤ چلے آؤ اور تم نہیں مانتے اُسی میں گھسے جاتے ہو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش یقعن فیہا
وہو یذبہن عنہا وانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تفلتون من یدی **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اُس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی
اور ٹڈی اور پتنگے اوس میں گرنے لگے اور وہ اُنکو روکنے لگا اسیطرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں آگ
سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے

باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

آپ کا خاتم النبیین ہونا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی ومثل
الانبیاء کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ فجعل الناس یطیفون بہ یقولون
ما راینا بنیانا احسن من ہذا الا ہذہ اللبنۃ فکنت انا تلک اللبنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اُسکے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہمنے اس
سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا
محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا) **عن** ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا
ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلعم فذکر احادیث منہا وقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل ابتنی بیوتا فاحسنہا واجملہا واکملہا الا موضع
لبنۃ من زاویۃ من زوایاہا فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبہم البنیان فیقولون
الا وضعت ہہنا لبنۃ فیتم بنیانک فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکنت انا اللبنۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال جو مجھسے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بناے اور انکو زیب دیا اور آرایش دی اور پورا کیا مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اب لوگ اوسکے گرد پہرنے لگے اور انکو وہ عمارت پسند آئی وہ کہنے لگے مکان والے سے تو نے یہ اینٹ یہان کیون نہ رکھدی ہوتی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ مین ہون **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم الانبیا ہون **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال اُس شخص کی مثال ہے جسنے ایک گھر بنایا اُسکو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کیجگہ چھوڑ دی لوگون نے اسکے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا مین اُس اینٹ کی جگہہ ہوا مین آیا اور پیغمبرون کو ختم کر دیا **عَنْ** سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا اَحْسَنَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین پورا کیا کے بدلے آرایش دیا ہے

بَابٌ

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا جب کسی است پر اللہ تعالی مہربان ہوتا ہے تو اُسکا پیغمبر اُس کے سامنے گذر جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَکَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَکَهَا

وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ جب کسی اُمت پر رحم کرتا ہے تو اُسکا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی اُمت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی اُمت کی تباہی چاہتا ہے تو اُسکو ہلاک کرتا ہے اوسکے نبی کے سامنے اور نبی اوسکی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا

باب اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ حوض کوثر کا بیان

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ **ترجمہ** جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر (یعنے آگے جا کر تمہارے آنیکا منتظر رہونگا اور تمہاری پلانیکا سامان درست کرونگا) **ف** قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور اُنپر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اسکو متعدد صحابہ نے یہانتک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں (نووی)

عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَّلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهٗ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر جو وہاں آوے گا وہ اُس حوض میں سے پیے گا اور جو پیے گا اُس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانیکے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا اُس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اُس حوض میں سے پیکر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جاویگا تو اوسکو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی) **ت** اور میرے سامنے کچھ لوگ آوینگے جنکو میں پہچانتا ہوں اور وے مجھکو پہچانتے

ہین پہر وہ روک دیے جاوینگے میرے پاس آنے سے مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین جواب ملیگا تم نہین
جانتے ہو جو اُنہون نے کیا تمہارے بعد (یعنے کافر ہوگئے اور اسلام سے پہر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت
کی وفات کے بعد اسلام سے پہر گئے تہے) مین کہونگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدلدیا میرے بعد
عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یعقوب
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء ماؤہ ابیض من الورق وریحہ اطیب
من المسک وکیزانہ کنجوم السماء فمن شرب منہ لا یظمأ بعدہ ابدا قال وقالت اسماء
بنت ابی بکر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی
منکم وسیؤخذ اناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملوا
بعدک واللہ ما برحوا بعدک یرجعون علی اعقابہم قال فکان ابن ابی ملیکۃ یقول اللہم
انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا او ان نفتن عن دیننا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی راہ ہے اوسکے چارون کونے
برابر ہین (یعنے طول اور عرض یکسان ہے) اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اُسکی بو مشک سے بہتر
ہے اوسپر جو آبخورے رکہے ہین اُنکی گنتی آسمان کے تارون کے برابر ہے جو اُسمین سے پیئے گا پہر کبہی
پیاسا نہ ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حوض
پر رہونگا دیکہونگا تم مین سے کون کون وہان آتے ہین اور کچہ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاوینگے
مین کہونگا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہین میری اُمت کے ہین جواب ملیگا تمکو معلوم نہین جو کام
اونہون نے تمہارے بعد کیے قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹہیرے ایڑیون پر لوٹ گئے (اسلام سے پہر گئے ان لوگون
مین خارجی بہی داخل ہین جو حضرت علی مرتضی کے ساتہہ سے الگ ہوگئے اور مسلمانونکو کافر سمجہنے لگے اور وہ لوگ بہی داخل ہین جنہون نے
حضرت کی وصیت پر عمل نکیا اور حضرت کی اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (جو حدیث کے راوی ہین) کہتے تہے
یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین ایڑیون پر لوٹ جانے سے یا دین مین فتنہ ہونے سے **عن**
عائشۃ تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بین ظہرانی اصحابہ انی
علی الحوض انتظر من یرد علی منکم فواللہ لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب

مِنّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے
فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرونگا کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم خدا کی بعض لوگ
میرے پاس آنے سے روک جاوینگے میں کہونگا اے رب یہ میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں پروردگار
فرماویگا تجھکو معلوم نہیں اونہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالی ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھپر پیش ہوتے ہیں اس
سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ
کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْکُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمًا مِّنْ ذٰلِکَ وَالْجَارِیَۃُ تَمْشُطُنِیْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِیَۃِ اسْتَاْخِرِیْ عَنِّیْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ یَدْعُ النِّسَاءَ
فَقُلْتُ اِنِّیْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ
لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِیْمَ ھٰذَا
فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت
ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا ایک دن
چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو یہ سنکر
میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپنے مردونکو بلایا ہے نہ عورتونکو میں نے کہا لوگوں
میں میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر تو تم ہوشیار
ہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں
کہونگا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملیگا تمہیں معلوم نہیں ...... اونہوں نے نئی نئی
باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں) میں کہونگا تو دور ہو
عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ تُحَدِّثُ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ
وَھِیَ تَمْتَشِطُ اَیُّھَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِھَا کُفِّیْ رَاْسِیْ بِنَحْوِ حَدِیْثِ بُکَیْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کرا
رہی تھیں انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ
اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ
اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا
بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے
ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا اور گواہ ہونگا اور قسم خدا کی میں حوض
کو اسوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں ہیں یا زمین کی کنجیاں اور قسم
خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے
سے حسد کرنے لگو **ف** اور دنیا کیواسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کو چند روز بعد
ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضےٰ سے لڑے اور یزید پلید
نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندھ گئی اُس
روز سے آجتک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے آخر کافر
موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور اُن کی قوت خاک میں مل گئی **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ
فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهٗ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ
اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمِنْبَرِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر نماز
پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا
حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ
سے پندرہ منزل پر ہے اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن یہ ڈر ہے کہ تم

دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار
میں دیکھا تھا آپ کو منبر پر **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا فرطكم
على الحوض ولأنازعن اقواما ثم لأغلبن عليهم فأقول يا رب اصحابي اصحابي
فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہو گا پھر
میں غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملیگا تم
نہیں جانتے انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد **عن** الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكر
اصحابي اصحابي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو
حديث الاعمش وفي حديث شعبة عن مغيرة سمعت ابا وائل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث الاعمش ومغيرة **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** حارثة انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال حوضه ما بين
صنعاء والمدينة فقال له المستورد الم تسمعه قال الاواني قال لا فقال المستورد ترى
فيه الآنية مثل الكواكب **ترجمہ** حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ) مستورد نے کہا تم نے آپ
سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح
عن حارثة بن وهب الخزاعي يقول سمعت رسول الله صلعم يقول وذكر الحوض بمثله ولم يذكر قول المستورد
وقوله **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلعم ان امامكم حوضا
ما بين ناحيتيه كما بين جرباء واذرح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہو گا
جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہو گا جیسا جربا اور اذرح میں ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلعم قال ان امامكم حوضا
كما بين جرباء واذرح وفي رواية ابن مثنى حوضي **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبيد الله بهذا الاسناد مثله وزاد
وقال عبيد الله فسألته فقال قريتين بالشام بينهما مسيرة ثلاث ليال وفي حديث ابن بشر ثلاثة ايام **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جربا اور اذرح کیا ہیں انہوں
نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں اور دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا **عن**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح فیہ اباریق کنجوم السماء من وردہ فشرب منہ لم یظمأ بعدھا ابدا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جربا سے اذرح اوس میں کوزے ہین آسمان کے تارون کیطرح جو وہان آویگا اور اوسمین سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا **عن** ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفس محمد بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منھا لم یظمأ آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہین آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اوس حوض کے برتن آسمان کے تارون سے زیادہ ہین اور کسرات کے تارے اوس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہین جو اوس مین پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہان اخیر نہین ہے) اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اس مین سے پیے پیاسا نہ ہو اوسکا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونون شام کے شہر ہین) اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے **عن** ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود الناس لاہل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیھم فسئل عن عرضہ فقال من مقامی الی عمان وسئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذہب والآخر من ورق **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے حوض کے کنارے پر لوگون کو ہٹاتا ہونگا یمن والون کے لیے مین اپنی لکڑی سے مارونگا یہان تک کہ یمن والون پر اسکا پانی بہ آویگا (اس سے یمن والون کی بڑی فضیلت نکلی انہون نے دنیا مین حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنون سے بچایا پس حضرت صلعم بھی آخرت مین انکی مدد کرینگے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئینگے) پھر پوچھا گیا آپ سے اوس حوض کا عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا جیسے یہان سے عمان پھر پوچھا گیا اسکا پانی کیا ہے آپنے فرمایا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہی دو پرنالے اس میں باہر چھوڑتے ہیں جنکو جنت سی پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونیکا ہی اور ایک چاندی کا عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہی کہ میں قیامت کو دن حوض کے کنارے پر ہونگا عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهٗ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ لِيْ فِيْهِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِيْ رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یعنے کافروں کو جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعا اور اسمیں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوْا اِلَيَّ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَلَاَقُوْلَنَّ اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَلَيُقَالَنَّ لِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آوینگے جو دنیا میں میرے ساتھ تھے جب میں انکو دیکھ لونگا اور وہ میرے سامنے کردیے جاوینگے تو اٹکائے جاوینگے میرے پاس آنے سے میں کہونگا ای پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں مجکو جواب ملیگا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسکے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے بیچ میں ہے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہما شکا فقالا او مثل ما بین المدینۃ وعمان وفی حدیث ابی عوانۃ ما بین لابتی حوضی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعا میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے عن انس قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے لوٹے دیکھیگا جتنے آسمان کے تارے ہیں عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلہ وزاد او اکثر من عدد نجوم السماء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر ابن سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انی فرط لکم علی الحوض وان بعد ما بین طرفیہ کما بین صنعاء وایلۃ کان الاباریق فیہ النجوم ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اوسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعا اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کیطرح ہیں عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی انی سمعتہ یقول انا الفرط علی الحوض ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جسمیں لکھا تھا بیان کرو مجھسے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر باب اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا عن سعد قال رایت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیاض ما رایتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و میکائیل علیہما الصلوۃ والسلام عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رایت یوم احد عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن یسارہ رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان عنہ کاشد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید

کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اسکے بعد میں نے انکو دیکھا وہ حضرت
جبرئیل اور میکائیل تھے (اللہ تعالیٰ نے آپکو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں
کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا) **باب** شجاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم - آپ کی شجاعت کا بیان **عن**
انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان
اشجع الناس ولقد فزع اہل المدینة ذات لیلة فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاهم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقهم الی الصوت وهو علی فرس لابی طلحة
عری فی عنقه السیف وهو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناه بحرا او انه لبحر قال
وکان فرسا یبطا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ
خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا
(کسی دشمن کے آنیکا) جدھر سے آواز آرہی تھی ادھر لوگ چلے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے
ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے تشریف لے گئے تھے
آواز کیطرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر
نہیں کچھ ڈر نہیں آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا اٹھا تھا (یہ بھی آپ کی سواری کی
برکت تھی کہ وہ تیز ہوگیا) **عن** انس قال کان بالمدینة فزع فاستعار النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرسا لابی طلحة یقال له مندوب فرکبه فقال ما راینا من فزع وان وجدناه
لبحرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا
مانگا جس کا نام مندوب تھا اور اسپر سوار ہوئے اور فرمایا ہمنے تو کوئی خوف کیوجہ نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا
تو دریا کیطرح دیکھا **عن** شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر قال فرسا لنا ولم یقل
لابی طلحة وفی حدیث خالد عن قتادة سمعت انسا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جوده
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سخاوت کا بیان **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شهر رمضان ان جبریل علیه
السلام کان یلقاه فی کل سنة فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول اللہ صلعم القرآن
فاذا لقیه جبریل کان رسول اللہ صلعم اجود بالخیر من الریح المرسلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان
کے مہینے میں ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے اخیر مہینے تک آپ ان کو
قرآن سناتے جب جبریل آپ سے ملتے اسوقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں
(معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنا چاہیے عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ حُسْنِ خُلُقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کے اخلاق کا بیان
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا
قَالَ لِيْ اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ لَيْسَ
مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ وَاللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھکو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ
ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا تونے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نکیا جو خادم کو کرنا چاہیے
تھا عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدِمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ
وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ
هٰذَا هٰكَذَا ترجمہ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ
کی خدمت میں رہے گا انس نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم خدا کی آپ نے کسی
چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تونے کیوں کی اور جسکو نہ کیا اوس کے لیے یہ نہیں فرمایا تونے کیوں نہ کیا
عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ
لِيْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھسے فرمایا ہو یہ کام تونے کیوں کیا اور
نہ عیب کیا میرا کبھی عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا
فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى اَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ
يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللهِ
لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ
هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ
ملنسار تھے ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانیکو کہا مین نے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤن گا لیکن
میرے دلمین یہی تھا کہ جاؤن (لڑکپن کے قاعدہ پر مین نے ظاہر مین انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم
دیتے ہین آخر مین نکلا یہانتک کہ محلہ لڑکے ملے جو بازار مین کھیل رہے تھے ایکبارگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی مین نے آپکی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہان گیا جہان مین نے حکم دیا تھا مین نے
عرض کیا اچھی ہان جاتا ہون یارسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی مین نے نو برس تک آپ کی خدمت
کی مجھے یاد نہین کہ کسی کام کے لیے جسکو مین نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیون کیا یا کسی کام
کو مین نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیون نہین کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچھی عادتین رکھتے تھے **باب** فِيْ سَخَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا سُئِلَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہین نہ فرمایا (بلکہ دیدی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ
فَرَجَعَ اِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَى
الْفَاقَةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال
نہین ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اسکو دو پہاڑون پر بکریان دیدین (یعنی

اتنی بکریاں تہیں کہ دو پہاڑون کے بیچ مین جو جاہی ہوتی ہر وہ بہر گئی تہی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور
کہنے لگا ای میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ پہر احتیاج
کا ڈر نہین رہتا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانونکو
تالیف قلوب کے لیے دینے مین اختلاف نہین ہے لیکن زکوۃ کا مال انکو دینے مین اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ زکوۃ
اور بیت المال مین سے انکو دینا درست ہے اور کافرون کو تالیف قلوب کے لیے زکوۃ مین سے دینا درست نہین
نہ اور مالون مین سے کیونکہ اب اللہ تعالی نے عزت دی اسلام کو کافرون کے ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعضون
نے سوا زکوۃ کے اور مالون مین سے انکو دینا درست کہا ہے انتہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ
اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا
فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون پہاڑون کے بیچ کی بکریان مانگین آپنے اسکو
دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اتنا کچہ دیتے ہین کہ محتاجی کا ڈر نہین رہتا انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پہر
مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسلام اسکے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض
نسخون مین فما یسلم کے بدلے فما یمسی ہے یعنی ایک رات بہی نہین گذرتی تہی کہ وہ آپ کی صحبت کی
برکت کیوجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عن**
ابْنِ شِھَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَیْنٍ فَنَصَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ دِیْنَہٗ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ مِائَۃً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ
مِائَۃً ثُمَّ مِائَۃً قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ
اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ
حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا
مکہ کی فتح کا پہر آپ سب مسلمانون سمیت جو آپ کے ساتہہ تہے نکلے وہ حنین مین لڑے اللہ تعالے نے اپنے

دین کی مدد کی اور مسلمانون کی اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیے پہر سو
دیے پہر سو دیے صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھکو جو دیا اور آپ سب لوگون سے
زیادہ میری نگاہ مین برے تھے آپ ہمیشہ مجھکو دیتے رہے یہانتک کہ سب لوگون سے زیادہ آپ میری نگاہ مین محبوب
ہو گئے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاءنا مال
البحرین لأعطیتك هكذا وهكذا وهكذا وقال بیدیه جمیعا فقبض النبي صلی اللہ علیه
وسلم قبل ان یجیء مال البحرین فقدم علی ابي بكر بعده فامر منادیا فنادی من كانت
له علی النبي صلی اللہ علیه وسلم عدة او دین فلیأت فقمت فقلت ان النبي صلی اللہ علیه
وسلم قال لو قد جاء مال البحرین اعطیتك هكذا وهكذا وهكذا فحثی ابو بكر الصدیق
مرة ثم قال لي عدها فعددتها فاذا هي خمس مائة فقال خذ مثلیها **ترجمہ** جابر رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آویگا تو مین
تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا اور دونون ہاتہون سے اشارہ کیا (یعنے تین لپ بھر کر) پہر آپ کی
وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپکے بعد انہون نے ایک منادی
کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اسکا قرض آپ پر
آتا ہو تو وہ آدمی یہ سنکر مین کھڑا ہوا اور مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تھا کہ اگر
بحرین کا مال آویگا تو تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بہرا پہر مجھسے کہا
اسکو گن مین نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے (تو تین لپ ہو گئے) **عن**
جابر بن عبد اللہ قال لما مات النبي صلی اللہ علیه وسلم جاء ابا بكر الصدیق مال من
قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له علی النبي صلی اللہ علیه وسلم دین
او كانت له قبله عدة فلیأتنا بنحو حدیث ابن عیینة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
رحمته صلی اللہ علیه وسلم الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك آپ کی شفقت کا بیان
جو بچون بالون پر تھی اور اسکی فضیلت **عن** انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ولد لي اللیلة غلام فسمیته باسم ابي ابراهیم علیه السلام ثم دفعه
الی ام سیف امرأة قین یقال له ابو سیف فانطلق یأتیه واتبعته فانتهینا الی ابي سیف

وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مین نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تہی اور لوہار کا نام ابوسیف تہا آپ ایک روز چلے ابوسیف کے پاس مین بہی آپکے ساتھ گیا جب ابوسیف کے گھر پر پہونچے تو وہ اپنی دہونکنی پہونک رہا تہا اور سارا گھر دہوئین سے بہر گیا تہا مین دوڑکر آپکے آگے گیا اور مین نے کہا اے ابوسیف ذرا ٹہیر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ ٹہیر گیا آپ نے بچے کو بُلایا اور اپنے سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالی کو منظور تہا وہ فرمایا انس نے کہا مین نے اوس بچے کو دیکہا وہ اپنا دم چہوڑ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھ آپ کی آنکہون سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکہہ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچہ نہین کہتے سوا اوسکے جو اللہ تعالی کو پسند ہو (یعنے اوسکی تعریف کرتے ہین اور صبر کی دعا مانگتے ہین) قسم خدا کی اے ابراہیم تیرے سبب سے رنج مین ہین **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبرون کو بہی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر مین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہین ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضَعًا لَّهٗ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرٰهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکو بال بچون پر اتنی شفقت کرتے نہین دیکہا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام دودہ پیتے تہے مدینہ کے عوالی مین (عوالی کچہ گاؤن تہے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپکے ساتھ ہوتے پہر اُنا کے گہر تشریف لے جاتے وہاں دہواں ہوتا کیونکہ اُنا کا خاوند لوہار تہا آپ
بچے کو لیتے اور پیار کرتے پہر لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے وفات پائی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اوس نے دودہ پیتے میں قضا کی اب اُسکو دو
انائیں ملی ہیں جو جنت میں اوس کے دودہ پینے کی مدت تک دودہ پلاوینگی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا
لَكِنَّا وَاللَّهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ
الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کچہ لوگ عرب
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے فرمایا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو وہ بولے ہاں پہر
بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ تعالے نے تمہارے
دل سے رحم نکال لیا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تہے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول اللہ میرے دس بچے ہیں
میں نے ان میں سے کسیکو پیار نہیں کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور
ضعیفوں پر) خدا بہی اوسپر رحم نہ کرے گا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نکرے گا اللہ تعالی اوسپر رحم نہ کرے گا **عَنْ** جَرِيرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

كَثْرَةِ حَيَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپکے حیا اور شرم کا بیان **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ
إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں اُس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تہی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے

تو ہم اوسکی نشانی آپکے چہرے پر پہچان لیتے **ف** لیکن حیا کی وجہ سے آپ بان سے بر ملا نہ کہتے یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ مین سے ہے اور جو ایمان کا جُز ہے **عن** مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوْفَةَ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْكُوْفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس گئے جب معاویہ کوفہ مین آئے اُنہون نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین بہتر وہ لوگ ہین جنکے خلق اچھے ہین **فائدہ** حسن خلق صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے سلوک کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی لوگون سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگون سے اچھی طرح ملے محبت رکھے اُنپر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہین تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت مین کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نکرے مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسبی ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اوسکی خلقی ہوتے ہین اور بعضی کسب سے حاصل ہو جاتی ہین انتہے **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَبَسُّمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان **عن** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اونہون نے کہا ہان بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہان فجر کی نماز پڑھتے وہان سے نہ اوٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ اُٹھتے اور لوگ باتین کرتے اور جاہلیت کے کامون کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنے بغیر آواز کے ہنستے) **باب** رَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ انکا عورتون پر رحم کرنے کا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وغلام اسود یقال لہ انجشۃ یحدو فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا انجشۃ رویدک سوقا بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے اور ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تہا گاتا تہا آپنے فرمایا اے انجشہ آہستہ
آہستہ چل اور اونٹون کو شیشے لدے اونٹون کیطرح ہانک **فائدہ** یہ غلام خوش آواز تہا اور دستور
ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہوجاتے ہین اور جلد چلتے ہین عورتونکو تکلیف ہوتی ہے سو واسطے آپنے یہ حدیث
فرمائی اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا جاتا تہا حضرت صلعم ڈرے
کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچہ تاثیر ہوجاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا نووی نے
کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا **عن** انس بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی ازواجہ وسواق یسوق بہن یقال لہ
انجشۃ فقال ویحک یا انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر قال قال ابو قلابۃ تکلم رسول اللہ صلعم بکلمۃ لو تکلم بعضکم بہا
لعبتموہا علیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون کے پاس آئے اور ایک ہانکنے
والا ان کے اونٹونکو ہانکتا تہا جسکا نام انجشہ تہا آپنے فرمایا خرابی ہو تیری کی اے انجشہ آہستہ لیچل شیشون
کو یعنی عورتون کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات
فرمائی اگر تم مین سے کوئی وہ بات کہے تو تم کہیل سمجہو **عن** انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یسوق بہن سواق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے
انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بیون کے ساتہ تہین اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹون کو ہانکا رہا تہا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ
لیچل شیشون کو **عن** انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاد حسن الصوت
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویدا یا انجشۃ لا تکسر القواریر یعنی ضعفۃ النساء
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانیوالا خوش آواز تہا جو اونٹ ہانکتے وقت
گاتا تہا آپ نے اسسے فرمایا ہلکا چل اے انجشہ مت توڑ شیشون کو یعنی ناتوان عورتون کو تکلیف مت
دے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ حاد حسن الصوت **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** قربہ صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم

آپ کا برتاؤ لوگوں سے اور تواضع **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتھم فیھا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ
فیہ وربما جاءوہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لیکر آتے پھر جو برتن
آپکے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ
ڈبوتے **ف** برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے **عن** انس قال
لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ فما یریدون
ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپکا سر بنا رہا تھا اور اصحاب
آپکے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپکے آثار شریف سے
برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرکہ ہیں اور ان سے برکت لینا درست
ہے پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے **عن**
انس ان امرأۃ کان فی عقلھا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال یا ام فلان
انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معھا فی بعض الطرق حتی
فرغت من حاجتھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے
ماں فلانے کی (یعنے اسکا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا پھر آپ نے راہ میں اس
سے تنہائی کی یہانتک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت
کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو بھی
لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے **باب** ترک الانتقام الا للہ تعالے
آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا
قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما ما لم یکن
اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ

اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھکر اُس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اُسکو سزا دیتے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اوس سے دور رہتے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اُسکا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا (یعنے شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب طِيْبِ رِيْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْنِ مَسِّهٖ

آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانیکو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا سامنے کچھ بچے آئے آپ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر

ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز
کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا **ف** نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگاویں
اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں **عن** انس قال انس
ما شممت عنبرا قط ولا مسکا ولا شیئا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا مسست شیئا قط دیباجا ولا حریرا الین مسا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم
مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر
اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفأ ولا مسست دیباجۃ ولا حریرۃ الین من
کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکۃ ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک
سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی
طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈالکر (یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی
ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے **قاضی** نے کہا مغرور کی صفت جب
ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا
جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی

باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ آپ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک
ہونا

عن انس بن مالک قال دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندنا فعرق
وجاءت امی بقارورۃ فجعلت تسلت العرق فیھا فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فقال یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالت ھذا عرقک نجعلہ فی طیبنا
وھو من اطیب الطیب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ
کر اوس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

وہ بولی آپ کا پسینا ہی جسکو ہم اپنے خوشبو مین شریک کرتے ہین اور وہ سب سے بڑہکر خوشبو ہی **عن**
انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشہا ولیست
فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشہا فاتت فقیل لہا ہذا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نائم فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ علی قطعۃ ادیم
علی الفراش ففتحت عتیدتہا فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرہا ففزع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقالت یا رسول اللہ نرجوا
برکتہ لصبیاننا قال اصبت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کے گہر مین جاتے اور اونکے بچہونے پر سو رہتے وہ وہان نہین ہوتین ایکدن آپ تشریف لائے اور
اون کے بچہونے پر سو رہی وہ آئین تو لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گہر مین تمہارے
بچہونے پر سو رہی ہین یہ سنکر وہ آئین دیکہا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمڑے کے بچہونے پر
جمع ہو گیا ہے ام سلیم نے اپنا ڈبہ کہولا اور یہ پسینا پونچہ پونچہ کر شیشیون مین بہرنے لگین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گہبرا کر اوٹہ بیٹہے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ
یہ برکت کے لیے ہم لیتے ہین اپنے بچون کے لیے آپنے فرمایا تو نے ٹہیک کیا اور یہ گذر چکا کہ ام سلیم آپکی
محرم تہین اور محرم کے پاس جانا اور وہان سو رہنا درست ہی **عن** ام سلیم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یاتیہا فیقیل عندہا فتبسط لہ نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق
فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب القواریر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم
ما ہذا قالت عرقک ادوف بہ طیبی **ترجمہ** ام سلیم سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپکے لیے ایک کہال بچہا دیتین آپ اوسپر سوتے اور آپ
کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکہٹا کرتین اور خوشبو مین اور شیشیون مین ملا دیتین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے انہون نے کہا آپ کا پسینہ ہی جسکو مین خوشبو
مین ملاتی ہون **عن** عائشۃ قالت ان کان لینزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃ
الباردۃ ثم تفیض جبہتہ عرقا ام المومنین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے
دن مین وحی اوترتی آپ کی پیشانی سے پسینا بہ نکلتا وحی کی سختی سے **عن** عائشۃ ان الحارث

ابنُ ہشامٍ سَأَلَ النبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کیف یأتیک الوحیُ فقال اَحیاناً یأتینی فی مثلِ صلصلۃِ الجرسِ وھو اشدُّ علیَّ ثُمّ یفصِمُ عنّی وقد وعیتُہٗ و اَحیاناً مَلَکٌ فی مثلِ صورۃِ الرَّجُلِ فاعی ما یقولُ **ترجمہ** اُمّ المومنین عائشہ سے روایت ہی حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھپر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہوجاتی ہے جب کہ مین یاد کرلیتا ہون اور کبھی ایک فرشتہ آتاہے مرد کی صورت مین اور جو وہ کہتا ہے اُسکو یاد کرلیتا ہون **عن** عُبادۃَ بنِ الصّامتِ قال کان نبیُّ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اذا نزلَ علیہِ الوحیُ کُرِبَ لِذٰلکَ وتربّدَ وجھُہٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کیطرح ہوجاتا (دوسری روایت مین ہی کہ آپ کا چہرہ وحی اوترتے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تربد کے یہی معنے ہین یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سرخی تو دونون روایتون مین کوئی مخالفت نہین ہے) **عن** عُبادۃَ بنِ الصّامتِ قال کان النبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اذا نزلَ علیہِ الوحیُ نکسَ رأسَہٗ ونکسَ اصحابُہٗ رؤسَھم فلمّا اُتلیَ عنہُ رفعَ رأسَہٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپکے اصحاب بھی اپنے سرون کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہوجاتی تو آپ اپنا سر اُٹھاتے **باب** صفۃِ شعرہٖ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم وصفاتِہٖ وحلیتِہٖ آپکے بالون کی تعریف اور آپکے حلیہ کا بیان **عن** ابنِ عبّاسٍ قال کان اھلُ الکتابِ یسدِلُون اشعارَھم وکان المشرکُون یفرُقُون رُؤسَھم وکان رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یُحبُّ موافقۃَ اھلِ الکتابِ فیما لم یُؤمر بہٖ فسدلَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم ناصیتَہٗ ثُمّ فرقَ بعدُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالون کو پیشانی پر چھوڑدیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنے مانگ نہین نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست رکھتے تھے جس مسئلہ مین آپکو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنے بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہین تو جس باب مین کچھ حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اوس باب مین اختیار کرتے) تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے **ف** نووی نے کہا علما نے کہا مانگ نکالنا سنت ہی کیونکہ یہی اخیری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپنے اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نے کہا لٹکانا بالون کا پیشانی پر منسوخ ہوگیا اب وہ جائز نہین اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بہی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تہی اور اہل اسلام مین مخالفت مشرکین جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نرہی تو حکم ہوا اونکا خلاف کرنے کا جیسے خضاب کے باب مین آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ کو حکم تہا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات مین آپ کو کوئی حکم نہ آتا انتہے مختصرا **عَن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تہے آپکے دونون مونڈہون مین زیادہ فاصلہ تہا یعنے سینہ چوڑا تہا بال بہت تہے کانون کی لو تک آپ سرخ جوڑا پہنے تہے یعنے سکیا کا جس مین سرخ اور زرد لکیرین تہین) مین نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہین دیکہا **عَن** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے کوئی بالون والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہین دیکہا آپکے بال مونڈہون تک پہنچتے تہے اور دونون مونڈہون مین فاصلہ تہا نہ لنبے تہے نہ ٹہنگنے **عَن** الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تہا اور آپکے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تہے نہ لنبے تہے بہت ٹہنگنے **عَن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تہے اونہون نے کہا میانہ تہے نہ بہت گہونگرے نہ بالکل سیدہے کانون اور مونڈہون کے درمیان تک تہے **عَن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کان یضرب شعرہ منکبیہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مونڈھون کے قریب تک تھے **عن** انس قال کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف
اذنیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانون تک تھے **عن** جابر بن
سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقبین قال قلت لسماک ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قال قلت ما اشکل
العینین قال طویل شق العینین قال قلت ما منہوس العقب قال قلیل لحم العقب
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا کیونکہ مردون کے لیے دہن
کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتون کے لیے بری ہے آنکھون مین لال ڈوری چھوٹے ہوئے ایڑیان کم گوشت
والی سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انہون نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے
انہون نے کہا دراز شگاف آنکھون کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہے کہ سفیدی
مین سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہون نے کہا ایڑی پر گوشت **عن** الجریری
عن ابی الطفیل قلت لہ ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کان ابیض ملیح
الوجہ قال مسلم بن الحجاج مات ابو الطفیل سنۃ مائۃ وکان اخر من مات من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جریری سے روایت ہے مین نے ابو الطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انہون نے کہا ہان آپ کا رنگ سفید تھا ملاحت دار (جو سب رنگون سے
افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابو الطفیل ۱۰۰ھ ہجری مین مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
مین سب کے بعد وہی مرے **فائدہ** وہ آخر تھے اصحاب کے انکے بعد پھر کوئی صحابی آدمیون مین سے
دنیا مین نہ رہا بعض لوگ جو کہتے ہین کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ۶۰۰ھ ہجری مین ظاہر ہوا محض
غلط اور جھوٹ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد
کوئی آدمی اسوقت کا نہ رہے گا **عن** ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وما علی وجہ الارض رجل راہ غیری قال فقلت لہ فکیف رایتہ قال کان ابیض
ملیحا مقصدا **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی
زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والون مین نہین رہا جریری نے کہا مین نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے
انہون نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے **باب** شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے

کے بڑھاپے کا بیان عن ابن سیرین قال سُئل انس هل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یکن رأی من الشیب الا قال ابن ادریس کانہ یقلّلہ وقد خضب ابوبکر وعمر بالحناء والکتم ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہوں نے کہا آپکا اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے) عن ابن سیرین قال سألت انس بن مالک هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب قال لم یبلغ الخضاب قال کان فی لحیته شعرات بیض قال قلت لہ اکان ابوبکر یخضب قال فقال نعم بالحناء والکتم ترجمہ انس بن مالک سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا آپ خضاب کی درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی داڑہی مبارک مین صرف چند بال سفید تھے ابن سیرین نے کہا کیا ابوبکر خضاب کرتے تھے اونہوں نے کہا ہان حنا اور وسمہ سے عن محمد بن سیرین قال سألت انس بن مالک اخضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یر من الشیب الا قلیلا ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے انہون نے کہا آپکا بڑہاپا نہین دیکھا گیا مگر ذرا سا عن ثابت قال سُئل انس ابن مالک عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسه فعلت قال ولم یختضب قد اختضب ابوبکر بالحناء والکتم واختضب عمر بالحناء بحتا ترجمہ ثابت سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہون نے کہا اگر مین چاہتا تو آپکے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہین کیا البتہ ابوبکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے عن انس بن مالک قال یکرہ ان ینتف الرجل الشعرۃ البیضاء من رأسه ولحیته قال ولم یختضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان البیاض فی عنفقته وفی الصدغین وفی الراس نبذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے کہا سر اور داڑہی کے سفید بال اوکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہین ہے (نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہین کیا آپ کی چھوٹی داڑہی مین جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید تھی اور کچھ کنپٹیون پر اور کچھ سر مین عن المثنی بهذا الاسناد

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس انہ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شانہ اللہ ببیضاء ترجمہ انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا اللہ نے آپ کو نہیں بدلا سفید رینے سفید نہیں کیا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ منہ بیضاء و وضع زھیر بعض اصابعہ علی عنفقتہ قیل لہ مثل من انت یومئذ قال ابری النبل وارِیشھا ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی ڈاڑھی پر رکھکر بتلائیں لوگوں نے ابوجحیفہ سے کہا اوسدن تم کیسے تھے اونہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب کان الحسن بن علی یشبھہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے مشابہ تھے **ف** بعض روایتوں میں ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونوں صاحبزادے ملکر تصویر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیانے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی ہمکو دنیا میں آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اون کے غلاموں میں حشر کرے آمین یارب العلمین **عن** ابی جحیفۃ بھذا ولم یقولوا ابیض قد شاب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ قال سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا ادھن راسہ لم یر منہ شیء واذا لم یدھن رئی منہ ترجمہ سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف** قاضی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور کبھی ترک کیا اسوجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں

باب اثبات خاتم النبوۃ مہر نبوت کا بیان

عن جابر بن سمرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ

وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَأْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور ڈاڑہی کا آگے کا حصہ سفید ہوگیا تہا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی ڈاڑہی بہت گہنی تہی ایک شخص بولا آپ کا چہرہ تلوار کیطرح تہا یعنی لنبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کیطرح تہا اور گول تہا اور مین نے نبوت کی مہر آپ کے مونڈہے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اسکا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تہا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹہ پر نبوت کی مہر دیکہی جیسے کبوتر کا انڈا **عَنْ** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے میری خالہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بہانجا بیمار ہے آپنے میرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور برکت کی دعا کی پہر وضو کیا مین نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پہر مین آپ کی پیٹہ کے پیچہے کہڑا ہوا مین نے نبوت کی مہر دیکہی دونون مونڈہون کے بیچ مین جیسے گہنڈی چہپر کٹ کی زیا حجلہ ایک جانور ہے اوس کے انڈے کیطرح **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپکے ساتہہ روٹی اور گوشت یا ثرید کہایا۔ عاصم نے کہا مین نے عبد اللہ سے پوچہا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا ہان اور تیرے لیے بہی پہر آیت

پڑھی واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردون اور مومن عورتون کے گناہ کی عبد اللہ نے کہا پہر مین آپکے پیچھے گیا تو مین نے نبوت کی مہر دیکہی دونون مونڈہون کے بیچ مین چنبی ہڈی کے پاس بائین مونڈہی کے قریب چہلی کیطرح اوسپر تل تہی مسون کیطرح

باب

قدر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر کا بیان

عن انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامہق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لنبے تہے نہ ٹہنگنے پست قد نہ بالکل سفید تہے نہ گندمی آپکے بال نہ بالکل سخت گہونگر تہے نہ بالکل سیدہے اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن مین پہر آپ دس برس مکہ مین رہے اور دس برس مدینہ مین اور ساٹہوین برس کے اخیر مین اللہ تعالے نے آپ کو اوٹہا لیا اوسوقت آپ کے سر اور ڈاڑہی مین بیس بال بہی سفید نہ تہے۔ **ف** نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپنے ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا اور مکہ مین نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے اور بعضون نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تہی اور بعضون نے کہا کہ ترتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونون قول غلط ہین آپ عام الفیل مین پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ مین اور انتقال بہی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے مین لیکن تاریخ پیدایش مین اختلاف ہے ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کیوقت ہوئی

عن انس بن مالک بمثل حدیث مالک وزاد فی حدیثہما کان ازہر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تہا جو سب رنگون مین بہتر ہے

عن انس بن مالک قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو ابن ثلاث وستین وابوبکر الصدیق وہو ابن ثلاث وستین وعمر وہو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس مین اور ابوبکر کی بہی ترسٹھ برس مین اور عمر کی بہی ترسٹھ برس مین

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی وہو ابن ثلاث وستین سنۃ وقال ابن شہاب اخبرنی سعید بن المسیب بمثل ذلک **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی **عن** ابن شہاب بالاسنادین جمیعا مثل حدیث عقیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول ثلاث عشرۃ **ترجمہ** عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں **عن** عمرو قال قلت لعروۃ کم لبث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول بضع عشرۃ قال فغفرہ وقال انما اخذہ من قول الشاعر **ترجمہ** عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالی انکی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی انس ہے اوسکی شعر یہ ہے ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ یذکر لو یلقی خلیلا مواتیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بمکۃ ثلاث عشرۃ وتوفی وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ یوحی الیہ وبالمدینۃ عشرا ومات وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ پر وحی اترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں **عن** ابی اسحاق قال کنت جالسا مع عبداللہ بن عتبۃ فذکروا سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض القوم کان ابوبکر اکبر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبداللہ قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین ومات ابوبکر وھو ابن ثلث وستین وقتل عمر وھو ابن ثلاث وستین قال فقال رجل من القوم یقال لہ عامر بن سعد حدثنا جریر قال کنا قعودا عند

مُعَاوِيَةَ فَتَذَاكَرُوا سِنِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ **ترجمہ** ابو اسحاق سو روایت ہی مین عبداللہ بن عتبہ کے ساتھہ بیٹھا تھا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضون نے کہا ابوبکر آپ سے بڑے تھے عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابوبکر کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور حضرت عمر مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین ایک شخص بولا جسکا نام عامر بن سعد تھا مجھ سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابوبکر بھی مرے ترسٹھ برس کی عمر مین اور عمر بھی مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین

عن جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہی اونہون نے سُنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ترسٹھہ برس کی عمر مین اور ابوبکر نے بھی ترسٹھہ برس کی عمر مین اور عمر نے بھی اسی عمر مین اور مین بھی اب ترسٹھہ برس کا ہون (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال مین مرون اور اُنکی موافقت حاصل کرون پر اُنکو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسّی برس تک جیے اور ساٹھہ ہجری مین اُنہون نے انتقال کیا

عن عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ اَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** عمار سے روایت ہی جو بنی ہاشم کا مولی تھا مین نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے اُنہون نے کہا مین نہین سمجھتا تہا کہ تم آپ ہی کے قوم سے ہوکر اتنی بات نہ جانتے ہوگے مین نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا اُنہون نے اختلاف کیا تو مجھکو بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سُننا اس باب مین ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو مین نے کہا ہان اُنہون نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اسوقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ مین رہے

کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ اب اس او رجوڑو مدینہ مین ہجرت کے بعد تو سب ملا کر ۶۵ سال ہوتے ہین عن شُعْبَۃَ عَنْ یُونُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زُرَیْعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَمَّارٍ مَوْلٰی بَنِی ھَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ ترجمہ عمار سے روایت ہے مجھسے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر مین عن خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتون کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتون کی یا اللہ تعالی کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہین دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا کی اور دس برس مدینہ مین رہے

باب فِیْ اَسْمَاءِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون کا بیان عن جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین محمد ہون (یعنے سراہا ہوا اچھی خصلتون والا) اور احمد ہون اور ماحی یعنے میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹیگا اور حاشر ہون یعنے حشر کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر (یعنے میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے) اور عاقب ہون یعنے میرے بعد کوئی نبی نہین ہے ف نووی نے کہا ان نامون کے سوا آپکے اور بھی نام ہین ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی مین بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہین اور رسول اللہ صلی اللہ کے بھی ہزار نام ہین

ماحی ہیں یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کفر کو محو کر دیگا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اوٹھیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ عُقَیْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ وَفِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَعُقَیْلٍ الْکَفَرَةَ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ الْکُفْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے) باب عِلْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَشِدَّةِ خَشْیَتِهٖ آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِیْهِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَکَاَنَّهُمْ کَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِکَ فَقَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّیْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِیْهِ فَکَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْیَةً ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسکو جائز کہا یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی اونہوں نے اسکام کو برا جانا اور اس سے بچے آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا انکو خبر پہونچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر اونہوں نے اسکو برا جانا اور اس سے بچے قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور بیفائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اسکی اباحت میں شک کرکے منع ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰی بَانَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِیْ فِیْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْیَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصے ہوئے یہانتک کہ غصہ آپکے چہرے سے معلوم ہوا **باب** وُجُوبِ اتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا واجب ہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہی ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے جو آپکے پھوپھی زاد بھائی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کی موہر میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھروالی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا پانیکو چھوڑدی بہتا رہی زبیر نے نمانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختونکو پانی پلالے پھر پانیکو چھوڑدے اپنے ہمسائے کیطرف یہ سُنکر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اسوجہ سے آپنے اُن کی رعایت کی (یہ سُنکر آپکے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا ای زبیر اپنے درختون کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہانتک کہ وہ مینڈون تک چڑھ جاوی زبیر نے کہا میں سمجھتا ہون قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اخیر تک **فائدہ** یعنے قسم خدا کی وہ مومن نہ ہون گے جبتک تجھکو حاکم نہ بناوین اپنے جھگڑون میں پھر جو تو فیصلہ کردے اوس سے رنج نکرین اور مان لین۔ پہلے آپنے زبیر کو یہ حکمدیا کہ اپنے درختون کو پانی پلا کر پانی چھوڑدے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپکے فرمانے سے اپنے اس حق کے چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر رضی ہوجاوین گے لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیدیا وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھرلے کہ مینڈون تک آجاوے پھر نشیب والے کیطرف پانی کو چھوڑ دے کس لیے کہ نشیب

کے حصے مین تو پانی ضرور جمع ہوگا۔ علماء نے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاویگا اور اُسکا قتل واجب ہوگا لیکن آپ نے اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ صبر کرتے تھے منافقون کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہین کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور داودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تھا بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑون کا فیصلہ قرار نہ دین گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اوسکو خوشی سے مان نہ لین گے اوسوقت تک مومن نہین ہو سکتے۔ معاذ اللہ اُن لوگون کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اوسکو نہ مانین اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کے پیروی کرین وہ نص قرآنی سے مومن نہین ہین

باب كراهة اكثار السؤال من غير ضرورة بے ضرورت مسائل پوچھنا منع ہے

عن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جس کام سے تمکو منع کرون اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کرون اُسکو بجا لاؤ جہانتک تم سے ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبرون پر +

فائدہ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپنے منع فرمایا کئی مصلحتون سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگون کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے

عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ذروني ما تركتكم وفي حديث همام ما تركتم فانما هلك من كان قبلكم ثم ذكروا نحو حديث الزهري عن سعيد وابي سلمة عن ابي هريرة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو مین چھوڑ دون یعنے اسکا ذکر نہ کرون تم بھی اسکا ذکر نہ کرو

عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين في المسلمين جرما من سال عن شيء لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسألته **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانون مین قصور اُس مسلمان

کاہی جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تہی لیکن اوسکی پوچھنے کیوجہ سے حرام ہوگئی **عن** سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم
علی الناس من اجل مسئلتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزھری بھذا الاسناد وزاد
فی حدیث معمر رجل سال عن شیء ونقر عنہ وقال فی حدیث یونس عامر بن سعد انہ
سمع سعدا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی **عن**
انس بن مالک قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحابہ شیء فخطب فقال عرضت
علی الجنۃ والنار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اشد
منہ غطوا رؤسھم ولھم خنین قال فقام عمر فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا قال فقام ذلک الرجل فقال من ابی قال ابوک فلان فنزلت یا ایھا الذین
امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تہی) آپنے خطبہ پڑہا اور فرمایا سامنے
لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو مین نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہین دیکھی
(یعنے جنت مین بہلائی اور دوزخ مین برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو مین جانتا ہون البتہ کم
ہنستے اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپکے اصحاب پر اوس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہین گذرا
اونہون نے اپنے سرونکو چہپا لیا اور رونے کی آواز اون مین سے نکلنے لگی پہر حضرت عمر کہڑے ہوئے
اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
اٹہا اور کہنے لگا میرا باپ کون تہا آپنے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تہا اوسکا نام بتا دیا تب یہ آیت اتری
اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتین اگر وہ کہلین تو تمکو بری لگین **عن** انس بن مالک یقول
قال رجل یا رسول اللہ من ابی قال ابوک فلان ونزلت یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الایۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تہا آپنے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تہا تب یہ آیت اوتری اے
ایمان والو ایسی چیزین مت پوچھو جنکے کہلنے سے تمکو برا معلوم ہو **عن** انس بن مالک ان

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَنِيْ
عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ
هٰذَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ
فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ
فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا
الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ
اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا يُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى
اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهٗ **ترجمہ**

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب
سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی
بڑی ظاہر ہونگی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں
تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیونکہ غیب کا علم آپ
کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلادے) انس نے کہا یہ سنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے
فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے آخر عبداللہ حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول میرا باپ کون تھا آپ نے
فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے
سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام اپنا دین
ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے
فرمایا آفت قریب ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے

ت اور دوزخ اس دیوار کے کونے مین تومین نے آج کی سی نہ بہلائی دیکہی نہ برائی دیکہی ابن شہاب
کہا مجہسے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی مان نے اون سے کہا مین نے
ئی بیٹا تجہہ سے زیادہ نافرمان نہین سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری مان نے بہی وہی گناہ کیا ہو
جیسے جاہلیت کی عورتین کیا کرتی تہین پہر تو اسکو رسوا کرے لوگون کی نگاہ مین عبد اللہ نے کہا قسم خدا
اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو مین اوسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا
شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا
الحدیث وحدیث عبید اللہ معہ غیر ان شعیبا قال عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ
بن عبد اللہ قال حدثنی رجل من اہل العلم ان ام عبد اللہ بن حذافۃ قالت بمثل
حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک ان الناس سألوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ بالمسئلۃ فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی
لا تسألونی عن شیء الا بینتہ لکم فلما سمع ذلک القوم ارموا ورہبوا ان یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا وشمالا فاذا کل رجل لاف
رأسہ فی ثوبہ یبکی فانشأ رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیہ فقال یا
نبی اللہ من ابی قال ابوک حذافۃ ثم انشأ عمر بن الخطاب فقال رضینا باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا عائذا باللہ من سوء الفتن فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ار کالیوم قط فی الخیر والشر انی صورت لی الجنۃ والنار
فرأیتہما دون ہذا الحائط **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آپ سے پوچہنا شروع
کیا یہانتک کہ آپ کو تنگ کردیا ایک دن آپ برآمد ہوئے اور منبر پر چڑہ گئے پہر فرمایا پوچہو مجہسے جو بات
تم مجہسے پوچہوگے مین اُسکو بیان کردونگا جب لوگون نے یہ سنا تو خاموش ہو رہے اور ڈرے کہین
کوئی بات آنیوالی نہ ہو (یعنے اگر پوچہین اور اللہ کا عذاب آنیوالا ہو تو ہلاک ہو جاوین) انس نے کہا
مین نے داہنے بائین دیکہنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے مین لپیٹے رو رہا ہے آخر ایک شخص نے
شروع کیا مسجد مین جس سے لوگ جہگڑتے تہے (اور اسکو دوسرے کا نطفہ کہتے تہے) اور اسکو پکارتے تہے
اور کسیکا بیٹا کہکر اوس کے باپ کے سوا اوس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا

تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے
دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں
کی شکل میرے سامنے لائی گئی میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا **عن** انس بھذا القصۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا
فلما اکثر علیہ غضب ثم قال للناس سلونی عما شئتم فقال رجل من ابی قال ابوک
حذافۃ فقام اخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولی شیبۃ فلما رای عمر
ما فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغضب قال یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ وفی
روایۃ ابی کریب قال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولی شیبۃ **ترجمہ** ابو موسی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں جب
لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا
نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولی جب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر
غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف

باب وجوب امتثال ما قالہ شرعا دون ما ذکرہ من معایش الدنیا علی سبیل الرای

آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر
چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اس پر چلنا واجب نہیں
ہے **عن** طلحۃ قال مررت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقوم علی رءوس النخل
فقال ما یصنع ھؤلاء فقالوا یلقحونہ یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما اظن یغنی ذلک شیئا قال فاخبروا بذلک فترکوہ فاخبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال ان کان ینفعھم ذلک فلیصنعوہ فانی انما
ظننت ظنا فلا تؤاخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن اللہ شیئا فخذوا بہ فانی
لن اکذب علی اللہ عزوجل **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا
کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پیوند

لگاتے ہین یعنے نر کو مادہ مین رکھتے ہین وہ گابہ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا مین سمجھتا ہون اس مین کچھ فائدہ نہین ہے یہ خبر اون لوگون کو ہوئی اونہون نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر اس مین اُنکو فائدہ ہی تو وہ کرین مین نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ کرو میرے خیال پہ لیکن جب مین اللہ کیطرف سے کوئی حکم بیان کرون تو اوسپر عمل کرو سلیے کہ مین اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہین **فائدہ** نووی نے کہا علما نے کہا ہے کہ آپ کی رای جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کامون مین اور لوگون کی رائے کیطرح ہے اور اس مین کوئی نقص نہین اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اُس کے فکر مین صرف ہوتا پس آپ کو فرصت نہوتی دنیا کے کامون مین زیادہ غور کرنے کی اور مراد وہی رائے ہے جسمین آپ تصریح کر دین کہ یہ صرف رای سے مین نے کہا ہے اور سمقدمہ مین ہو جو دین کے احکام سے تعلق نرکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہین خواہ وہ دین سے متعلق ہون یا دنیا سے اون سب کا اتباع واجب ہی **عن** رافع بن خدیج قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یابرون النخل یقول یلقحون النخل فقال ما تصنعون فقالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا قال فترکوہ فنفضت او قال فنقصت قال فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رایی فانما انا بشر قال عکرمۃ نحو ھذا قال المعقری فنفضت ولم یشک **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور مین یعنے گابہ کرتے تھے آپنے فرمایا تم کیا کرتے ہو اونہون نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہین آپنے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہو گا اُنہون نے گابہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا مین تو آدمی ہون جب مین کوئی دین کی بات تمکو بتلاؤن تو اوسپر چلو اور جب کوئی بات مین اپنی رائے سے کہون تو آخر مین آدمی ہون اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقوم یلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شیصا فمر بھم فقال ما لنخلکم قالوا قلت کذا وکذا قال انتم اعلم بامر دنیاکم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگون پر گذرے جو گابہ کر رہے تھے آپنے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہو گا اُنہون نے نہ کیا آخر خراب

کھجور نکلی آپ اودھر سے گذرے اور لوگوں سے پوچھا تمہاری درختوں کو کیا ہوا انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا
اور کا بہہ نہ کرو ہمنے نہ کیا اوس وجہ سے خراب کھجور نکلی آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے
ہو **ف** جس بات میں فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کے رو سے منع نہ ہو **باب** فَضلِ النَّظَرِ
اِلَیهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّیهِ آپ کے دیدار کی فضیلت **عَن** هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا
مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیرَةَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیثَ مِنهَا وَقَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُم یَومٌ وَّلَا یَرَانِی ثُمَّ
لَاَن یَّرَانِی اَحَبُّ اِلَیهِ مِن اَهلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُم قَالَ اَبُو اِسحَاقَ المَعنٰی فِیهِ عِندِی
لَاَن یَّرَانِی مَعَهُم اَحَبُّ اِلَیهِ مِن اَهلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِندِی مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک
زمانہ ایسا آویگا جب تم مجکو دیکھہ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
(اسلیے میری صحبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھہ لو) **باب**
فَضَائِلِ عِیسٰی عَلَیهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَن** اَبِی
هُرَیرَةَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَنَا اَولَی النَّاسِ بِابنِ مَریَمَ الاَنبِیَاءُ
اَولَادُ عَلَّاتٍ وَّلَیسَ بَینِی وَبَینَهٗ نَبِیٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسی کے قریب ہوں اور پیغمبر سب علاتی بھائیوں کیطرح ہیں (کہ شریعت
کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور انکے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا **عَن**
اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَولَی النَّاسِ بِعِیسٰی الاَنبِیَاءُ
اَولَادُ عَلَّاتٍ وَّلَیسَ بَینِی وَبَینَ عِیسٰی نَبِیٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** هَمَّامِ بنِ
مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیرَةَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیثَ
مِنهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَولَی النَّاسِ بِعِیسَی ابنِ مَریَمَ فِی الاُولٰی وَالاٰخِرَةِ
قَالُوا کَیفَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الاَنبِیَاءُ اِخوَةٌ مِّن عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُم شَتّٰی وَدِینُهُم
وَاحِدٌ فَلَیسَ بَینَنَا نَبِیٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب
سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسی سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا پیغمبر ایک باپ کی بیٹون کیطرح ہین (اور مائین الگ الگ) دین انکا ایک ہے اور میرے اور اونکے بیچ مین کوئی اور نبی نہین ہے عن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہین جسکو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اوس کے کونچنے سے مگر مریم کا بچہ اور اسکی مان مریم (یعنے حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا ابو ہریرہ نے اگر چاہو تم تو یہ آیت پڑھو (مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا) وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مین پناہ مین دیتی ہون اس بچے کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے عن الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا یَمَسُّهٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّیْطَانِ اِیَّاهُ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ شیطان جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اوس کے چھونے سے عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَمَسُّهُ الشَّیْطَانُ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جسدن اوسکی مان اسکو جنتی ہے مگر مریم اور اسکے بیٹے کو شیطان نے نہین چھوا عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا عن هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَجُلًا یَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے آپ نے اوس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہین قسم اوسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہیں سچی نہیں کی حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہاتا ہے تو تو ہی سچا ہے **فصل**
مِنْ فَضَائِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ راہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے
آبائی کرام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث
اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اپنے زمانے والوں میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم **عَنْ** اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور انکی عمر اسوقت اسی برس کی تھی **فائدہ**
قدوم کے معنے بسولہ ہیں اور بعضوں نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ
تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
ہیں شک کرنیکا ابراہیم علیہ السلام سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار مجھکو دکھلا دے تو کیونکر
جلاتا ہے مردوں کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھکو یقین نہیں ہے ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھکو یقین
ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جاوے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ
حاصل ہو جاوے) اور رحم کرے اللہ تعالی لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

اور جو بین قید خانے مین اوتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہی تو فوراً بلانیوالے کے ساتھ چلا آتا **ف** اسحدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول مین گذر چکی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ اَوٰی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو اونہون نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا بہول گئے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ ثِنْتَیْنِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ وَوَاحِدَةً فِیْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهٗ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهٗ سَارَةُ کَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَّعْلَمْ اَنَّکِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْکِ فَاِنْ سَاَلَکِ فَاَخْبِرِیْهِ اَنَّکِ اُخْتِیْ فَاِنَّکِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَیْرِیْ وَغَیْرَکِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهٗ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَقَدْ قَدِمَ اَرْضَکَ امْرَاَةٌ لَا یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَکُوْنَ اِلَّا لَکَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا فَاُتِیَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ لَمْ یَتَمَالَکْ اَنْ بَسَطَ یَدَهٗ اِلَیْهَا فَقُبِضَتْ یَدُهٗ قَبْضَةً شَدِیْدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِی اللّٰهَ اَنْ یُّطْلِقَ یَدِیْ وَلَا اَضُرُّکِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰی فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِکَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ فَقَالَ ادْعِی اللّٰهَ اَنْ یُّطْلِقَ یَدِیْ فَلَکِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّکِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ یَدُهٗ وَدَعَا الَّذِیْ جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهٗ اِنَّکَ اِنَّمَا اَتَیْتَنِیْ بِشَیْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِیْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِیْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْیَمْ قَالَتْ خَیْرًا کَفَّ اللّٰهُ یَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَتِلْکَ اُمُّکُمْ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابرہیم نے کبھی جھوٹ نہین بولا مگر تین بار اون مین سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے ایک تو انکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول کہ ان بتون کو بڑے بت نے توڑا ہوگا **فائدہ** حضرت ابرہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تہی تو عید کے دن وہ حضرت ابرہیم کو بھی اپنے ساتھ

جانے لگے حضرت ابراہیم نے اونہی کے اعتقاد کے موجب یہ حیلہ کیا کہ ستارونکو دیکھکر کہا مین بیمار ہون یہہ
ظاہرا جھوٹ تہا مگر در حقیقت توریہ ہی اور جہوٹ نہین ہے کیونکہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے
کہ بیمار ہونیوالا ہون اسیطرح دوسرا جہوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
سب بتون کو توڑا اور ہتہوڑا بڑے بت کے کاندہے پر رکھدیا وہ جب آئے اور پوچہا کہ بتونکو کس نے توڑا حضرت
ابراہیم نے انکو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ
جھوٹ نہ تہا کیونکہ اسکے ساتھ شرط لگائی اِن کَانُوا یَنطِقُونَ اور بعضون نے کہا بَل فَعَلَہُ پر وقف ہے یعنے کسی
کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اوس سے پوچہو اگر وہ بات کرین یہ دونون جہوٹ خدا کے لیے تہے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان مین کوئی فائدہ نہ تہا **ف** تیسرا جہوٹ حضرت سارہ کے باب مین تہا
اُسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین پہونچے اون کے ساتھ اونکی بی بی
حضرت سارہ بھی تہین وہ بڑی خوبصورت تہین اونہون نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو
اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجہسے چہین لے گا اس لیے اگر وہ پوچہے تو تو یہ کہیو مین اس شخص
کی بہن ہون اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہی (یہ بھی کچھ جہوٹ نہ تہا) اسلیے کہ ساری دنیا مین
آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہین ہوتا جب حضرت ابراہیم اُس ظالم کے ملک مین پہونچے
تو اوس کے کارندے اوس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک مین ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
تیرے کسی کے لائق نہین ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بہیجا وہ گئین اور حضرت ابراہیم نماز کے لیے
کہڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اوسکی شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچین اوس
نے بے اختیار اپنا ہاتہ اون کیطرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ہاتہ سوکہہ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
ہاتہ کہلجاوے مین تجہے نہین ستاؤنگا اونہون نے دعا کی اوس مردود نے پھر ہاتہ دراز کیا پھر پہلے
سے بڑہکر سوکہہ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا اُنہون نے دعا کی پھر اُس مردود نے دست درازی کی پھر
دونون بار سے بڑہکر سوکہہ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہ کہلجاوے مین قسم خدا کی اب تجہکو
نہ ستاؤنگا حضرت سارہ نے پھر دعا کی اسکا ہاتہ کہل گیا تب اوس نے اُس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ
کو لیکر آیا تہا اور اُس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لیکر آیا یہ آدمی نہین ہے اسکو میرے ملک سے
باہر نکالدے اور ہاجرہ ایک لونڈی اسکو حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئین جب حضرت

ابراہیم نے انکو دیکھا تو لوٹے اور ان سے پوچھا کیا گذرا انہوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالے نے اس بدکار کا ہاتھ مجھسے روک دیا اور ساایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا یہی لونڈی یعنے ہاجرہ تمہاری ماں ہے ای بارش کے بچو ف عرب کے لوگون کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہین اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ وہ جانور والے ہین اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعضون نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور انکا دادا ماء السماء کہلاتا تھا نووی نے کہا انبیا رسالت کے امور مین کذب سے بالکل معصوم ہین قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امورین بھی کذب سے معصوم ہین یعنے دنیاوی امورین اور بعضون کے نزدیک ان امورمین معصوم نہین ہین قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امورمین کذب سے بالکل معصوم ہین خواہ اور صغائر سے معصوم ہون یا نہ ہون اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیم کی تینون باتین جھوٹ نہ تھین اور دو باتین تو خدا ہی کے لیے تھین اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے سو اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈرسے ایسا جھوٹ درست ہے فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اوسکے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہوگو اسمین حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسیواسطے حدیث مین پہلے دو جھوٹون کو خدا کے واسطے قرار دیا انتہی

باب مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حضرت موسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسی علیہ السلام تنہائی مین نہاتے (ننگے ہوکر) لوگون نے کہا قسم خدا کی موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتے کہ اون کو فتق (خصیہ پہول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسی علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہون نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھدیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسی علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ بنی اسرائیل کے لوگون نے اونکی شرمگاہ کو دیکھہ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو تو کوئی بیماری نہین ہے اسوقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھہ چکے حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اوس پتھر پر نشان ہین چھہ یا سات حضرت موسی علیہ السلام کی مار کے **ف** اسحدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے پتھر کا بہاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی مین تیسرے پیغمبرون کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالے نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن ابی ھریرۃ قال کان موسی علیہ السلام رجلا حییا قال فکان لا یری متجردا قال فقال بنو اسرائیل انہ آدر قال فاغتسل عند مویہ فوضع ثوبہ علی حجر فانطلق الحجر یسعی واتبعہ بعصاہ یضربہ ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملاء من بنی اسرائیل ونزلت یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسی علیہ السلام کو بڑی شرم تھی کبھی انکو کسی نے ننگا نہین دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (بادخایہ) کی بیماری ہے ایک بار انہون نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھا وہ چلا بہاگتا ہوا اور حضرت موسی اپنا عصا لیے ہوئے اوسکے پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ای پتھر میرا کپڑا دے ای پتھر میرا کپڑا دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہان جمع تھے وہان تھما اور یہ آیت اتری ای ایمان والو تم ان لوگون کیطرح مت ہونا جنہون نے ستایا موسی کو (اونپر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالی نے پاک کیا انکو اس بات سے جو لوگون نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالے کے نزدیک عزت والے تھے **عن** ابی ھریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام فلما جاءہ صکہ

نفقأ عینه فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال فرد اللہ الیہ عینہ و قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ای رب ثم مہ قال ثم الموت قال فالآن فسأل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو کنت ثم لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسی علیہ السلام کے پاس بہیجا گیا جب وہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے اُنکو ایک طمانچہ مارا اور اوسکی آنکہہ پہوڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تونے مجہے ایسے بندے کے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا اللہ تعالی نے اوسکی آنکہہ پہر درست کردی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہہ تم اپنا ہاتہہ ایک بیل کی پیٹہہ پر رکہو اور جتنے بال تمہارے ہاتہہ تلے آوین اوتنے برس کی عمر تمکو ملے گی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا ای پروردگار پہر اوسکے بعد کیا ہوگا حکم ہوا پہر مرنا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے کہا تو پہر ابہی سہی انہون نے دعا کی یا اللہ مجہے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنے بیت المقدس کے) ایک پتہر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین وہان ہوتا تو تمکو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر دکہا دیتا راستہ کیطرف سرخ دہر دار ریتی کے پاس **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام مین دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن مین اور حضرت موسی علیہ السلام نے بیت المقدس مین دفن ہونے کی آرزو نکی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگین امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدون نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ موسی علیہ السلام ملک الموت کی آنکہہ کیونکر پہوڑ سکتے ہین اور انکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکہہ پہوڑنے سے مجازی معنی مراد ہون یعنے دلیل مین مغلوب کرنا پر یہہ تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث مین صاف موجود ہے کہ اللہ نے اونکی آنکہہ درست کردی تیسرے یہہ کہ موسی علیہ السلام کو بیماری مین دہوکا ہوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجہے کوئی اجنبی شخص سمجہے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اوسکی آنکہہ پہوٹ گئی نہ یہ کہ آنکہہ پہوڑنے کا انہون نے قصد کیا اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسی علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہین اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے یا اللہ ہمکو بخشدے طفیل حضرت موسی علیہ السلام کے اور ہمارا اسلام

پہونچا دی اونکی روح مقدس کو صلے اللہ علیہ وسلم عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جاء ملک الموت الی موسی علیہ السلام فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی علیہ
السلام عین ملک الموت ففقأھا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی فقال انک ارسلتنی الی
عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی
فقل الحیاۃ ترید فان کنت ترید الحیاۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من
شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالآن من قریب رب امتنی
من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کیا اے موسی اپنے پروردگار کے پاس چلو حضرت موسی علیہ السلام نے انکی آنکھہ پر ایک طمانچہ
مارا جس سے آنکھہ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالی کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھکو ایسے
بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اوس نے میری آنکھہ پھوڑ دی اللہ تعالی نے انکی آنکھہ پھر درست کردی
اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھہ ایک بیل کی پیٹھہ پر رکھہ اور
جتنے بالوں کو تیرا ہاتھہ ڈھانپ لے اوتنے برس تو اور جی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے
مالک میرے مجھکو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمکو حضرت موسی کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال ٹیلی ریتی کے
پاس عن معمر بمثل ھذا الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال بینما
یھودی یعرض سلعۃ لہ اعطی بھا شیئا کرھہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال
لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم
وجھہ وقال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بین اظھرنا قال فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِیْ ذِمَّۃً وَّعَھْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْھِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْھَہٗ قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ اُخْرٰی فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِہٖ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہی ایک یہودی کچہ مال بیچ رہا تہا اوسکو قیمت دی گئی تو وہ رضی نہ ہوا اور اوس نے برا جانا تو بولا نہین قسم اوس کی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چنا آدمیون مین سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اوس کے موںہہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہی موسی علیہ السلام کو آدمیون مین سے چنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین موجود ہین وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو القاسم مین ذمی ہون اور امان مین ہون مجہکو فلان شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اُس شخص سے پوچہا تو نے اس شخص کو کیون طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہنے لگا قسم اُسکی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسی علیہ السلام کو آدمیون مین اور آپ ہم لوگون مین تشریف رکہتے ہین (اور حضرت موسی علیہ السلام سے آپ کا درجہ زیادہ ہے) اسلیے مین نے اُسکو مارا یہ سنکر آپ غصے ہوئے یہانتک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا پہر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گہٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پہونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہین آسمانون اور زمین مین سب بیہوش ہوجاوینگے مگر جنکو اللہ تعالی چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہونگے) پہر دوسری بار پہونکا جاویگا تو سب سے پہلے مین اُٹہونگا اور کیا دیکہونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش تہامے ہوئے ہین مین نہین معلوم نہین کہ طور پہاڑ پر جو انکو بیہوشی ہوئی تہی وہ اُسکا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہونگے) یا مجہہ سے پہلے ہوشیار ہوجاوینگے اور مین یون نہین کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالی کا عتاب ہوا تہا اسپر بہی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہین ہوسکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبرون کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کی ساتھہ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھہ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھہ مقابلہ کرکے اسطرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہوجاویگا۔ بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہین جس سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے توبہ توبہ ایسی شعرین پڑہنا اور سننا دونون حرام ہین۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون مین افضل ہین پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرکر تو اور پیغمبرون کے شان مین بے ادبی نہ کربیٹھین یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہو گا کہ مین اور پیغمبرون سے افضل ہون **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا ساری جہان مین اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان مین اوسوقت مسلمان نے ہاتہہ اٹہایا اور یہودی کے مونہہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام پر کیونکہ لوگ بیہوش ہونگے اور سب سے پہلے مین ہوش مین آونگا مین دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجھہ سے پہلے ہوش مین آگئے یا اللہ تعالی نے انکو اُن لوگون مین کردیا جو بیہوش نہوگے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَآءَ یَهُوْدِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
لُطِمَ وَجْهُهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ مِمَّنْ
صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوِ اکْتَفٰی بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے مت فضیلت دو اور پیغمبروں میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَتَیْتُ وَفِیْ رِوَایَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ
بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَآئِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ پر سے گذرا لال ٹیلے ریت
کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں **ف** حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے
مگر شاید انبیا کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اُس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو **عَنْ** اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی مَرَرْتُ
لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ یَعْنِی اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ لِّیْ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰی لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ
مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے
میں بہتر ہوں یونس بن متے سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس
بن متی سے متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا **باب** مِنْ فَضَائِلِ یُوْسُفَ عَلَیْهِ
السَّلَامُ حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ

نبی اللہ بن خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لیس عن ہذا نسألک قال فعن معادن
العرب تسألونی خیارھم فی الجاہلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا
ہے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسف ہیں اللہ کے نبی اور
نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو
پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانے میں جو جاہلیت کے زمانے میں بہتر تھے جب دین
میں سمجھ حاصل کریں **باب** من فضل زکریا علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام کی
فضیلت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا
نجارا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے **فائدہ**
معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور فضیلت یہی ہے کہ اپنی محنت کر کے کھائے حضرت داود بھی محنت کر کے کھاتے تھے **باب** من فضائل الخضر
حضرت خضر کی فضیلت **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم
ان موسی علیہ السلام صاحب بنی اسرائیل لیس ھو موسی علیہ السلام صاحب الخضر
علیہ السلام فقال کذب عدو اللہ سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول قام موسی علیہ السلام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم
قال انا اعلم قال فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان عبدا
من عبادی بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال موسی علیہ السلام ای رب کیف لی
بہ فقیل احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فھو ثم فانطلق وانطلق معہ
فتاہ وھو یوشع بن نون فحمل موسی علیہ السلام حوتا فی مکتل وانطلق ھو وفتاہ یمشیان
حتی اتیا الصخرۃ فرقد موسی علیہ السلام وفتاہ فاضطرب الحوت فی المکتل حتی
خرج من المکتل فسقط فی البحر قال وامسک اللہ عنہ جریۃ الماء حتی کان مثل
الطاق فکان للحوت سربا وکان لموسی وفتاہ عجبا فانطلقا بقیۃ یومھما ولیلتھما و
نسی صاحب موسی ان یخبرہ فلما اصبح موسی علیہ السلام قال موسی لفتاہ اتنا غداءنا لقد
لقینا من سفرنا ھذا نصبا قال ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر بہ قال ارایت اذ

أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ
يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ
مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ
اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ
الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ حَمَلُونَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ
السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى
قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
يَنْقَضَّ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ
بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ

حتّٰی وقع علی حرف السفینۃ ثم نقر فی البحر فقال لہ الخضر علیہ السلام ما نقص علمی وعلمک
من علم اللہ الا مثل ما نقص ہذا العصفور من البحر قال سعید بن جبیر وکان یقرأ وکان
امامہم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا ترجمہ
سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن عباس سی کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسی جو بنی
اسرائیل کے پیغمبر تہے وہ اور ہین اور جو موسی خضر علیہ السلام کے ساتہہ گئی تہے وہ اور ہین انہون نے
کہا جہوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن مینے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے حضرت موسی بنی اسرائیل مین خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوے اون سی پوچہا سب لوگون مین زیادہ
علم کس کو ہے انہون نے کہا مجکو ہے (یہ بات اللہ تعالی کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالی نے انپر عتاب کیا اسوجہ سی
کہ انہون نے یہ نہین کہا خدا خوب جانتا ہے پہر اللہ تعالے نے انکو وحی بہیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤن
کے ملاپ پر وہ تجہ سی زیادہ عالم ہے **فائدہ** مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہین جمہور علما کا یہہ
مذہب ہی کہ وہ زندہ ہین صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اسپر اتفاق ہے اور وہ لوگ اون سے ملی ہین
اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے انکی حیوۃ کا انکار کیا ہے اور اختلاف ہی کہ وہ پیغمبر ہین یا نہین لیکن
آدمی ہین اور بعضون نے کہا فرشتے ہین اور یہ باطل ہے ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہین عمر والے لوگون
کی نگاہ سے چہپے ہوے لوگون نے کہا ہے کہ وہ آخر زمانے مین مرینگے جب قرآن اٹہہ جاوے گا اور وہ
حضرت ابرہیم کے زمانہ مین تہے یا اوس کے بعد انکی کنیت ابو العباس ہے اور انکا نام بلیا بن ملکان ہے
یا کلیان وہب بن منبہ نے کہا انکا نام ونسب یہ ہی بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح اور انکا باپ بادشاہون مین سے تہا اور خضر انکا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر
بیٹہے اون کے بیٹہنے کی برکت کیوجہ سے وہ سرسبز ہو گئی انتہے ما قال النووی **ف** حضرت
موسی نے عرض کیا ای پروردگار مین اس سے کیونکر ملون حکم ہوا کہ ایک مچہلی رکہہ ایک زنبیل مین جہان
وہ مچہلی گم ہو جاوے وہین وہ بندہ ملے گا یہ سنکر حضرت موسی چلا اپنے ساتہی یوشع بن نون علیہ السلام کو
لیکر اور انہون نے ایک مچہلی زنبیل مین رکہہ لی دونو چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہونچے وہان
حضرت موسی علیہ السلام سو گئے اور ان کے ساتہی بہی سو گئے مچہلی تڑپی یہان تک کہ زنبیل سے باہر نکلکر
دریا مین جا پڑی اور اللہ تعالے نے پانی کا بہنا اوسپر سے روکدیا یہانتک کہ پانی کہڑا ہو کر طاق کیطرح

ہو گیا اور مچھلی کے لیے رستہ بن گیا سو کہا حضرت موسی اور اون کے ساتہی کو تعجب ہوا پہر دونو چلے دن بہر اور
رات بہر اور موسی کے ساتہی مچھلی کا حال اون سے کہنا بہول گئے جب صبح ہوئی تو موسی نے اپنے ساتہی
سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے اور تہکے اوسی وقت سے جب اوس جگہہ سے آگے بڑہے
جہان جانے کا حکم ہوا تہا اونہون نے کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر اوترے تہے تو مچھلی بہول گئی
اور شیطان نے ہمکو بہلایا اوس مچھلی نے تعجب سے دریا مین راہ لی حضرت موسی نے کہا ہم تو اوسی مقام
کو ڈہونڈہتے تہے پہر دونون اپنے پاؤن کے نشانون پر لوٹے یہانتک کہ صخرہ پر پہنچے وہان ایک شخص
کو دیکہا کپڑا اوڑہے ہوئے حضرت موسی نے اونکو سلام کیا اونہون نے کہا تمہارے ملک مین سلام کہان ہے
حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اونہون نے کہا بنی اسرائیل کے موسی حضرت موسی نے کہا ہان حضرت خضر
نے کہا تمکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو مین نہین جانتا اور مجہے وہ علم دیا ہے جو تم نہین جانتے حضرت موسی
نے کہا مین تمہارے ساتہہ رہنا چاہتا ہون اس لیے کہ مجہکو سکہلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا حضرت خضر نے
کہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکیگا اوس بات پر جسکو تم نہین جانتے حضرت
موسی نے کہا خدا چاہے تو تم مجہکو صابر پاؤ گے اور مین کسی بات مین تمہاری نافرمانی نہین کرنے
کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر میرے ساتہہ ہوتے ہو تو مجہہ سے کوئی بات نہین پوچہنا جبتک
مین خود اوسکا ذکر نہ کرون حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا بہت اچہا اور حضرت خضر علیہ
السلام اور حضرت موسے علیہ السلام دونو سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے ایک کشتی سامنے سے نکلی
دونون نے کشتی والون سے کہا ہم کو چڑہا لو اونہون نے خضر کو پہچان لیا اور دونون کو بن کرایہ (نول) چڑہا
لیا حضرت خضر نے اوس کشتی کا ایک تختہ اکہاڑ ڈالا حضرت موسی نے کہا ان لوگون نے تو ہمکو بغیر کرایہ
کے چڑہا دیا اور تم نے انکی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والون کو ڈبو دو یہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
خضر نے کہا مین نہین کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے حضرت موسی نے کہا بہول چوک پر مت پکڑو
اور مجہپر تنگی مت کرو پہر دونو کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے اتنے مین
ایک لڑکا ملا جو لڑکون کے ساتہہ کہیل رہا تہا حضرت خضر نے اوسکا سر پکڑ کر اوکہیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت
موسی نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہ کہتا تہا
تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بہی زیادہ سخت تہا حضرت موسی نے کہا اگر

اب مین تم سے کسی بات پر اعتراض کرون تو میرا ساتہہ چہوڑ دینا بیشک تمہارا عذر بجا ہی پہر دونون
چلے یہان تک کہ ایک گاؤن مین پہونچے گاؤن والون سے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا پہر ایک دیوار ملی
جو گرنے کے قریب تہی جہک گئی تہی حضرت خضر نے اپنے ہاتہہ سے اوسکو سیدہا کردیا حضرت موسی نے
کہا ان گاؤن والون سے ہمنے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا اور کہانا نہ کہلایا ایسے لوگون کا کام
مفت کرنا کیا ضرور تہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لے سکتے تہے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی
ہے میری اور تمہاری مین اب مین تم سے اون باتون کا بہید کہے دیتا ہون جنپر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالی موسی پر مجہے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتین
دیکہتے اور ہمکو سناتے اور آپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسی نے بہولے سے کی پہر ایک چڑیا آئی اور کشتی
کے کنارے پر بیٹہی اور اوسنے سمندر مین چونچ ڈالی حضرت خضر نے کہا مین نے اور تمنے خدا کے علم سے
سے اتنا ہی علم سیکہا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر مین سے پانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس
پڑہتے تہے اس آیتہ کو کہ اون کشتی والون کے آگے ایک بادشاہ تہا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چہین لیتا
اور چہوکرا کافر تہا **ف** اوس دیوار کے تلے تیمون کا مال تہا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم
الہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الہی خون بہی درست ہے اگر خون بفتوی بریزی رواست - اور
حضرت موسی کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تہا اور وہ بہی درست ہے **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے حضرت
ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسی حضرت خضر سے علم سیکہنے گئے تہے وہ بنی اسرائیل
کے موسی نہ تہے ابن عباس نے کہا تمنے اوس سے ایسا سنا ہے ای سعید مین نے کہا ہان ابن عباس نے
کہا نوف جہوٹا ہے **حدثنا** أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَيَّامُ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ
إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا أَوْ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ
مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ
قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى

انتهيا الى الصخرة فعمي عليه فانطلق وترك فتاه فاضطرب الحوت في الماء فجعل لا يلتئم
عليه صار مثل الكوة قال فقال فتاه الا الحق نبي الله فاخبره قال فنسي فلما تجاوزا
قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يصبهم نصب حتى
تجاوزا قال فتذكر قال ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه
الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما
قصصا فاراه مكان الحوت قال ههنا وصف لي قال فذهب يلتمس فاذا هو بالخضر
عليه السلام مسجى ثوبا مستلقيا على القفا او قال على حلاوة القفا فقال السلام عليكم
فكشف الثوب عن وجهه فقال وعليكم السلام قال من انت قال انا موسى قال ومن
موسى قال موسى بني اسرائيل قال مجيء ما جاء بك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا
قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا شيء امرت ان
افعله اذا رايته لم تصبر قال ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا قال
فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى اذا ركبا
في السفينة خرقها قال انتحى عليها قال له موسى عليه السلام اخرقتها لتغرق اهلها
لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من امري عسرا فانطلقا حتى اذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق
الى احدهم بادي الرأي فقتله فذعر عندها موسى ذعرة منكرة قال اقتلت
نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا انه عجل لرأى العجب و
لكنه اخذته من صاحبه ذمامة قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني
قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان اذا ذكر احدا من
الانبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى اخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى
اذا اتيا اهل قرية لئاما فطافا في المجالس فاستطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا
فيها جدارا يريد ان ينقض فاقامه قال لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابی بن کعب نے اونہوں نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے تھے جب موسی اپنی قوم مین نصیحت کر رہے تہے لوگون کو اللہ تعالی کی نعمتون اور بلا سے انہون نے ایکا ایکی کہا مین نہین جانتا ساری دنیا مین کسی شخص کو جو مجہہ سے بہتر ہو اور مجہسے زیادہ علم رکہتا ہو اللہ تعالے نے انکو وحی بہیجی مین جانتا ہون اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکہنے والا ایک شخص ہے زمین مین حضرت موسی نے عرض کیا ای مالک میری مجہکو ملادے اُس شخص سے حکم ہوا اچہا ایک مچہلی مین نمک لگاکر اپنا توشہ کر جہان وہ مچہلی گم ہوجاوے وہین وہ شخص ملیگا یہ سنکر حضرت موسے اور اون کے ساتہی چلے یہانتک کہ صخرہ پر پہونچے وہان کوئی نہ ملا حضرت موسی آگے چلے گئے اور اپنے ساتہی کو چہوڑ گئے ایک ہی ایکا مچہلی تڑپی پانی مین اور پانی نے ملنا اور جڑنا چہوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اوس مچہلی پر بن گیا حضرت موسی کے ساتہی نے کہا مین اللہ کے نبی سے ملون اور اون سے یہ حال کہون پہر وہ (چلا اور حضرت موسی سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بہول گئے جب آگے بڑہ گئے تو حضرت موسے نے اون سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے۔ راوی نے کہا انکو تہکن نہین ہوئی جب تک وہ اُس مقام سے آگے نہین بڑہے پہر اون کے ساتہی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہونچے تو وہان مین مچہلی کو بہول گیا اور شیطان کے سوا کسینے مجکو نہین بہلایا اوس مچہلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر مین حضرت موسی نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تہے پہر اپنے قدمون کے نشان دیکہتے ہوئے لوٹے اُن کے ساتہی نے جہان پر مچہلی نکل بہاگی تہی وہ جگہہ بتادی وہان حضرت موسی ڈہونڈہنے لگے ناگاہ اُنہون نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکہا ایک کپڑا اوڑہے ہوئے چت لیٹے ہوئے رہا سینے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جہکے نہ تہے حضرت موسی نے کہا السلام علیکم اونہون نے اپنے دنہہ پر سے کپڑا اوٹہایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسی نے کہا مین موسے ہون اُنہون نے

کہا کون موسی حضرت موسی نے کہا بنی اسرائیل کے موسے انہون نے کہا تم کیون آئے حضرت موسی نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم مین سے کچہ مجکو سکہلاؤ انہون نے کہا تم میری ساتہہ صبر نہ کرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے
اُس بات پر جسکا تمہین علم نہین پہر اگر تم صبر نہ کرو تو مجکو بتلاؤ مین کیا کرون حضرت موسی نے کہا جو خدا چاہے
تو مجکو تم صابر پاؤگے اور مین تمہارے خلاف کوئی کام نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر تم میرے
ساتہہ ہوتے ہو تو کوئی بات مجہسے مت پوچہنا جب تک مین خود اُسکا ذکر نکرون پہر دونو چلے یہان تک کہ ایک
کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے اُسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا
تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جاوین یہ تم نے بہاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہین
کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نہ کرسکوگے حضرت موسی نے کہا بہول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو
مجہپر پہر دونون چلے ایک جگہہ بچے کہیل رہے تہے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کہٹکے ایک بچے کی پاس جاکر
اوسکو قتل کیا حضرت موسی یہ دیکہکر بہت گہبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا یہ
بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمقام پر فرمایا اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ السلام
پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتین دیکہتے لیکن اُنکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور اُنہون نے
کہا اب اگر مین کوئی بات تم سے پوچہون تو میرا ساتہہ چہوڑ دینا بیشک تمہارا عذر وجہی ہے اور جو موسے
صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتین دیکہتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یون فرماتے اللہ تعالی
کی رحمت ہو ہمپر اور ہمارے فلانے بہائی پر اللہ کی رحمت ہو ہمپر۔ خیر پہر دونون چلے یہانتک کہ ایک گانو
مین پہونچے وہان کے لوگ بڑے بخیل تہے یہ دونون سب مجلسون مین گہومے اور کہانا مانگا کسینے ضیافت
نکی پہر اُنکو وہان ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تہی حضرت خضر نے اُسکو سیدہا کردیا حضرت موسے
نے کہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجہہ مین اور تم مین
اور حضرت موسی کا کپڑا پکڑا اور کہا مین تمسے ان باتون کا بہید کہہ دیتا ہون جنپر تم صبر نہ کرسکے
لیکن کشتی تو وہ مسکینون کی تہی جو سمندر مین مزدوری کرتے تہے اور اون کے آگے ایک بادشاہ تہا
جو کشتیون کو جبرا پکڑ لیتا تہا مین نے چاہا اُس کشتی کو عیب دار کردون جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اُسکو
عیب دار دیکہکر چہوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑہ گئی اور کشتی والون نے ایک لکڑی لگاکر اُسکو درست کرلیا
اور چہوکرا کافر بنایا گیا تہا اوس کے ماں باپ اُسکو بہت چاہتے تہے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بہی شرارت

اور کفر مین پہنساتا اس لیے ہمنے چاہا کہ اللہ تعالی انکو دوسرا جھوکرا اوس کے بدل دیوے جو اوس سے بہتر ہو اور
اُس سے زیادہ مہربان ہو اور دیوار تو وہ دو یتیمون کی تہی شہر مین اخیر تک عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ نَحْوَ
حَدِیْثِہِمْ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْہِ
اَجْرًا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا قرآن مین لتخذت علیہ اجرا۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ہُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ہُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِہِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ
الْاَنْصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ یَا اَبَا الطُّفَیْلِ ہَلُمَّ اِلَیْنَا فَاِنِّیْ قَدْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ
ہٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ الَّذِیْ سَاَلَ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَہَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ شَاْنَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ ہَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ
مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ
فَسَاَلَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہُ الْحُوْتَ اٰیَۃً وَقِیْلَ لَہٗ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّکَ
سَتَلْقَاہُ فَسَارَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسِیْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتٰی مُوْسٰی حِیْنَ سَاَلَہُ
الْغَدَاءَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہِ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ
اَذْکُرَہٗ فَقَالَ مُوْسٰی لِفَتَاہُ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِہِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا
خَضِرًا فَکَانَ مِنْ شَاْنِہِمَا مَا قَصَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ اِلَّا اَنَّ یُوْنُسَ قَالَ فَکَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ
الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے اور حر بن قیس نے جہگڑا
کیا موسی علیہ السلام کے ساتہی مین ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے پہر وہان ابی بن
کعب نکلے تو ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا اے ابوالطفیل ادہر آؤ مین اور یہ جہگڑ رہے ہین موسی
علیہ السلام کے ساتہی مین جن سے انہون نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
باب مین کچہ سنا ہے ابی نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ایک
بار موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت مین بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور پوچہنے
لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم ہی جانتے ہو موسی علیہ السلام نے کہا نہین تب اللہ تعالی نے ان کو وحی

بہیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسی نے اُنسے ملنا چاہا اللہ تعالی نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کہو دے تو لوٹ اُس بندے سے ملیگا پہر حضرت موسی چلے جہانتک اللہ تعالی کو منظور تہا بعد اوسکے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ وہ بولا ہمکو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بہول گئے اور شیطان نے مجہکو اوسکی یاد بہلادی حضرت موسی نے کہا یہی تو ہم چاہتے تہے پہر دونو اپنے قدمون پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پہر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب مین موجود ہے یونس کی روایت مین ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر مین تہی لوٹے

باب مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ

حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی

فائدہ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے صحابہ کی تفضیل مین ایک دوسرے پر بعضون نے کہا ہم اون مین سے کسیکو دوسرے پر فضیلت نہین دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہین پہر اختلاف کیا ہے اُنہون نے اہلسنت یہ کہتے ہین افضل ان سب مین ابوبکر صدیق ہے اور خطابیہ کہتے ہین کہ حضرت عمر تہے اور راوندیہ کہتے ہین کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہین کہ حضرت علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا اسپر کہ افضل صحابہ مین ابوبکر صدیق ہین پہر عمر اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پہر عثمان پہر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکہا ہے اور صحیح مشہور عثمان کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چارون خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہین پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر بیعۃ الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضون کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپکی حیوۃ مین گذر گئے وہ اُن سے افضل ہین جو آپکے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہین ہے اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی ظاہر اور باطن دونو مین ہے یا صرف ظاہر مین ہے اسمین اختلاف ہے اسیطرح اختلاف ہے کہ عائشہ اور خدیجہ مین کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ مین اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے اونکے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تہے اسیطرح حضرت علی کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت مین وہی خلیفہ تہے اونکے سوا کوئی خلیفہ نہ تہا اور معاویہ صحابہ مین سے ہین اور انکی لڑائی شبہ پر مبنی تہی اور اجتہاد جسکو وہ صحیح جانتے تہے اسیوجہ سے بعضے گرگئے اور بعضے الگ رہے بہر حال سب صحابہ عدول ہین اور انکی روایت اور شہادت مقبول ہے (النووی مختصراً)

عن اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ

اللہُ ثَالِثُہُمَا ترجمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اُن میں سے کوئی اپنے قدموں کیطرف دیکھے تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے اون دونوں کو جنکے ساتھ تیسرا خدا بھی ہو **ف** ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ہُمْ مُّحْسِنُوْنَ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کے کہ اونہوں نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے اون کے مونہہ پر جو ایسے جان نثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں **عن** اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ زَہْرَۃَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَّبَکٰی فَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّہَاتِنَا قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِہٖ وَصُحْبَتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالے کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اوس نے اللہ تعالی کے پاس رہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اُس بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری ہے) **ف** نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک ہین اور بعضون نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہی کیونکہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضون نے کہا خلت کا
زیادہ ہی اور آپ کی خلت بہی اسحدیث سے ثابت ہی **ف** مسجد مین کسی کی کہڑکی نرہے اسب بند کردی
جاوین ا پر ابوبکر کے گہر کی کہڑکی قائم رکہو **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمًا بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ
اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسیکو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے)
تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہین اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا
ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ
اَحَدًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو مین کسیکو اپنی امت مین سی اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ
اَبِیْ قُحَافَۃَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ
مُتَّخِذًا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ صَاحِبُکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ
ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّہٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا
لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو مین کسی کی دوستی نہین رکہتا (یعنے وہی دوستی
جس مین اور کا خیال نرہے) اور جو مین ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے
صاحب اللہ کے دوست ہین (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئین رکہا) **عن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ
النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ
فَعَدَّ رِجَالًا **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ذات السلاسل

کے لشکر کے ساتھ ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہان کی لڑائی جمادی الاخرے

شہ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس انہون نے کہا یا رسول اللہ سب لوگون میں آپ کو کس سے

زیادہ محبت ہے آپنے فرمایا عائشہ صدیقہ سے اونہون نے کہا مردون میں کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے

فرمایا اون کے باپ سے انہون نے کہا پہر اون کے بعد کس سے آپنے فرمایا عمر سے یہانتک کہ آپ نے

کئی آدمیون کا ذکر کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ابو بکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی

بڑی فضیلت نکلی اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابو بکر عمر سے افضل ہین **عن** ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ

اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ

انْتَهَتْ إِلَى هٰذَا **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے سنا اون سے پوچہا گیا کہ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپنے کسی کی خلافت

پر نص نہین کیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے

ہین کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تہا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے

انکی تکذیب کی (نووی) انہون نے کہا ابو بکر کو کرتے پہر پوچہا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون

نے کہا عمر کو پہر پوچہا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کو پہر خاموش

ہو رہین **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ

قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت

ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ پوچہا آپنے فرمایا پہر آ وہ بولی یا رسول اللہ اگر مین

آؤن اور آپ کو نہ پاؤن (یعنے آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجہے نہ پاوے تو ابو بکر کے

پاس آنا **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى **ترجمہ** وہی جو اوپر

گذرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي

لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ

أنا أولى ويأبى الله والمؤمنون إلا أبا بكر **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری مین فرمایا بلا تو اپنے باپ ابو بکر کو اور اپنے بھائی کو تا کہ مین ایک کتاب لکھدون مین ڈرتا ہون کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے مین خلافت کا زیادہ حقدار ہون اور اللہ تعالے انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہین سوا ابو بکر کے اور کسی کی خلافت سے **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم اليوم صائما قال أبو بكر أنا قال فمن اتبع منكم اليوم جنازة قال أبو بكر أنا قال فمن أطعم منكم اليوم مسكينا قال أبو بكر أنا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال أبو بكر أنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في امرئ إلا دخل الجنة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون روزہ دار ہے ابو بکر نے کہا مین پھر آپنے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون جنازے کے ساتھ گیا ابو بکر نے کہا مین آپنے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابو بکر نے کہا مین نے آپنے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے بیمار کی پرسش یعنے عیادت کی ابو بکر نے کہا مین نے آپنے فرمایا جس مین یہ باتین جمع ہون وہ جنت مین جاویگا **عن** أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يسوق بقرة له قد حمل عليها التفتت إليه البقرة فقالت إني لم أخلق لهذا ولكني إنما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله تعجبا وفزعا أبقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن به وأبو بكر وعمر قال أبو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت إليه الذئب فقال له من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أومن بذلك أنا وأبو بكر وعمر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اوس پر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اسکی طرف دیکھا اور کہنے لگا مین اسلیے نہین پیدا ہوا مین تو کہیت کیواسطے پیدا ہوا ہون لوگون نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل باتکرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اسکو سچ جانتا ہون اور ابو بکر اور عمر بھی سچ جانتے ہین ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریون مین تہا اتنے مین ایک بہیڑیا لپکا اور ایک بکری لیگیا چرواہے نے اُسکا پیچہا کیا اور بکری کو اوس سے چہڑا لیا بہیڑیے نے اسکیطرف دیکہا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاویگا جسدن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جسدن جاہلیت والے کہیل کہود مین مصروف رہتے اور بہیڑیے بکریان لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہوجاوینگے) لوگون نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اسکو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین (دوسری روایت مین ہے کہ ابوبکر اور عمر وہان موجود نہ تہے اس حدیث سے اون کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپ کو اُنپر ایسا بہروسا تہا کہ جو بات آپ مانتے ہین وہ بہی ضرور مانینگے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد قصۃ الشاۃ والذئب ولم یذکر قصۃ البقرۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین بیل کا ذکر نہین ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث یونس عن الزھری وفی حدیثھما ذکر البقرۃ والشاۃ معا وقالا فی حدیثھما فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ھما ثم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب من فضائل عمر حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

عن ابن عباس یقول وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون ویثنون ویصلون علیہ قبل ان یرفع وانا فیھم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیہ فاذا ھو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وذاک انی کنت اکثر اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول جئت انا وابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما ودخلت انا وابوبکر وعمر وخرجت انا وابوبکر وعمر فان کنت لارجو ولاظن ان یجعلک اللہ معھما **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے جب انتقال کیا اور تابوت مین رکہے گئے تو لوگ اون کے گرد ہو گئے دعا کرتے تہے اور تعریف کرتے تہے اور نماز پڑہتے تہے اون پر جنازہ اٹہائے جانے سے پہلے مین بہی اُن لوگون مین تہا مین نہین ڈرا مگر ایک شخص سے جسنے میرا مونڈہا تہاما پیچہے سے مین نے دیکہا تو وہ حضرت علی تہے انہون نے کہا رحم کرے

اللہ تعالی حضرت عمر پر یہ کہا (انکی طرف خطاب کرکے) ای عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکے اعمال ایسے ہون کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تمسے زیادہ قسم اللہ کی مین سمجھتا تھا کہ اللہ تمکو تمہارے دونون ساتھیون کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے) اور اسکی وجہ یہ تھی کہ مین اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مین آیا اور ابو بکر اور عمر آئے اور مین اندر گیا اور ابو بکر اور عمر گئے اور مین نکلا اور ابو بکر اور عمر نکلے اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالی تمکو ان دونون کے ساتھ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام مین اور ہر بات مین ابو بکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت مین بھی اللہ تعالی نے انکا ساتھ قائم رکھا اور تینون صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔ اس حدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی تعریف کرتے تھے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور اونکے اعمال کو نیک سمجھتے تھے یہانتک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے اب اون بے ایمانون کا مونہہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی اور حضرت عمر مین خلاف بیان کرتے ہین۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبھی کوئی جھگڑا نہین ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت مین تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اور عباس کے سپرد کردیے اور ہر ایک کام اور مشورے مین حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل مین حضرت علی سے صلاح لیتے تھے یہانتک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کردیا باوجودیکہ حضرت عمر بوڑھے تھے **عن** عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت مین مین سو رہا تھا مین نے لوگون کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہین اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہین بعضون کے کرتے چھاتی تک ہین اور بعضون کے اوس کے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا لوگون نے عرض کیا یا رسول اسکی تعبیر کیا ہے آپنے فرمایا دین **فائدہ** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے

بچاتا ہے وسیسے دین روح اور دل کو محفوظ رکہتا ہی اور کفر اور گناہ سی بچاتا ہے اس حدیث سی ثابت ہوا کہ حضرت
عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تہا (تحفہ الاخیار) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَیْتُ قَدَحًا اُتِیْتُ بِہٖ فِیْہِ لَبَنٌ
فَشَرِبْتُ مِنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرٰی الرِّیَّ یَجْرِیْ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تہا سو میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودہ تہا میں نے اس
میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سی نکلنے لگی پہر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب
کو دیدیا لوگوں نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسکی تعبیر علم ہے **ف**
اس حدیث سی اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودہ پیتے خواب میں دیکہے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم
سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت میں اس
حدیث سی نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تہے
اسی سبب سی انکو خلافت اور ملکداری میں وہ لیاقت تہی جو اوروں کو نہ تہی اور انکی کارروائی اور
تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تہی اونہی کی خلافت میں اسلام
پہیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر
فتح ہوئے اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں اونکا احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
اور جو مسلمان حق شناس ہی وہ قیامت تک انکا شکر گذار رہے رضی اللہ تعالے اون سے **عن**
صَالِحٍ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْہَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ
مِنْہَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَہَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ بِہَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ
وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَہَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تہا میں نے اپنے تئیں دیکہا ایک کنوے پر کہ اسپر ڈول پڑا ہے سو
میں نے اس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر اسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا

اور ایک یا دو ڈول نکالے اون کے کہینچنے مین ناتوانی تہی خدا اُنکو بخشے پہر وہ ڈول بڑا ڈول یعنے ڈول ہو گیا اور اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو مین نے لوگون مین ایسا سردار شہ زور نہین دیکہا جو عمر کیطرح پانی کہینچتا ہو انہون نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ بنی اپنی اونٹون کو سیراب کر کے آرام کیجگہ لے گیے **فائدہ** علما نے کہا اس خواب مین تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور اُن کے حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تہی اور آپ کی صحبت کا اثر تہا تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق جوق اُسمین آنے لگے پہر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے انہون نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک ہے اور صحیح دو ڈول ہین جیسے دوسری روایت مین ہے اُن کی خلافت مین مرتد مارے گیے اور اُنکی جڑ کٹی اور اسلام پہیلا پہر حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پہیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کہینچنے مین ناتوانی تہی اس سے اون کے قدر کا گہٹانا مقصود نہین ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑہانا بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر مین۔ اس حدیث مین یہ بہی دلیل ہے کہ ابوبکر آپ کے نائب ہون گے اور اُنکے بعد عمر راضی ہوا اللہ تعالی اون سے (نووی مختصرا) **عن** صالح باسناد یونس نحو حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** صالح قال قال الاعرج وغیرہ ان ابا ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت ابن ابی قحافۃ ینزع بنحو حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم اریت انی انزع علی حوضی اسقی الناس فجاءنی ابوبکر فاخذ الدلو من یدی لیروحنی فنزع دلوین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ فجاء ابن الخطاب فاخذ منہ فلم ار نزع رجل قط اقوی حتی تولی الناس والحوض ملان یتفجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے سوتے مین دیکہا مین اپنے حوض مین پانی کہینچ رہا ہون اور لوگون کو پلا رہا ہون پہر ابوبکر میرے پاس آئے انہون نے ڈول میرے ہاتہ سے لے لیا مجہے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتہ اللہ اُنکو بخشے پہر خطاب کے بیٹے آئے انہون نے ڈول ابوبکر کے ہاتہ سے لے لیا تو مین نے ایسا زبردست کہینچنا کسیکا نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گیے اور حوض بہر پور ہو کر بہنے لگا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال رأیت کأنی انزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین
فنزع نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت غربا فلم ار عبقریا من
الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا العطن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے
میں ابو بکر آئے اور ایک یا دو ڈول لٹکائے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ انکو بخشے پھر عمر آئے اور پانی
کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہانتک
کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہہ میں بٹھایا **عن** عبد اللہ بن
عمر عن رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بکر و عمر بن الخطاب بنحو حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت
فیہا دارا او قصرا فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخل فذکرت
غیرتک فبکی عمر وقال ای رسول اللہ او علیک یغار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کسکا ہے لوگوں نے
کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکے جانے سے میں غیرت کرتا **ف** آپ کا تو گھربار ہے اور میں خود آپکا
ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور انکا جنتی ہونا
یقینی ہے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن نمیر و زھیر **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ
رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ توضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب
فذکرت غیرۃ عمر فولیت مدبرا قال ابو ھریرۃ فبکی عمر ونحن جمیعا فی ذلک المجلس
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک
اغار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں
جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کسکا ہے
لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابو ہریرہ نے

کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب اوس مجلس مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پھر حضرت
عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہون یا رسول اللہ کیا مین آپ پر غیرت کرونگا **عن** ابن شہاب
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعد قال استأذن عمر على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعنده نساء من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية أصواتهن فلما
استأذن عمر قمن يبتدرن الحجاب فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله
صلى الله عليه وسلم يضحك فقال عمر أضحك الله سنك يا رسول الله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب
قال عمر فأنت يا رسول الله أحق أن يهبن ثم قال عمر أي عدوات أنفسهن أتهبنني
ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلن نعم أنت أغلظ وأفظ من رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان
قط سالكا فجا إلا سلك فجا غير فجك **ترجمہ** سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اسوقت قریش کی عورتین بیٹھی تھین آپ سے
باتین کر رہی تھین اور بہت تکرار کر رہی تھین اونکی آوازین بلند تھین جب حضرت عمر نے آواز دی
تو اوٹھہ کر دوڑین چھپنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس
رہے تھے حضرت عمر نے پوچھا اللہ آپکو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتون
سے جو میرے پاس بیٹھی تھین تمہاری آواز سنتے ہی پردے مین بھاگین حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ سے انکو زیادہ ڈرنا تھا پھر اون عورتون سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھہ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
رسول سے نہین ڈرتین اونہون نے کہا ہان تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے شیطان جب
تمکو ملتا ہے کسی راہ مین چلتا ہوا تو اس راہ کو جس مین تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ مین جاتا ہے +

ف کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفون نے اعتراض
کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ
ڈرے اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین یہ کہان ہے کہ شیطان مجھہ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قباحت

ہے کوتوال سی جتنا چور ڈرتے ہین بادشاہ سی اوتنا نہین ڈرتے اس سبب سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہین ثابت ہوتی عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ قد رفعن اصواتھن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما استاذن عمر ابتدرن الحجاب فذکر نحو حدیث الزھری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول قد کان یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فان عمر بن الخطاب منھم قال ابن وھب تفسیر محدثون ملھمون ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اگلی امتون مین ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جنکی راے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے میری امت مین اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے عن سعد بن ابراھیم بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث فی مقام ابراھیم وفی الحجاب وفی اساری بدر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے کہا مین اپنے رب کی موافق ہوا تین باتون مین ایک مقام ابراہیم مین نماز پڑھنے مین جب مین نے رای دی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلے بنایے ویسا ہی قرآن مین اترا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی دوسرے عورتون کے پردے مین تیسرے بدر کے قیدیون مین عن ابن عمر قال لما توفی عبد اللہ بن ابی ابن سلول جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ ان یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اتصلی علیہ وقد نھاک اللہ عز وجل ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ وساریدہ علی سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے آپ نے

دیدیا پھر اوس نے کہا آپ اوسپر نماز پڑہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اوسپر نماز پڑھنے کے لیے حضرت عمر کھڑے ہوے اور آپکا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑہتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو اون کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالی انکو نہین بخشیگا۔ تو مین ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب یہ آیت اوتری مت نماز پڑہ کسی منافق پر جو مرجاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر (تو حضرت عمرؓ کی راے اللہ تعالی نے پسند کی) **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چھوڑ دیا **باب** مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین لیٹے ہوے تھے رانین یا پنڈلیا کھولے ہوے اتنے مین ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اوسی حال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی اونکو بھی اجازت دی اوسیحال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے پھر وہ آئے اور باتین کین جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپنے کچہ خیال نکیا پھر عمر آئے آپنے کچہ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے آپ نے فرمایا کیا مین شرم نکرون اوس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہین **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لیے آپنے بھی اون سے ویساہی برتاو کیا مصابیح مین انس سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت مین سچی شرم کرنے والے عثمان ہین اور ملانے ابن عمر سے

روایت کیا مرفوعاً کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ عزت والے عثمان ہین - اسحدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہین ہے نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہین ہے کیونکہ حدیث مین راوی کو شک ہے ران مین کہلی تہین یا پنڈلیان اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے السراج الوہاج

عن عائشۃ وعثمان ان ابابکر استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع علی فراشہ لابس مرط عائشۃ فاذن لابی بکر وھو کذلک فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو علی تلک الحال فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف قال عثمان ثم استاذنت علیہ فجلس وقال لعائشۃ اجمعی علیک ثیابک فقضیت الیہ حاجتی ثم انصرفت فقالت عائشۃ یارسول اللہ مالی لم ارک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تہے اپنے بچہونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑہے ہوئے آپنے ابوبکر کو اجازت دی اسیحال مین وہ اپنا کام پورا کرکے چلے گئے پہر عمر آئے انہون نے اجازت مانگی آپنے اجازت دی اسیحال مین وہ بہی اپنے کام سے فارغ ہوکر چلے گئے عثمان نے کہا پہر مینے اجازت مانگی تو آپ بیٹہ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچہی طرح پہن لے مین اپنے کام سے فارغ ہوکر چلا گیا بعد اسکے عائشہ نے کہا یارسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گہبرائے نہ عمر کے آنیسے جیسا عثمان کے آنے سے گہبرائے آپنے فرمایا عثمان حیادار مرد ہے اور مین ڈرا اگر اسیحال مین انکو اجازت دون تو وہ اپنا کام نہ کرسکین اس شرم سے کچہہ نہ کہین اور چلے جاوین **عن** عثمان وعائشۃ ان ابابکر الصدیق استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث عقیل عن الزھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی الاشعری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حوائط المدینۃ وھو متکیء یرکز بعود معہ بین الماء والطین اذا استفتح رجل فقال افتح وبشرہ بالجنۃ قال فاذا ابوبکر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ قال ثم استفتح رجل اخر فقال افتح وبشرہ بالجنۃ قال فذھبت فاذا ھو عمر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ

ثُمَّ استفتح رجل اٰخر قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ علی بلوی تکون قال فذھبت فاذا ھو عثمان بن عفان قال ففتحت وبشرتہ بالجنۃ قال وقلت الذی قال فقال اللھم صبرا واللہ المستعان **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ مین تہے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ مین کہونس رہے تہے اتنے مین ایک شخص نے دروازہ کہلوایا آپ نے فرمایا کہولدے اور اُسکو جنت کی خوشخبری دے مین جو کہولنے گیا تو ابو بکر تہے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوش خبری دی پہر دوسرے شخص نے دروازہ کہلوایا آپ نے فرمایا کہولدے اور اُسکو خوشخبری دے جنت کی مین گیا تو عمر تہے مین نے دروازہ کہولدیا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پہر تیسرے شخص نے دروازہ کہلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کہولدے اور اُسکو جنت کی خوشخبری دے اور اوسپر ایک بلوے ہوگا مین گیا تو عثمان بن عفان تہے مین نے دروازہ کہولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی اور بلوے کا ذکر کیا اونہون نے کہا یا اللہ مجہکو صبر دے اور توہی مددگار ہے **فائدہ** اس حدیث مین ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبردی ویساہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوہ ہوا آخر اونہون نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن** ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطا وامرنی ان احفظ الباب بمعنی حدیث عثمان بن غیاث **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لیگئے اور مجہسے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** ابی موسی الاشعری انہ توضا فی بیتہ ثم خرج فقال لالزمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاکونن معہ یومی ھذا قال فجاء المسجد فسال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا خرج وجہ ھھنا قال فخرجت علی اثرہ اسال عنہ حتی دخل بئر اریس قال فجلست عند الباب وبابھا من جرید حتی قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ وتوضا فقمت الیہ فاذا ھو قد جلس علی بئر اریس وتوسط قفھا وکشف عن ساقیہ ودلاھما فی البئر قال فسلمت علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت من ھذا فقال ابو بکر فقلت علی رسلک قال ثم ذھبت

فقلت یا رسول اللہ هذا ابو بکر یستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یبشرک بالجنة قال فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم معه فی القف ودلی رجلیه فی البئر کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وکشف عن ساقیه ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضأ ویلحقنی فقلت ان یرد اللہ بفلان یرید اخاه خیرا یأت به فاذا انسان یحرک الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت علی رسلک ثم جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسلمت علیه وقلت هذا عمر یستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت اذن ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالجنة قال فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی القف عن یساره ودلی رجلیه فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان یرد اللہ بفلان خیرا یعنی اخاه یأت به فجاء انسان فحرک الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک قال وجئت النبی صلی اللہ علیه وسلم فاخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة مع بلوی تصیبه قال فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالجنة مع بلوی تصیبک قال فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاههم من شق الآخر قال شریک فقال سعید بن المسیب فاولتها قبورهم

ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کے دن اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابو موسی بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے یہاں تک کہ بیر اریس پر پہنچے (بیر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسی نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اسکا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنوئیں پر بیٹھے تھے اس کے بیچ پر پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بواب (دربان) رہونگا آج اتنے میں ابو بکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا ٹھہرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہیں اور اجازت

چاہتے ہین آپ نے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دو مین آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین ابو بکر آئے اور آپکے داہنی طرف بیٹھے کنوے کی منڈیر پر اور اپنے پاؤن لٹکا دیے کنوے مین جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیان کہول دین مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور مین اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھسے ملنے والا تھا مین نے (اپنے دل مین) کہا اگر خدا کو اوسکی بہتری منظور ہے تو اُسکو بھی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی نے دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہو اُنہون نے کہا عمر بن خطاب مین نے کہا ٹھیرو اور مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہین آپ نے فرمایا انکو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دو مین عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کے بائین طرف کنوے کے منڈیر پر بیٹھے اور اپنے پاؤن کنوے مین لٹکا دیے مین لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنے میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آویگا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہو اوس نے کہا عثمان بن عفان مین نے کہا ٹھیرو اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا اور آپ نے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے مگر اُسکو ساتھ ایک آفت بھی ہے مین آیا اور مین نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہین پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے اُنھون نے دیکھا منڈیر پہ جگہہ نہین رہی تو وہ اُن کے سامنے دوسریطرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا مین نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ اونکی قبرین بھی اسیطرح ہونگی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ مین جگہہ نہ ملی وہ آپ کے سامنے بقیع مین دفن ہوئے **عن** أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالاً فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلاَّهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے مین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کے لیے مین نے دیکھا آپ باغون کیطرف گئے ہین پھر مین نے آپ کو ایک باغ مین پایا آپ کنوے کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیان کہولدین اونکو لٹکا دیا کنوے مین اور بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری اس مین سعید کا قول مذکور نہین ہے **عن**

ابی موسی الاشعری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الی حائط بالمدینۃ لحاجتہ فخرجت فی اثرہ واقتص الحدیث بمعنی حدیث سلیمان بن بلال وذکر فی الحدیث قال ابن المسیب فاولت تلک قبورھم اجتمعت ھھنا وانفرد عثمان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب من فضائل علی بن ابی طالب حضرت علی کی بزرگی کا بیان **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی قال سعید فاحببت ان اشافہ بھا سعدا فلقیت سعدا فحدثتہ بما حدثنی بہ عامر فقال انا سمعتہ قلت انت سمعتہ قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ فقال نعم والا فاستکتا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنی دونو کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں **فائدہ** اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں انکو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپکے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپ مجکو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام طور کو تشریف لیگئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسی کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارون کو موسی سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضرور

نہین مگر جب حدیث مین یہ مذکور ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہین تو معلوم ہوا کہ اور باتون مین ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ بہی تہی کہ بعد حضرت موسی کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تہے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت مین بہی شیخین کے خلافت مین کوئی قدح نہین ہوتا کس لیے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اُس صورت مین جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث مین اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتی کہ حضرت علی نے بہی چہہ ماہ کے بعد بعیت کی سراج الوہاج مین ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گہر والون مین بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہین اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسی کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص مین خلیفہ ہوئے تہے حضرت موسی کی زندگی مین پہر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بہی سمجہنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصًا اپنے گہر والون کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت مین حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے انتہی مختصرًا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَ الصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ مین) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجکو عورتون اور بچون مین چہوڑے جاتے ہین آپ نے فرمایا تم خوش نہین ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تہا موسی علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُهٗ

يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیون برا نہین کہتے ابو تراب کو **فائدہ** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضےٰ علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہین کیا **نووی** نے کہا اس مین ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اوس کی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہین دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیون پرہیز کرتے ہو ادن کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اوس گروہ مین ہون جو حضرت علی کو برا کہتے ہون اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم انکی خطای اجتہادی کیون نہین بیان کرتے **ت** سعد نے کہا مین تین باتون کیوجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائین حضرت علی کو برا نہین کہون گا اگر ان باتون مین سے ایک بھی مجھکو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹون سے زیادہ پسند ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کسی لڑائی پر جاتے وقت انکو مدینہ مین چھوڑ اونہون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتون اور بچون کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہین ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے خیبر کے دن کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو محبت رکھتا ہے اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اللہ اور اسکا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سنکر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلا دو وہ آئے تو انکی آنکھین دکھتی تھین آپ نے انکی آنکھ مین تھوک دیا اور نشان اون کے حوالے کیا پھر اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اتری بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا یا الہی

یہہ میری اہل ہین عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلی اما ترضی ان
تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے خوش نہین ہوا اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا
تھا موسی علیہ السلام کے پاس عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم
خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ قال عمر بن
الخطاب ما احببت الامارۃ الا یومئذ قال فتساورت لہا رجاء ان ادعی لہا قال فدعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب فاعطاہ ایاھا وقال امش ولا تلتفت حتی
یفتح اللہ علیک قال فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول اللہ علی
ماذا اقاتل الناس قال قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءھم واموالھم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ مین یہہ جھنڈا اوس شخص کو دونگا
جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور اس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالی اوسکو ہاتھون پر حضرت عمر نے کہا مین نے
امارت کی آرزو کبھی نہین کی مگر اوسیدن پھر مین آپکے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاوین مجکو
اس کام کے لیے لیکن آپنے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا اونکو دیا اور فرمایا چلا جا اور ادہر ادہر مت
دیکھہ اللہ تعالی تجہہ کو فتح دیگا پھر انہون نے چپکے سے کچہہ عرض کیا بعد اوس کے ٹہیرے اور کسی طرف نہین
دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر مین لوگون سے لڑون آپنے فرمایا لڑ اون سے یہانتک کہ
وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہین جب وہ
یہہ گواہی دین تو انہون نے بچالیا تجہہ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر
ہے عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین
ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال
فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا قال فلما اصبح الناس غدوا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب
فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ
فقال علی یا رسول اللہ أقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم
ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یہدی
اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دونگا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ
تعالی فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اسکے رسول کو اور اللہ تعالی اور رسول اسکو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ
ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کسکو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ نشان مجھکو ملیگا آپ نے فرمایا علی بن ابیطالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے اون کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کو لیے
دعا کی وہ بالکل اچھے ہوگئے گویا انکو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپنے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
اون سے لڑوں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہوجاویں آپنے فرمایا آہستہ چلا جا یہانتک کہ اون کے
میدان میں اوتر پھر انکو بلا اسلام کیطرف اور اون سے کہہ جو اللہ کا حق اون پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ
تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے **عن** سلمۃ بن الاکوع
قال کان علی قد تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر وکان رمدا فقال انا اتخلف
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج علی فلحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان
مساء اللیلۃ التی فتحہا اللہ فی صباحہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ
او لیاخذن بالرایۃ غدا رجل یحبہ اللہ ورسولہ او قال یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ
فاذا نحن بعلی وما نرجوہ فقالوا ہذا علی فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ
ففتح اللہ علیہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن انکی آنکھیں
دکھتی تھیں پھر اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں ایسا کیسے ہوسکتا ہے اور
نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
یہ جھنڈا اسکو دونگا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لیگا جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا
ہے اللہ اسکے ہاتھوں پر فتح دیگا پھر یکایک ہمنے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ انکو جھنڈا ملیگا لوگوں

نے کہا یہ علی مین اور انہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالے نے فتح دی انکو **عن** یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین بن سبرۃ وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیہ قال لہ حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت حدیثہ وغزوت معہ وصلیت خلفہ لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی واللہ لقد کبرت سنی وقدم عھدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما حدثتکم فاقبلوہ وما لا فلا تکلفونیہ ثم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی فقال لہ حصین ومن اھل بیتہ یا زید الیس نساؤہ من اھل بیتہ قال نساؤہ من اھل بیتہ ولکن اھل بیتہ من حرم الصدقۃ بعدہ قال ومن ھم قال ھم ال علی وال عقیل وال جعفر وال عباس قال کل ھؤلاء حرم الصدقۃ قال نعم **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے مین اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اونکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تمنے تو بڑی نیکی حاصل کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا آپکے پیچھے نماز پڑھی تمنے بہت ثواب کمایا ہمسے کہو حدیث بیان کرو جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گذری اور بعض باتین جنکو مین یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو مین جو بیان کرون اوسکو قبول کرو اور جو مین نہ بیان کرون اوسکے لیے مجھکو تکلیف مت دو پھر زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگون مین ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین آپنے اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اوس کے اے لوگو مین آدمی ہون قریب ہو کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور مین قبول کرون مین تم مین دو بڑی بڑی چیزین چھوڑے جاتا ہون پہلی تو اللہ

کی کتاب اوس مین ہدایت ہو اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تہامے رہو اور اُسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپنے
رغبت دلائی اللہ کی کتاب کیطرف پہر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہین مین خدا یاد دلاتا ہون تم کو اپنے
اہل بیت کے باب مین حصین نے کہا اہل بیت آپکے کون ہین اے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہین
ہین زید نے کہا بی بیان بہی اہل بیت مین داخل ہین لیکن اہلبیت وہ ہین جنپر زکوۃ حرام ہے حصین
نے کہا وہ کون لوگ ہین زید نے کہا وہ علی اور عقیل او رجعفر اور عباس کی اولاد ہین حصین نے کہا ان سب
پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال جب حجۃ الوداع
کرکے لوٹے فرمائی اوسکے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپنے آخری وصیت تمام عرب کے قومون کے سامنے یہ
کی کہ قرآن پر جمے رہنا اوس سے ہدایت لینا اوسپر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکہنا اون سے
محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہین ہے خوارج
نے اہل بیت کو چہوڑ دیا اون کے دشمن ہوگئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا **عن** ابی حیان
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ
مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ کی کتاب مین ہدایت ہو اور نور ہے جو اوسکو پکڑے رہیگا وہ ہدایت پر رہیگا اور جو اسکو چہوڑ دیگا
وہ گمراہ ہوجاویگا **عن** يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَيْتَ
خَيْرًا كَثِيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ
حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ
حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَفِيْهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ
بَيْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ
اِلٰى اَبِيْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ **ترجمہ** یزید بن حیان
سے روایت ہے انہون نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہمنے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تمنے صحبت اٹہائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکے پیچہے نماز پڑہی اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس
مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑے جاتا ہون ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی
ہے جو اوسکی پیروی کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چہوڑ دیگا گمراہ ہوجاوے گا۔ اس روایت میں

یہہ کہ ہمنے کہا اہل بیت کون لوگ ہین بی بیان آپ کی زید نے کہا نہین قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد
کے ساتھہ رہتی ہے پہر وہ اُسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپکے
دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے آپکے بعد **ف** نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم
اور بنی مطلب ہین اون دونون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہین اور بعضون نے کہا
بنو قصے اور بعضون نے کہا قریش۔ اس روایت مین جو بی بیون کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ کل قریش اہلبیت نہین ہین ورنہ آپ کی کئی بی بیان جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور
ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تہین اور ایک روایت مین زید نے ازواج مطہرات کو اہلبیت مین داخل کیا اور
دوسری روایت مین خارج اندونون مین تطبیق اسطرح ہے کہ اہلبیت سے دو معنی مقصود ہین ایک وہ اہل بیت
جو گہر مین رہتے ہین یعنے عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے اون مین ازواج مطہرات بہی داخل ہین اور
قرآن مین آیۃ تطہیر جو وارد ہہی وہ اہل بیت اسی معنی مین وارد ہے اور قرینہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر
حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور اُنہی کے طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن
مین اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہہ جنپر صدقہ حرام ہو اوس مین بی بیان داخل نہین
ہین بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ) **عن** سہل بن سعد
قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا
قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ
أَبُو تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ
أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ
فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ **ترجمہ** سہل
بن سعد سے روایت ہے مدینہ مین ایک شخص مروان کی اولاد مین سے حاکم ہوا اوس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا
حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی ابوتراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تہا اور وہ خوش ہوتے تہے اس نام کے ساتہہ پکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو انکا نام ابوتراب کیون ہوا سہل نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر مین نہ پایا آپ نے پوچہا تیرے چچا کا بیٹا کہان ہے وہ بولین مجہہ مین اور اون مین کچہہ باتین ہوئین وہ غصہ ہوکر چلے گئے اور یہان نہین سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکہو حضرت علی کہان ہین وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد مین سو رہے ہین آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تہے اور چادر اون کے پہلو پر سے الگ ہو گئی تہی اور مٹی لگ گئی تہی (اون کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچہنا شروع کی اور فرمانے لگے اوٹہہ اے ابوتراب اوٹہہ اے ابوتراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابوتراب کہا ہو جبہی انکو یہ نام نہایت پسند تہا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ مسجد مین سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اوسکو ملانا اور اوسکے پاس جانا مستحب ہے **باب** فی فضل سعد ابن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن** عائشۃ قالت ارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشۃ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت غطیطہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہہ کہل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب مین سے کوئی نیک بخت شخص رات بہر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے مین ہمکو ہتیارون کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ مین حاضر ہوا ہون آپ پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ مین نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی **عن** عائشۃ قالت سھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشۃ سلاح فقال من ھذا قال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیون آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو مین آیا
آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی پھر سو رہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَرِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ **ترجمہ** جو گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُولُ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ
لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک
یعنی سعد بن ابی وقاص کے لیے آپ نے احد کے دن اون سے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے
عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ
اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ **ترجمہ** سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ
نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى نَوَاجِذِهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے
دن اون کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا
مسلمانوں کو (یعنے بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد
فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے مین نے اوس کے لیے ایک تیر نکالا جس مین پیکان نہ تھا وہ اوسکی پسلی
مین لگا اور گرا اور اوسکی شرمگاہ کھل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھکر ہنسے یہاں تک کہ مین نے
آپ کی کچلیوں کو دیکھا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ اٰيَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَ حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَا تُكَلِّمَهُ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ
زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ فَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى

غُشِیَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ
وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا
قَالَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيْمَةً عَظِيْمَةً فَاِذَا فِيْهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهٖ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ
رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ
اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيْهِ قَالَ فَشَدَّ لِيْ صَوْتَهُ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِيْ
فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ
فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا تَعَالَ
نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيْكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ وَالْحَشُّ
الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُوْرٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ
قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِيْ نَفْسَهُ شَاْنَ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے
اونہون نے سُنا اپنے باپ سے کہ اون کے بابمین قرآن کی کئی آیتین اوترین اون کی ماں نے قسم کہائی تہی کہ
اون سے کبہی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنے اسلام کا دین) نچہوڑین گے اور نہ کہاوے گی نہ پیوے گی
وہ کہنے لگی اسد تعالے نے تجہے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنیکا اور مین تیری ماں ہون تجہکو حکم
کرتی ہون اس بات کا یہ تین دن تک یون ہی رہی کچہ کہایا نہ پیا یہانتک کہ اسکو غش آگیا آخر ایک
بیٹا اسکا جسکا نام عمارہ تہا کہڑا ہوا اور اسکو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اسد تعالے
نے یہ آیتہ اوتاری اور ہمنے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتہہ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالین
تجہپر کہ شریک کرے تو میرے ساتہہ اس چیز کو جسکا تجہے علم نہین تو مت مان اُنکی بات (یعنے شرک
مت کر) اور رہ اون کے ساتہہ دنیا مین دستور کے موافق اور ایک بار رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم

کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اوس مین ایک تلوار بہی تہی وہ مین نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لا یا مین نے عرض کیا یہ تلوار مجہکو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتے ہین آپ نے فرمایا اسکو وہین رکہدے جہان
سے تونے اٹہائی ہے مین گیا اور مین نے قصد کیا کہ پہر اسکو گدام مین ڈالدون لیکن میرے دل نے مجہے ملامت
کی اور مین پہر آپ پاس لوٹا مین نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجہکو دے دیجیے آپ نے سختی سے فرمایا رکہدے اسی جگہہ جہان
سے تونے اٹہائی ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تجہسے پوچہتے ہین لوٹ کی چیزونکو سعد نے کہا مین بیمار ہوا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا آپ تشریف لائے مین نے کہا مجکو اجازت دیجیے مین اپنے مال کو بانٹ
دون جسکو چاہون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا آدہا مال بانٹ دون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا تہائی مال بانٹ
دون آپ چپ ہو رہے پہر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے سعد نے کہا ایکبار مین انصار اور مہاجرین
کے کچہہ لوگون پاس گیا انہون نے کہا آؤ ہم تمکو کہانا کہلائین گے اور شراب پلائین گے اسوقت تک شراب
حرام نہین ہوا تہا مین اون کے پاس گیا ایک باغ مین وہان ایک اونٹ کے سر کا گوشت بہونا گیا تہا اور شراب کی
ایک مشک رکہی تہی مین نے گوشت کہایا اور شراب پیا اون کے ساتہہ وہان مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا
مین نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہین ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجہے مارا میرے ناک مین زخم لگا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری شراب اور جوا اور تہان اور
پانسے یہ سب نجاست ہین شیطان کے کام ہین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ
فِىَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ
فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِىْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَضَرَبَ
بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب مین چار آیتین اوترین
پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری
مان کو کہانا کہلانا چاہتے تو اسکا منہ ایک لکڑی سے کہولتے پہر کہانا اوس کے منہ مین ڈالتے اس روایت
مین یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور انکی ناک چر گئی پہر انکی ناک ہمیشہ چری رہی **عن** سَعْدٍ فِىْ وَلَا
تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَ
كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا لَهٗ تُدْنِىْ هٰؤُلَاءِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر اون لوگون کو جو
پکارتے ہین اپنے مالک کو صبح اور شام چہہ آدمیون کے باب مین اوتری اون مین مین تہا اور عبد اللہ بن

سعود بہی تہے شرک کہتے تہے آپ ان لوگون کو اپنے نزدیک رکہتی ہین **عن** سعد قال کنا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد
ھؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ھذیل وبلال ورجلان لست
اسمیھما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ
فانزل اللہ عز وجل ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے ہم چہہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے مشرکون نے کہا آپ اون لوگون کو اپنے
پاس سے ہانک دیجیے یہ جرأت نہ کرین گے ہمپر اون لوگون مین مین تہا ابن مسعود تہے اور ایک شخص ہذیل کا تہا
اور بلال اور دو شخص اور تہے جنکا مین نام نہین لیتا آپکے دل مین جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپنے دل ہی دل
مین باتین کین تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہنکا اون لوگون کو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح
اور شام اور چاہتے ہین اوسکی رضامندی **عن** ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر
طلحۃ وسعد عن حدیثھما **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہے اون دنون مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لڑتے تہے کافرون سے بعضے دن کوئی آپکے ساتہہ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے **باب** من فضائل
طلحۃ والزبیر یہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ
قال سمعتہ یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب
الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگون کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہون پہر
آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پہر آپنے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر
کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمعنی حدیث ابن عیینۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال کنت
انا وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان فکان یطاطئ لی مرۃ فانظر
واطاطئ لہ مرۃ فینظر فکنت اعرف ابی اذا مر علی فرسہ فی السلاح الی بنی قریظۃ قال

وَاَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِی فَقَالَ وَرَاَیْتَنِی یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ جَمَعَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِی وَاُمِّی **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اوس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے سوے بنی قریظہ کیطرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے اونہوں نے کہا بیٹا تونے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا قسم خدا کی اوس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھپر ماں باپ میرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْخَنْدَقِ کُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فِی الْاُطُمِ الَّذِیْ فِیْہِ النِّسْوَۃُ یَعْنِیْ نِسْوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْہِرٍ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُرْوَۃَ فِی الْحَدِیْثِ وَلٰکِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّۃَ فِیْ حَدِیْثِ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ ہُوَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِہْدَأْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اوسکا پتھر ہلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید میں ظلم سے مارے گئے یہانتک کہ طلحہ اور زبیر بھی) **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ وَعَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ اَبَوَاکَ وَاللّٰہِ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنے زبیر اور نانا ابوبکر) ان لوگوں

مین سے تھے جنکا ذکر اس آیت مین ہے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ یعنے جن لوگون نے طاعت کی اللہ اور اسکے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہین **عن** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَالزُّبَیْرَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین دونون باپ کا بیان ہے یعنی ابو بکر اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہما **عن** عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبَوَاکَ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت

عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہین (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابو عبیدہ اور سے ممتاز تھے **عن** اَنَسٍ اَنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمْنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَالَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہمکو حدیث اور اسلام سکھاوے تو آپنے ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپنے فرمایا مین تمہاری پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہون وہ بیشک امانت دار ہے بے شک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کسکو بھیجتے ہین آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا **عن** اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِحَسَنٍ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لیے یا اللہ میں اسکو چاہتا
ہون یعنی اس سے محبت رکہتا ہون تو بہی محبت رکہہ اس سے اور محبت رکہہ اس سے جو محبت رکہے اس سے **فائدہ** یعنی امام
حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اس سے بہی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے
کہ اس کیوجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمکو قائم رکہہ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم
کی محبت پر اور مار اون کی محبت پر اور حشر کر اون کی محبت پر ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالی کے کسی کی محبت
نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے
تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُهٗ حَتّٰی جَاءَ سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ
ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی جَاءَ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ اِنَّمَا تَحْبِسُهٗ اُمُّهٗ
لِاَنْ تُغَسِّلَهٗ وَتُلْبِسَهٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجہسے بات کرتے تہے
نہ میں آپ سے بات کرتا تہا (یعنی خاموش چلے جاتے تہے) یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پہر
آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گہر آئے اور پوچہا بچہ ہے بچہ ہے یعنی امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجہے
کہ اون کی ماں نے اونکو روک رکہا ہے نہلانے دہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تہوڑی
ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونون ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور امام حسن علیہ السلام) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہون تو بہی اس
سے محبت رکہہ اور محبت رکہہ اوس شخص سے جو اس سے محبت رکہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ
الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ
فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کاندہے پر دیکہا اور آپ فرماتے تہے یا اللہ میں اس سے محبت رکہتا ہون تو بہی اس سے محبت رکہہ ✣
عن الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی
عَاتِقِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اِیَاسٍ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ **ترجمہ** ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا اونہوں نے کہا مین نے اوس سفید خچر کو کھینچا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تھے یہانتک کہ انکو لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے **عن** عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جسپر کجاوون کی صورتین یا ہانڈیوں کی صورتین بنی ہوئی تہین کالے بالون کی اتنے مین امام حسن علیہ السلام آئے آپنے انکو اس چادر کے اندر کر لیا پہر امام حسین آئے انکو بہی اندر کر لیا بعد اوس کے فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنے اللہ تعالی جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گہر والو **ف** یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور اون کیطرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ عطف کر ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے مین اس صورت مین یہان اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپنے اون لوگون کو بہی شریک کر لیا تاکہ پاکی مین وہ بہی شامل ہو جاوین اور یہ قول کہ آیت تطہیر انہی لوگون سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اوس مین داخل نہین ہین سیاق وسباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس مین زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہین کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہم آیت تطہیر مین داخل ہین

باب مِنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ آپ

نے انکو ستونے کیا تھا) یہانتک کہ قرآن مین اوترا ایکارو انکواون کے باپون کیطرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسکا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگون نے اوسکی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان کو شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپنے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اوس کے باپ کی سرداری مین اس سے پہلے اور قسم خدا کی اسکا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگون مین وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اوس کے بعد سب لوگون مین مجھے پیارا ہے **ف** پہلے آپنے زید کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام مین شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکے بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اورون کے لڑائی مین زیادہ کوشش کرین گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت مین بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہو تو قدامت اور سن بیکار ہے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے تو مین وصیت کرتا ہون اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم مین نیک بخت لوگون مین سے ہے

باب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کی فضیلت کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب مین اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہمکو سوار کر لیا اور تمکو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہہ نہ ہوگی)

عن حبیب بن الشھید بمثل حدیث ابن علیۃ و اسنادہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ قال وانہ قدم من سفر فسبق بی الیہ فحملنی بین یدیہ ثم جئ باحد ابنی فاطمۃ فاردفہ خلفہ قال فادخلنا المدینۃ ثلاثۃ علی دابۃ واحدۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایکبار آپ سفر سے آئے اور مین آگے گیا آپ سے ملنے کے لیے آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادی آئی آپنے انکو اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر ہم تینون ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ مین آئے **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر تلقی بنا قال فتلقی بی و بالحسن او بالحسین قال فحمل احدنا بین یدیہ والاخر خلفہ حتی دخلنا المدینۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگون سے ملتے ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے تو آپ نے ہم مین سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہانتک کہ مدینہ مین آئے **عن** عبد اللہ بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم خلفہ فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو مین کسی سے بیان نہ کرون گا

باب فضائل خدیجۃ حضرت خدیجہ کی فضیلت **عن** علی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائھا مریم بنت عمران وخیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتین ہین سب مین مریم بنت عمران افضل ہین اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتین ہین

سب مین خدیجہ بنت خویلد افضل ہین **ف** یعنی ہر ایک اپنے زمانہ مین سب عورتون سے افضل ہے اب رہا یہ
امر کہ اون دونون مین کون افضل ہے اوسکو بیان نہین کیا **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران
وآسیۃ امراۃ فرعون وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام
ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے لیکن
عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی عورت کے **ف** اس حدیث
سے بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونو عورتین نبی تھین لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تھین بلکہ ولی
تھین اور منقول ہے اجماع اسپر کہ عورتین نبی نہین ہوتین **ف** اور عائشہ کی فضیلت اور عورتون
پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانون پر نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ حضرت
عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہین کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتون پر ہو
عن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذہ
خدیجۃ قد اتتک معہا اناء فیہ ادام او طعام او شراب فاذا ہی اتتک فاقرا علیہا
السلام من ربہا ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب قال
ابوبکر بن ابی شیبۃ فی روایتہ عن ابی ہریرۃ لم یقل سمعت ولم یقل فی الحدیث و
منی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین آپ پاس آتی ہین ایک برتن لیکر اوس مین سالن ہے یا کھانا ہے
یا شربت ہے پھر جب آوین تو آپ انکو سلام کہیے اون کے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے اور
انکو خوشخبری دیجیے ایک گھر کی جنت مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس مین غل ہے نہ کوئی تکلیف
ہے **عن** اسمعیل قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشر خدیجۃ ببیت فی الجنۃ قال نعم بشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب
فیہ ولا نصب **ترجمہ** اسمعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت مین جو خولدار موتی کا ہے نہ اوس مین غل پکار ہے
نہ تکلیف ہے **عن** ابن ابی اوفی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی

جو گذرا عن عائشۃ قالت بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ ببیت فی الجنۃ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ کو ایک گھر کی جنت میں عن عائشۃ قالت ما غرت علی امرأۃ ما غرت علی خدیجۃ ولقد هلکت قبل ان یتزوجنی بثلٰث سنین لما کنت اسمعہ یذکرھا ولقد امرہ ربہ ان یبشرھا ببیت من قصب فی الجنۃ وان کان لیذبح الشاۃ ثم یھدیھا الی خلائلھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مر چکیں تھیں اور یہ رشک میں اسوقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے اور اون کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ کے سہیلیوں کے پاس اوسکا گوشت بھیجتے عن عائشۃ قالت ما غرت علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا علی خدیجۃ وانی لم ادرکھا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذبح الشاۃ یقول ارسلوا بھا الی اصدقاء خدیجۃ قالت فاغضبتہ یوما فقلت خدیجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی قد رزقت حبھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کی البتہ خدیجہ پر کی اور میں نے انکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اسکا گوشت خدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپ نے فرمایا مجھے انکی محبت خدا تعالی نے ڈالدی عن هشام بھذا الاسناد نحو حدیث ابی اسامۃ الی قصۃ الشاۃ ولم یذکر الزیادۃ بعدھا ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشۃ قالت ما غرت علی امرأۃ من نسائہ ما غرت علی خدیجۃ لکثرۃ ذکرہ ایاھا وما رأیتھا قط ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ انکا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا عن عائشۃ قالت لم یتزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خدیجۃ حتی ماتت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہانتک کہ وہ مر گئیں عن عائشۃ قالت

اِسْتَاذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰہُ خَيْرًا مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد (حضرت خدیجہ کی بہن آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آیا میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی اتنی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو اور نری سرخی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مرگئی اور اللہ تعالے نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور اسیواسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اوسکی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ اون پر خفا نہ ہوئے

باب فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ يُمْضِهٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھکو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کیطرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنے یہ عورت مجھو ملیگی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہووے) **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ

قالت قلت أجل والله يا رسول الله ما أهجر إلا اسمك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم
محمد کے رب کی اور جب ناراض ہوجاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی میں نے عرض کیا
بیشک قسم خدا کی یا رسول اللہ میں آپکا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں) یہ غصہ حضرت
عائشہ کا اوسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہ
اللہ تعالے کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں **عن** هشام بهذا الإسناد إلى قوله لا ورب
إبراهيم ولم يذكر ما بعده **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة أنها كانت تلعب
بالبنات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وكانت تأتيني صواحبي فكن ينقمعن
من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسربهن إلي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس انہوں نے کہا میری ہمجولیاں آتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر غائب ہوجاتیں (شرم سے
اور ڈر سے) آپ انکو میرے پاس بھیجدیتے **ف** قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے
کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنی ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری
کے امور کی اور علماء نے جائز کہا ہے گڑیوں کی بیع اور شراکو اور امام مالک سے اوسکی کراہت منقول ہے
اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے
تصویروں کی حدیث سے (نووی) **عن** هشام بهذا الإسناد وقال في حديث جرير كنت
ألعب بالبنات في بيته وهن اللعب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة أن الناس
كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه
وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ میرے باری کا انتظار کیا کرتے جبدن میری باری
ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ خوش ہوں **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت
أرسل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأذنت عليه وهو مضطجع معي في مرطي
فأذن لها فقالت يا رسول الله إن أزواجك أرسلنني إليك يسألنك العدل في ابنة

ابي قحافة وانا ساكتة قالت فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اي بنية الست
تحبين ما احب فقالت بلى قال فاحبي هذه قالت فقامت فاطمة حين سمعت ذلك من
رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجعت الى ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخبرتهن بالذي قالت وبالذي قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن لها
ما اراك اغنيت عنا من شيء فارجعي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولي له
ان ازواجك ينشدنك العدل في ابنة ابي قحافة فقالت فاطمة والله لا اكلمه فيها
ابدا قالت عائشة فارسل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش
زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي التي كانت تساميني منهن في المنزلة عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ار امراة قط خيرا في الدين من زينب واتقى
لله واصدق حديثا واوصل للرحم واعظم صدقة واشد ابتذالا لنفسها
في العمل الذي تصدق به وتقرب به الى الله ما عدا سورة من حدة كانت فيها
تسرع منها الفيئة قالت فاستاذنت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول
الله صلى الله عليه وسلم مع عائشة في مرطها على الحالة التي دخلت فاطمة عليها
وهو بها فاذن لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ازواجك
ارسلنني يسالنك العدل في ابنة ابي قحافة قالت ثم وقعت بي فاستطالت
علي وانا ارقب رسول الله صلى الله عليه وسلم وارقب طرفه هل ياذن لي فيها
قالت فلم تبرح زينب حتى عرفت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكره ان
انتصر قالت فلما وقعت بها لم انشبها حين انحيت عليها قالت فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وتبسم انها ابنة ابي بكر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ پاس بھیجا انھون نے اجازت
مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر مین آپنے اجازت دی اونھون نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بی بیون نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہین آپ انصاف کرین اون کے ساتھ ابو قحافہ
کی بیٹی مین یعنے جتنی محبت اون سے رکھتے ہین اوتنی ہی اورون سے رکھین یہ امر اختیاری نہ تھا اور

سب باتون مین توآپ انصاف کرتے تہے) اور مین خاموش تہی آپنے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہین چاہتی جو
مین چاہتا ہون وہ بولین یارسول اللہ مین تو وہی چاہتی ہون جو آپ چاہین آپنے فرمایا تو محبت رکہہ عائشہ
سے یہ سنتے ہی فاطمہ اٹہین اور بی بیون کے پاس گئین اون سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگین ہم سمجہتے ہین تم کچہہ ہماری کام آئین ایسلیے پہر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین (ابو قحافہ حضرت ابوبکر کے باپ تہے
تو حضرت عائشہ کے دادا ہوے دادا کیطرف نسبت دے سکتے ہین) حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ مین اب کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کرون گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی
بی بیون نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپکے پاس بہیجا اور میرے برابر کی مرتبہ مین آپکے سامنے وہی تہین
اور مین نے کوئی عورت اون سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے
والی اور خیرات کرنے والی نہین دیکہی اور نہ اون سے بڑہ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تہی اللہ تعالے
کے کام مین اور صدقہ مین فقط اون مین ایک تیزی تہی (یعنی غصہ تہا) اوس سے بہی وہ جلدی پہر جاتین
(اور مل جاتین اور نادم ہوتین) اونہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اجازت
دی اسیحال مین کہ آپ میری چادر مین تہے جسحال مین فاطمہ آئین تہین اونہون نے کہا یارسول اللہ آپ
کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین پہر یہ کہکر مجہپر آئین اور زبان درازی
کی اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکہہ رہی تہی کہ آپ مجہے اجازت دیتے ہین جواب دینے
کی یا نہین یہانتک کہ مجہکو معلوم ہوگیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانین گے تب تو مین بہی اونپر آئی اور تہوڑے
ہی دیر مین اونکو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی
لڑکی نہین ہے جو تم سے دب جاوے) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً
لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تہے (بیماری مین) اور فرماتے تہے کل
مین کہان ہونگا کل مین کہان ہونگا یہ خیال کر کے کہ ابہی میری باری مین دیر ہے پہر میری باری کے دن اللہ

تعالی نے آپکو بلالیا میرے سینہ اور حلق میں (یعنے آپکا سر مبارک میری سینہ سے لگا ہوا تھا) **عن** عائشۃ
انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت وھو مسند الی صدرھا
واصغت الیہ وھو یقول اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے
تھے میرے سینے پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخشدے مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجھکو
اپنے رفیقوں سے **عن** ھشام بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ
قالت کنت اسمع انہ لن یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والاخرۃ قالت فسمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ واخذتہ بحۃ یقول مع الذین انعم
اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
قالت فظننتہ خیر حینئذ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں سنا کرتی
تھی کہ کوئی نبی نہیں مریگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیا جاویگا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے
کا پھر میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیماری میں جسمیں آپنے وفات پائی اسوقت
آواز آپ کی بھاری تھی آپنے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کہ جنپر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور
شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ اسوقت میں سمجھی انکو اختیار ملا
عن سعد بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لم یقبض
نبی قط حتی یری مقعدہ فی الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فلما نزل برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ورأسہ علی فخذی غشی علیہ ساعۃ ثم افاق فاشخص بصرہ الی السقف
ثم قال اللھم الرفیق الاعلی قالت عائشۃ قلت اذا لا یختارنا قالت عائشۃ وعرفت
الحدیث الذی کان یحدثنا بہ وھو صحیح فی قولہ انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ
من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فکانت تلک اخر کلمۃ تکلم بھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قولہ اللھم الرفیق الاعلی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کیحالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہانتک کہ اسنے اپنا

ہکانا جنت مین دیکہہ نہین لیا اور اختیار نہین ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تہا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے
پہر ہوش مین آئے اور اپنی آنکہہ چہت کیطرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقون کے ساتہہ کر (یعنے
پیغمبرون کے ساتہہ جو اعلے علیین مین رہتے ہین) حضرت عائشہ نے کہا اوسوقت مین نے کہا اب آپ
ہمکو اختیار کرنے والے نہین اور مجہے یاد آئی وہ حدیث جو آپنے فرمائی تہی تندرستی کیحالت مین کوئی نبی
نہین مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا ٹہکانا جنت مین دیکہہ نہ لیا ہو اور اُسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے
کہا یہ اخیر کلمہ تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ
وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيْعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ
مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ
بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ
عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ
فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ
رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ
اَنْ اَقُوْلَ لَهُ شَيْئًا **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ
ڈالتے اپنی عورتون پر ایک بار قرعہ نکلا میرا اور اُم المؤمنین حفصہ پر آیا ہم دونو آپ کے ساتہہ نکلین اور آپ
جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتہہ چلتے اون سے باتین کرتے ہوے حفصہ نے عائشہ
سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑہو اور مین تمہارے اونٹ پر چڑہتی ہون تم دیکہو گی جو تم نہین
دیکہتی ہین اور مین دیکہون گی جو مین نہین دیکہتی تہی حضرت عائشہ نے کہا اچہا اور وہ حفصہ کے
اونٹ پر سوار ہوئین اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ
کیطرف آئے دیکہا تو اوسپر حفصہ ہین آپنے سلام کیا اور اُنہی کے ساتہہ بیٹہکر چلے یہانتک کہ منزل پر اوترے
اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا رات بہر اُنکو غیرت آئی جب اوترین تو وہ اپنے پاؤن اذخر (گہاس)
مین ڈالتین اور کہتین یا اللہ مجہپر مسلط کر ایک بچہو یا سانپ جو مجہکو ڈس لیوے تو تیرے رسول ہین میں

انکو کچھ کہہ نہیں سکتی **ف** یہ حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسا اوپر گذر چکا مہلب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت پاس آپ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسیطرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگاوے (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہی جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَائِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبرئیل تمکو سلام کہتے ہیں اونہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا **عَنْ** زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں تمکو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی

حدیث اُمِّ زَرْعٍ ام زرع کی حدیث کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقٰى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ

كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل عما عهد قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة زوجي غياياء أو عياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي الريح ريح زرنب والمس مس أرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له إبل كثيرات المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع وما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت إلي نفسي وجدني في أهل غنيمة بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس ومنق فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب فأتقنح أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت أبي زرع فما ابنة أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تغشيشا قالت خرج أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني من كل رائحة زوجا قال كلي أم زرع وميري أهلك فلو جمعت كل شيء أعطاني ما بلغ أصغر آنية أبي زرع قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كأبي زرع لأم زرع **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے گیارہ عورتین بیٹھین اور اون سبھون نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندون کی کوئی بات نہ چھپاوین گی +

ف اور ہر ایک اپنی خاوند کا حال بیان کریگی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات مین لکھا ہے کہ اُن گیارہ عورتون کے نام مین نہین جانتا کسی نے لیے ہون مگر ایک غریب طریق سے اون کے نام مجھکو پہنچے ہین پہر کہا دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تہا اور تیسری کا حبی بنت کعب چوتہی

کا مہدو بنت ابی مزرمہ پانچوین کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتوین کا حنے بنت علقمہ آٹھوین کا بنت اوس بن عبد دسوین کا کبشہ بنت ارقم گیارہوین کا اُم زرع بنت اکیہل بن ساعد ا تھے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہین بعض کتابون مین ہی کہ وہ بنت ابی مہزومہ تہی اور بعضون نے اس ترتیب مین اختلاف بہی کیا ہے اور یہہ عورتین سب یمن کی تہین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبلے اونٹ کا گوشت ہی جو ایک دشوار گذار پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو نہ تو وہان تک صاف راستہ ہی کہ کوئی چڑہ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہی کہ لایا جاوی **ف** تکلیف اُٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند مین کوئی خوبی نہین اور اوسکی ساتہہ مزاج مین غربت بہی نہین بلکہ غرور اور نخوت ہی اور بدخلق بہی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا مین اپنی خاوند کی خبر نہین پہیلا سکتی ہین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو پورا بیان نکر سکون گی اسقدر اُسمین عیوب ہین ظاہری بہی اور باطنی بہی (اور بعضون نے یہ معنے کیہی ہین کہ مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو اُسکو چہوڑ دونگی یعنی وہ خفا ہو کر مجہکو طلاق دیدیگا اور اُسکو چہوڑ نا پڑے گا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہی (یعنی احمق) اگر مین اُسکی برائی بیان کرون تو مجہکو طلاق دیدیگا اور جو چپ ہون تو اوڑ رہون گی (یعنے نہ نکاح کے مزے اوٹہاؤنگی نہ بالکل مجرد رہون گی) چوتہی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہی جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنے معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہی نہ رنج (یہ اوسکی تعریف کی یعنے اوس کے اخلاق عمدہ ہین اور نہ وہ میری صحبت سی ملول ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گہر مین آتا ہی تو چیتا ہے (یعنے پڑکر سو جاتا ہے اور کسیکو نہین ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی نے کہا یہ بہی تعریف ہی اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہی اور اپنے مال اور اسباب کی فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی مین ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گہر مین آتے ہی چیتے کیطرح مجہپر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے **ف** اور جو مال اسباب گہر مین چہوڑ جاتا ہے اوسکو نہین پوچہتا چہٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچہٹ تک نہین چہوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہی اور مجہپر ہاتہہ نہین ڈالتا کہ میرا دکہہ درد پہچانے (یہ بہی ہجو ہے یعنی سوا کہانے پینے کے بیل کیطرح اور کوئی کام کا نہین عورت کی خبر تک نہین لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بہر کے عیب اوس مین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پہوڑ دیا ہاتہہ توڑ دے

یا سر اور ہاتہہ دونون ہرو ڑی آٹھوین عورت نی کہا کہ میرا خاوند بو مین زرنب ہی (زرنب ایک خوشبودار گہانس
ہے) اور چہونے مین نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہی یعنی اسکا ظاہر اور باطن دونون اچہی ہین) نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا (یعنی قد اور بڑی راکہہ والا (یعنی سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ
گرم رہتا ہے تو راکہہ بہت نکلتی ہے) اسکا گہر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانہ سی (یعنی سردار اور سخی ہے اسکا لنگر
جاری ہے) دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میرے اس
تعریف سی اوسکے اونٹون کے بہت تہان خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین (یعنی ضیافت مین اوسکے یہان
اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے تہان خانون سی جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجی کی
آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین کیونکہ ضیافت مین راگ اور باجی کا معمول تہا اس سبب سے باجی
کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوجاتا تہا) گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوس نے زیور سے میرے دونون کان جہلا دئے اور چربی سی میرے دونون
بازو بہرے (یعنی مجہکو موٹا کیا) اور مجہکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجہکو اوس نے بہیڑ
بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہی سو اوس نے مجکو گہوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن
کا مالک کر دیا (یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تہی اوس نے مجہکو باعزت اور مالدار کر دیا) مین اوسکی بات کرتی
ہون وہ مجہکو برا نہین کہتا سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون (یعنی کچہ کام کرنا نہین پڑتا) اور پیتی ہون تو
سیراب ہوجاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹہریان کشادہ اور
کشادہ گہر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسی تلوار کا میان (یعنی نازنین
بدن ہے) اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتہہ (یعنی کم خور ہی) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع
کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنی سوت کی رشک (یعنی اپنے
خاوند کی پیاری ہی) اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع
کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اوٹہاکر اور ہمارا گہر آلودہ نہین
رکہتی کوڑے سی ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودہ متہا جاتا تہا (گہی نکالنے کیواسطے)
سو وہ ملا ایک عورت سی جسکے ساتہہ اوسکے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے
کہیلتے تہی سو ابوزرع نے مجہکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پہر مین نے اوسکے بعد ایک سردار مرد سی

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے مجھکو چوپایے جانور بہت دیے اور اُس نے مجکو ہر ایک مواشی کے
جوڑا جوڑا دیا اور اُس نے مجھ سے کہا کہ کہا ای ام زرع اور کہلا اپنے لوگون کو سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے
خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بہی نہ پہونچی یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلی خاوند کے
احسان سے نہایت کم ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون
جیسے ابو زرع تہا ام زرع کے لیے یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہون اور سب باتون مین تشبیہ ضرور نہین
تو آپ نے طلاق نہین دیا حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت مین داخل نہین جو عورتون نے اپنے خاوندون
کا ذکر کیا کیونکہ اونہون نے اپنے خاوندون کا نام نہین لیا اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت
نہین دوسرے یہ کہ یہ عورتین مجہول ہین یہ اگر غیبت بہی کرتی ہون توکیا بعید ہی اور اس وقت مین اگر
کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے اون لوگون کے سامنے جو اوس کے خاوند کو پہچانتے ہون تو وہ غیبت
ہوجاویگی گو نام نہ لیوے (نووی) **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَيَايَا
طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا
وَقَالَ وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَقَالَ وَاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا **ترجمہ** وہی جو گذرا
کچہ لفظون کا اختلاف ہی **بَابٌ** مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت کا بیان **عَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا
ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَ
يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہی اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تہی کہ ہشام
بن مغیرہ کے بیٹون نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے یعنے
ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تہا تو مین اجازت نہ دونگا ندون گا نہ
دون گا البتہ اس صورت مین اجازت دیتا ہون کہ علی میری بیٹی کو طلاق دین اور اُنکی بیٹی سے نکاح
کرین اسلیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک مین ڈالتا ہے مجھکو جو اوسکو شک مین ڈالتا ہے اور
ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے اوسکو ایذا ہوتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کو ایذا دینا ہر حال مین حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تہا جب فاطمہ کو اوس کیوجہ سی رنج ہوتا اور آپ کو اون کے رنج
کی وجہ سی رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کی علے اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت
فاطمہ کسی فتنہ مین پڑجاتین رشک کی وجہ سی جو عورتون کا طبعی امر ہے **عن** المسور بن مخرمۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما آذاھا **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** علی بن حسین رضی اللہ تعالی عنھما انھم حین قدموا المدینۃ
من عند یزید بن معاویۃ مقتل الحسین بن علی لقیہ المسور بن مخرمۃ فقال لہ ھل
لک الی حاجۃ تامرنی بھا قال فقلت لہ لا قال لہ ھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فانی اخاف ان یغلبک القوم علیہ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا
یخلص الیہ ابدا حتی تبلغ نفسی ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جھل علی فاطمۃ
فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ھذا
وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمۃ منی وانی اتخوف ان تفتن فی دینھا قال ثم ذکر
صھرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ فی مصاھرتہ ایاہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی
ووعدنی فاوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن واللہ لا تجتمع بنت
رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا ابدا **ترجمہ** امام زین العابدین علی بن الحسین رضی
اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ مین آیے یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی
شہادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخرمہ اور پوچہا آپ کا کچہ کام ہو تو مجہکو حکم فرمایے امام زین
العابدین نے فرمایا کچہ نہین مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجہکو دیدیتے ہین کیونکہ
مین ڈرتا ہون لوگ آپسے زبردستی اوسکو چہین نہ لین قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجہکو دیدینگے تو کوئی اوسکو
نہ لے سکیگا جبتک میری جان مین جان ہے اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے
ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تہے لوگون کو اس منبر پر
اور اون دنون مین بالغ ہوچکا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجہے ڈر ہے
کہ اون کے دین پر کوئی آفت آوے پہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کے اولاد مین تہے (یعنے
حضرت عثمان بن عفان رضہ کا) اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہون نے جو بات

مجھسے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور مین کسی حلال کو حرام نہین کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہون لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہہ جمع نہونگی **عن** عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَہْلٍ وَ عِنْدَہٗ فَاطِمَۃُ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَاطِمَۃُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَہٗ اِنَّ قَوْمَکَ یَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّکَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِکَ وَھٰذَا عَلِیٌّ نَاکِحًا اِبْنَۃَ اَبِیْ جَہْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ حِیْنَ تَشَہَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَنْکَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَۃٌ مِّنِّیْ وَ اِنَّمَا اَکْرَہُ اَنْ یَفْتِنُوْھَا وَ اِنَّھَا وَ اللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَۃَ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور اون کے نکاح مین حضرت فاطمہ تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سُنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرض کیا آپکے لوگ کہتے ہین کہ آپ اپنی بیٹیون کے لیے غصہ نہین ہوتے اور یہ علی ہین جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنیوالے ہین مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور تشہد پڑہا پہر فرمایا مین نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اوسنے جو بات مجھسے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اوسکے دین پر آفت لاوین (یعنی جب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹہین یا اون کی نافرمانی کرین اور گنہگار ہون) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونون ایک مرد کے پاس جمع نہ ہونگی یہ سُنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فَسَارَّھَا فَبَکَتْ ثُمَّ سَارَّھَا فَضَحِکَتْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَۃَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ سَارَّکِ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَبَکَیْتِ ثُمَّ سَارَّکِ فَضَحِکْتِ قَالَتْ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِمَوْتِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّتْبَعُہٗ مِنْ اَھْلِہٖ فَضَحِکْتُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اون سے بات کی وہ روئین پہر کان مین کچھ اون سے فرمایا وہ
ہنسین مینے اون سے پوچھا پہلے تم سے آپنے کچہ فرمایا توتم روئین پہر کچہ فرمایا توتم ہنسین یہ کیا بات تھی انہون
نے کہا پہلے آپنے فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین رو دی پہر فرمایا تو سب سے پہلے میری اہل بیت مین میرے ساتھ
دیگی تو مین ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تہا کہ خاوند
اور بچون کی مفارقت سے کچہ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی **عن** عائشة قالت كُنَّ أزواج
النبي صلى الله عليه وسلم عنده لم يغادر منهن واحدة فأقبلت فاطمة تمشي ما تخطئ
مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فلما رآها رحّب بها فقال مرحبا
بابنتي ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم سارّها فبكت بكاء شديدا فلما رأى
جزعها سارّها الثانية فضحكت فقلت لها خصّك رسول الله صلى الله عليه وسلم من
بين نسائه بالسرار ثم أنت تبكين فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها ما
قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما كنت أفشي على رسول الله صلى الله
عليه وسلم سرّه قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت عزمت عليك
بما لي عليك من الحق لما حدثتني ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت أما
الآن فنعم أما حين سارّني في المرة الأولى فأخبرني أن جبريل كان يعارضه القرآن
في كل سنة مرة أو مرتين وإنه عارضه الآن مرتين وإني لا أرى الأجل إلا قد اقترب
فاتقي الله واصبري فإنه نعم السلف أنا لك قالت فبكيت بكائي الذي رأيت فلما
رأى جزعي سارّني الثانية فقال يا فاطمة أما ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين
أو سيدة نساء هذه الأمة قالت فضحكت ضحكي الذي رأيت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپکے پاس تھین (آپ کی بیماری مین) کوئی باقی
نہ تھی جو نہ ہووے اتنے مین حضرت فاطمہ آئین اسیطرح چلتی تھین جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تھے آپنے جب انکو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پہر اونکو اپنے داہنی طرف بٹھایا
یا بائین طرف اور اونکے کان مین چپکے سے کچہ فرمایا وہ بہت روئین جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا تو
دوبارہ اُن کے کان مین کچہ فرمایا وہ ہنسین مین نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتین کہین پہر تم روتی ہو جب آپ کہڑے ہوئے تو مین نے اون سے پوچہا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا مین آپ کا راز فاش کرنے والی نہین جب آپ کی وفات ہوگئی تو مین
نے انکو قسم دی اوس حق کی جو میرا اونپر تہا اور کہا بیان کرو مجہسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا
تہا اونہون نے کہا اب البتہ مین بیان کرون گی پہلے مرتبہ آپنے میرے کان مین یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ
السلام ہر سال مین ایک بار یا دوبار مجہسے قرآن کا دور کرتے اس سال اونہون نے دوبار دور کیا اور مین خیال
کرتا ہون کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا بہت اچہا پیش
خیمہ ہون یہ سنکر مین رونے لگی جیسے تم نے دیکہا تہا جب آپنے میرا رونا دیکہا تو دوبارہ مجہہ سے سرگوشی کی
اور فرمایا ای فاطمہ تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ مومنون کی عورتونکی یا اس امت کی عورتون کی سردار
ہووے یہ سنکر مین ہنسی جیسے تم نے دیکہا **ف** اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام
عورتون سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا افضل ہین بلکہ بعضون نے اگلی بہی سب عورتون سے
افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا جز ہین اس وجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہین ہوسکتی
اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہین کیونکہ حضرت مریمؑ کے شان مین
اللہ تعالی فرماتا ہے واصطفاک علی نساء العالمین سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا
بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتون کی سردار ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
سب جوان جنتیون کے سردار ہین اور حضرت علی آپکے بہائی ہین دنیا اور آخرت مین راضی ہو اللہ
تعالی اون سے اور ہمارا حشر اون کے غلامون مین کرے آمین یا رب العالمین **عن** عائشۃ قالت
اجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم فلم يغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة تمشي
كأن مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا يا بنتي فأجلسها عن
يمينه أو عن شماله ثم إنه أسر إليها حديثا فبكت فاطمة رضوان الله عليها ثم إنه
سارها فضحكت أيضا فقلت لها ما يبكيك فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت ما رأيت كاليوم فرحا أقرب من حزن فقلت لها حين بكت
أخصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديثه دوننا ثم تبكين وسألتها عما قال
فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا قبض سألتها فقالت

إنه كان حدثني أن جبريل كان يعارضه بالقرآن كل عام مرة وإنه عارضه به في العام
مرتين ولا أرى إلا قد حضر أجلي وإنك أول أهلي لحوقا بي ونعم السلف أنا لك فبكيت
لذلك ثم إنه سارني فقال ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين أو سيدة نساء
هذه الأمة فضحكت لذلك **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سب بی بیان جمع ہوئین کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئین بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اون کی
چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور اونکو داہنی یا بائین طرف بٹھایا پھر اون کے کان مین ایک بات
فرمائی وہ رونے لگین پھر ایک بات فرمائی تو ہنسنے لگین مین نے کہا تم کیون روتی ہو انہون نے کہا
مین آپ کا بھید کھولنے والی نہین ہون مین نے کہا مین نے تو آج کیطرح کبھی خوشی نہین دیکھی جو رنج
سے اتنی نزدیک ہو (یعنے رنج کے بعد ہی اوس کے متصل خوشی ہو) جب وہ رو دیئن تو مین نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہمسے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا
بڑہ گیا کہ بی بیون سے زیادہ رازدار ہو گئین) اور مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا
اونہون نے یہی کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنیوالی نہین جب آپ کی وفات
ہو گئی تو مین نے پوچھا اونہون نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھسے ایکبار قرآن شریف کا
دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور مین سمجھتا ہون کہ میری موت قریب آن پہونچی ہے اور تو سب سے
پہلے مجھ سے ملے گی اور مین تیرا اچھا پیش خیمہ ہون یہ سنکر مین روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہین ہوتی
اس بات سے کہ تو مومنون کی عورتون کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ سنکر مین
ہنسی **باب** من فضائل أم سلمة ام المومنین ام سلمہ کی فضیلت کا بیان **عن** سلمان قال
لا تكونن إن استطعت أول من يدخل السوق ولا آخر من يخرج منها فإنها معركة
الشيطان وبها ينصب رايته قال وأنبئت أن جبريل عليه السلام أتى نبي الله صلى
الله عليه وسلم وعنده أم سلمة قال فجعل يتحدث ثم قام فقال نبي الله صلى الله عليه
وسلم لأم سلمة من هذا أو كما قال قالت هذا دحية الكلبي قال فقالت أم سلمة
ايم الله ما حسبته إلا إياه حتى سمعت خطبة نبي الله صلى الله عليه وسلم يخبر خبرنا
أو كما قال قال فقلت لأبي عثمان ممن سمعت هذا قال من أسامة بن زيد **ترجمہ**

سلمان سے روایت ہے وہ کہتے تھے تجھ سے اگر ہوسکے تو سب سے پہلے بازار مین مت جا اور نہ سب کے بعد وہان سے
نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہین اُسکا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے اونہون نے کہا حضرت جبرئیل علیہ
السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکے پاس بی بی اُم سلمہ تھین حضرت جبرئیل باتین کرنی
لگی پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا یہ کون شخص تھے اونہون نے کہا دحیہ کلبی
تھے اُم سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اون کو دحیہ کلبی سمجھے یہانتک کہ مین نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تھے **ف** یعنی آپنے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میری پاس
آئے تھے اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اسحدیث سے حضرت
بی بی اُم سلمہ کی فضیلت نکلی کہ اُنھون نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیون
کی صورت بن سکتے ہین اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے **باب** مِنْ
فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت ام المومنین زینب کی فضیلت **عَنْ**
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا
بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا
زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنی بی بیون سے) تم سب مین پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ
لنبے ہین تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتھ ناپتین تاکہ معلوم ھو کس کے ہاتھ زیادہ لنبے ہین حضرت عائشہ
نے کہا ہم سب مین زینب کے ہاتھ زیادہ لنبے تھے وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتین اور صدقہ دیتین **ف**
تو لنبے ہاتھ سے حضرت صلعم کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب مین سب سے زیادہ تھی اُنہون ہی نے
سب سے پہلے انتقال کیا یعنے ۲۰ سنہ ہجری مین حضرت عمر کی خلافت مین اور جو لنبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد
ہوتے تو ام المومنین سودہ کے ہاتھ سب سے لنبے تھے وہی سب سے پہلے مرتین۔ اسحدیث مین آپ
کے دو معجزے ہین ایک تو یہ فرمانا کہ مین تمسے پہلے مرونگا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر
دینا کہ وہ اور بی بیون سے پہلے مرینگی **باب** مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ ام ایمن کی فضیلت
ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھین اونکا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہین اسامہ بن زید
کی حضرت عثمان رض کی خلافت مین مرین **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَنَاوَلَتْہُ اِنَاءً فِیْہِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَصَادَفَتْہُ صَائِمًا اَوْلَمْ یُرِدْہُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَیْہِ وَتَذَمَّرُ عَلَیْہِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں میں نہیں جانتا آپ کو روزے تھے یا کیا آپ نے اوسکو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر **ف** کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ کی اس حدیث میں ہے کہ اُم ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَھَیْنَا اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْکِیْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو اُم ایمن کی ملاقات کو لیے ہم اُس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ جایا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جب ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے اُم ایمن نے کہا میں اسلیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا اُم ایمن کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو بھی رونا آیا وہ بھی اوسکے ساتھ رونے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے

باب فَضَائِلِ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَبِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حضرت ام سلیم انس کی ماں اور حضرت بلال کی فضیلت

عن اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِہٖ اِلَّا اُمِّ سُلَیْمٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یَدْخُلُ عَلَیْھَا فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُھَا قُتِلَ اَخُوْھَا مَعِیَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا اُم سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابوطلحہ کی بی بی تھیں) آپ اُم سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوس پر بہت رحم آتا ہے اوسکا بھائی

سے پر ساتھ مار گیا **ف** نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالائیں تھیں رضاعی یا نسبی اور
محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت من هذا قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان
ام انس بن مالك **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے
آہٹ پائی (کسی کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان ام سلیم کا نام غمیصا یا
رمیصا تھا انس بن مالک کی ماں **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اريت الجنة فرأيت امرأة ابي طلحة ثم سمعت خشخشة امامي فاذا بلال **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ
کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں **عن** انس
قال مات ابن لابي طلحة من ام سليم فقالت لاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتى اكون
انا احدثه قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما كان
تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رأت انه قد شبع واصاب منها قالت يا ابا طلحة ارأيت
لو ان قوما اعاروا عاريتهم اهل بيت فطلبوا عاريتهم الهم ان يمنعوهم قال
لا قالت فاحتسب ابنك قال فغضب فقال تركتني حتى تلطخت ثم اخبرتني بابني
فانطلق حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما كان فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم بارك الله لكما في غابر ليلتكما قال فحملت قال فكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم في سفر وهي معه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى المدينة
من سفر لا يطرقها طروقا فدنوا من المدينة فضربها المخاض فاحتبس عليها ابو طلحة
وانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول ابو طلحة انك لتعلم يا رب انه
يعجبني ان اخرج مع رسولك صلى الله عليه وسلم اذا خرج وادخل معه اذا دخل
وقد احتبست بما ترى قال تقول ام سليم يا ابا طلحة ما اجد الذي كنت اجد انطلق
فانطلقنا قال وضربها المخاض حين قدما فولدت غلاما فقالت لي امي يا انس لا
يرضعه احد حتى تغدو به على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح احتملته -

فانطلقت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصادفته ومعه ميسم فلما رآني
قال لعل ام سليم ولدت قلت نعم قال فوضع الميسم قال وجئت به فوضعته في
حجره ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعجوة من عجوة المدينة فلاكها في فيه حتى
ذابت ثم قذفها في في الصبي فجعل الصبي يتلمظها قال فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم انظروا الى حب الانصار التمر قال فمسح وجهه وسماه عبد الله **ترجمہ** انس سے روایت
ہے ابوطلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا اونہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا انکو
بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابوطلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں اونہوں نے کہایا
اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگار کیا اون کے لیے یہاں تک کہ اونہوں نے جماع کیا اون سے جب
ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اسوقت انہوں نے کہا ای ابوطلحہ
اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیویں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اسکو روک سکتے
ہیں ابوطلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی
یہ سنکر ابوطلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھکو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنب ہوا) اب
مجھکو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمکو برکت
دیوے تمہاری گذری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ام سلیم
بھی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب
لوگ مدینہ کے قریب پہونچے تو ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا ابوطلحہ اون کے پاس ٹھیرے رہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابوطلحہ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول
کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہی میں جسوجہ سے رک گیا
ہوں ام سلیم نے کہا ای ابوطلحہ اب میرے ویسا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں بی بی
مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں میری ماں نے کہا ای انس
اسکو کوئی دودہ نہ پلاوے جب تک تو صبحکو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب
صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھہ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجھکو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا میں نے

کہاں آپ نے اپنا ہاتھہ مبارک سر رکھدیا اور مین بچے کو لیکر آیا اور آپ کی گود مین بٹھلایا آپ نے عجوہ کھجور مدینہ
کی منگوائی اور اپنی منہ مین چبائی جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ مین ڈالی بچہ اُسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا
دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہی پھر آپ نے اُس کے منہ پر ہاتھہ پھیرا اور اُسکا نام عبداللہ رکہا **ف**
یہ حدیث کتاب الادب مین گذر چکی **عن** انس بن مالك قال مات ابن لابي طلحة واقتص
الحديث بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لبلال صلوة الغداة يا بلال حدثني بارجى عمل عملته عندك في الاسلام
منفعة فاني سمعت الليلة خشف نعليك بين يدي في الجنة قال قال بلال ما عملت عملا
في الاسلام ارجى عندي منفعة من اني لا اتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل
ولا نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب الله لي ان اصلي **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ کے اے بلال اور بیان کر مجھ سے وہ عمل
جو تو نے کیا ہی اسلام مین جسکی فائدے کی تجھکو زیادہ امید ہی کیونکہ مین نے آج کی رات تیری جوتیون کی آواز
سنی اپنے سامنے جنت مین بلال نے کہا مین نے کوئی عمل اسلام مین جسکے نفع کی امید بہت ہو اس سے
زیادہ نہین کیا کہ مین جب پورا وضو کرتا ہون کسی وقت مین رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا
ہون جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت مین لکہی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے
بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہی اور یہ نماز ہر وقت مین
جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے **باب** من
فضائل عبد الله بن مسعود وامه عبداللہ بن مسعود اور اون کی مان کی فضیلت **عن**
عبد الله قال لما نزلت هذه الاية ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح
فيما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الى اخر الاية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل
لي انت منهم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک
کام بجالائے اون پر گناہ نہین ہے اُسکا جو کہا چکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو اُن لوگون مین سے ہے (یعنی ایمان والون اور نیک اعمال والون مین سے **عن** ابي موسى قال
قدمت انا واخي من اليمن فكنا حينا وما نرى ابن مسعود وامه الا من اهل بيت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے
مین اور میرا بہائی دونون مین سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور اون کی مان کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے سمجھتے تھے اسوجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے
آپ کے **عَنْ** اَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي مُوسَى قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرَى
اَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف
عبداللہ کا ذکر ہے **عَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى وَاَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ
اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا **ترجمہ** ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود
مرگئے تو مین ابوموسی اور ابومسعود کے پاس تہا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل
اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اون کا تو یہ حال تہا کہ ہم روکے جاتے اور انکو اجازت دی جاتی
اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے **ف** یعنی زندگی مین بہی کوئی اون کے برابر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تہا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہوگا **عَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا
فِي دَارِ اَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ
فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ مَا اَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ
اللهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُو مُوسَى اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَ
يُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا **ترجمہ** ابوالاحوص سے روایت ہے ہم ابوموسی کے گہر مین تھے اور وہان عبداللہ
بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے مین عبداللہ کہڑے ہوئے ابومسعود نے کہا
مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
چہوڑا ہو جو کہڑا ہے ابوموسی نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو صحیح ہے انکا یہ حال تہا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
غائب ہوتے اور انکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ
حُذَيْفَةَ وَاَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ

بمثلہ

مَنْ تَأْمُرُوْنِيْ أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِيْ حِلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے (اپنے یارون سے کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھیگا کوئی شی وہ لاویگا اُسکو قیامت کے دن پہر کہا تم مجھے کس شخص کی قرارت کی طرح قرآن پڑہنے کا حکم کرتے ہو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر کئی سورتین پڑہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ جانتے ہین کہ مین اون سب سے زیادہ جانتا ہون اللہ کی کتاب کو اور جو مین جانتا کوئی مجھہ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالی کی کتاب کو تو مین چلا جاتا اوس کے پاس شقیق نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حلقون مین بیٹہا مین نے کسی سے نہین سُنا جس نے عبد اللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا اون پر عیب کیا ہو **ف** عبد اللہ بن مسعود کے مصحف مین بعض بعض مقامون مین جمہور کے مخالف قرأت تہی اون کے یارون کا بہی مصحف اوسی کیطرح تہا لوگون نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبد اللہ کو جمہور کے موافق پڑہنے کا اور طلب کیا اون کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن اُنہون نے اپنا مصحف نہین دیا اور اپنے یارون سے بہی کہدیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاوگے وہ اس آیت کی موجب قیامت مین لاوگے تو تم قیامت مین قرآن لیکر آوگے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگون نے ایسا کیا ہے **عن** عَبْدِ اللهِ قَالَ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُوْرَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اوسکی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے اللہ کی کتاب مین کوئی ایسی سورت نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کہان اوتری اور کوئی آیت ایسی نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کس باب مین اوتری اور جو مین جانتا کسی کو وہ اللہ کی کتاب مجھہ سے زیادہ جانتا ہے اور اوس تک اونٹ پہنچ سکتے تو مین سوار ہوکر اوس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تہا **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ

اِبْنُ عَمْرٍو عِنْدَهٗ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَّا اَزَالُ
اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے
باتیں کرتے تھے ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں
محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنے عبداللہ بن مسعود سے) پہلے انہی کا نام لیا اور
معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابوحذیفہ کا **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ
اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا
الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِّنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمِنْ سَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ
وَمِنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّحَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَوْلُهٗ يَقُوْلُهٗ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَّوَكِيْعٍ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعٰوِيَةَ قَدَّمَ
مُعَاذًا قَبْلَ اُبَيٍّ وَّفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** الْاَعْمَشِ
بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ
مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَّا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى
اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَاَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِيْ بِاَيِّهِمَا بَدَاَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ

ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت **عن** اَنَسٍ يَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَّنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابوزید کون تھے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقعہ ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ انکا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اسوجہ سے مجموعہ قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہے **عن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جسکو ابوزید کہتے تھے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھکو ابی نے کہا کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا آپ سے آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سنکر ابی بن کعب رونے لگے خوشی سے یا یہ سمجھکر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا یہ نادر رتبہ دیکھکر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ نبکی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** قَتَادَةَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ سعد بن معاذ کی فضیلت کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اون کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا **ف** یعنی اون کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش اُن کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اسکا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنے ملائکہ کا اونہوں نے سعد کے آنے کی خوشی کی انتہے مختصراً من النووی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَنَازَتُهٗ مَوْضُوْعَةٌ يَعْنِيْ سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری

عَنْ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اسکو چھونے لگے اور اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اوسکی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کا تولیہ (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ **نا** شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ مَنَادِیْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسکو دیکھ کر تعجب کیا (اسکی نرمی اور خوبی سے) آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اُكَیْدِرَ دُوْمَةِ الْجَنْدَلِ اَهْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپکے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اوسی طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے

بَاب مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَیْفًا یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّیْ هٰذَا فَبَسَطُوْا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَّاْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُوْ دُجَانَةَ اَنَا اٰخُذُهٗ بِحَقِّهٖ قَالَ فَاَخَذَهٗ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھسے لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لونگا میں لونگا آپنے فرمایا اسکا حق ادا کرکے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرونگا اور لونگا پھر اونہوں نے اسکو لے لیا اور مشرکوں کے سر اوس تلوار سے چیرے

بَاب مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّالِدِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عبداللہ جابر کے باپ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ يَّقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جِیْءَ بِاَبِیْ مُسَجًّی وَّقَدْ مُثِّلَ بِهٖ قَالَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِیْ قَوْمِیْ فَرَفَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ اَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِیْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰی رُفِعَ **ترجمہ** حضرت جابر سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا اوس پر کپڑا ڈھنکا تھا اور اوسکے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنے کافروں نے اسکو شہید کر کر اون کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا

باپ کا یہ حال دیکھکر رنج کریگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا دیا یا آپکے حکم سے اوٹھایا گیا آپنے ایک رونیوالے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگون نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنے شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپنے فرمایا کیون روتی ہے فرشتے اوسپر برابر سایہ کیے رہے یہانتک کہ وہ اٹھایا گیا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا اُحُد کے دن تو مین اوس کے منہ پر سے کپڑا اوٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع نکرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنے میری پھوپھی) وہ بھی اوسپر رو رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روویا نہ رووے فرشتے اوسپر اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھے یہانتک کہ تم نے اسکو اٹھایا **عن** جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ **عن** جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ میرا باپ اُحُد کے دن لایا گیا اوسکے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ کے آگے **باب** مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ جلبیب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غُسْلًا **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد مین تھے اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا آپ نے

آپنے لوگون سے فرمایا تم مین سے کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا ہان فلان فلان فلان شخص گم ہین
پھر آپنے پوچھا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص گم ہین پھر آپنے
فرمایا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا کوئی نہین آپنے فرمایا مین جلیبیب کو نہین دیکھتا
لوگون نے انکو مردون مین ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشون کے پاس پائی جنکو جلیبیب نے مارا تھا
وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان کھڑے ہوئے پھر فرمایا
اس نے سات آدمیون کو مارا بعد اسکے مارا گیا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ میرا ہے مین اسکا ہون یعنی مین اور وہ ایک ہین
پھر آپنے اوسکو اپنے دونون ہاتھون پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اوس کے گڈھا کھدوایا
اور قبر مین رکھدیا اور غسل کا بیان نہین کیا راوی نے **باب** فضائل ابی ذر رضی اللہ
تعالی عنہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن الصامت قال قال ابوذر
خرجنا من قومنا غفار وكانوا يحلون الشهر الحرام فخرجت انا واخي انيس وامنا فنزلنا
على خال لنا فاكرمنا خالنا واحسن الينا فحسدنا قومه فقالوا انك اذا خرجت عن
اهلك خالف اليهم انيس فجاء خالنا فنثى علينا الذي قيل له فقلت اما ما مضى من
معروفك فقد كدرته ولا جماع لك فيما بعد فقربنا صرمتنا فاحتملنا عليها وتغطى
خالنا ثوبه فجعل يبكي فانطلقنا حتى نزلنا بحضرة مكة فنافر انيس عن صرمتنا وعن
مثلها فاتيا الكاهن فخير انيسا فاتانا انيس بصرمتنا ومثلها معها قال وقد صليت
يا ابن اخي قبل ان القى رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاث سنين قلت لمن قال
لله قلت فاين توجه قال اتوجه حيث يوجهني ربي اصلي عشاء حتى اذا كان من
اخر الليل القيت كاني خفاء حتى تعلوني الشمس فقال انيس ان لي حاجة بمكة
فاكفني فانطلق انيس حتى اتى مكة فراث علي ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقيت رجلا
بمكة على دينك يزعم ان الله عز وجل ارسله قلت فما يقول الناس قال يقولون
شاعر كاهن ساحر وكان انيس احد الشعراء قال انيس لقد سمعت قول الكهنة
فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله على اقراء الشعر فما يلتئم على لسان احد
بعدي انه شعر والله انه لصادق وانهم لكاذبون قال قلت فاكفني حتى اذهب

فانظر قال فاتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت اين هذا الذي تدعونه الصابئ
فاشار الي فقال الصابئ فمال علي اهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا
علي قال فارتفعت حين ارتفعت كاني نصب احمر قال فاتيت زمزم فغسلت عني الدماء
وشربت من مائها ولقد لبثت يا ابن اخي ثلاثين بين ليلة ويوما ما كان لي طعام الا ماء زمزم
فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع قال فبينا اهل
مكة في ليلة قمراء اضحيان اذ ضرب على اسمختهم فما يطوف بالبيت احد وامرأتين
منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا علي في طوافهما فقلت انكحا احدهما الاخرى
قال فما تناهتا عن قولهما قال فاتتا علي فقلت هن مثل الخشبة غير اني لا اكني
فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان ههنا احد من انفارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلى
الله عليه وسلم وابو بكر وهما هابطان قال ما لكما قالتا الصابئ بين الكعبة واستارها
قال ما قال لكما قالتا انه قال لنا كلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال
ابو ذر فكنت انا اول من حياه بتحية الاسلام فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاهوى بيده فوضع
اصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره ان انتميت الى غفار فذهبت آخذ بيده
فقدعني صاحبه وكان اعلم به مني ثم رفع راسه ثم قال متى كنت ههنا قال قلت
كنت ههنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قال قلت ما كان
لي طعام الا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما اجد على كبدي سخفة
جوع قال انها مباركة انها طعام طعم فقال ابو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه
الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وانطلقت معهما ففتح ابو بكر
بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك اول طعام اكلته بها ثم غبرت
ما غبرت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد وجهت لي ارض
ذات نخل لا اراها الا يثرب فهل انت مبلغ عني قومك عسى الله ان ينفعهم بك

وَيَا جُرُكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ

ترجمہ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اوسکے پاس اوترے اوس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اوسکی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی ہمارے ماموں سے جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ ناکرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اوس نے یہ بات مشہور کردی حماقت سے ہم نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہوگیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہماری ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہانتک کہ مکہ کے سامنے اوترے انیس نے ایک شرط لگائی اُتنے اونٹوں پر جو ہمارے تھے اور اونتنے ہی اور پر **ف** وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوی کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جسکو کاہن کہدیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اوتنے ہی اور **ت** پھر دونوں کاہن پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہماری اونٹ لایا اور اونتنی ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے کہا اللہ تعالی کے لیے میں نے کہا سو منہ کدھر کرتے تھے اونہوں نے کہا ادھر منہ کرتا تھا جدھر اللہ تعالی میرا منہ کر دیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمل کیطرح پڑ جاتا تھا یہانتک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اوس نے دیر کی

پہر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اُسکو بہیجا ہے میں نے کہا لوگ اوسکو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہیں اور
اُنیس خود بہی شاعر تہا اوس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑہتا ہے وہ کاہنوں
کا کلام نہیں ہے اور میں نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکہا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑیگا
شعر کیطرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جہوٹے ہیں میں نے کہا تو یہاں رہو میں اُس شخص کو جاکر دیکہتا
ہوں پہر میں مکہ میں آیا میں نے ایک ناتوان شخص کو مکہ والوں میں سے چہانٹا اس لیے کہ زبردست شخص
شاید مجہے تکلیف پہونچاوے) اور اُس سے پوچہا وہ شخص کہاں ہے جسکو تم صابی کہتے ہو یعنے
دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تہے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچہتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈہیلے ہڈیاں لیکر مجہپر پلے
یہانتک کہ میں بیہوش ہو کر گرا جب میں ہوش میں آکر اوٹہا تو کیا دیکہتا ہوں گویا میں لال بت ہوں
(یعنے سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پہر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے خون دہویا اور زمزم کا
پانی پیا تو اے بہتیجے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کہانا میرے پاس نہ تہا سوا
زمزم کے پانی کے (میں جب بہوک لگتی تو اوسی کو پی لیتا) پہر میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹیں
جہک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بہوک کی ناتوانی نہیں پائی ایکبار مکہ والے چاندنی
رات میں سو گئے اُسوقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تہا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار
رہی تہیں (اساف اور نائلہ دو بت تہے مکہ میں اساف مرد تہا اور نائلہ عورت تہی کفار کا یہ اعتقاد تہا
کہ ان دونوں نے وہاں زنا کی تہی اسوجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں
میں نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کردو (یعنے اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر بہی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پہر
میرے سامنے آئیں تو میں نے صاف کہدیا اون کے فلاں میں لکڑی (یعنے یہ محض اساف اور نائلہ کی
پرستش کیوجہ سے ہے) اور مجہے کنایہ نہیں آتا (یعنے کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کہلم کہلا گالی
دی اساف اور نائلہ کو اون مرد عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالی کے گہر میں خدا کو چہوڑکر
اساف اور نائلہ کو پکارتی تہیں یہ سنکر وہ دونوں عورتیں چلاتی ہوئیں اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس
وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں اون عورتوں کو

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تہے پہاڑ سے اونہوں نے اون عورتوں سے پوچہا
کیا ہوا وہ بولین ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردون مین چہپا ہے اونہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولین
ایسی بات بولا جس سے منہ بہر جاتا ہے (یعنی اسکو زبان سے نکال نہین سکتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یہانتک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کے ساتہہ پہر نماز پڑہی جب نماز پڑہ چکے تو ابوذر
نے کہا مین نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ پہر آپ نے پوچہا تو کون ہے مین نے کہا غفار کا ایک شخص ہون آپ نے ہاتہہ جہکایا اور اپنی اونگلیان پیشانی
پر رکہین (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) مین نے اپنے دلمین کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ مین غفار مین سے
ہون مین لپکا آپ کا ہاتہہ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابوبکر نے) جو مجہہ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تہا
مجہے روکا پہر آپ نے سر اوٹہایا اور فرمایا تو یہان کب آیا مین نے عرض کیا مین یہان تیس رات یا دن سے ہون
آپ نے فرمایا تجہے کہانا کون کہلاتا ہے مین نے کہا کہانا وغیرہ کچہہ نہین سوا زمزم کے پانی کے پہر مین موٹا
ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹ مڑ گئی اور مین اپنے کلیجہ مین بہوک کی ناتوانی نہین پاتا آپ نے فرمایا
زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کہانا بہی ہے پیٹ بہر دیتا ہے کہانے کیطرح ابوبکر نے کہا یا رسول
اللہ آج کی رات مجہے اجازت دیجیے اسکو کہلانے کی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابوبکر مین بہی
اون دونون کے ساتہہ چلا ابوبکر نے ایک دروازہ کہولا اور اس مین سے طائف کی سوکہی انگور نکالنے لگے
یہ پہلا کہانا تہا جو مین نے کہایا مکہ مین پہر رہا مین جب تک رہا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا آپ نے فرمایا مجہے دکہلائی گئی ایک زمین کہجور والی مین سمجہتا ہون وہ کوئی زمین نہین ہے سوا یثرب کے
(یثرب مدینہ طیبہ کا نام تہا) تو تو میری طرف سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالی اون کو نفع
دیوے تیری وجہ سے اور تجہے ثواب دیوے مین انیس پاس آیا اوس نے پوچہا تو نے کیا کیا مین نے کہا مین
اسلام لایا اور مین نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجہے بہی نفرت نہین ہے مین
بہی اسلام لایا اور مین نے بہی تصدیق کی پہر ہم دونون اپنی مان کے پاس آئے وہ بولی مجہے بہی تم دونون
کے دین سے نفرت نہین ہے مین بہی اسلام لائی اور مین نے بہی تصدیق کی پہر ہم نے اونٹون پر اسباب
لادا یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار مین پہنچے آدہی قوم مسلمان ہوگئی اور اون کا امام ایما بن رحضہ
غفاری تہا وہ اون کا سردار بہی تہا اور آدہی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

تشریف لاوینگے تو ہم مسلمان ہوجاوینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی
تہی وہ بھی مسلمان ہوگئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائیوں
غفار یوں کیطرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو
اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو اللہ نے بچادیا (قتل اور قید سے) **عن** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ
زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ
قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ وَتَجَهَّمُوْا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ اچھا لیکن اہل مکہ سے بچارہ وہ دشمن ہیں
اوس شخص کے اور منہ بناتے ہیں اوسکو واسطے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا ابْنَ
اَخِيْ صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ
حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَنَافَرَا
اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ
فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ قُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا
فَقَالَ مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هٰهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيْهِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ
اللَّيْلَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونو
ایک کاہن کے پاس گئے انیس نے اوس کاہن کی تعریف شروع کی یہانتک کہ اوس پر غالب آیا اور ہم نے اوس
کے اونٹ بھی لیکر اپنے اونٹوں میں ملا لیے - اور یہ کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب
سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپکو مسلمانی کا سلام کیا اور یہ ہے کہ میں نے کہا میں پندرہ دن سے یہاں ہوں
اور ابو بکر نے کہا مجھے عزت دیجیے اون کی ضیافت سے آج کی رات **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ
مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ
هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ
الْاٰخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَا اَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهٗ فِيْهَا مَاءٌ حَتّٰى

قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ
حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ
وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ
أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا
كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ
هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ
حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا
أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ
فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَ
أَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ
أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ
فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ
حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ
طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ
فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ مین خبر پہونچی تو اونہون نے اپنے بہائی سے کہا اس وادی کو جا سوار
ہوکر اور اس شخص کو دیکھکر آ جو کہتا ہے مجھکو آسمان سے خبر آتی ہے اونکی بات سن پہر میرے پاس آ۔ وہ
روانہ ہوا یہانتک کہ مکہ مین آیا اور آپ کا کلام سنا پہر ابوذر پاس لوٹ کر گیا اور بولا مین نے اُس شخص
کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتون کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہین ہے ابوذر نے کہا اس
سے مجھکو تسکین نہین ہوئی پہر انہون نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہانتک کہ مکہ مین آئے
اور مسجد حرام مین داخل ہوئے وہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہا وہ آپ کو پہچانتے نہ تہے
اور انہون نے پوچہنا بہی مناسب نہ جانا یہانتک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے انکو دیکھا

اور سمجہا کہ کوئی مسافر ہے پہر اونکے پیچہے گئے لیکن کسینے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ صبح ہوگئی پہر وہ
اپنا توشہ اور مشک مسجد مین اوٹہا لائے اور سارا دن وہان رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک
نہ دیکہا پہر وہ اپنے سونے کی جگہ مین چلے آئے وہان حضرت علی گذرے اور کہا ابہی وہ وقت نہین آیا
جب اس شخص کو اپنا ٹہکانا معلوم ہو پہر اونکو کہڑا کیا اور اون کے ساتہہ گئے لیکن کسینے دوسرے سے
بات نہ کی یہانتک کہ تیسرا دن ہوا اوسدن بہی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے انکو اپنے ساتہہ کہڑا کیا
پہر کہا تم مجہسے کیون نہین کہتے جس لیے تم اس شہر مین آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجہہ سے عہد اور
اقرار کرتے ہو کہ مجہے راہ بتلاؤ گے تو مین کہتا ہون اونہون اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت
علی نے کہا وہ شخص سچے ہین اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہین اور تم صبحکو میرے ساتہہ چلنا اور اگر مین کوئی
خوف کی بات دیکہون گا جس مین تمہاری جان کا ڈر ہو تو مین کہڑا ہو جاؤنگا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے
اور جو مین چلا جاؤن تو تم بہی میرے پیچہے پیچہے چلے آنا جہان مین گہسون تم بہی گہس آنا ابوذر نے ایسا ہی
کیا اون کے پیچہے چلے یہانتک کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور ابوذر بہی
اون کے ساتہہ پہونچے پہر ابوذر نے آپکی باتین سنین اور اوسی جگہہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور انکو دین کی خبر کر یہانتک کہ میرا حکم تجہے پہنچے ابوذر نے
کہا قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین تو یہ بات (یعنے دین کی دعوت) مکہ والون کو پکار کر
سناؤنگا پہر ابوذر نکلے اور مسجد مین آئے اور چلاکر بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور
لوگون نے اونپر حملہ کیا اور اونکو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہان آئے اور ابوذر پر جہکے اور لوگون
سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہین جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار
کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دینگے) پہر ابوذر کو اون لوگون سے چہڑا لیا ابوذر نے
دوسرے روز پہر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آڑے آئے اور اونکو چہڑا لیا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِیْ اِلَّا ضَحِکَ **ترجمہ** جریر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے کبہی نہین روکا اندر آنے سے جب سے مین
مسلمان ہوا اور کبہی مجہے نہین دیکہا مگر آپ ہنسے (یعنے خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے) عَنْ

جرير قال ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا راني الا تبسم في وجهي
زاد ابن نمير في حديثه عن ابن ادريس ولقد شكوت اليه اني لا اثبت على الخيل فضرب
بيده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ مین نے آپ سے شکایت کی مین گہوڑے پر نہین جمتا آپ نے اپنا ہاتہہ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا اللہ
جمادے اسکو اور راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کر دے **عن** جرير قال كان في الجاهلية بيت
يقال له ذو الخلصة وكان يقال له الكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هل انت مريحي من ذي الخلصة والكعبة اليمانية والشامية فنفرت
اليه في مائة وخمسين من احمس فكسرناه وقتلنا من وجدنا عنده فاتيته فاخبرته
قال فدعا لنا ولاحمس **ترجمہ** جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانے مین ایک بتخانہ تہا یمن مین
جسکو ذو الخلصہ کہتے تہے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بہی اسکا نام تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے
فرمایا اے جریر تو مجہے بیفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کیطرف سے (یعنے اوسکو تباہ اور
برباد کر کہ لوگ شرک سے چہٹین) مین ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتہہ لیکر گیا اور ذو الخلصہ
کو توڑا اور جتنے لوگون کو وہان پایا قتل کیا پہر مین لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے
اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی **عن** جرير بن عبد الله البجلي قال قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا جرير الا تريحني من ذي الخلصة بيت لخثعم كان يدعى كعبة
اليمانية قال فنفرت اليه في خمسين ومائة فارس وكنت لا اثبت على الخيل فذكرت
ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فضرب يده في صدري فقال اللهم ثبته و
اجعله هاديا مهديا قال فانطلق فحرقها بالنار ثم بعث جرير الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم رجلا يبشره يكنى ابا ارطاة منا فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال له ما جئتك حتى تركناها كانها جمل اجرب فبرك رسول الله صلى الله عليه
وسلم على خيل احمس ورجالها خمس مرات **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا اے جریر تو مجہکو آرام نہین دیتا ذو الخلصہ سے جو بتخانہ تہا خثعم کا
(ایک قبیلہ ہے) اوسکو کعبہ یمانی بہی کہتے تہے جریر نے کہا مین ڈیڑہ سو سوار لیکر وہان گیا اور

مین گھوڑی پر نہین جمتا تہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ میری سینے پر
مارا اور فرمایا یا اللہ اسکو جمادے اور اسکو راہ دکھانیوالا راہ پایا ہوا کردے پھر جریر گئے اور ذوالخلصہ
کو انگار سے جلا دیا بعد اوسکے ایک شخص جسکا نام ابو ارطاۃ تہا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے
(خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہین مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جلکر کالا ہوگیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عن** اِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عبداللہ
بن عباس کی فضیلت کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخَلَاءَ
فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَ
فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین تشریف لے گئے مین نے آپکے لیے وضو کا پانی رکھا
جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کسنے رکھا ہے لوگون نے کہا یا مین نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا یا اللہ
اسکو سمجھدار کردے دین مین **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عبداللہ
بن عمر کی فضیلت کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ
إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ
حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى عَبْدَ اللّٰهِ
رَجُلًا صَالِحًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے خواب مین دیکھا میرے ہاتھ مین استبرق کا
ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور مین جنت کے جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا
مجھے اڑا کر وہان لے جاتا ہے یہ خواب مین نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا اونہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا مین عبداللہ کو سمجھتا ہون نیک آدمی ہے۔
عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا
قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَکُنْتُ اَنَامُ فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُ فِی النَّوْمِ کَاَنَّ مَلَکَیْنِ اَخَذَانِیْ فَذَھَبَا بِیْ اِلَی النَّارِ فَاِذَا ھِیَ مَطْوِیَّۃٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَھَا قَرْنَانِ کَقَرْنَیِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِیْھَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُھُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِیَھُمَا مَلَکٌ فَقَالَ لِیْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَنَامُ مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کیطرف لے گئے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہرا ہے کنوے کیطرح اور اوسپر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنوے پر ہوتی ہیں اوس میں کچھ لوگ ہیں جنکو میں نے پہچانا میں نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں یہ خواب میں نے حضرت حفصہ سے بیان کی اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے سالم نے کہا عبداللہ اوسکے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر اور تہجد پڑھتے تھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَمْ یَکُنْ لِیْ اَھْلٌ فَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِیْ اِلٰی بِئْرٍ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ انس بن مالک کی فضیلت **عَنْ** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ انس آپکا خادم ہے اسکے لیے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اوسکو اور جو تو دیوے اوسکو برکت دے اوس میں **عَنْ** اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ **ترجمہ**

وہی جو گذرا عن انس بن مالک یقول مثل ذلک ترجمہ وہی جو گذرا عن انس قال دخل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ہو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا
رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی آخر ما دعا لی بہ
ان قال اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری
خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے
دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور
برکت دے اوس میں عن انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقد ازرتنی بنصف خمارہا وردتنی بنصفہ فقالت یا رسول اللہ ہذا انیس ابنی اتیتک
بہ یخدمک فادع اللہ لہ فقال اللہم اکثر مالہ وولدہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر
وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم ترجمہ انس سے روایت ہے میری
ماں مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سربندھن کو پھاڑ کر اوس میں سے آدھی کی
ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھکو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت
کرے گا آپ اسکے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا
تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں عن انس بن مالک قال
مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی
یا رسول اللہ انیس فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت
منہا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الآخرۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں
باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پا چکا اور
ایک کی آخرت میں امید ہے عن انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
انا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطات علی امی فلما جئت
قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلۡتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰہِ لَوْ حَدَّثْتُ بِہٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُکَ یَا ثَابِتُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھ کو کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا ۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَیَّ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِہٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِیْ عَنْہُ اُمُّ سُلَیْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُھَا بِہٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اسکو کسی سے بیان نہیں کیا یہانتک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے ان سے بھی بیان نہیں کیا **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ عبد اللہ بن سلام کی فضیلت **عن** سَعْدٍ یَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ اِنَّہٗ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے **عن** قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ نَاسٍ فِیْھِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِیْ وَجْھِہٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَتَجَوَّزُ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُہٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَہٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَہٗ اِنَّکَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ کَذَا وَکَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَا یَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ رَاَیْتُنِیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ سَعَتَھَا وَعُشْبَھَا وَخُضْرَتَھَا وَوَسْطَ الرَّوْضَۃِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیَ ارْقَہْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَجَاءَنِیْ مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ وَصَفَ اَنَّہٗ رَفَعَہٗ مِنْ خَلْفِہٖ بِیَدِہٖ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَی الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ

لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی مین مدینہ مین تہا کچہ لوگون مین جن مین بعض صحابہ بہی تہے ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تہا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے جنتی ہے اوسنے دو رکعتین پڑہین پہر چلا مین بہی اوس کے پیچہے گیا وہ اپنے مکان مین گیا مین بہی اوس کے ساتہہ اندر گیا اور باتین کین جب دل لگ گیا تو مین نے اس سے کہا تم جب مسجد مین آئے تہے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنے تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہین چاہیے وہ بات کہنا جو نہین جانتا اور مین تجہہ سے بیان کرتا ہون لوگ کیون ایسا کہتے ہین مینے ایک خواب دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وہ خواب مینے آپ سے بیان کیا مین نے دیکہا مین ایک باغ مین ہون (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوسنے بیان کیا) اوس باغ کے بیچ مین ایک ستون ہی لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی بلندی پر ایک حلقہ ہی مجہہ سے کہا گیا اسپر چڑہ مین نے کہا مین نہین چڑہ سکتا پہر ایک خدمتگار آیا اوس نے میرے کپڑے پیچہے سے اٹہائے اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ہاتہہ سے مجہے پیچہے سے اوٹہایا مین چڑہ گیا یہانتک کہ اوس ستون کی بلندی پر پہونچ گیا اور حلقہ کو مین نے تہام لیا مجہہ سے کہا گیا اسکو تہامے رہو پہر مین جاگا اور وہ حلقہ اسوقت تک میرے ہاتہہ ہی مین تہا یہ خواب مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا وہ باغ اسلام ہی اور یہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبد اللہ بن سلام تہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَمُوتَ عَلَيْكَ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى **ترجمہ** قیس بن عباد نے کہا مین ایک جماعت مین تہا جسمین سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر بہی تہے اتنے مین عبداللہ بن سلام نکلے لوگون نے کہا یہ جنت والون مین سے ہین مین کہڑا ہوا اور مین نے اون سے کہا تمہارے باب مین لوگ ایسا ایسا کہتے ہین اونہون نے کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنا چاہیے جسکو وہ نہین جانتے مین نے خواب مین ایک ستون دیکہا جو ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکہا گیا اوس کے سر پر ایک حلقہ لگا تہا اوراوسکے نیچے ایک خدمتگار کہڑا تہا مجہ سے کہا گیا اسپر چڑہو مین چڑہا یہانتک کہ حلقہ کو تہام لیا پہر مین نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا عبداللہ مریگا اسی مضبوط حلقہ کو تہامے ہوے (یعنے دین اسلام پر)

عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَاْخُذْ فِيهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هٰهُنَا قَالَ فَاَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى اَتٰى بِي عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ فِي اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ

فَفِيْ طُرُقِ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ

ترجمہ خرشہ بن حر سے روایت ہے میں ایک حلقے میں بیٹھا تھا مدینہ کی مسجد میں وہاں پر ایک بوڑھا تھا خوب صورت معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا جسکو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اسکو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں اونکے ساتھ جاؤنگا اور اون کا گھر دیکھونگا پھر میں اون کے پیچھے ہوا وہ چلے یہانتک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکلجاویں پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنیکی انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جسکو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ انکو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انہوں نے کہا اللہ تعالی جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سورہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اوس نے کہا کھڑا ہو پھر اوس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اوسکے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اون میں جانا چاہا وہ بولا اون میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنے کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہانتک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں اوس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اسپر کیونکر چڑھوں اسکا سرا تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اوس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اوسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اوترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم رہیگا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)

باب فضائل حسان بن ثابتؓ حسان بن ثابتؓ کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) **عن** ابی ھریرۃ ان عمر مر بحسان وھو ینشد الشعر فی المسجد فلحظ الیہ فقال قد کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک ثم التفت الی ابی ھریرۃ فقال انشدک اللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قال اللھم نعم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت پر گذرے وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعر جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے اُن کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ مدد کر اوسکی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے **عن** ابن المسیب ان حسان قال فی حلقۃ فیھم ابوھریرۃ انشدک اللہ یا ابا ھریرۃ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشھد ابا ھریرۃ انشدک اللہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ایدہ بروح القدس قال ابوھریرۃ نعم **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابوہریرہ کو گواہ کر رہے تھے میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان اللہ کے رسول کیطرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے **عن** البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان بن ثابت اھجھم او ھاجھم وجبریل معک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عروۃ

بنِ الزُّبَيرِ اَنَّ حَسَّانَ بنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّن كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبتُهٗ فَقَالَت يَا ابنَ اُختِي دَعهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتین کین حضرت عائشہ سے مین نے انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تہا کافرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ **عَن** هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ مِثلَهٗ **عَن** مَسرُوقٍ قَالَ دَخَلتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِندَهَا حَسَّانُ بنُ ثَابِتٍ يُنشِدُهَا شِعرًا يُشَبِّبُ بِاَبيَاتٍ لَهٗ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ ۔۔۔ وَتُصبِحُ غَرثٰى مِن لُحُومِ الغَوَافِلِ

فَقَالَت لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَستَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسرُوقٌ فَقُلتُ لَهَا لِمَ تَاذَنِينَ لَهٗ يَدخُلُ عَلَيكِ وَقَد قَالَ اللّٰهُ وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبرَهٗ مِنهُم لَهٗ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَت فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ العَمٰى فَقَالَت اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَو يُهَاجِي عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین ام المومنین عائشہ کے پاس گیا اون کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تہے ایک شعر سنا رہے تہے اپنی غزل مین سے جو چند بیتون کی اونہون نے کہی تہی وہ شعر یہ ہے

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ ۔۔۔ وَتُصبِحُ غَرثٰى مِن لُحُومِ الغَوَافِلِ

پاک ہین اور عقل والی اُن پہ کچھ تہمت نہین ۔۔۔ صبحکو اوٹھتی ہین بھوکی غافلون کے گوشت سے

(یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین کیونکہ غیبت کرنا گویا اُسکا گوشت کہانا ہے حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہین ہے (یعنے تو لوگون کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیون آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکی شان مین فرمایا وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبرَهٗ مِنهُم لَهٗ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے جس شخص نے اون مین سے بڑا اوٹھایا بڑی بات کا (یعنے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا) اوس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت اون لوگون مین شریک ہے جنہون نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تہی پہر آپنے اُن کو حد ماری) حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندہا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تہا یا ہجو کرتا تہا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے **عَن** شُعبَةَ فِي هٰذَا الاِسنَادِ وَقَالَ قَالَت كَانَ يَذُبُّ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَم يَذكُر حَصَانٌ رَزَانٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** عَائِشَةَ

قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ + قَصِيْدَتَهُ هٰذِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حسان نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرا ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو اون میں سے اسطرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہی **شعر**

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچا زاد بھائی ہے اور تو اوسکی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جاوے گی کیونکہ میرے اور اسکی دادا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا اسکو بعد یہ شعر ہے۔

وَمَنْ وَلَدَتْ أَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ	كِرَامٌ وَلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیرے بڈھیوں کے پاس تو شرافت بھٹکی بھی نہیں **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

ثم ارسل الى حسان بن ثابت فلما دخل عليه قال حسان قد ان لكم ان ترسلوا الى هذا الاسد الضارب بذنبه ثم ادلع لسانه فجعل يحركه فقال والذى بعثك بالحق لافرينهم بلسانى فرى الاديم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعجل فان ابا بكر اعلم قريش بانسابها وان لى فيهم نسبا حتى يخلص لك نسبى فاتاه حسان ثم رجع فقال يا رسول الله قد خلص لى نسبك والذى بعثك بالحق لاسلنك كما تسل الشعرة من العجين قالت عائشة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هجاهم حسان فشفى واشتفى (قال حسان)

هجوت محمدا فاجبت عنه ... وعند الله فى ذاك الجزاء
هجوت محمدا برا تقيا ... رسول الله شيمته الوفاء
فان ابى ووالده وعرضى ... لعرض محمد منكم وقاء
ثكلت بنيتى ان لم تروها ... تثير النقع غايتها كداء
يبارين الاعنة مصعدات ... على اكتافها الاسل الظماء
تظل جيادنا متمطرات ... تلطمهن بالخمر النساء
فان اعرضتم عنا اعتمرنا ... وكان الفتح وانكشف الغطاء
والا فاصبروا لضراب يوم ... يعز الله فيه من يشاء
وقال الله قد ارسلت عبدا ... يقول الحق ليس به خفاء
وقال الله قد يسرت جندا ... هم الانصار عرضتها اللقاء
لنا فى كل يوم من معد ... سباب او قتال او هجاء
فمن يهجو رسول الله منكم ... ويمدحه وينصره سواء
وجبريل رسول الله فينا ... وروح القدس ليس له كفاء

ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو اُنکو زیادہ ناگوار ہے تیرون کی بوچھاڑ سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت پاس بھیجا جب حسان آپکے پاس آئے تو اُنہون نے کہا تمکو آگیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اُس شیر کو جو اپنے دُم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگون کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اُسکو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے

بہیجا ہین کافرون کو اس طرح پہاڑ ڈالون گا جیسے چمڑے کو پہاڑ ڈالتے ہین اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہین اور میرا بہی نسب
قریش ہی مین ہے تو وہ میرا نسب تجہے علیحدہ کر دین گے پہر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوس کے
لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجہے سے بیان کر دیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر
کر کے بہیجا مین آپ کو قریش مین سے ایسے نکال لون گا جیسے بال آٹے مین سے نکال لیا جاتا ہے حضرت
عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری
مدد کرتے رہین گے جبتک تو اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنون کے
دلون کو اور تباہ کر دیا کافرون کی عزتون کو حسان نے کہا (ان شعرون کو جو اوپر گذرے ہین اون کا ترجمہ
یہ ہے) [1] تو نے برائی کی محمد کی مین نے اوسکا جواب دیا اور اللہ تعالی اوسکا بدلہ دیگا [2] تو نے برائی
کی محمد کی جو نیک ہین پرہیزگار ہین اللہ تعالی کے رسول ہین وفاداری اون کی خصلت ہے [3] میرے
ماں باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہین [4] مین اپنی جان کو کہوؤن اگر تم نہ دیکہو
اوسکو کہ اڑا دیگا غبار کو کداء کے دونو جانب سے (کداء ایک گہاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر) [5] ایسی
اونٹنیان جو باگون پر زور کرین گی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑہتے ہونگے اون کے مونڈہون پر
وہ برچہے ہین جو باریک ہین پانیون کے پیاسے ہین [6] اور ہمارے گہوڑے دوڑتے ہوئے آوینگے اون کے
منہ عورتین پونچہتی ہین اپنے سربندہن سے [7] اگر تم ہمسے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لین گے اور فتح ہو جاویگی
اور پردہ اوٹہ جاویگا [8] نہین تو صبر کرو اوس دن کی مار کے لیے جسدن اللہ تعالی عزت دیگا جسکو چاہیگا
[9] اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک بندہ بہیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات مین کچہ شبہ نہین [10] اور
اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک لشکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جنکا کہیل کافرون سے مقابلہ کرنا
ہے [11] ہم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری مین ہین گالی گلوچ ہے کافرون سے یا لڑائی ہے یا ہجو
ہے کافرون کی جو کوئی تم مین ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اون کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب
برابر ہین جبرئیل اللہ کے رسول ہم مین ہین اور روح القدس جنکا کوئی مثل نہین

باب

مین فضائل ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت

عن

أبي هريرة قال كنت أدعو أمي إلى الإسلام وهي مشركة فدعوتها يوما فأسمعتني
في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أكره فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي
قلت يا رسول الله إني كنت أدعو أمي إلى الإسلام فتأبى علي فدعوتها اليوم فأسمعتني
فيك ما أكره فادع الله أن يهدي أم أبي هريرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم اهد أم أبي هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما
جئت فصرت إلى الباب فإذا هو مجاف فسمعت أمي خشف قدمي فقالت مكانك
يا أبا هريرة وسمعت خضخضة الماء قال فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها
ففتحت الباب ثم قالت يا أبا هريرة أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده
ورسوله قال فرجعت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته وأنا أبكي من الفرح قال
قلت يا رسول الله أبشر قد استجاب الله دعوتك وهدى أم أبي هريرة فحمد الله وأثنى
عليه وقال خيرا قال قلت يا رسول الله ادع الله أن يحببني أنا وأمي إلى عباده المؤمنين
ويحببهم إلينا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حبب عبيدك هذا
يعني أبا هريرة وأمه إلى عبادك المؤمنين وحبب إليهم المؤمنين فما خلق مؤمن
يسمع بي ولا يراني إلا أحبني **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا
تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایکدن میں نے اُس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اُس نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گذری
میں جناب رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض
کیا یارسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کیطرف بلاتا تہا وہ نہ مانتی تھی آج اوس نے آپ کے
حق میں وہ بات مجکو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہوکر نکلا حضرت
کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تہا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور
بولی ذرا ٹھیرا رہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا
اور جلدی سے اوڑہنی اوڑہی پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کوئی

برحق معبود نہین ہر سوا خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ حضرت محمد اسد کے بندی ہین اور اوس کے رسول ہین ابو ہریرہ نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اسد خوش ہو جایے اسد تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی مان کو ہدایت کی آپنے اسد کی تعریف اور اوسکی صفت کی اور بہتر بات کہی مین نے عرض کیا یا رسول اسد اسد عزوجل سے دعا کیجیے کہ میری اور میری مان کی محبت مسلمانون کے دلون مین ڈالدے اور اون کی محبت ہمارے دلون مین ڈالدے تب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یا اسد اپنے ان بندون کی یعنے ابو ہریرہ اور اون کی مان کی محبت اپنے مومن بندون کے دلون مین ڈالدے اور مومنون کی محبت اون کے دلون مین ڈالدے پھر کوئی مومن ایسا نہین پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اوس نے مجہ سے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُكْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِیْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِیْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ یَّنْسٰى شَیْئًا سَمِعَهٗ مِنِّیْ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ حَتّٰى قَضٰى حَدِیْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَیَّ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی حدیثین بہت بیان کرتے ہین اور اسد حساب لینے والا ہے (اگر مین جھوٹ بولتا ہون یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) مین ایک مسکین شخص تھا رسول اسد کی خدمت پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجرون کو بازارون مین معاملے کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالون کی حفاظت اور خدمت مین مصروف رہتے تھے تو رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھادے وہ جو مجہ سے سنیگا نہ بھولے گا مین نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہانتک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر مین نے اوس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگالیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِیْثُهٗ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الرِّوَایَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ اِلَى اٰخِرِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَلَا یُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ
عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ
يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ
جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا
اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى
إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم تعجب نہین کرتے ابو ہریرہ
میرے حجرے کی ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین سن رہی
تھی لیکن مین تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چلدیے اگر مین انکو پاتی تو انکا رد کرتی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتین نہین کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہ
نے کہا لوگ کہتے ہین ابو ہریرہ نے بہت حدیثین بیان کین اور اللہ تعالی جانچنے والا ہے اور یہہ بھی کہتے
ہین کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ کیطرح حدیثین بیان نہین کرتے اور مین تم سے اسکا سبب بیان
کرتا ہون میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت مین مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار
کے معاملون مین اور مین اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو مین حاضر رہتا اور
وہ غائب ہوتے اور مین یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم
مین اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اوسکو اپنے سینے مین لگاوے تو جو بات سنیگا وہ نہ
بھولیگا مین نے اپنی چادر بچھادی یہانتک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر مین نے اوس چادر کو سینے سے
لگا لیا اوس دن سے مین کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہین بھولا اور اگر یہہ دو آیتین نہ ہوتین جو قرآن مجید
مین اوتری ہین تو مین کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اون آیتون کا ترجمہ یہہ ہے جو لوگ چھپاتے ہین جو

ہمنے اتارین نشانیان اور ہدایت کی باتین اوپر لعنت ہے اخیر تک **عن** ابی ھریرۃ قال انکم تقولون ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثھم **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر والون کی فضیلت

عن عبید اللہ بن ابی رافع وھو کاتب علی فقال سمعت علیا وھو یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضۃ خاخ فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن بالمرأۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اھل مکۃ یخبرھم ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ھذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفیان کان حلیفا لھم ولم یکن من انفسھا وکان ممن کان معک من المھاجرین لھم قرابات یحمون بھا اھلیھم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ فیھم یدا یحمون بھا قرابتی ولم افعلہ کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب عنق ھذا المنافق فقال انہ قد شھد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزھیر ذکر الایۃ وجعلھا اسحاق فی روایتہ من تلاوۃ سفیان **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے وہ منشی تہی حضرت علی کے اونہون نے کہا مین نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو اور زبیر اور مقداد کو بہیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ مین جاؤ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لیکر آؤ ہم چلے گہوڑے دوڑاتے ہوے ناگاہ وہ عورت ہمکو ملی ہمنے اوس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہین ہمنے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے

اوتار پہر مین نے وہ خط اوس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس مین لکہا تہا
حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مکہ کے بعض مشرکون کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتون کا
ذکر تہا (ایک روایت مین ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی
اور مکہ کی روانگی سے کافرون کو مطلع کر دیا) آپنے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی
نہ فرمایے یارسول اللہ (یعنے فوراً مجہے سزا نہ دیجیے میرا حال سُن لیجیے) مین ایک شخص تہا قریش سے
ملا ہوا یعنے اونکا حلیف تہا اور قریش مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین جو ہین اون کے رشتہ
دار قریش مین بہت ہین جن کیوجہ سے اون کے گہر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو مین نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
سے ہی نہین مین بہی کوئی کام اون کا ایسا کر دون جس سے میرے ناتے والون کا بچاؤ ہو جاوے اور مین
نے یہ کام سوجہ سے نہین کیا کہ مین کافر ہو گیا ہون یا مرتد ہو گیا ہون نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان
ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چہوڑیے یا
رسول اللہ مین اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تو نہین
جانتا کہ اللہ تعالے نے بدر والون کو جہانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہونچین)
مین نے تمکو بخشدیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے
دشمن کو دوست مت بناؤ **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس
کو پکڑنا اور اسکا پردہ کہولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانون کے خلاف
مین ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بہی جائز ہے اگرچہ توبہ کرلے اور شافعی
کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کرین اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت مین
مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا مین اون سے مواخذہ ہُوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تہا انتہے ملخصاً **عن**
عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا
فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ
حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ

لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے حاطب کا ایک غلام اون کی
شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں
جاویگا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا **باب**
مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اون کی فضیلت **عَنْ** أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ
مِنَ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَإِنْ مِنْكُمْ
إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ
الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا **ترجمہ** ام مبشر سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاویگا یعنے جن لوگوں
نے بیعت کی اوس درخت کے تلے اونہوں نے کہا کیوں نہ جاوینگے یا رسول اللہ آپ نے اون کو جھڑکا انہوں نے
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا
یعنے پھر ہم نجات دینگے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو اون کے گھٹنوں کے بل اوس میں ؛
ف مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پلصراط پر سے گذریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے پر اچھے لوگ
پار اتر جاوینگے اور برے اوس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گر پڑیں گے **باب** مِنْ فَضَائِلِ
أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ ابوموسی اور ابوعامر اشعری کی فضیلت **عَنْ**
أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَقَالَ
لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى
وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ

فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَابْشِرَا فَاخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِي اِنَائِكُمَا فَافْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جا وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل سے اور فرمایا اس نے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینہ پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ نے انکو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انہوں نے انکو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا **عن** اَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ اِلَى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلَى اَبِي مُوسَى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ اَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُولُ لَهُ اَلَا تَسْتَحْيِي اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى اَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي انْطَلِقْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بھیجا اون کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالے نے اوسکو قتل کیا اور اوسکے لوگون کو شکست دی ابو موسی نے کہا مجھکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عامر کے ساتھہ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گھٹنے مین وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا اور اون کے گھٹنے مین جم گیا مین اون کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھکو بتلایا کہ اس شخص نے مجھکو قتل کیا اسی شخص نے مجھکو تیر مارا ابو موسی نے کہا مین نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا اوس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھہ موڑ کر بھاگا مین اوسکے پیچھے ہوا اور مین نے کہنا شروع کیا اے بیحیا کیا تو عرب نہین ہے تو ٹھیرتا نہین یہ سنکر وہ ٹھیر گیا پھر مین اوسکا مقابلہ ہوا اوس نے بھی وار کیا مین نے بھی وار کیا آخر مین نے اوسکو تلوار سے مارڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب تیر نکال لے مین نے اوسکو نکالا تو تیر کی جگہہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تہا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجیے ابو موسی نے کہا ابو عامر نے مجھکو لوگون کا سردار کردیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مرگئے جب مین لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپکے پاس گیا آپ ایک کوٹھری مین تھے بان کے ایک پلنگ پر جسپر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹھہ اور پسلیون پر بن گیا تھا مین نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا بھی حال بیان کیا اور مین نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھہ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخشدے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم اون کا نام تھا) یہان تک کہ مین نے آپ کے

دونون نعلون کی سفیدی دیکھی پہر فرمایا یا اسہ ابو عامر کو قیامت کیے دن بہت لوگون کا سردار کر یو میں نے عرض کیا یا رسول اسہ اور میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی آپنے فرمایا بخشدے یا اسہ عبد اسہ بن قیس کے اور یہ نام ہے ابو موسی کا اگناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کے مکان مین لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسی کے لیے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اشعری لوگون کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعریون کے آواز قرآن پڑہنے مین پہچان لیتا ہون جب وہ رات کو آتے ہین اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹہکانا بہی پہچان لیتا ہون اگرچہ دن کو اون کا ٹہکانا نہ دیکہا ہو جب وہ دن کو اوترے ہون اور انہی لوگون مین سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین ذرا ہمکو فرصت دو یا تہوڑا انتظار کرو یعنی ہم بہی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین (لوا پنے تئین دانائے اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجہتے ہین کہ یہ اکیلا نہین ہے بلکہ اوس کے ساتہہ اور لوگ ہین) **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین ان کی جورو بچون کا کہانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچہ اون سب کے پاس ہوتا ہے اوسکو ایک کپڑے مین اکہٹا کرتے ہین پہر آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین یہ لوگ میرے ہین اور مین اون کا ہون (یعنے مین اون سے راضی ہون اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہون) **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ ابو سفیان کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ

قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مسلمان ابوسفیان کیطرف دہیان نہین کرتے تہے نہ اوس کے ساتھ بیٹہتے تہے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تہا اور مسلمانون کا سخت دشمن تہا) ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتین مجہے عطا فرمایے آپنے فرمایا اچہا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربون مین حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی مین اسکا نکاح آپ سے کردیتا ہون آپنے فرمایا اچہا دوسری میری بیٹی معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایے آپنے فرمایا اچہا تیسری مجہکو حکم دیجیے کافرون سے لڑون جیسے اسلام سے پہلے مسلمانون سے لڑتا تہا آپ نے فرمایا اچہا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتون کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لیے کہ ابوسفیان جبات کا سوال آپ سے کرتا آپ ہان فرماتے اور قبول کرتے **ف** یہ آپکا حسن خلق تہا اور مصلحت بہی تہی کیونکہ ابوسفیان کافرون کا سردار رہا اوسکی تالیف قلب بہی ضرور تہی ہرچند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تہا مگر بعد کو شاید پختہ ہوگیا ہوگا اور جب آدمی اسلام لایا تو اوس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہوجاتے ہین اور آپنے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بہی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بہر حضرت سے لڑا کیا اور صدہا مسلمانون کو اوس نے شہید کیا اور اوسکے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المؤمنین خلیفہ برحق علی مرتضے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین مین ہزارون مسلمانون کا خون کیا اون کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈہایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو ایسی ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکہنے سے قلم کانپتا ہے پہر یزید کے بعد بہی سارے خلفاء بنی امیہ سوا عمر بن عبد العزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ نووی نے کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ ہجری مین اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپنے ۶ھ یا ۵ھ مین نکاح

فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے
کہا سلم کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب
اون کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بانی الاعکرمہ بن عمار ہے
اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع
کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحیی بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان
کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہے انتہے
مختصراً

باب من فضائل جعفر و اسماء بنت عميس واهل سفينتهم جعفر بن ابی طالب
اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والون کی فضیلت

عن ابی موسی قال بلغنا مخرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين اليه انا واخوان لي انا اصغرهما
احدهما ابو بردة والآخر ابو رهم اما قال بضعا واما قال ثلاثة وخمسين او اثنين
وخمسين رجلا من قومي قال فركبنا سفينة فالقتنا سفينتنا الى النجاشي بالحبشة فوافقنا
جعفر بن ابي طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا
ههنا وامرنا بالاقامة فاقيموا معنا قال فاقمنا معه حتى قدمنا جميعا قال فوافقنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فاسهم لنا او قال اعطانا منها وما قسم لاحد
غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا لمن شهد معه الا لاصحاب سفينتنا مع جعفر واصحابه
قسم لهم معهم قال فكان ناس من الناس يقولون لنا يعني لاهل السفينة نحن سبقناكم
بالهجرة قال فدخلت اسماء بنت عميس وهي ممن قدم معنا على حفصة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم زائرة وقد كانت هاجرت الى النجاشي فيمن هاجر اليه فدخل عمر
على حفصة واسماء عندها فقال عمر حين راى اسماء من هذه قالت اسماء بنت
عميس قال عمر الحبشية هذه البحرية هذه فقالت اسماء نعم فقال عمر سبقناكم
بالهجرة فنحن احق برسول الله صلى الله عليه وسلم منكم فغضبت وقالت كلمة
كذبت يا عمر كلا والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يطعم جائعكم

وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهٗ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاِنَّهٗ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا
الْحَدِيْثَ مِنِّيْ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے ہمنے یمن مین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے
تو ہم بھی آپکی طرف نکلے ہجرت کرکے مین تہا اور دو میرے چھوٹے بھائی تہے ایک کا نام ابو بردہ تہا اور
دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تہے تو ہم ایک کشتی مین سوار ہوئے
وہ کشتی حبش کیطرف چلی گئی جہان کا بادشاہ نجاشی تہا وہان ہمکو جعفر بن ابیطالب اور اون کے ساتھی
ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان بہیجا ہے اور فرمایا ہے یہان ٹہیرو تو تم بہی
ہمارے ساتھ ٹہیرو ابو موسی نے کہا ہم اونہی کے ساتھ ٹہیرے رہے یہانتک کہ ہم سب ملکر مدینہ کو آئے
اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تہا تو ہمارا حصہ لگایا وہان کی لوٹ مین سے اور
جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تہا اوسکو حصہ نہ ملا سوا ہمارے کشتی والون کو جو جعفر اور اون کے اصحاب
کے ساتھ تہے آپنے اون کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہمسے ہم تمسے پہلے ہجرت کرچکے تہے پہر اسماء بنت
عمیس جو ہمارے ساتھ آئین تہین ام المومنین حفصہ کی ملاقات کو انہون نے بہی ہجرت کی تہی نجاشی بادشاہ
حبش کیطرف اور ساتہیون مین حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہان اسماء موجود تہین حضرت عمر نے جب
اسماء کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے وہ بولی اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے
اسماء نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف تم سے یہ سنکر اسماء غصے ہوئین اور بولین اے عمر تمنے یہ غلط کہا ہرگز نہین قسم

خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہی تمہاری بہوکے کو کہانا دیتے اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے
آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک مین تہے یعنے کافرون کے ملک مین کیونکہ سوا نجاشی کے وہان کوئی
مسلمان نتہا اور وہ بہی اپنی قوم سے چہپکر مسلمان ہوا تہا صرف خدا کے لیے اور اوس کے رسول کے لیے اور
قسم خدا کی مین نہ کہانا کہاونگی نہ پانی پیون گی جب تک جو تم نے کہاہی اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہ کرون گی اور ہمکو حبش مین ایذا ہوتی تہی ڈربہی تہا مین اُسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے پوچہون گی قسم
خدا کی مین نہ جہوٹ بولون گی نہ بیراہ چلون گی نہ زیادہ کہون گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
تو اسمارنے عرض کیا ای نبی اللہ تعالی کے عمرنے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہین رکہتے تم سے
بلکہ اون کی اور اون کے ساتہیون کی ایک ہجرت ہی (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والون کی دو ہجرتین
ہین (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمارنے کہا مینے ابو موسی اور کشتی والون کو دیکہا
وہ گروہ گروہ میری پاس آتے اور یہ حدیث کو سنتے اور دنیا مین کوئی چیز اُنکو اتنی خوشی کی نتہی نہ اتنی بڑی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسمارنے کہا مینے ابو موسی کو دیکہا
وہ مجہسے دوہراتے تہی اسحدیث کو خوشی کے لیے (**باب** مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ
حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت **عَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ
اَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ
مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ
رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهْ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ **ترجمہ**
عائذ بن عمرو سے روایت ہی ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال پاس آیا اور یہی چند لوگ بیٹھے تہے انہون
نے کہا اللہ کی تلوارین خدا کے دشمن کے گردن پر اپنے موقع پر نہ پہونچین (یعنے یہ خدا کا دشمن مارا نگیا) ابو بکر
نے کہا تم قریش کے بوڑہے اور سردار کے حق مین ایسا کہتے ہو ابو بکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہین ابو سفیان
ناراض ہوکر اسلام سے قبول کرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا ای
ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگون کو (یعنے سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے
انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابو بکر اُن لوگون کے پاس گئے اور کہنے لگے اے

بہا ئیو ہین نے تمکو ناراض کیا وہ بولے نہیں اللہ تمکو بخشی ہمارے بہائی **ف** نووی نے کہا یہ اسوقت کا ذکر ہے جب ابو سفیان کافر تہا اور صلح کر کے مسلمانون مین آیا تہا اور اس مین فضیلت ہی سلمان اور اون کے ساتہیون کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکہنے کا **بَاب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ انصار کی فضیلت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُوْسَلِمَةَ وَبَنُوْحَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی یہ آیت جب دو گروہ نے تم مین سے قصد کیا ہمت ہاردینے کا اور اللہ مالک ہے اون دونون کا ہم لوگون کے باب مین اوتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ مین اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اوترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے اون دونون کا **ف** تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پہلی لفظ کے اوترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج مین سے اور بنو حارثہ اوس مین سے تہے اور یہ دونون قبیلے انصار کے مین جسوقت آپ احد کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیون کو اپنے ساتہ لیکر راہ سے پہر گیا اور ان دونون قبیلون نے بہی اسکا ساتہہ دینا چاہا پہر اللہ تعالیٰ نے اون کو بچا لیا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخشدے انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور پوتون کو **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلامون کے لیے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون اور عورتون کو شادی سے آتے دیکہا تو آپ سامنے کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنے انصار کو فرمایا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہو گی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اوس نے لوگون سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے تم سب لوگون سے زیادہ مجھکو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہین (کپڑا رکھنے کی یعنے میرے خاص معتمد اور اعتبار کی لوگ ہین) اور لوگ بڑہتے جاوینگے اور انصار گھٹتے جاوینگے تو قبول کرو اون کے نیک کو اور معاف کرو اون کے برے کو **عن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ **ترجمہ** ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھرون مین بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہون نے حضرت کو اپنے گھر مین اوتارا اور سب سے پہلے آپکی رفاقت کی) پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر مین بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر فضیلت دی اورونکو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ مین سے تھے) لوگون نے کہا تمکو فضیلت دی بہتون پر **عن** اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَ سَعْدٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ وَدَارُ بَنِی الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَاللّٰہِ لَوْ کُنْتُ مُؤْثِرًا بِھَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِھَا عَشِیْرَتِیْ **ترجمہ** ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھرون مین بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر مین انصار پر کسی کو اختیار

کرون تو اپنے کنبے والون کو اختیار کرون اور کوئی اون سے بہتر نہین ہے عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ
الْاَنْصَارِیِّ یَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ
بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ
قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ اَتَّهِمُ اَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا
لَبَدَاْتُ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ قَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ
الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوْا لِیْ حِمَارِیْ اٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِیْهِ سَهْلٌ
فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَعْلَمُ اَوَلَیْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ
فَحُلَّ عَنْهُ **ترجمہ** ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار
مین بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک
گھر مین بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا مین تہمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اگر مین جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہونچی اون کو رنج ہوا اور
کہنے لگے ہم چارون کے اخیر مین ہوئے میرے گدھے پر زین کسو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا
سہل کے بھتیجے نے اون سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ
آپ خوب جانتے ہین کیا تمکو یہ کافی نہین کہ چار مین سے چوتھے تم ہو یہ سنکر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کے زین کھولڈالنے کا عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ
سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بِمِثْلِ
حَدِیْثِهِمْ فِیْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ یَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مَجْلِسٍ عَظِیْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اُحَدِّثُكُمْ بِخَیْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ قَالُوْا
ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ فِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ

اَلْحَقُ اٰخِرُ الْاَرْبَعِ حِیْنَ سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَاَرَادَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِہٖ اِجْلِسْ اَلَا تَرْضٰی اَنْ سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَارَکُمْ فِی الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِیْ سَمّٰی فَمَنْ تَرَکَ فَلَمْ یُسَمِّ اَکْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰی فَانْتَهٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپنے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا بنو عبد اشہل لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر آپ نے فرمایا بنی نجار لوگوں نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج لوگوں نے کہا پھر کون آپنے فرمایا بنی ساعدہ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے یہ سنکر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انہوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ اون چاروں میں رکھا جنکو بیان کیا اور جن گھروں کو نہ بیان کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِیْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ فِیْ سَفَرٍ فَکَانَ یَخْدِمُنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اٰلَیْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُہٗ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ فِیْ حَدِیْثِهِمَا وَکَانَ جَرِیْرٌ اَکْبَرَ مِنْ اَنَسٍ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں جریر بن عبد اللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی جب کسی انصاری کے ساتھ ہونگا تو اسکی خدمت کرونگا اور جریر انس سے بڑے تھے

باب مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَیْنَةَ وَاَشْجَعَ وَمُزَیْنَةَ وَتَمِیْمٍ وَدَوْسٍ وَطَیِّءٍ غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کے بیان میں **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو بچالیا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْتِ قَوْمَکَ فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا **ترجمہ** آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے **عن** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ
لھا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم
سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا اما انی لم اقلھا ولکن قالھا اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالی نے بخشا مین یہ نہین
کہتا اللہ تعالی فرماتا ہے عن خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی صلوۃ اللھم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار
غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ ترجمہ خفاف بن ایماء غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک نماز مین دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنھون نے نافرمانی
کی اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی اور بخشدیا اللہ تعالی نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ
وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی حدیث صالح واسامۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذالک علی المنبر ترجمہ وہی اس مین یہ ہے کہ منبر پر آپ نے فرمایا
عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل حدیث ھؤلاء
عن ابن عمر عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار
ومزینۃ وجھینۃ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ
ورسولہ مولاھم ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ
اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا
کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہے ف یہ چند نام عرب کی قومون کے ہین یہ سچے مومن
اور محب رسول تھے عبداللہ کی اولاد سے بنو عبد العزی مراد ہین جو شاخ ہین غطفان کی آپ نے
انکا نام بنی عبداللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اون کے باپ کا نام بدل گیا (نووی)
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہین اور انکا حمایتی کوئی نہین سوا اللہ اور اسکے رسول کے **عن** سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِيْ بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ

ترجمہ وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيٍّ وَغَطَفَانَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحْسِبُهٗ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيْمٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہی اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لوٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم

وغیرہ) ٹوٹے مین ہی اور نامراد ہوے وہ بولا ہان آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وے (یعنے اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہین اون سے (یعنے بنی تمیم وغیرہ سے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الضَّبِّیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَجُهَیْنَةُ وَلَمْ یَقُلْ اَحْسِبُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَّالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزنیہ اور جہینہ بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہین ایک دوسرے کے عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَیْرٌ وَّفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ كُرَیْبٍ اَرَاَیْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اس صورت مین بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے مین ہے اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بہتر ہین اون سے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِیْ اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَیَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَیٍّ جِئْتَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس آیا انہون نے کہا سب سے پہلے صدقہ جسنے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کے سونہہ کو (یعنے خوش کر دیا) ان کو طی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) اسی کو تو لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَیْلُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْهَا فَقِیْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے طفیل اور اون کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بددعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہوئے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لیکر آ **عن** ابی زرعۃ
قال قال ابو ھریرۃ لا ازال احب بنی تمیم من ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم اشد امتی علی الدجال
قال وجاءت صدقاتھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا قال
وکانت سبیۃ منھم عند عائشۃ رض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقیھا
فانھا من ولد اسمعیل **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نے کہا میں ہمیشہ سے محبت رکھتا
ہون بنی تمیم سے تین باتون کی وجہ سے جو میں نے سنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ
فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہین میری امت مین دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہمارے
قوم کے صدقے ہین اور ایک عورت ان مین کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو
آزاد کردے یہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہے **عن** ابی ھریرۃ قال لا ازال احب
بنی تمیم بعد ثلاث سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا فیھم فذکر
مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال ثلاث خصال سمعتھن من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی تمیم لا ازال احبھم بعدہ وساق الحدیث بھذا المعنی
غیر انہ قال ھم اشد الناس قتالا فی الملاحم ولم یذکر الدجال **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس مین یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکون مین سب لوگون سے زیادہ لڑنے والے ہین اور دجال کا ذکر نہیں
ہے **باب** خیار الناس بہتر لوگ کون ہین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال تجدون الناس معادن فخیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اذا فقھوا وتجدون من خیر الناس فی ھذا الامر اکرھھم لہ قبل ان یقع فیہ
وتجدون من شرار الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگون کا حال بھی کانون کیطرح ہے (بعضی کان سونے کی ہے بعضی لوہے کی
ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کسیکا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیون مین
اسلام کی حالت مین بھی وہی ہین جو جاہلیت کی حالت مین بہتر تھے جب دین مین سمجھدار ہو جاوین اور
تم بہتر اوسکو پاؤگے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی

جو کفر مین مضبوط تہا وہ اسلام لانیکے بعد اسلام مین بہی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مراد یہ ہی کہ جو خلافت سی نفرت رکہی اوسی کی خلافت عمدہ ہو گی) اور تم سب سے برا اوسکو پاؤ گے جو دو رویہ ہوا ن کے پاس ایک منہ لیکر آوی اور اون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف** یعنے رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسیکام کا نہین کوئی اوسپر بہروسا نہین کرسکتا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قریش کی عورتونکی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيْمٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اون عورتون مین جو اونٹ پر سوار ہوئین نیک بخت عورتین ہین قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چہوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام ہانی سی آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انہون نے کہا کہ میرے بچے چہوٹے چہوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے روؤین اور چلاوین اور مین بڈہی بہی ہوگئی ہون اونٹ پر چڑہنے والی عورتون سے عرب کی عورتین مراد ہین معلوم ہوا کہ عورت مین بہی بڑی دو صفتین عمدہ ہین ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيْمٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہی کہ حضرت مریم بنت عمران کبہی اونٹ پر نہین چڑہین **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ

وَلِيَ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ
اَنَّهٗ قَالَ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی
ابوطالب کی بیٹی سے حضرت علی کی بہن سے نکاح کا پیام دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو گئی
اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں آخیر تک عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ
وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا

باب مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ رسول اللہ صلعم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی
بنا دینے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ
الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح
اور ابوطلحہ میں عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں ف پہلی حلف اس طرح ہوتی ایک دوسرے
کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اسکا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اوترا وارث
ناتے والے ہی ہیں لیکے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک
باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی) عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک

گے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی **باب** بیان ان بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امان لاصحابہ وبقاء اصحابہ امان للامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا **عن** ابی موسی قال صلینا المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتی نصلی معہ العشاء قال فجلسنا فخرج علینا فقال ما زلتم ھھنا قلنا یا رسول اللہ صلینا معک المغرب ثم قلنا نجلس حتی نصلی معک العشاء قال احسنتم او اصبتم قال فرفع راسہ الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسہ الی السماء فقال النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے ہمنے مغرب کی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر ہمنے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا آپکے ساتھ پڑہیں تو بہتر ہوگا پہر ہم بیٹھے رہے آپ باہر تشریف لائے آپنے فرمایا تم یہین بیٹھے رہے ہمنے عرض کیا جی ہان یا رسول ہمنے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑہی پہر ہمنے کہا اگر بیٹھے رہین یہانتک کہ عشا کی نماز بہی آپکے ساتھ پڑہین تو بہتر ہوگا آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹہیک کیا پہر آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھاتے پہر فرمایا تارے بچاؤ ہین آسمان کے جب تارے مٹ جاوینگے تو آسمان پر بہی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان پہٹ کر خراب ہو جاوے گا) اور مین بچاؤ ہون اپنے اصحاب کا جب مین چلا جاؤن گا تو میرے اصحاب پر بہی وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے (یعنے فتنہ اور فساد اور لڑائیان) اور میرے اصحاب بچاؤ ہین میری امت کے جب اصحاب چلے جاوینگے تو میری امت پر وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے۔

ف نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتین پیدا ہونگی دین مین نئی باتین نکلین گی فتنے ہون گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاری کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بیحرمتی ہوگی یہ سب باتین واقعہ ہوئین اور یہ حدیث معجزہ ہے آپکا **باب** فضل الصحابۃ ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من

النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ مِنْكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ
مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کریں گے آدمیوں
کے جھنڈ تو اون سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو
لوگ کہیں گے ہاں تو فتح ہوجاویگی انکی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو اون سے پوچھیں گے کہ کوئی
تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنے تابعین میں سے کوئی ہے لوگ
کہیں گے ہاں پھر اوس کی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کوئی ہے
تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو اون کی
فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی
کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا
هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ
لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى
مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا
هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ
هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں سے میرے زمانے کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ

پہر جو اون سے نزدیک ہین (یعنی تابعین) پہر جو اون سے نزدیک ہین (یعنے تبع تابعین) پہر ان تینون کے بعد وے لوگ آوین گے جنکی گواہی قسم سے پہلی ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول جو جمہور علماء ہین یہ ہی کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اگرچہ ایک ساعت ہہی وہ صحابی ہے اور حدیث مین تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فردا فردا ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت مین صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلی گی نہ عورتون کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس مین اختلاف ہی مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپکے اصحاب ہین اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہی جبتک کوئی آپ کا دیکہنے والا باقی رہا پہر دوسرا قرن جب تک ہو کہ صحابی کا کوئی دیکہنے والا باقی رہا پہر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکہنے والا باقی رہا اور قرن بعضون کے نزدیک ساٹہہ برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنے صحابہ کا ایک سو بیس برس تک ہا سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل ہین جو ۱۲۰ سنہ ہجری مین انتقال کیے اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک ہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہون گے جو گواہی کے ساتہہ قسم ہی کہاوین گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی کہ جو شہادت کے ساتہہ حلف کرے اوس کی شہادت مردود ہی اور مطلب حدیث کا یہ ہی کہ وہ جمع کرنے کا حلف اور شہادت کو تو کبہی حلف پہلے کرے گا کبہی شہادت (نووی مع زیادۃ) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِیْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَتَبْدُرُ يَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کون سے لوگ بہتر ہین آپنے فرمایا میرے قرن کے پہر جو اون سے نزدیک ہین پہر جو اون سے نزدیک ہین پہر وہ لوگ آوین گے جنکی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تہے اس وقت لوگ ہمکو منع کرتے تہے گواہی اور قسم ساتہہ کرنے سے **عن** مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِی الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میری قرن کے ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جسمیں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اوس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسری کا بھی آپ نے ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور موٹاپے پر مرینگے گواہی دینگے گواہی چاہے جانے سے پہلے **فائدہ** نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے اور برائی اوسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اوسکی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھاوے اور پیوے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کرینگے اور دعوی کرینگے اون اوصاف کا جو اون میں نہ ہوں گی یا مال بہت اکھٹا کرینگے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اوس حدیث کے جسمیں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو بوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اوس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخوست سے پہلے دیجاوے اور تعریف کی حدیث اوس شہادت کے باب میں ہے جسکا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اوسکا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اوس سے بیان کیجاوے اوس کا حق بچانے کے لیے اسیطرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہے مختصرا) **عن** أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُتَّمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ **ترجمہ**

وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ پھر وہ لوگ پیدا ہون گے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے خائن ہون گے امانت داری نہ کرینگے
نذر کرین گے لیکن پوری نہ کرینگے اون مین موٹاپا پھیلے گا **عن** شُعبۃ بھٰذا الاسناد وفی حدیثھم
قال فلا ادری اذکر بعد قرنہ قرنین او ثلاثۃ وفی حدیث شبابۃ قال سمعت زھدم
ابن مضرب جاءنی فی حاجۃ علی فرس فحدثنی انہ سمع عمران بن حصین وفی حدیث یحیی
وشبابۃ ینذرون ولا یفون وفی حدیث بھز یوفون کما قال ابن جعفر **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھٰذا الحدیث خیر ھٰذہ الامۃ
القرن الذی بعثت فیھم ثم الذین یلونھم زاد فی حدیث ابی عوانۃ قال واللہ اعلم
اذکر الثالث ام لا بمثل حدیث زھدم عن عمران وزاد فی حدیث ھشام عن قتادۃ
ویحلفون ولا یستحلفون **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قسم کھاوینگے بن قسم دلائے
عن عائشۃ قالت سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس خیر قال القرن
الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون لوگ بہتر ہین آپ نے فرمایا وہ قرن جسمین مین ہون پھر
دوسرا پھر تیسرا **ف** انہی تین قرنون کو قرون ثلثہ کہتے ہین پس جو فعل یا قول دین مین ان زمانون
مین نہ تھا وہ بدعت ہی کیونکہ اون کے بعد پھر گمراہی اور فساد کا زمانہ ہی بعد کے لوگون کا ایسا اعتبار نہین
کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہی اوپر
مجموع کے پس یہ ضرور نہین کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگون سے
افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی مین ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہین جنکو تبع تابعین
پر فضیلت ہی اور حدیث سے یہ بھی غرض نہین ہے کہ ان قرنون کے بعد سب لوگ بری ہون گے اسلیے کہ ہر ایک
قرن مین امت محمدی اچھے لوگون سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث مین ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہلحدیث اور قرآن کا ہے اللہ رحمت کرے انپر اور ہمکو دنیا اور آخرت مین
اسی گروہ مین شامل رکھے **باب** بیان لا یبقی علی الناس مائۃ سنۃ احد ممن ھو
موجود الاٰن صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوۃ العشاء فی آخر حیاتہ فلما سلم قام

فَقَالَ اَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِىْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی اخیر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہیگا۔ عبداللہ بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں اون میں سے کوئی نہ رہیگا یعنے یہ قرن تمام ہو جاویگا **ف** اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہیگا اور قیامت آجاویگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے اخیر صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح سنہ ۱۱۰ ہجری میں گذر گئے نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیگے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنی ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونیکا دعوی کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ایسا ہی منقول ہے واللہ اعلم **عَنِ** الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالی کی کوئی جان ایسی نہیں یعنے آدمیوں میں جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور

وہ زندہ رہی) **عن** ابن جریج بھذا الاسناد ولم یذکر قبل موتہ بشھر **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک قبل موتہ بشھر او نحو ذلک ما من نفس منفوسۃ الیوم یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ذلک وفسرھا عبد الرحمن قال نقص العمر **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جان آج کے دن ہے اسپر سو برس نہ گذرینگے کہ وہ مر جاویگی۔ عبدالرحمن نے اسکی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے **عن** سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سعید قال لما رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک سالوہ عن الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گذرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہیگا **ف** یعنی اسوقت جتنے لوگ ہیں اون کی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی کیونکہ موت بھی سب کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبری نہیں اور قیامت کبری کب آویگی اوسکا علم سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ تبلغ مائۃ سنۃ فقال سالم تذاکرنا ذلک عندہ انما ھی کل نفس مخلوقۃ یومئذ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئیگا سالم نے کہا ہمنے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اُس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپنے یہ حدیث فرمائی) **باب** تحریم سب الصحابۃ صحابہ کو برا کہنا حرام ہے **ف** نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اوسکو سزا دیجاوے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جاوے (انتہے مختصرا) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل

اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو اون کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا **ف** کیونکہ اونہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی ترقی اون کی تائید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہونچ سکتا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَبَیْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَیْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِیْ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے انکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اُن کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا **عن** الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ وَّاَبِیْ مُعَاوِیَةَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَوَکِیْعٍ ذِکْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

مِنْ فَضَائِلِ اُوَیْسٍ الْقَرَنِیِّ اویس قرنی کی فضیلت **ف** اُن کا نام اُویس بن عامر ہے یا اویس بن مالک یا اویس بن عمرو کنیت اونکی ابو عمرو تھی صفین کے جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کیطرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلعم کے زمانے مبارک میں موجود تھے اور اسلام لاچکے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیئے تابعین میں انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے **عن** اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْکُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰی عُمَرَ وَفِیْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ یَسْخَرُ بِاُوَیْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِیِّیْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّهٗ قَدْ کَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِیَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس آئے اون میں ایک شخص تھا جو اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیا اللہ میں

سے ہین اور اویس اپنا حال چھپاتے رہتے تھے تو ذہبی نے کہا عارفون کا یہی طریقہ ہے حضرت عمر نے کہا یہان قرن کا
بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص
آویگا یمن سے اوسکا نام اویس ہے اور وہ یمن مین کسیکو نہ چھوڑیگا (اپنے عزیزون مین سے) سوا اپنی مان کے
اُسکو برص کی سفیدی ہوگئی تھی تو اُس نے اللہ تعالی سے دعا کی اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اوس کے
بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم مین سے اُسکو ملے تو اپنے لیے دعا کراوے اُس سے **عن**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین مین ایک شخص ہے جسکو اویس کہتے
ہین اوسکی ایک مان ہے اور اسکو سفیدی تھی تم اوس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے **عن** اُسَيْرِ بْنِ
جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ
عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ
وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ
فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا
قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ
فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ
مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ
اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ
قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا
بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ

عَلٰی وَجْهِهٖ قَالَ اُسَیْرٌ وَکِسْوَتُهٗ بُرْدَةٌ فَکَانَ کُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ هٰذِهِ
الْبُرْدَةُ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو
ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ اون سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر
بھی کوئی شخص ہے یہانتک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام اویس بن عامر ہے اُنہوں
نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلے سے ہو اونہوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو اُنہوں نے کہا
ہاں پوچھا تمکو برص تہا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اُنہوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے اُنہوں
نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تمہارے پاس
اویس بن عامر آویگا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اوسکو برص
تہا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے اوسکا یہ حال ہو کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھے
تو خدا اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہو سکے دعا کرانا اوس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے
اُویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے اون سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو اونہوں نے
کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تمکو لکہدوں کوفہ کے حاکم کے نام اونہوں نے کہا مجھکو خاکساروں
میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت
عمر سے ملا حضرت عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ اون کے
گھر میں اسباب کم تہا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
آپ فرماتے تھے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد کی
ہے پہر قرن میں سے اوسکو برص تہا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے جس کے
ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے
تیرے لیے تو دعا کرا اوس سے وہ شخص یہ سُنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے
کہا تو ابھی نیک سفر کرکے آرہا ہے (یعنے حج سے) میرے لیے دعا کر پہر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو
اویس نے بہی جواب دیا پہر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اویس نے اوس کے لیے دعا
کی اوسوقت لوگ اویس کا درجہ سمجھے وہ وہاں سے سیدہے چلے اسیر نے کہا اون کا لباس ایک چادر تہا
جب کوئی آدمی اونکو دیکہتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آیا **باب** وَصِیَّةٌ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَھْلِ مِصْرَ مصر والون کا بیان عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِیْعَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَیْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ یَتَنَازَعَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجَ مِنْھَا

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہان قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر مین اُسکا رواج بہت تہا) وہان کے لوگون سے بہلائی کرنا کیونکہ اونکا حق ہے تمپر اور اون کا ناتا بہی ہے تمسے (اسلیے کہ حضرت ہاجرہ اسمعیل علیہ السلام کی مان مصر کی تہین) اور وہ مان ہین عرب کی) جب تم دو شخص کو وہان دیکہو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوے تو وہان سے بہاگو۔ پہر ابوذر نے دیکہا کہ ربیعہ اور عبد الرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہین تو ابوذر وہان سے نکل گئے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون سے دامادی کا بہی رشتہ ہے اور وہ رشتہ یہ تہا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی مان ماریہ قبطیہ مصر کی تہین

باب فَضْلِ اَھْلِ عُمَانَ عمان والون کی فضیلت (عمان ایک شہر ہے بحرین مین)

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ عُمَانَ اَتَیْتَ مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ **ترجمہ** ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بہیجا عرب کے کسی قبیلہ کیطرف اون لوگون نے اُسکو برا کہا اور مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجہہ برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہان کے لوگ اچہے ہین)

باب ذِکْرِ کَذَّابِ ثَقِیْفٍ وَّمُبِیْرِھَا ثقیف کے جہوٹے اور ہلاکو کا بیان **ف** ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین آپنے فرمایا تہا کہ اوس مین

ایک کذاب پیدا ہوگا یعنے جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعوی کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس مختار نے اچھی کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر اور ابن سعد اور قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا اخیر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا دوسرا ملا کو یعنے لوگون کو مارنیوالا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزارون کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بیحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا عن ابی نوفل قال رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ ابن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المراۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا ولم یراجعہا **ترجمہ** ابو نوفل سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی طرف راہ ہے) قریش کے لوگ انپر سے گذرتے تھے اور اور لوگ بھی (اون کو حجاج مردود نے سولی دیکر اوسی پر رہنے دیا تھا) یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر بھی انپر سے نکلے وہان کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیک ابا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبد اللہ بن الزبیر کی خبیب ان کے

بڑے بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکیر بھی اون کی کنیت ہی السلام علیک ابا خبیب
السلام علیک ابا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو
تمکو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تمکو منع کرتا تھا اس سے (یعنے خلافت اور حکومت اختیار کرنے
سے) **فائدہ** اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج
مین ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور اُن کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم
خدا کی مین جہانتک جانتا ہون تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے
والے تھے قسم خدا کی وہ گروہ جسکی برے تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ انہون نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا
گروہ ہے اور ایک روایت مین صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے) **ف** نووی نے کہا عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ
بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہین کیا اس مین عبد اللہ بن عمر کی بہی منقبت
نکلی اور غرض عبد اللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبد اللہ بن زبیر کی مشہور کی ہین وہ غلط ہین
اور لوگون پر اونکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج
اور اُس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہین کہ عبد اللہ
زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد مین اُنکو سخی لکھا ہے **ف** یہ خبر عبد اللہ بن عمر کی حجاج
کو پہونچی اوس نے اونکو سولی پر سے اتروا لیا اور یہود کے مقبرہ مین پھنکوا دیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس
سے کیا ہوتا ہے انسان کہین بھی گرے پر اوس کے اعمال اچھے ہونا ضرور ہے) پھر حجاج نے اُنکی مان اسما
بنت ابی بکر کو بلا بھیجا اُنہون نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی
ہو تو آؤ ورنہ مین ایسے شخص کو بھیجونگا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لا دے (خدا سمجھے اوس مردود سے جس نے
ابو بکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) اُنہون نے جب بھی آنے سے انکار
کیا اور کہا قسم خدا کی مین تیرے پاس نہ آؤنگی جب تک تو میرے پاس اُسکو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچ
مجھکو لا دے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہانتک کہ اسما کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی مین نے کیا کیا اللہ تعالی کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق
عبد اللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تہا) اسما نے کہا مین نے دیکھا تو نے عبد اللہ بن زبیر کی
دنیا بگاڑی اور اُس نے تیری آخرت بگاڑی مین نے سنا ہے تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی مین دو کمر بند والی ہون ایک کمر بند مین تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا کھانا
اوٹھاتی تہی کہ جانور سا اوسکو نہ کھالین اور ایک کمر بند وہ تہا جو عورت کو درکار رہی ہی اسما نے اپنی کمر بند کو پہاڑ
کر اوس کے دو ٹکڑے کر لیے تہے ایک سے تو کمر باندہتی تہین اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر کے لیے تو یہ فضیلت تہی اسما کی جسکو حجاج مردود عیب سمجہتا تہا اور عبد اللہ بن الزبیر
کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تہا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
سے بیان کیا تہا کہ ثقیف مین ایک جہوٹا پیدا ہوگا اور ایک ظالم تو جہوٹے کو تو ہمنے دیکھہ لیا اور ظالم کو مین
نہین سمجہتی سوا تیرے کسی کو یہ سنکر حجاج کہڑا ہوا اور اسما کو کچہ جواب نہ دیا **باب** فضل فارس
فارس والون کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان
الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا ثریا پروین کو کہتے ہین یعنے
وہ چہوٹے چہوٹے تارے جو گچہے کیطرح معلوم ہوتے ہین وہ زمین سے نہایت دور ہین اون کے بُعد کا اندازہ
براہین ہندسی سے بہی نہین ہو سکتا تو بہی فارس کا ایک آدمی اوسے لے جاتا یا لے لیتا **عن**
ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ
الجمعۃ فلما قرأ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم قال من ھؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سألہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال وفینا سلمان الفارسی
قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند
الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
بیٹھے تہے اتنے مین سورہ جمعہ اوتری جب آپنے یہ آیت پڑہی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے پاک ہے وہ خدا
جسنے پیغمبر بہیجا عرب کیطرف اور اور دن کیطرف جو ابہی عرب سے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یہ لوگ
کون ہین جو عرب کے سوا ہین یا رسول اللہ آپنے اوسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ اوسنے ایک بار یا دو بار یا تین
بار پوچہا اوسوقت ہم لوگون مین سلمان فارسی بہی بیٹھے ہوئے تہے آپنے اپنا ہاتہہ اون پر رکہا اور فرمایا
اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بہی اون کی قوم مین سے کچہ لوگ اوس تک پہونچ جاتے **ف** سراج الوہاج
مین ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

پر استدلال کیا ہی اور یہ استدلال ضعیف ہی کس لیے کہ حدیث مین اہل فارس کی فضیلت مذکور ہی یعنی سلمان کی قوم کی اور امام کی اصل کابل سے ہی اور کابل بلاد فارس مین نہین ہے علاوہ اسکی حدیث مین رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہی البتہ اسحدیث مین فضیلت ہی ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما کی کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہین اور اُنہون نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کو حاصل کرنے مین مہینون کی راہ کا سفر کرنے کی تو گویا دین کو ثریا سے اُنہون نے لیا جو زمین سے نہایت دور ہی اور فقہا اور اہل الرای مین سے کسی نے سنت کو حاصل کرنے کو لیے اتنی مشقت نہین اُٹھائی پس اسحدیث کا مصداق اگر خدا چاہے تو ائمہ حدیث ہین اور جماعت سنت سلف اور خلف رضی ہو اسد ان سے انتہے

باب

قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً آدمیون کی مثال اونٹون کے ساتھ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً **ترجمہ** عبداسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تم آدمیون کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹون مین ایک ہی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہین ملتا اسیطرح عمدہ مہذب عاقل نیک نیکبخت خوش اخلاق یا صالح اور پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیون مین ایک آدمی بھی نظر نہین آتا ہے

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْاٰدَابِ

کتاب نیکی اور سلوک اور ادب کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَفِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اسد سب لوگون مین کس کا زیادہ حق ہے مجھپر سلوک کرنے کے لیے آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپ نے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیری مان کا وہ بولا پھر کون آپنے فرمایا تیرے باپ کا (آپنے مان کو مقدم کیا کس لیے کہ مان بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پیٹ میں جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا

بیماری دکھ مین پھر لینا حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علما نے کہ مان مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے مین
اور بعضون نے دونون کو برابر کہا ہے اور صواب مان کی تقدیم ہے **ف** نووی نے کہا سلوک کرنے مین
ناتے وارون کی ترتیب یہ ہے پہلے مان پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بھائی بہن پھر اور
محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر
پھر وہ ناتے والے جو محرم نہین جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے
پھر غلام پھر ہمسائے انتہے **عن** أبي هريرة قال قال رجل يا رسول الله من أحق الناس
بحسن الصحبة قال أمك ثم أمك ثم أمك ثم أباك ثم أدناك أدناك **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حقدار ہے نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا مان پھر
مان پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو **عن** أبي هريرة قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه
وسلم فذكر بمثل حديث جرير وزاد فقال نعم وأبيك لتنبأن **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر ہو پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کھانا
مقصود نہین ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا) **عن** ابن شبرمة بهذا
الإسناد في حديث وهيب من أبرّ وفي حديث محمد بن طلحة أي الناس
أحق مني بحسن الصحبة ثم ذكر بمثل حديث جرير **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد الله
ابن عمرو قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم يستأذنه في الجهاد فقال أحي
والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے مان باپ
زندہ ہین وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو انہی مین جہاد کر **ف** یعنی انہی کی خدمت کر نووی نے
کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علما نے
کہا یہ اس حالت مین ہے جب والدین مسلمان ہون اور جو کافر ہون تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضرور
نہین ہے اسیطرح جب حالت مین کافر سامنے آجاوین اسوقت بھی اجازت ضرور نہین ہے **عن**
عبد الله بن عمرو بن العاص يقول جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر بمثله
قال مسلم أبو العباس اسمه السائب بن فروخ المكي **عن** حبيب بهذا الإسناد مثله

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابایعک علی الھجرۃ والجھاد ابتغی الاجر من اللہ قال فھل من والدیک احد حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ قال نعم قال فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مین آپسے بیعت کرتا ہون ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہون آپنے فرمایا تیرے ماں باپ مین سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونون زندہ ہین آپنے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اون سے **باب** تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کان جریج یتعبد فی صومعۃ فجاءت امہ قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفۃ ابی ھریرۃ لصفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حین دعتہ کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا ثم رفعت راسھا الیہ تدعوہ فقالت یا جریج انا امک کلمنی فصادفتہ یصلی فقال اللھم امی وصلاتی قال فاختار صلاتہ فرجعت ثم عادت فی الثانیۃ فقالت یا جریج انا امک فکلمنی قال اللھم امی وصلاتی فاختار صلاتہ فقالت اللھم ان ھذا جریج وھو ابنی وانی کلمتہ فابی ان یکلمنی اللھم فلا تمتہ حتی تریہ المومسات قال ولو دعت علیہ ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیرہ قال فخرجت امراۃ من القریۃ فوقع علیھا الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الدیر قال فجاءوا بفؤسھم ومساحیھم فنادوہ فصادفوہ یصلی فلم یکلمھم قال فاخذوا یھدمون دیرہ فلما رای ذلک نزل الیھم فقالوا لہ سل ھذہ قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوک فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلک منہ قالوا نبنی ما ھدمنا من دیرک بالذھب والفضۃ قال لا ولکن اعیدوہ ترابا کما کان ثم علاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے جریج ایک عابد تھا بنی اسرائیل مین عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ مین اتنے مین اوسکی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابوہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اوسکی ماں نے

اپنا ہاتھہ ابرو پر رکہا اور سر اٹہایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج مین تیری ماں ہون مجہہ سے بات کر جریج اسوقت نماز مین تہا وہ بولا (اپنے دل مین) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون پہر وہ اپنی نماز مین رہا اوسکی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پہر آئی اور بولی ای جریج مین تیری ماں ہون مجہسے بات کر وہ کہنے لگا ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون آخر وہ نماز پڑہے گئے وہ بولی یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے مین نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنیسے انکار کیا یا اللہ مت ماریو اسکو جب تک بدکار عورتون کو نہ دیکہہ لیوے آپنے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ مین پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اُس نے صرف اسیقدر دعا کی کہ بدکار عورتون کو دیکہے) ایک چرواہا تہا بہیڑون کا جو جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا تو گاؤن سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اوسپر چڑہ بیٹہا اُسکو پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنی لوگون نے اوس سے پوچہا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ مین جو رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور پہاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی وہ نماز مین تہا (اوس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکہا تو اوترا لوگون نے اُس سے کہا اُس عورت سے پوچہہ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتہہ پہیرا اور پوچہا تیرا باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ بہیڑون کا چرواہا ہے جب لوگون نے بچے سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہمنے تیرا گرایا ہے وہ سونے چاندی سے بنا دیتے ہین جریج نے کہا نہین مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تہا پہر چڑہ گیا اوسکے اوپر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یتکلم فی المھد الا ثلثۃ عیسی بن مریم علیہ السلام وصاحب جریج وکان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعۃ فکان فیھا فاتتہ امہ وھو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ وھو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلاتی فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فقالت اللھم لا تمتہ حتی ینظر الی وجوہ المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادتہ وکانت امرأۃ بغی یتمثل بحسنھا فقالت ان شئتم لافتننہ لکم قال فتعرضت لہ فلم یلتفت الیھا فاتت راعیا کان یاوی الی صومعتہ فامکنتہ من نفسھا فوقع علیھا فحملت فلما ولدت قالت ھو من جریج فاتوہ فاستنزلوہ

فهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك
فقال أين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى أصلي فصلى فلما انصرف أتى الصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من أبوك قال فلان الراعي قال فأقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون
به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا أعيدوها من طين كما كانت ففعلوا و
بينا صبي يرضع من أمه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت أمه
اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي وأقبل إليه فنظر إليه فقال اللهم لا
تجعلني مثله ثم أقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني أنظر إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه بإصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال و
مروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل
فقالت أمه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر إليها فقال اللهم اجعلني
مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل
ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الأمة وهم يضربونها ويقولون
زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال
إن ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وإن هذه يقولون لها زنيت
ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا جھولے میں (یعنے چھٹپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہہ ہے کہ وہ ایک عابد مرد تھا سواوس نے
ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا اوسکی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج وہ بولا
اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اوس کی ماں پھر گئی جب دوسرا
دن ہوا تو پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر
نماز ہی میں رہا اوسکی ماں بولی یا اللہ اسکو موت مار یو جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل
نے جریج کا اور اسکی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی
سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈالدوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن

جریج نے اُس طرف خیال بہی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادتخانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا اور
اجازت دی اُسکو اپنے سے صحبت کرنے کی اوس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج
کا ہے لوگ یہ سُنکر جریج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اوترا اور اُسکا عبادتخانہ گرا دیا اور اُسکو مارنے لگے وہ بولا
کیا ہوا اُنہوں نے کہا تو نے زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بہی جنی تجہ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے
لوگ اوسکو لائے جریج نے کہا ذرا مجہکو چہوڑو مین نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور
اوس کے پیٹ کو ایک ٹہونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلانا چرواہا یہ سُنکر لوگ دوڑے
جریج کیطرف اور اُسکو چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادتخانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہین وہ بولا
نہین مٹی سے پہر بنا دو جیسا تہا لوگون نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تہا جو اپنی ماں کا دودہ پی رہا تہا اتنے مین
ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستہری پوشاک والا اوسکی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچے نے یہ سنکر
چہاتی چہوڑ دی اور اوس سوار کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ مجہکو ایسا نہ کرنا پہر چہاتی مین جہکا اور دودہ پینے
لگا ابوہریرہ نے کہا گویا مین حضرت کو دیکہہ رہا ہون اور حضرت اُس بچے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے اس
طرح پر کہ کلمہ کی اُنگلی اپنے موہنہ مین ڈالکر چوستے تہے حضرت نے فرمایا پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جسکو
مارتے جاتے تہے اور کہتے تہے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتی تہی اللہ مجہے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا
وکیل ہے بچہ کی ماں یہ دیکہکر بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کیطرح نہ کیجیو یہ سنکر بچے نے دودہ پینا چہوڑ دیا
اور اُس لونڈی کیطرف دیکہا اور کہنے لگا یا اللہ مجہکو اس لونڈی کیطرح کیجیو اُسوقت ماں اور بیٹے
مین گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سرمُنڈے جب ایک شخص اچہی صورت کا نکلا اور مین نے کہا یا اللہ میرے بیٹے
کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجہکو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہین اور کہتے جاتے ہین تو نے
زنا کی چوری کی تو مین نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجہکو اسکی طرح کرنا یہ کیا بات
ہے بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تہا مین نے دعا کی یا اللہ مجہکو اُس کیطرح نہ کرنا اور اُس لونڈی پر لوگ
تہمت کرتے ہین کہتے ہین تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو مین نے کہا یا اللہ
مجہکو اوسکی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتہ
نیکی کرنے کی فضیلت دوسرے ماں کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے چوتہے یہ کہ
جب دو امر جمع ہون تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچوین یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی اپنے دوستون کے

لیے راہ نکال دیتا ہی اور دعا کے وقت نماز پڑہنا اور نماز سی پہلے وضو کرنا مستحب ہی اور وضو سمجہہ پہلی امتون میں
بہی تہا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا انتہی مختصرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ
عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جو اپنی
ماں باپ کو بوڑہا پاوے دونون کو یا ایک کو اون مین سے پہر جنت مین نہ جاوے (اون کی خدمت گذاری کر کے)
عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ
ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا
ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** وہی مضمون ہی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ صِلَةِ
اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ ماں باپ کے دوستون کے ساتہہ سلوک کرنے کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهٗ بِطَرِیْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهٗ عَلٰی حِمَارٍ
كَانَ یَرْكَبُهٗ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ
اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ
اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ مین عبداللہ نے اوسکو سلام کیا اور جس گدہی پر خود سوار
ہوتے تہے اوسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تمسے نیکی کرے گنوار
تہوڑے مین خوش ہو جاتے ہین اوسکو اسقدر دینا کیا ضرور تہا عبداللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تہا
عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بڑی نیکی یہہ ہے
کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون سے سلوک کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون کے ساتہہ احسان کرے **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ

وعمامة تشد بها راسه فبينا هو يوما على ذلك الحمار اذ مر به اعرابي فقال الست ابن فلان ابن فلان قال بلى فاعطاه الحمار وقال اركب هذا والعمامة قال اشدد بها راسك فقال له بعض اصحابه غفر الله لك اعطيت هذا الاعرابي حمارا كنت تروح عليه وعمامة كنت تشد بها راسك فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولي فيه وان اباه كان صديقا لعمر

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اوسپر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر مین باندھتے ایکدن وہ اس گدھے پر جا رہے تھے اتنے مین ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلان کا بیٹا ہے فلان کا پوتا وہ بولا ہان عبداللہ نے اوسکو گدھا دیدیا اور کہا اسپر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تمنے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تمکو بخشے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستون سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر کا دوست تھا **باب** تفسير البر والاثم بھلائی اور برائی کا معنے **عن** النواس بن سمعان الانصاري قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك في صدرك وكرهت ان يطلع عليه الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپنے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہین (یعنے خوش مزاجی سے ملنا لوگون کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتے المقدور دنیاوی امور مین کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل مین چبھے اور تجھکو برا لگے کہ لوگ اوس سے مطلع ہون **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اسمین آگئے **عن** نواس بن سمعان قال اقمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة سنة ما يمنعني من الهجرة الا المسئلة كان احدنا اذا هاجر لم يسال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء قال فسالته عن البر والاثم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك في نفسك وكرهت ان يطلع عليه الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ مین ایکسال تک اسطرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کو لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک مین پہر جانیکا ارادہ رکہتاہے اور مین نے ہجرت نہ کی (یعنے اپنے ملک مین جانیکا ارادہ موقوف نکیا) اگر سوءے سو کہ جب کوئی ہم مین سے ہجرت کرلیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ نہ پوچہتا (برخلاف مسافرون کے اُن کو پوچہنے کی اجازت تہی) مین نے پوچہا آپسے بہلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بہلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل مین کہٹکے اور لوگون کو اوسکی خبر ہونا برا لگے ترجمہ کو

باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها

ناتا توڑنا حرام ہے

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی قال فذاک لک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا ان شئتم فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا تعالی نے خلق کو بنایا پہر جب اون کے بنانے سے فرغت پائی تو ناتا کہڑا ہوا تو بولا یہ مقام اُسکا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اوسکیطرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹہیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہین ہے ناتے کی زبان ہونے سے اوس عالم مین) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالی نے فرمایا ہان تو اس بات سے خوش نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجہ کو ملاوے اور اُس سے کاٹون جو تجہ کو کاٹے ناتا بولا مین راضی ہون اس سے اللہ تعالی نے فرمایا پس تجہکو یہ درجہ حاصل ہوا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو خدا تعالی منافقون سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہوجاوے تو تم زمین مین فساد پہیلاؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی اونکو بہرا کردیا (حق بات کے سننے سے) اور انکی آنکہون کو اندہا کردیا کیا غور نہین کرتے قرآن مین کیا اون کے دلون پر قفل پڑے ہین اخیر تک **عن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجہکو ملاوے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا اور جو مجہکو کاٹے اللہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

عن جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ یَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جاویگا جنت مین وہ جو ناتے کو توڑیگا **ف** یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جو حلال نہ سمجھیگا وہ پہلی بار مین نہ جاویگا بلکہ روکا جاویگا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنے کے عذاب مین (نووی) **عن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعُ رَحِمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ اَوْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اوسکی روزی بڑہے اور اوسکی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملا دے **ف** یعنی ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرے یہان یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کیجاتی ہے پہر وہ بڑہے گی کیسا اوسکا جواب یہ ہے کہ عمر بڑہنے سے یہ غرض ہے کہ اوسکی عبادت مین برکت ہوگی اور اوس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اُسکا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑہ گئی (نووی مختصرا) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ **ترجمہ** جو چاہے اپنی روزی بڑہنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہین مین اون سے احسان کرتا ہون اور وہ برائی کرتے ہین مین ناتا ملاتا ہون وہ توڑتے ہین مین بردباری کرتا ہون وہ جہالت کرتے ہین آپ نے فرمایا اگر حقیقت مین ایسا ہی کرتا ہے تو اون کے مونہہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہیگا جو تمکو اُنپر غالب رکھیگا جبتک تو اس حالت پر رہے گا **ف** جلتی راکہہ ڈالتا ہے یعنی اون کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکہہ

سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد میں رہتے ہیں

باب تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندوں بھائیوں کیطرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اسکو کھا لیتی ہے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ جَمِيْعًا وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کیطرح جیسے تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا (قرآن میں)

باب تَحْرِيمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے **عن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر سونہہ پھیرے وہ اودھر سونہہ پھیر لے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے لیکن تین

دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا نہیں دن تک بھی چھوڑنا درست
نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دے اسیطرح اگر اسکو خط لکھے یا پیام
بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نووی مختصرا) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيْثِهِ
إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيْعًا قَالُوْا فِيْ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا
وَيَصُدُّ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ **عَنْ**
أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے **بَابُ**
تَحْرِيْمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
اور لڑنا پن حرام ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر
اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض
رکھو اور مت دشمنی کرو اور رہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهْجُرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا
عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک
دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسیکا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور
مت کان لگاؤ کسیکا بھید سننے کو اور مت لاڑیا پن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی **عَنْ**

الاعمش بهذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا كما امركم الله ترجمہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی نہ کرو اور بغض نکرو اور حسد نکرو اور جس طرح اس نے حکم دیا ہے اوسکی بندے بنجاؤ عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا وكونوا عباد الله اخوانا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایکدوسرے سے اور ہوجاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عن الاعمش بهذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا ترجمہ مت کاٹو ملنے یا دوستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو ہوجاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی

باب تحريم ظلم المسلم وخذله

مسلمان پر ظلم کرنا یا اوسکو ذلیل کرنا حرام ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا يبع بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله اخوانا المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى ههنا ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرء من الشر ان يحقر اخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو مت لڑایا کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے اور ہوجاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو ذلیل کرے نہ اوسکو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہان ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنے سینے کیطرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اُسکا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اوسکا خون مال عزت اور آبرو عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث داؤد وزاد ونقص ومما زاد فيه ان الله لا ينظر الى اجسادكم ولا الى صوركم ولكن ينظر الى قلوبكم واشار باصابعه الى صدره ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسمون کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہاری دلون کو دیکھیگا اور اشارہ کیا آپنے اپنی انگلیون سے اپنے سینے کیطرف عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا ينظر الى صوركم

وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالون کو نہین دیکھنے کا لیکن تمہارے دلون اور اعمال کو دیکھیگا

باب النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ کینہ رکہنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ
حَتّٰى يَصْطَلِحَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کہولے جاتے ہین پیر اور
جمعرات کے دن پہر ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتہہ شرک نہین کرتا مگر وہ شخص جو
کینہ رکہتا ہے اپنے بہائی سے اوس کی مغفرت نہین ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونون کو دیکہتے رہو جبتک ملجاوین
ان دونوں کو دیکہتے رہو جبتک ملجاوین اپنے جہگڑے سے تب مغفرت ہو **عَنْ** سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ
غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا
الْمُهْتَجِرَيْنِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین یہ ہے کہ ان دو شخصون کی مغفرت نہین ہوتی جنہون نے
ترک ملاقات کیا ہو **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِىْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّ
اِثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا **ترجمہ**
وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ان دونون کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہین +

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِىْ
كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون کے اعمال پیش کیے جاتے ہین ہر جمعہ مین دو بار پیر اور جمعرات
کو پہر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندے کی مگر اس بندے کی جس کو کینہ ہو اپنے بہائی سے تو کہا جاتا ہے چہوڑ دو
یا ٹہیرائے رہو ان دونون کو یہانتک کہ ملجاوین **باب** فَضْلِ الْحُبِّ فِى اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ
تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِىْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِىْ ظِلِّىْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

ظلالی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن مین اون کو اپنے سائے مین رکھون گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہین ہے سوا میرے سائے کے **ف** یعنی میری پناہ کی یا میری نعمت کی یا میرے عرش کے سائے کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہی جو اُسکی تعمیل حکم اور اوسکی رضامندی کے لیے ہووے جیسے محبت بکہنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بہائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤن کیطرف گیا اللہ تعالی نے اوسکی راہ مین ایک فرشتے کو کہڑا کردیا جب وہ وہان پہنچا تو اوس فرشتے نے پوچھا کہان جاتا ہے وہ بولا اس گاؤن مین میرا ایک بہائی ہی اوسکے دیکھنے کو جاتا ہون فرشتے نے کہا اُسکا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جسکو سنبہالنے کے لیے تو اوس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہین کوئی احسان اُسکا مجھپر نہین ہے صرف اللہ کے لیے مین اُسکو چاہتا ہون فرشتہ بولا تو مین اللہ تعالی کا ایلچی ہون اور اللہ تجھہ کو چاہتا ہے جیسے تو اوس کی راہ مین اپنے بہائی کو چاہتا ہے **باب** فضل عیادۃ المریض بیمار پرسی کرنے کا ثواب

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائد المریض فی مخرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اوسکے مکان پر جاکر جنت کے باغ مین ہی جب تک وہ لوٹے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ثوبان مولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما خرفۃ الجنۃ قال جناھا **ترجمہ** وہی مضمون ہے

عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْقَیْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماویگا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار مین تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا تجھکو معلوم نہین میرا فلان بندہ بیمار رہا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے کہانا مانگا تو نے مجھکو کہانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب مین تجھ کو کیسے کہلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہین جانتا میرے فلان بندے نے تجھ سے کہانا مانگا تو نے اسکو نہ کہلایا اگر تو اسکو کہلاتا تو اُسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا بندہ بولے گا مین تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہین پلایا اگر پلاتا تو اُسکا بدلہ میرے پاس پاتا

باب ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِیْمَا یُصِیْبُهٗ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ حُزْنٍ

مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اُسکا ثواب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَیْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةِ عُثْمَانَ مَکَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا ترجمہ اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسیپر مین نے بیماری کی سختی نہین دیکھی عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ مِثْلَ حَدِیْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُوْعَکُ فَمَسِسْتُهٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ اَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ
الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں
ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھکو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو
دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ
مگر اللہ تعالی اوس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ
نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ
يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ
عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
ترجمہ اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ منا میں تھیں وہ لوگ ہنس
رہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اوسکی گردن یا
آنکھ جاتی جاتی بچی حضرت عائشہ نے کہا مت ہنسو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو
اگر ایک کانٹا لگے یا اوس سے زیادہ کوئی دکھ پہونچے تو اوس کے لیے ایک درجہ بڑھیگا اور ایک گناہ اوسکا
مٹ جاویگا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ
مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً **ترجمہ** وہی جو گذرا
اسمیں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹیگا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ **ترجمہ**
ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اوس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا **عَنْ** هِشَامٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا
الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى

قص

الشوكة الا قص بها من خطاياه او كفر بها من خطاياه لا يدري يزيد ايتهما قال عروة
ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ما من شيء يصيب المؤمن حتى الشوكة تصيبه الا كتب الله له بها حسنة او حطت
عنه بها خطيئة ترجمہ وہی جو گذرا عن ابي سعيد وابي هريرة انهما سمعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ما يصيب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتى
الهم يهمه الا كفر به من سيئاته ترجمہ ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو
ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں عن ابي هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز
به بلغت من المسلمين مبلغا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا و
سددوا ففي كل ما يصاب به المسلم كفارة حتى النكبة ينكبها او الشوكة يشاكها
قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محيصن من اهل مكة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جب
یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اسکا اسکو بدلہ ملیگا تو مسلمانوں پر بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ
کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو
ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ
دنیا ہی میں ہو جاوے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو) عن جابر بن عبد الله ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام السائب او ام المسيب فقال ما لك يا ام السائب او يا
ام المسيب تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب
خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا ای ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے
کیا ہے تجھکو وہ بولی بخار ہے خدا اسکو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا
ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے عن عطاء بن ابي رباح
قال قال لي ابن عباس الا اريك امراة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المراة السوداء اتت
النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت

صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا دکھلاؤ انہوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اور اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالے سے دعا کیجیے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست کر دیگا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو خدا تعالی سے دعا کیجیے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اوس عورت کے لیے چنانچہ اسکا بدن اسحالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنیکا بدلہ بہشت ہی ہے

باب تحریم الظلم ظلم کرنا حرام ہے

عن أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے سنا فرمایا اوس نے اے بندو میرے میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمپر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تمکو راہ بتلاؤنگا

ای بندو میرے تم سب بہوکے ہو مگر جسکو مین کہلاؤن تو مجہہ سی کہانا مانگو مین تمکو کہلاؤن گا اے بندو میرے تم سب
ننگے ہو مگر جسکو مین پہناؤن تو کپڑا مانگو مجہہ سی مین پہناؤن گا تمکو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور
مین سب گناہونکو بخشتا ہون تو بخشش چاہو مجہہ سے مین بخشون گا تمکو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہین کرسکتے
اور نہ مجہکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہاری اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاوین جیسے تم مین کا
بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت مین کچہ افزایش نہ ہوگی اور اگر تم مین کے اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات
اور سب ایسی ہو جاوین جیسے مین کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت مین سی کچہ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے
اگلے اور پچہلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان مین کہڑے ہون پہر مجہہ سی مانگنا شروع کرین اللہ مین
ہر ایک جو مانگے سو دون تب بہی میرے پاس جو کچہ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا مین سوئی ڈبو کر نکال لو
تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اوتنا ہی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود
ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پہ یہ صرف مثال ہی اے بندو میرے یہ تو تمہاری ہی اعمال ہین جنکو تمہارے
لیے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اون اعمال کا پورا بدلہ دونگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر
کرے کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئین برا سمجہے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا
پایا **ف** قرآن مین آیۃ الکرسی اور احادیث مین یہ حدیث خداوند عالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور
دبدبہ کے بیان مین بے مثل ہے اس حدیث سی صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندون کی سی بادشاہی
نہین بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اوسکو کسی سی رتی برابر بہی ڈر اور خوف نہین ہے کوئی کیسا ہی
مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اوس کی درگاہ مین سوا گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے
کے کچہ نہین کر سکتا سب بندے اوسکے غلام ہین وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دنیا مین بہی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور
آخرت مین بہی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے
پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبرون کیطرح متقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچہ رونق نہ
بڑہے گی اور جو تمام جہان فرعون اور ہامان کیطرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت مین کچہ نقصان نہ ہوگا
؎ حدیث مین آیا ہے کہ اچہے بندے خدا کی درگاہ مین سفارش کرینگے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو
غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو
دنیا کے بادشاہون پاس زبردستی کیجاتی ہے یا جس مین بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر مین یہ سفارش

قبول نکرونگا تو میرے کاموں میں خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالی پر کسیکا زور نہیں چلتا اوس کے
حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اُسکو رتی برابر بھی پرواہ نہیں
تمام جہان کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر
اوسکی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں اُن سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے **عن**
سَعِیدِ بنِ عَبدِ العَزِیزِ بِهٰذَا الاِسنَادِ غَیرَ اَنَّ مَروَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِیثًا قَالَ اَبُو اِسحٰقَ حَدَّثَنَا
بِهٰذَا الحَدِیثِ الحَسَنُ وَالحُسَینُ اِبنَا بِشرٍ وَمُحَمَّدُ بنُ یَحیٰی قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُسهِرٍ فَذَکَرُوا
الحَدِیثَ بِطُولِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ
وَسَلَّمَ فِیمَا یَروِی عَن رَّبِّهٖ اِنِّی حَرَّمتُ عَلٰی نَفسِی الظُّلمَ وَعَلٰی عِبَادِی فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ
الحَدِیثَ بِنَحوِهٖ وَحَدِیثُ اَبِی اِدرِیسَ الَّذِی ذَکَرنَاهُ اَتَمُّ مِنهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلمَ فَاِنَّ الظُّلمَ
ظُلُمَاتٌ یَومَ القِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهلَکَ مَن کَانَ قَبلَکُم حَمَلَهُم عَلٰی اَن
سَفَکُوا دِمَاءَهُم وَاستَحَلُّوا مَحَارِمَهُم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی
قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ
کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا **عن** ابنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الظُّلمَ ظُلُمَاتٌ یَومَ القِیٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہونگی قیامت کے دن **عن**
ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ المُسلِمُ اَخُو المُسلِمِ لَا یَظلِمُهٗ وَلَا یُسلِمُهٗ مَن
کَانَ فِی حَاجَةِ اَخِیهِ کَانَ اللّٰهُ فِی حَاجَتِهٖ وَمَن فَرَّجَ عَن مُسلِمٍ کُربَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنهُ
بِهَا کُربَةً مِّن کُرَبِ یَومِ القِیٰمَةِ وَمَن سَتَرَ مُسلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَومَ القِیٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اوس پر ظلم کرے
نہ اسکو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہیگا اللہ تعالی اوس کے کام میں رہیگا اور جو شخص
کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اوس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت

دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا
عن اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدرُونَ مَا المُفلِسُ قَالُوا المُفلِسُ
فِینَا مَن لَّا دِرهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ المُفلِسَ مِن اُمَّتِی یَاتِی یَومَ القِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ
وَّزَکٰوةٍ وَّیَاتِی قَد شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعطٰی هٰذَا
مِن حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِن حَسَنَاتِهِ فَاِن فَنِیَت حَسَنَاتُهُ قَبلَ اَن یُّقضٰی مَا عَلَیهِ اُخِذَ مِن خَطَایَاهُم
فَطُرِحَت عَلَیهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
ہو مفلس کون ہے لوگون نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ ہے جس کے پاس درہم اور اسباب نہو آپ نے فرمایا
مفلس میری امت مین قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاویگا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اوس نے دنیا مین ایک
کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کا مال کھا لیا ہوگا چوتھے کا خون کیا ہوگا
پانچوین کو مارا ہوگا پھر اون لوگون کو یعنے جنکو اوس نے دنیا مین ستایا اوسکی نیکیان ملجاوین گی اور جو
اوسکی نیکیان اوس کے گناہ ادا ہونیسے پہلے ختم ہوجاوین گی تو اون لوگون کی برائیان اوس پر ڈالی جاوینگی
آخر وہ جہنم مین ڈالدیا جاویگا **عن** اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَتُؤَدُّنَّ الحُقُوقَ اِلٰی اَهلِهَا یَومَ القِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الجَلحَاءِ مِنَ الشَّاةِ القَرنَاءِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقدارون کے حق ادا کروگے قیامت کے
دن یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلا سینگ والی بکری سے لیا جاویگا (اگرچہ جانورون کو عذاب
و ثواب نہین پر قصاص ضرور ہوگا) **عن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُملِی لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَم یُفلِتهُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ
القُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخذَهُ اَلِیمٌ شَدِیدٌ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اوسکی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرکے
اور عذاب کا مستحق ہوجاوے) پھر جب پکڑتا ہے اوسکو تو نہین چھوڑتا بعد اوس کے آپ نے یہ آیت پڑھی
اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیون کو یعنے اون بستیون کو جو ظلم کرتی ہین بیشک اوس
کی پکڑ دکھ والی ہے سخت

باب نَصرِ الاَخِ ظَالِمًا اَو مَظلُومًا

اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ اقتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ المُهَاجِرِینَ

وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ
فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ
مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهٗ لَهٗ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجرین کو پکارا اور
انصاری نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ
ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو
کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیئے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا
مظلوم اگر ظالم ہے تو اوسکی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اوسکی مدد کرے اور
ظالم کے پنجہ سے چھڑاوے **عن** جَابِرٍ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ
فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ
يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوٰى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ
فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ
النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی
اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت
کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا
چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبد اللہ بن ابی کو پہونچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے
ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دیگا
(معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا)

حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھو اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپنے فرمایا جانے دو اے عمر لوگ یہ کہین محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اگرچہ وہ مردود اسی قابل تہا پر آپنے مصلحت سے اُسکو سزا نہ دی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو قصاص دلوایے **باب** تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعَاضُدِهِمْ مومنون کا آپس مین اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تہامے رہتی ہے (اسیطرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے) **ف** گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک مین رہتا ہو مگر جہانتک ہو سکے اوسکی مدد کرنا چاہیے خصوصًا اوس حالت مین جب کافر اوسکو ستا دین تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنون کو لڑنا چاہیے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنون کی مثال اون کی دوستی اور اتحاد اور شفقت مین ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن ملکر ایک قالب کیطرح ہین) بدن مین سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اوس مین شریک ہوجاتا ہے نیند نہین آتی بخار آجاتا ہے (اسیطرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت جو کافرون کیطرف سے پہونچے تو سب مومنون کو بے چین ہونا چاہیے اور اُسکا علاج کرنا چاہیے) **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى

راسہ استکرکلہ **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** وہی جوگذرا **باب** النھی عن السباب گالی دینے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب گالی گلوج کرین تو دونون کا گناہ اوسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جبتک مظلوم زیادتی نہ کرے **ف** یعنی ابتدا کرنے والیکو اوس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر اوتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیھم من سبیل اور والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون لیکن فضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردیوے فرمایا اللہ تعالے نے ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جسکو گالی دیجاوے وہ اوتنا ہی جواب دے سکتا ہے بغیر طعنہ کذب یا قذف یا اوس کے بزرگون کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفا کار کہے اور جب جواب دیدیا تو اوسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعضون کے نزدیک اوس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی) **باب** استحباب العفو والتواضع عفو اور عاجزی کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہین گھٹا اور جو بندہ معاف کردیتا ہے اللہ اوسکی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اوسکا درجہ بلند کردیتا ہے **باب** تحریم الغیبۃ غیبت حرام ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بھتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگون نے کہا اللہ تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا غیبت یہ ہی کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرحپر کہ اگر وہ سامنے ہوا اوسکو ناگوار ہو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی مین وہ عیب موجود ہو آپنے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوگی نہین تو بہتان اور افترا ہے **ف** نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے

اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھپر یہ ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اوس سے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے اُسکو باز رکھو اس تیسرے فتوی لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہند نے اپنے خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانون کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویون اور گواہون کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسیطرح نکاح کے مشورے مین عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور یہی مین داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلے کے سامنے تاکہ وہ دہوکہ نہ کہاوے پانچوین یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگون سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اُسکو بیان کر دینا اور باتون کو چھٹی یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمے اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اُسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی) **باب** بشارۃ من ستر مسلماً مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا مین کسی بندے کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اُسکا عیب چھپا دیگا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مداراۃ من یتقی فحشہ جسکی برائی کا ڈر ہو اوس سے ظاہر مین خاطر داری کرنا **عن** عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلعم قال ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ فلما دخل علیہ الان لہ القول قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ قلت لہ الذی قلت ثم النت لہ القول قال یا عائشۃ ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ من ودعہ او ترکہ الناس اتقاء فحشہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہو ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا اجازت دو
اوسکو برا شخص ہے اپنے کنبے مین جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے باتین کین نرمی
سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے تو اسکو ایسا فرمایا تہا پہر اس سے باتین کین نرمی سے آپنے فرمایا
اے عائشہ برا شخص اللہ تعالے کے نزدیک قیامت مین وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کرین یا چھوڑ دین اسکی
بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تہا اسوقت تک مسلمان نہین ہوا تہا
اگرچہ اسلام کا دعوی کرتا تہا آپنے اسکا حال بیان کردیا تا مسلمانون کو دہوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا
کہ یہ شخص آپکے وفات کے بعد پہر مرتد ہوگیا اور قید ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور
آپنے اوس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر مین اوسکی
مدارات منع نہین اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ آپنے اوسکی تعریف
کی صرف نرمی کی جو مقتضاے مصلحت تہی **عَنْ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابُ

فَضْلِ الرِّفْقِ نرمی کی فضیلت **عَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ
الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے
محروم ہے وہ بہلائی سے محروم **عَنْ** جَرِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ
الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ
مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بہی نرم ہے اور
دیتا ہے نرمی پر جو نہین دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ ہو رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں
اللہ تعالی پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن مین اللہ پر وارد ہے اسکا اطلاق درست ہو اور اپنے
دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہین یہی صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ
ترجمہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب کسی میں نرمی ہو تو اسکی زینت ہو
جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ
فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
ایک اونٹ پر چڑہیں وہ منہ زور تہا اسکو پہیرنے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھکو
نرمی کرنا چاہیے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ
تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر میں تہے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تہی وہ بگڑی عورت نے اوسپر لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اوتار لو اور اسکو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے
عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پہرتا تہا لوگوں میں کوئی اس سے نہ بولتا
عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ ترجمہ
وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی
تہی آپنے فرمایا جو کچھ اوسپر ہے اوتار لو اور اسکو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ
قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایکبار ایک چھوکری اونٹنی
پر سوار تھی اوسپر لوگوں کا اسباب بھی تہا یکایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور
رستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تہی وہ چھوکری بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ ہانکنے کی) یا اللہ لعنت
کر اسپر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے +

عن سُلَیمانَ التَّیمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِی حَدِیْثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَیْمُ اللّٰہِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَۃٌ عَلَیْھَا لَعْنَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ اَوْ کَمَا قَالَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہی کہ قسم خدا کی ہماری ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہی اللہ کی طرف سے **ف** یہ آپنے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑین معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جس کے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہین (تحفۃ الاخیار) **عن** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰی اُمِّ الدَّرْدَآءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَلَمَّا اَنْ کَانَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِکِ مِنَ اللَّیْلِ فَدَعَا خَادِمَہٗ فَکَاَنَّہٗ اَبْطَاَ عَلَیْہِ فَلَعَنَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَہٗ اُمُّ الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُکَ اللَّیْلَۃَ لَعَنْتَ خَادِمَکَ حِیْنَ دَعَوْتَہٗ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُھَدَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی عبد الملک بن مروان نے ام الدردا کے پاس گھر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک اوٹھا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے مین دیر کی عبد الملک نے اُسپر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبد الملک سے کہا مین نے سنا رات کو تونے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور مین نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہین وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کرینگے نہ گواہ ہونگے **ف** اسواسطے کہ لعنت کے معنے دور کرنا اسکی رحمت سے اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہی اور وہ آپس مین ایک دوسرے کے جانی دوست ہین پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی اُس سے کی اور اسیواسطے

صحیح حدیث مین ہو کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنون سے ایسی عداوت رکھے
قیامت کے دن اونکا شفیع اور شہید کیونکر ہوسکتا ہے **عن** زید بن اسلم فی ھذا الاسناد
بمثل معنی حدیث حفص بن میسرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی الدرداء قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شھداء ولا شفعاء
یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی
المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے لوگون
نے کہا یا رسول اللہ بد دعا کیجیے مشرکون پر آپنے فرمایا مین اس لیے نہین بہیجا گیا کہ لعنت کرون لوگون
پر بلکہ مین بہیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگون پر زیادہ ہوگی نہ لعنت
اللہ تعالی فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین) **باب** من لعنہ النبی
ولیس ھو اھلا لھا نبی لہ زکوۃ واجرا ورحمۃ جسپر آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تہا تو اوسپر رحمت
ہوگی **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فکلماہ
بشیء لا ادری ما ھو فاغضباہ فلعنھما وسبھما فلما خرجا قلت یا رسول اللہ لمن
اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذان قال وما ذاک قال قلت لعنتھما وسببتھما
قال او ما علمت ما شارطت علیہ ربی قلت اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنتہ او
سببتہ فاجعلہ لہ زکوۃ واجرا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہین آپسے کیا باتین کین آپ کو
غصہ آیا آپنے اون دونون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو مین نے عرض کیا
یا رسول ان دونون کو کچہ فائدہ نہ ہوگا آپنے فرمایا کیون مین نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپنے اون پر
لعنت کی اور اون کو برا کہا آپنے فرمایا تجہے معلوم نہین مین نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے
مین نے عرض کیا ہے اے مالک میرے مین آدمی ہون تو جس مسلمان پر مین لعنت کرون یا اوسکو برا
کہون اسکو پاک کر اور ثواب دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
مین وہ آپ مین بہی موجود تہے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصے مین سوا حق کے اور کچہ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بہی اون کے حق مین رحمت کر دیا یا رب صل وسلم

دائماً ابداً علیٰ نبیّك خیر الخلق کلهم **عن** الاعمش بهذا الاسناد نحو حدیث جریر
وقال فی حدیث عیسیٰ فخلوا به فسبّهما ولعنهما واخرجهما **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے
کہ اونہوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے اون کو برا کہا اور اون پر لعنت کی اور انکو نکالدیا **عن** ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللّٰهم انما انا بشر فایما رجل من المسلمین سببته
او لعنته او جلدته فاجعلها له زکوٰة ورحمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اسکو پاک کردے اور
اس پر رحمت کر **ف** یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے اون کے لیے آپکی
لعنت رحمت نہیں ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا
ہے یا عادۃً ہی جیسے کہتے ہیں تربت یمینک یا حلقی یا عقری یا لاکبرت سنک یا لااشبع اللہ بطنہ جیسا معاویہ
کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقۃً بددعا منظور نہیں ہوتی (نووی مختصراً) **عن** جابر عن
النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا ان فیه زکوٰة واجرا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایسی ہی
عن الاعمش باسناد عبد الله بن نمیر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث عیسیٰ جعل واجرا
فی حدیث ابی هریرة وجعل ورحمة فی حدیث جابر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی
هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللّٰهم انی اتخذ عندك عهدا لن تخلفنیه
فانما انا بشر فای المؤمنین اذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوٰة وزکوٰة
وقربة تقربه بها الیك یوم القیٰمة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جسکا تو خلاف نہ کریگا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی
دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اوس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن **عن** ابی
الزناد بهذا الاسناد نحوه الا انه قال او جلده قال ابو الزناد وهی لغة ابی هریرة و
انما هی جلدته **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **عن**
ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللّٰهم انما محمد بشر
یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندك عهدا لن تخلفنیه فایما مؤمن اذیته
او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة تقربه بها الیك یوم القیٰمة **ترجمہ**

ان سب اینوں کا جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول اللہم فایما عبد مؤمن سببتہ
فاجعل ذلک لہ قربۃ الیک یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہے یا اللہ جس مسلمان
بندے کو میں برا کہوں تو اسکو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن عن ابی ہریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول اللہم انی
اتخذت عندک عہدا لن تخلفنیہ فایما مؤمن سببتہ او جلدتہ فاجعل ذلک کفارۃ لہ یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھسے عہد لیا ہے تو اسکا خلاف مجھسے نکریگا جس مومن کو میں برا کہوں یا
ماروں تو تو اسکو کفارہ کردے اسکے گناہوں کا قیامت کے دن عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول
انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببتہ او شتمتہ ان یکون ذلک لہ زکوۃ واجرا ترجمہ وہی
مضمون جو اوپر گذرا عن ابن جریج بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم
یتیمۃ وہی ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ فقال انت ہیہ لقد
کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم مالک یا
بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا
یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلۃ تلوث خمارہا حتی لقیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ام سلیم
فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت
ان لا یکبر سنہا او لا یکبر قرنہا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلیم
اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی
البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لہا باہل
ان یجعلہا لہ طہورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا منہ یوم القیمۃ وقال ابو معن یتیمۃ
بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تمو بڑی ہو گئی خدا کرے
تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا وہ
بولی مجھپر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا

تیرے ہمجولی بڑی نہ ہوئیہ سنکر ام سلیم جلدی سے نکلین اپنی اوڑہنی اوڑہتی ہوئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملین آپنے فرمایا کیا ہے ای ام سلیم وہ بولین لے نبی اللہ کے آپنے بددعا دی میری یتیم لڑکی
کو آپنے پوچہا کیا بددعا ام سلیم بولین وہ کہتی ہے آپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہوئیہ سنکر
آپ ہنسے اور فرمایا ای ام سلیم تو نہین جانتی مین نے شرط کی ہی اپنے پروردگار سے میری شرط یہہ ہی کہ مین نے
عرض کیا ای پروردگار مین ایک آدمی ہون خوش ہوتا ہون جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہون
جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسیپر ہین دعا کرون اپنی امت مین سے ایسی دعا جسکے وہ لائق نہین تو
اوسکے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ
مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي
حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ
لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ
لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین بچون کے ساتہ کہیل رہا
تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین ایک دروازے کے پیچہے چہپ گیا آپنے ہاتہ سے
مجہے تہپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا مین گیا پہر لوٹ کر آیا اور مین نے کہا وہ کہانا کہاتے ہیں
آپنے پہر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا مین پہر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کہانا کہاتے ہین آپنے فرمایا خدا اوسکا پیٹ
نہ بہرے **ف** یہ آپنے عادۃً فرمایا جیسے اوپر گذر چکا یا حقیقت مین عقوبت کے لیے کیونکہ انہون نے
آنے مین دیر کی اور چاہیے یہ تہا کہ کہانا چہوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید مین صاف موجود ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق
نہ تہے اسیواسطے یہ حدیث اس باب مین لائے اور بعضون نے اسکو مناقب معاویہ مین ذکر کیا ہے کیونکہ فی
الحقیقت یہ اون کے لیے دعا ہوئی بموجب آپکے فرمانے کے کہ مین جس کے لیے بددعا کرون تو اسکو قربت
اور اجر کر اوس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتہ سے اسی حدیث پر مار کہائی جب انہون نے منبر پر
کہا کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا الحدیث کہ لا اشبع اللہ بطنہ **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ
مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو مونہہ والے کی مذمت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگون مین تم اوس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگون پاس ایک منہہ لیکر آتا ہے اور ان لوگون کے پاس دوسرا منہہ لیکر جاتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہان جاوے وہین کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعًا اور اخلاقًا یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضے راستبازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اوسکے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ مین بعضے بے وقوف دنیا دار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کرین تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اوسکا اعتبار بالکل نہین رہتا اور کوئی فریق اوس پر بھروسا نہین کرتا ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہر جائی اور رکابی مذہب ہے اسکا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدہا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبرون اور اگلے حکیمون نے مدتون غور کرکے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہین وہی عمدہ ہین اور اونہی پر چلنے مین عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفون کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

تَحْرِیْمِ الْکَذِبِ وَبَیَانِ مَا یُبَاحُ مِنْهُ جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اوسکا بیان

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ یُرَخَّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ کَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِیْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے اپنی مان ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات

امل ہیں نہیں جنہوں نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جہوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کراوے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جہوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے **ف** قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جہوٹ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بہی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکہا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابراہیم کا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ اور إِنِّي سَقِيمٌ اور إِنَّهَا أُخْتِي اور منادی یوسف کا قول أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ انہوں نے کہا اس میں کسیکا خلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جہوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علمائے کہا اون میں سے میں طبری کہ جہوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جو جہوٹ مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح اور صلاح کے لیے جہوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کیطرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہونچاوے اسیطرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مرگیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار رکہے اور زوج زوجہ کا وہ جہوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (نووی) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ٭

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ چغل خوری حرام ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تمکو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکہا جاتا ہے اور جہوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا

کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **باب** قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ جھوٹ
بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ
يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى
الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا
ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور
نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ
برائی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہانتک کہ خدا کے
نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے **ف** یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا
جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى
الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ
لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا
يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ
فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ
وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الْأَعْمَشِ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَ
فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ابن مسہر کی روایت میں
ہے کہ یہانتک اللہ تعالی اسکو لکھ لیتا ہے **ف** نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود
ہیں اونمیں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابومسعود دمشقی
نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ ثم الرمایار وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جِدٌّ وَ

لَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ ثُمَّ يُخْلِفُهُ یعنی بری نقل کرنیوالے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور
جھوٹ جائز نہیں کسیطرح دل لگی سے نہ بے دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اوسپر قسم کھاوے

باب فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ غصے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ
لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ
الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ
عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگوڑا ناٹھا (بی اولاد)
تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اوسکو جس کی اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپنے فرمایا وہ نگوڑ ناٹھا
نہیں ہے اوسکی اولاد تو آخرت میں اوسکی مدد کرنے کو موجود ہے نگوڑا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس
نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنے جس کے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرے) آپنے فرمایا پھر پہلوان
تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہمنے کہا پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں آپنے فرمایا
وہ کچھ نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی تئیں سنبھالے (یعنے زبان سے کوئی بات
مصلحت کے خلاف نہ کہے) **ف** یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اوسی کو کہتے ہیں جو ہمنے
کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ
غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں
اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت
اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھیرا اگرچہ ظاہر میں
اولاد ہوئی تو کسکام کی اسیطرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب
نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ
سیر کھانیوالے ہیں ہزاروں ہیں **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آوے پہلوان

وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکہے غصے کیوقت (یعنی زبان اوس کے قابو میں ہو) عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیس الشدید بالصرعة قالوا فالشدید ایم هو یا رسول الله قال الذی یملك نفسه عند الغضب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی الله علیه وسلم فجعل احدهما تحمر عیناه وتنتفخ اوداجه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف کلمة لو قالها لذهب عنه الذی یجد اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقال الرجل وهل تری بی من جنون قال ابن العلاء وهل تری ولم یذکر الرجل ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھکو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ بالله من الشیطان الرجیم وہ شخص یہ سنکر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات سنی) نووی نے کہا شاید وہ منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ بالله صرف جنون ہی کا علاج ہے عن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی الله علیه وسلم فجعل احدهما یغضب ویحمر وجهه فنظر الیه النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقام الی الرجل رجل ممن سمع النبی صلی الله علیه وسلم فقال اتدری ما قال النبی صلی الله علیه وسلم آنفا قال انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقال له الرجل امجنونا ترانی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا جو غصہ ہوا تہا وہ بولا کیا تو مجکو مجنون سمجھتا ہے عن الاعمش بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا

باب خلق الانسان خلقا لا یتمالك

انسان اسطرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما صور الله آدم فی الجنة ترکه ما شاء الله ان یترکه فجعل ابلیس یطیف به ینظر ما هو فلما رآه اجوف عرف انه خلق خلقا لا یتمالك ترجمہ انس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اُس کیطرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکیگا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئین سنبھال نہ سکیگا یا وسوسون سے اپنے تئین بچا نہ سکیگا (نووی) **عَنْ** حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ منہ پر مارنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے **ف** یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے اکثر وقت عقل میں فتور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسیطرح بچہ یا لڑکی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی) **عَنْ** اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ **ترجمہ** جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے اسلیے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا اور بعض علمار ایسی احادیث کی تاویل نہین کرتے اور کہتے ہین ہم اونپر ایمان لاتے ہین کہ وہ حق ہین اور انکا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیکو اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی مین احتیاط ہی اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہین جیسے لائق ہے اللہ تعالی کی تنزیہ کے کیونکہ اسکی مثل کوئی شے نہین ہے مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے بھی روایت کی گئی ہے (ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن) روایت کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث
مین غلطی کی اور اسکو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالی کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتون کیطرح نہین اور
یہ قول ظاہر الفساد ہے اسلئے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہین
ہے تو صورت دار بھی نہ ہوگا اور یہ قول انکا مجسمہ کیطرح ہے کہ اللہ تعالی جسم ہے نہ اور اجسام کیطرح انہون نے
دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہین اللہ تعالی شئے ہے نہ اور شیا کیطرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور
اجسام کیطرح حالانکہ شئے اور جسم مین بڑا فرق ہے شئے حدوث کو مقتضی نہین ہے اور جسم و صورت ترکیب
کو مقتضی ہین اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کیا انہون نے کہا اللہ تعالی کی صورت
ہے نہ اور صورتون کیطرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی راے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کو
اپنی صورت پر بنایا تو دونون صورتین نظیر ہوئین ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اوسکی صورت اور صورتون
کیطرح نہین تھی تناقض ہے اور اگر یہ کہا جاویگا کہ صورت ہے نہ اور صورتون کی طرح اس سے کیا مراد
ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہین ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت مین یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل
ہوگئی اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکی تاویل مین بعض کہتے ہین ضمیر صورت مین اوس شخص کیطرف پھرتی
ہے جسکو مار پڑی تو مضمون صاف ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو اسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضون
نے کہا آدم علیہ السلام کیطرف پھرتی ہے یعنے اللہ تعالی نے آدم کو بنایا اوسکی صورت پر یعنی آدم کی
کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضون نے کہا ضمیر اللہ تعالی کیطرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف
اور اختصاص کی ہے جیسے کہتے ہین ناقۃ اللہ تعالی کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم
کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان
ہے اور ہم تاویل نہین کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف سے نقل
کی اوس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے
اور انتہاء فی الاستواء مین ہمنے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہین جو کہتے ہین احادیث صفات اپنے
ظاہر پر محمول ہین اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اسلیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی
ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سے ترکیب لازم نہین آتی ویسی
صورت سے بھی لازم نہین آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالی پر احادیث مین نہین آیا پس ہم کیونکر اپنے

دل سے اطلاق کرینگے اور ہم جسم کی نفی بہی نہین کرتے اسلیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہین آئی اوسکا
اثبات اور اوسکی نفی دونون بے دلیل ہین اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اوس سے حدوث یا ترکیب لازم
آتی ہے تو اور صفات سے بہی جیسے اوترنا چڑہنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سننا دیکہنا ان صفات سے بہی لازم آتی
ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالی
کی لاکالصور ہوئی تو آدم اوس کی صورت پر کیونکر ہون گے ناسمجہی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق
لفظ مین ہے نہ مراد اور حقیقت مین جیسے کوئی کہے اللہ بہی سنتا ہے آدمی بہی سنتا ہے اللہ کا بہی ہاتہہ ہے
آدمی کا بہی ہاتہہ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہین ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث مین مجازاً اسکو
کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ کے مخالف ہو جاوے گی امام شوکانی نے سحدیث مین عَلٰی
صُوْرَتِهٖ کی ضمیر آدم کے طرف پہیری ہے اور ایک قول یہ بہی لکہا ہے کہ صُوْرَتِهٖ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل
کچہ نہین ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہین
نکلتی سراج الوہاج مین علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف ہے یعنے جاری کرنا ان احادیث کا
اپنے ظاہری معنون پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس مین کوئی قباحت نہین ہے واللہ
اعلم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ
فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے
اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے) **بَابُ** الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ
لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ جو شخص لوگون کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ
قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا
قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک مین کچہ
لوگون پر گذرے وہ دہوپ مین کہڑے کیے گئے تہے اور اون کے سرون پر تیل ڈالا گیا تہا انہون نے پوچہا یہ کیا
ہے لوگون نے کہا سرکاری محصول لینے کے لیے انکو سزا دی جاتی ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ عذاب کرے گا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون کو عذاب کرتے
ہین (یعنے ناحق تو اس مین وہ عذاب داخل نہین ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو) عَنْ

هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ
اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَاَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ
عَلَيْهِ فَحَدَّثَهٗ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر
بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کی شہروں کو) ہشام
بن حکیم اوس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اوس نے حکم دیا وہ لوگ چھوڑ دیے گئے **عَنْ** عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِيْ
اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ
الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو
دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے

باب مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اوس کی احتیاط
رکھے

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی پیکانوں کو پکڑے **ف** تا کہ کسی کو صدمہ نہ پہونچے نووی نے کہا جس سے
ضرر کا احتمال ہو اوسکا یہی حکم ہے ہماری زمانے میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لیجانا چاہیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ
يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا **ترجمہ** ایک شخص مسجد میں تیر لیکر آیا اونکی پیکانیں کھلے ہوئے
آپ نے فرمایا اون کی پیکانیں تھامے تا کہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا
وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

پیکان تھام لیا کرے **عن** ابی موسی ان رسول اللہ صلعم قال اذا مر احدکم فی مجلس او سوق و بیدہ نبل فلیاخذ بنصالھا ثم لیاخذ بنصالھا ثم لیاخذ بنصالھا فقال ابو موسی واللہ ما متنا حتی سددنا بعضنا فی وجوہ بعض **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ اون کی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے تین بار فرمایا تاکید کے لیے ابو موسی نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے مونہہ پر (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا و معہ نبل فلیمسک علی نصالھا بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین منھا او قال لیقبض علی نصالھا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم
کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت

عن ابی ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملئکۃ تلعنہ حتی یدعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتیار سے) اوس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اوس کو نہ رکھ دیوے اگرچہ وہ اوسکا سگا بھائی ہو اور اوسکا مارنا منظور نہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا گناہ ہے معاذ اللہ **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتیار سے معلوم نہیں شیطان اوس کے ہاتھ کو ڈگمگا دیوے اور ہتیار چل جاوے پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے

باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق
راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک

عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جارہا تھا اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اوسکو سرکا دیا اللہ
تعالی نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا اور نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح فائدہ دینے میں
بھی ثواب ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا
يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ترجمہ آپنے فرمایا ایک شخص بیچ راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو
کہا قسم خدا کی میں اسکو ہٹا دونگا مسلمانوں کے لئے جانیکی راہ سے تاکہ اون کو تکلیف نہ ہو اللہ
تعالی نے اسکو جنت میں داخل کیا عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي
النَّاسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک
شخص کو مزے اوڑاتے دیکھا جسنے ایک درخت کو راہ پر سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی
تھی لوگوں کو عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ
تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک
شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا عن أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ +
ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو کوئی
بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے عن
أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَدْرِي
لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِفْعَلْ كَذَا اِفْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِرَّ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے
میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جاوے اور میں آپکے بعد زندہ رہوں تو
کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالی مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا ایسا کر ایسا کر اور راوی بھول گئے

اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا **باب** تحریم تعذیب الھرۃ ونحوھا من الحیوانات الذی لا یوذی جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے جسکو اوس نے قید کیا تھا یہانتک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم مین گئی اُس عورت نے اوس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید مین اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑون کو کھاتی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث جویریۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ھرۃ اوثقتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس بلی کو باندہ دیا تھا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت امرأۃ النار من جراء ھرۃ لھا او ھر ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا ترمرم من خشاش الارض حتی ماتت ھزلا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ مین گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوس نے باندہ دیا تھا پھر نہ اوسکو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہانتک کہ دبلی ہو ہو کر مر گئی **باب** تحریم الکبر غرور کرنا حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العز ازارہ والکبریاء ردآؤہ فمن ینازعنی عذبتہ **ترجمہ** ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اوسکی چادر ہے (یعنی یہ دونون اوسی کی صفتین ہین) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونو صفتین اختیار کرے مین اوسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے ؎ مر اورا رسد کبریا و منی ۔ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالی اللہ کی رحمت سے کسی کو نا امید کرنا

حرام ہے عن جُندُبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغۡفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنۡ لَّا اَغۡفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیۡ قَدۡ غَفَرۡتُ لِفُلَانٍ وَاَحۡبَطۡتُ عَمَلَکَ اَوۡ کَمَا قَالَ ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالی فلانے کو نہین بخشے گا اللہ تعالی نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ مین فلانے کو نہ بخشون گا مین نے اسکو بخشدیا اور اُس کے (جسنے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیے (بیکار) ف نووی نے کہا اسحدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہین اور معتزلہ نے اسحدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبایر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہین اور اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہین اور اسحدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اوسکی نیکیان برائیون کے سامنے گر گئین یا اوسنے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلے اُمتون کے لیے تھا انتہی باب فَضۡلِ الضُّعَفَاءِ وَالۡخَامِلِیۡنَ ناتوانون اور گمنام شخصون کی فضیلت عن اَبِیۡ هُرَیۡرَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشۡعَثَ مَدۡفُوۡعٍ بِالۡاَبۡوَابِ لَوۡ اَقۡسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہین کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسیبات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اون کی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعض بندگان خدا ظاہر کرنے کو ایسے ذلیل اور برے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کیلیے صاف ہین کہ خدا جل جلالہ کو اون کی خاطرداری منظور رہتی ہے اسحدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان مظاہر کو حقیر نہ جانے س خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرف اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اسحدیث مین بعضی پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار یا مدک یا بہنگ پینے والے داڑھی منڈی بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھہ خاکساری اور گمنامی حقتعالی کو پسند ہے (التحفۃ الاخیار) باب النَّهۡیِ عَنۡ قَوۡلِ هَلَکَ النَّاسُ یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے عن اَبِیۡ هُرَیۡرَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهۡلَکُهُمۡ قَالَ اَبُوۡ اِسۡحَاقَ لَا اَدۡرِیۡ اَهۡلَکَهُمۡ بِالنَّصۡبِ اَوۡ اَهۡلَکُهُمۡ بِالرَّفۡعِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے عن سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو گذرا باب الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق عن عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھکو نصیحت کرتے رہے ہمسایے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہانتک کہ میں سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنا دینگے ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاویگا اس حدیث میں حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے عن عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ترجمہ ابن عمر سے بھی ایسے ہی روایت ہے عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھہ اور خیال رکھہ اپنے ہمسایوں کا عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيْلِيْ أَوْصَانِيْ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میرے جانی دوست نے مجھکو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھہ اور اپنے ہمسایے کے گھر والوں کو دیکھہ انکو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) باب اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ ملاقات کیوقت کشادہ پیشانی سے ملنا عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھہ (یعنے ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ باب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے عن أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اَتَاہُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِہٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَلْیَقْضِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تمکو ثواب ہوگا اور اللہ تعالی تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے **ف** یعنی میں تو وہی کرونگا جو حق ہے لیکن تم ایثار سے مت کہو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسیطرح ناحق کرنے کے لیے **باب** اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِیْنَ نیک صحبت اختیار کرنا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَةً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِیْحًا خَبِیْثَةً **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسی مشک بیچنے والے اور بھٹی دہونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھے یوں ہی دیگا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اوس سے خرید لیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بری بو تجھکو سونگھنا پڑے گی **ف** یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی بہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کے صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کیطرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بہی اوسکا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اوسکی نجاست منقول ہے اور انکا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے رہے انتہی مختصرا **باب** فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْبَنَاتِ بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِیْ اِمْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ

ابنتيها ولم تأكل منها شيئا ثم قامت فخرجت وابنتاها فدخل على النبي صلى
الله عليه وسلم فحدثته حديثها فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي من البنات
بشيء فأحسن اليهن كن له سترا من النار **ترجمہ** ام المومنين عائشہ سے روايت ہے ميرے پاس
ايک عورت آئی اوسکی دو بيٹيان اوسکے ساتھ تھين اوسنے مجھسے سوال کيا ميرے پاس کچھ نہ تھا ايک
کھجور تھی وہی مين نے اسکو ديدی اوس نے وہ کھجور ليکر دو ٹکڑے کی اور ايک ايک ٹکڑا دونون بيٹيون
کو ديديا اور آپ کچھ نہ کھايا پہر اوٹھی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم تشريف لائے
مين نے اوس عورت کا حال آپ سے بيان کيا آپ نے فرمايا جو مبتلا ہو بيٹيون مين (يعنی اوسکی بيٹيان ہون
پہر وہ اون کے ساتھ نيکی کرے (اون کو پالے دين کی تعليم کرے نيک شخص سے نکاح کردے) تو وہ
قيامت کے دن اوسکی آڑ ہونگی جہنم سے **عن** عائشة انها قالت جاءتني مسكينة تحمل
ابنتين لها فاطعمتها ثلاث تمرات فاعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت الى
فيها تمرة لتأكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التي كانت تريد ان تأكلها
بينهما فاعجبني شانها فذكرت الذي صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
ان الله قد اوجب لها بها الجنة او اعتقها من النار **ترجمہ** ام المومنين حضرت عائشہ سے روايت
ہے ايک فقيرنی ميرے پاس آئی اپنے دونون بيٹيون کو ليے ہوے مين نے اسکو تين کھجورين دين اوسنے ہر ايک
بيٹی کو ايک ايک کھجور دی اور تيسری کھجور کھانے کے ليے منہ سے لگائی اتنے مين اوسکی بيٹيون نے اوہ کھجور
بہی مانگی کھانے کو اوسنے اوس کھجور کے جسکو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کيے مجھے يہ حال ديکھکر تعجب
ہوا مين نے جو اوسنے کيا تہا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وآلہ وسلم سے بيان کيا آپ نے فرمايا اللہ تعالی نے اس سبب
سے اوس کے ليے جنت واجب کردی يا اوسکو جہنم سے آزاد کرديا **عن** انس بن مالك قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو وضم
اصابعه **ترجمہ** انس بن مالک سے روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا جو شخص دو لڑکيون کو
پالے اون کے جوان ہونے تک قيامت کے دن مين اور وہ اس طرح سے آوينگے اور آپ نے اپنی اونگليون کو
ملايا (يعنے ميرا اسکا ساتھ ہوگا قيامت کے دن مسلمان کو چاہيے کہ اگر خود اوسکی لڑکيان ہون تو خير
ورنہ دو يتيم لڑکيون کو پالے اور جوان ہو پر اون کا نکاح کرديوے تاکہ حضرت صلعم کا ساتھ اوسکو نصيب ہو

باب فضلِ مَن یَموتُ لَہٗ وَلَدٌ فَیَحتَسِبُہٗ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموتُ لاحدٍ من المسلمین ثلٰثۃٌ من الولدِ فتمسّہ النارُ الا تحلّۃَ القسمِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجاوین اوسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اوتارنے کے لیے یعنے اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم مین کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر نہ گذرے سو جسطرح اسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسیطرح کا عذاب نہ ہوگا **عن** الزہری باسنادِ مالکٍ وبمعنی حدیثہ الا ان فی حدیثِ سفیان فیلجَ النارَ الا تحلّۃَ القسمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنسوۃٍ من الانصارِ لا یموتُ لاحداکنّ ثلٰثۃٌ من الولدِ فتحتسبہ الا دخلتِ الجنۃَ فقالت امراۃٌ منھنّ او اثنانِ یا رسولَ اللہِ قال او اثنانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا تم مین سے جس کے تین لڑکے مرجاوین اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت مین جاویگی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اگر دو بچے مرین آپ نے فرمایا دو بھی **عن** ابی سعیدٍ الخدری قال جاءت امراۃٌ الی رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسولَ اللہِ ذھبَ الرجالُ بحدیثکَ فاجعل لنا من نفسکَ یوماً ناتیکَ فیہِ تعلّمنا ممّا علّمکَ اللہُ فقال اجتمعنَ یومَ کذا وکذا فاجتمعنَ فاتاھنّ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فعلّمھنّ ممّا علّمہُ اللہُ ثم قال ما منکنّ من امراۃٍ تقدّمُ بینَ یدیھا من ولدِھا ثلاثۃً الا کانوا لھا حجاباً من النارِ فقالتِ امراۃٌ واثنینِ واثنینِ واثنینِ فقال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم واثنینِ واثنینِ واثنینِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتین آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہین تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپ ہمکو وہ باتین سکھا دین جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائین آپنے فرمایا اچھا فلانے دن تم جمع ہو نا وہ جمع ہوئین رسول اللہ صلعم اونکے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم مین سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنے تین بچے اوسکے مرگئے) تو وہ اوس کی آڑ ہوجاوینگے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپنے

فرمایا اور دو بچوں کو بھی یعنی دو بچے ایسے اون کا بھی یہی حکم ہے عن ابی هریرة قال ثلاثة لم یبلغوا الحنث ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہو کہ وہ تین بچے سیانے نہوئے ہون عن ابی حسان قال قلت لابی هریرة انه قد مات لی ابنان فما انت محدثی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بحدیث تطیب به انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارهم دعامیص الجنة یتلقی احدهم اباه او قال ابویه فیاخذ بثوبه او قال بیده کما اخذ انا بصنفة ثوبک هذا فلا یتناهی او قال ینتهی حتی یدخله الله واباه الجنة وفی روایة سوید حدثنا ابو السلیل ترجمہ ابو حسان سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو اونہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملین گے یا ماں باپ سے اور اونکا کپڑا پکڑین گے یا ہاتھ جیسے مین اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہون پھر چھوڑین گے یہانتک کہ اللہ اونکو اور اون کے باپون کو جنت مین داخل کرے گا عن التیمی بهذا الاسناد وقال فهل سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا تطیب به انفسنا عن موتانا قال نعم ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی هریرة قال اتت امراة النبی صلی الله علیه وسلم بصبی لها فقالت یا نبی الله ادع الله له فلقد دفنت ثلاثة فقال دفنت ثلاثة قالت نعم قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال عمر من بینهم عن جده وقال الباقون عن طلق لم یذکروا الجد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ مین تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپ نے فرمایا تو نے تین بچون کو گاڑا وہ بولی ہان آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال جاءت امراة الی النبی صلی الله علیه وسلم بابن لها فقالت یا رسول الله انه یشتکی وانی اخاف علیه قد دفنت ثلاثة قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال زهیر عن طلق ولم یذکر الکنیة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے اس بچے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور مین ڈرتی ہون کہین مر نہ جاوے مین تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپ نے فرمایا تو نے تو بڑی مضبوط روک کرلی جہنم کی

باب اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بہی اس سے محبت کرتے ہین **عن** ابی ہریرۃ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے مین محبت کرتا ہون فلانے بندے سو تو بہی اوس سے محبت کر پہر جبریل علیہ السلام محبت کرتے ہین اوس سے اور آسمان مین منادی کرتے ہین اللہ تعالی محبت کرتا ہے فلانے سو تم بہی محبت کرو اس سے پہر آسمان والے فرشتے اوس سے محبت کرتے ہین بعد اوس کے زمین والون کے دلون مین وہ مقبول ہوجاتا ہے اور جب اللہ تعالی دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے مین فلان کا دشمن ہون تو بہی اوسکا دشمن ہو پہر وہ بہی اوس کے دشمن ہوجاتے ہین پہر منادی کردیتے ہین آسمان والون مین کہ اللہ تعالی فلان شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بہی دشمنی رکھو وہ بہی اوس کے دشمن ہوجاتے ہین بعد اوس کے زمین والون کے دلون مین اوسکی دشمنی جاتی ہے (یعنی زمین مین بہی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہین وہ اوس کے دشمن رہتے ہین)

عن سہیل (ازخدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت) ازخدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ لَیْسَ فِیْهِ ذِکْرُ الْبُغْضِ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ کُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَهُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ فَقُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنِّیْ اَرَی اللّٰهَ تَعَالٰی یُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ بِاَبِیْکَ اَنْتَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبد العزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہو گئے اون کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو باپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں انکی محبت پڑگئی ہے اونہوں نے کہا قسم تیرے باپ کی اللہ کی تو نے ابو ہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا

بَاب الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں پھر جنہوں نے اون میں سے ایکدوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں **ف** پہچان سے یہ غرض کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اوس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی اون میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں

بَاب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

عن اللہ اور اوسکے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھی رگو اور اعمال کم ہوں
انس قال قال رجل یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لھا فلم یذکر کثیرا قال
ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت ترجمہ وہی جو گزرا اس مین یہ ہے کہ اوس گنوار
نے بہت سامان نہ کیا اور کہا لیکن مین محبت رکھتا ہون اللہ اور اوسکے رسول سے ف نووی نے کہا اللہ اور
اوسکے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ اون دونون کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے
اور شرع پر قائم رہے اور محبت بین صالحین کے یہ ضرور نہین کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو اونکی
مثل ہو جاویگا بیت احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا عن
انس بن مالک ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال
ما اعددت لھا من کثیر احمد علیہ نفسی ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس گنوار نے
کہا مین نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہین کیا ہے جسپر اپنی تعریف کرون عن انس بن مالک
قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما
اعددت لھا قال حب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد
الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانک مع من احببت قال انس
فانا احب اللہ ورسولہ وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معھم وان لم اعمل باعمالھم
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی
محبت کو آپنے فرمایا تو تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے
اتنا خوش نہین ہوے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوے انس نے کہا مین تو محبت رکھتا ہون اللہ سے اور اوس
رسول سے اور ابوبکر اور عمر سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن مین اون کے ساتھ ہون گو مین نے اون کے
سے اعمال نہین کیے عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر قول انس
فانا احب وما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک قال بینما انا ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدۃ المسجد فقال یا رسول اللہ متی
الساعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لھا قال فکان الرجل استکان ثم قال

یا رسول اللہ ما اعددت لھا کثیر صلوٰۃ ولا صیام ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ
قال فانت مع من احببت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو
مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہمکو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یارسول اللہ قیامت کب
ہوگی آپنے فرمایا تونے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کیلیے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یارسول اللہ میں نے
تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اوسکے رسول
سے آپنے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھہ ہوگا جس سے محبت رکھے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احب قوما ولما یلحق بھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المرء مع من احب **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک شخص آیا اور بولا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے
اور اوس قوم کے سے عمل نہ کرے آپنے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھہ ہوگا جس سے محبت کرے **عن** عبد اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی موسی قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رجل فذکر بمثل حدیث جریر عن الاعمش **ترجمہ** ابوموسی سے بھی ایسے
ہی روایت ہے

باب اذا اثنی علی الصالح لا تضرہ نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اوسکو خوشی ہے

عن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من
الخیر ویحمدہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المومن **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور
لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں آپنے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور
اجر ہے وہ تو الگ ہے) یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اوسکے لیے کہ لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں **عن**
ابی عمران الجونی باسناد حماد بن زید بمثل حدیثہ غیر ان فی حدیثھم عن شعبۃ
غیر عبد الصمد ویحبہ الناس علیہ وفی حدیث عبد الصمد ویحمدہ الناس کما قال حماد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان مین

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الملک فینفخ فیہ الروح ویومر باربع کلمات بکتب رزقہ وعملہ واجلہ وشقی او سعید فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہین سچے کیے ہوئے بیشک تم مین سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن مین لوہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پہر چالیس دن مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا تعالی اوس کیطرف فرشتے کو بہیجتا ہے وہ اوس مین روح پہونکتا ہے اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکہتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکہتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اوسکے عمل لکہتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکہتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت (دوزخی) ہوگا سو مین قسم کہاتا ہون اوسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس مین اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہجاتا ہے یعنے بہت قریب ہوجاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہوجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بہر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اوس مین سوائے ایک ہاتہہ بہر کے کچہ فرق نہین رہتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصا تقدیر کا بہید نہین سمجہ سکتے اس کے بوجہنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹہیرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پہ گہمنڈ نہ کرے اسوسطے کہ خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت
اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کر لین گے سو یہ شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی
مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا
لازم نہین اسواسطے کہ شاید ہمین نفس واپسین بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے
نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (تحفۃ الاخیار) **عن** الاعمش بھذا الاسناد قال فی حدیث
وکیع ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین لیلۃ وقال فی حدیث معاذ عن شعبۃ اربعین
لیلۃ او اربعین یوما واما فی حدیث جریر وعیسی اربعین یوما **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
حذیفۃ بن اسید یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الملک علی النطفۃ بعد
ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسۃ واربعین لیلۃ فیقول یا رب اشقی او سعید
فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان ویکتب عملہ واثرہ واجلہ ورزقہ
ثم تطوی الصحف فلا یزاد فیہا ولا ینقص **ترجمہ** حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دان مین جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے
بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھون یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا
ہے مرد لکھون یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر
کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اوس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول الشقی
من شقی فی بطن امہ والسعید من وعظ بغیرہ فاتی رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقال لہ حذیفۃ بن اسید الغفاری فحدثہ بذلک من قول ابن مسعود فقال
وکیف یشقی رجل بغیر عمل فقال لہ الرجل اتعجب من ذلک فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیہا ملکا فصورہا
وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی
ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم
یقول یا رب رزقہ فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید

عَلیٰ اُمِّهِ وَلَا یَنقُصُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تہے بدبخت وہی جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہی جو دوسرے سے نصیحت پاوے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سے یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تہے اور اون سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب نطفہ پر بیالیس راتین گذر جاتی ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بہیجتا ہے اُس کے پاس وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوس کے کان آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوسکی عمر کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوس کی روزی کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کردیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر وہ فرشتہ اپنے ہاتہہ مین یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور اُس سے کوئی امر نہ بڑہتا ہے نہ گہٹتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَرِیْحَةَ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ الْغِفَارِیِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ هَاتَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِی الرَّحِمِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ یَتَسَوَّرُ عَلَیْهَا الْمَلَکُ قَالَ زُهَیْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِیْ یُخَلِّقُهَا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَسَوِیٌّ اَوْ غَیْرُ سَوِیٍّ فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِیًّا اَوْ غَیْرَ سَوِیٍّ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ یَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِیًّا اَوْ سَعِیْدًا **ترجمہ** ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونون کانون سے آپ فرماتے تہے نطفہ ماں کے پیٹ مین چالیس راتون تک یون ہی رہتا ہے پہر فرشتہ اوسپر اوترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اُسکو پُتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پہر اللہ تعالی اوسکو مرد کرتا ہے یا عورت پہر وہ فرشتہ کہتا ہے ای پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پہر اللہ تعالی اُسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پہر کہتا ہے ای پروردگار اوسکی روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے اسکی اخلاق کیسے ہین پہر اللہ تعالی اُسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت **عَنْ**

حُذَیفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ شَیْئًا بِاِذْنِ اللّٰہِ لِبِضْعٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِہِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہو کہ ایک فرشتہ جو موکل ہے رحم پر جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہو چالیس پر کئی راتون کے بعد پہر بیان کیا وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَّرَفَعَ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ وَکَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَکًا فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ نُطْفَۃٌ اَیْ رَبِّ عَلَقَۃٌ اَیْ رَبِّ مُضْغَۃٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّقْضِیَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَکُ اَیْ رَبِّ ذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَیُکْتَبُ کَذٰلِکَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتے کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے ای رب ابہی نطفہ ہو اے رب اب لوہو کی پہٹکی ہے ای رب اب گوشت کی بوٹی ہے پہر جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہو یا عورت نیک ہے یا بد اوسکی روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے پہر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکہہ لیا جاتا ہے اپنے ماں کے پیٹ مین **عن** عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَۃٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَہٗ وَمَعَہٗ مِخْصَرَۃٌ فَنَکَّسَ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَّا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ اِلَّا وَقَدْ کَتَبَ اللّٰہُ مَکَانَہَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ کُتِبَتْ شَقِیَّۃً اَوْ سَعِیْدَۃً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَمْکُثُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ کَانَ مِنْ اَہْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَہْلِ السَّعَادَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَہْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَہْلِ الشَّقَاوَۃِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ اَمَّا اَہْلُ السَّعَادَۃِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَہْلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا اَہْلُ الشَّقَاوَۃِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَہْلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہو ہم بقیع مین تہے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہو) ایک جنازی کے ساتہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹہے ہم بہی آپکے گرد بیٹہے آپکے پاس ایک چہڑی تہی آپ سر جہکا کر بیٹہے اور چہڑی سے زمین پر لکیرین کرنے لگے پہر آپنے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کوی جان ایسی نہین ہے جسکا

اسنے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت مین یا دوزخ مین اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ نیک بخت ہی یا بدبخت ہی ایک شخص بولا
یارسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیون بھروسا نہ کرین اور عمل کو چھوڑ دین (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
بے فائدہ ہے جو قسمت مین ہی وہ ضرور ہوگا) آپنے فرمایا جو نیک بختون مین سے ہے وہ نیکون کا کام شتابی کریگا
اور جو بدبختون مین سے ہی وہ بدون کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دیگئی
گئی ہے لیکن نیکون کو آسان کیا جاویگا نیکون کے اعمال کرنا اور بدون کو آسان کیا جاویگا بدون
کے اعمال کرنا پھر آپنے یہ آیت پڑھی سوجس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنے اسلام کو سچا جانا)
سو اوسکو ہم آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا
جانا تو اوسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے
کہ خدانے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کی
بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھرایا جیسے آنکھہ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی
کا اور زہر سبب ہی موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم
ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو
مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ ان احادیث کی روسے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
حق ہے اور اُسپر ایمان لانا واجب ہی اور اس مین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
عقل تقدیر کا بھید سمجھہ نہین سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات مین سمندر مین مت گھس یعنے تقدیر کا بھید دریافت کرنا
آدمی کا مقدور نہین۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
دین اسلام کے برخلاف ہی کیونکہ آپنے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے مین جہان تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
کوشش کے اپنے تدبیر پر غرہ نہ ہو اور اللہ تعالی کی تقدیر پر بھروسا رکھے بہارا تو یہ اعتقاد ہی کہ
دین اسلام کی تعلیم مین خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر مین مخالف فرقون کو جب وہ
ناکام ہوتے ہین کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہوجانے پر کیا رنج کرتے ہین پر

مومنون کو کچھ رنج نہین وہ جانتے ہین کہ صرف کوشش سے کامیابی نہین ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر بہی ضرور ہو اور جو لوگ تقدیر کو نہین مانتے ہم اون سے یون بحث کرتے ہین کہ بہلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہوجانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا مین یہ حال نہین کہ ہمیشہ مسبب اوس کے بعد ہو اگر بے زہر کہلاتے ہین پر نہین مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہین مرتے لقفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہین ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہین ہوتی پانی اور ہوا دونون اچھے ہوتے ہین پر ہیضہ ہوجاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہین مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہین جاتا کافور سے ہمیشہ دبا کو فائدہ نہین ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ جو سبب عوام کی نظر مین بہت یقینی ہین وہ بہی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہین ہین مثلاً آنگ ہمیشہ نہین جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہین یا بہیگی لکڑی کو جلائیں تو نہین جلاتے وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہان ایک مانع موجود ہی ہم یہ جواب دیتے ہین کہ سوا اس مانع کے اور بہی سیکڑون موانع نکلتے آتے ہین پہر اکیلی نار جلانے کے سبب کیونکر ٹہیری اور موانع اسقدر غیر محصور ہین کہ انکا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی سبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اُسکا ہونا موقوف ہی اوس کے سبب کے ہونے پر پہر اُس کا ہونا اوس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہو اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی مین کیونکر پائے جا سکتے ہین اب اگر زمانہ ازل مین غیر متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور اُسکا سبب بہی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ سبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہین اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدون واجب بالذات کی اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور سبب مین ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور ساری اسباب کی تاثیر اوسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہو اور یہی عین ایمان ہے **عن** منصور بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ قَالَ فَأَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى إِلٰى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جسکا ٹھکانا معلوم ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کر لیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) **عَنْ** مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اُس مقصد کے لیے کرتے ہیں جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اُس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اوسکی نسبت کچھ نہیں قرار پایا) آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اوس مقصد کے لیے عمل کرو جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جسکو میں نہیں سمجھا میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا) اُنہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اُسکا کام آسان کیا گیا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت والوں کا اور دوزخ والوں
کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالی کو) آپنے فرمایا ہاں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں
آپنے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ہاتھ سے اچھے
کام ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اوسکی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال
ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا ہے ہمکو تقدیر کا علم نہیں حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کچھ
تقدیر سے خارج ہیں وہ بہی بہ تقدیر الہی ہیں اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو
دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہونچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں
اور اوسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں **عن** يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ
حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ
فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ
نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ
اَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ
فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا
لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ
مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَنَفْسٍ وَمَا
سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا **ترجمہ** ابوالاسود دیلی سے روایت ہے مجہ سے عمران بن
حصین نے کہا کیا سمجہتے ہو آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹہا رہے ہیں آیا وہ بات
فیصلہ پا چکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہونیوالی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث سے او حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی عمران نے کہا تو پہر ظلم لازم آیا اس
لیے کہ خدا تعالی نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پہر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے)

یہ سنکر مین بہت گھبرایا اور مین نے کہا ظلم نہین ہی اسوجہ سی کہ ہر ایک چیز اسکی بنائی ہوئی ہے اور اسی کے
ملک ہے اوس سے کوئی پوچھ نہین سکتا اور لوگون سے البتہ پوچھ سکتے ہین عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے
مین نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤن دو شخص مزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اٹھا رہے
ہین آیا اسکا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر مین وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رو سے جسکو پیغمبر
لیکر آئے اور انپر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اسکی تصدیق
اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اوسکی جس نے بنایا اسکو پھر
بتادی اوسکو برائی اور بھلائی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اھل الجنۃ ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل النار
وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اھل النار ثم یختم عملہ بعمل اھل الجنۃ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے
یعنے جنتیون کے کام پھر اسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیون کے
کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیون کے کام پر ہوتا ہے **عن** سھل بن سعد الساعدی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل عمل اھل الجنۃ فیما یبدو
للناس وھو من اھل النار وان الرجل لیعمل عمل اھل النار فیما یبدو للناس وھو من
اھل الجنۃ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی
لوگون کی نظر مین جنتیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگون کی نظر مین جہنمیون
کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے **باب** حجاج آدم وموسی علیہما السلام حضرت
آدم اور حضرت موسی علیہما السلام کا مباحثہ **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من
الجنۃ فقال لہ آدم انت اصطفاک اللہ بکلامہ وخط لک بیدہ اتلومنی علی امر قدرہ
اللہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فقال فحج آدم موسی فحج آدم موسی وفی حدیث
ابن ابی عمر وابن عبدۃ قال احدھما خط وقال الآخر کتب لک التوراۃ بیدہ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسی سے بحث ہوئی حضرت موسے نے کہا اے آدم تم ہماری باپ ہو تم نے ہمکو محروم کیا اور جنت سے نکالا اگیہون کہا کر حضرت آدم نے کہا تم موسی ہو تم کو اللہ تعالی نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہاری واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھہ کو طعنہ دیتے ہو اوس کام پر جو اللہ تعالی نے میری قسمت مین میری پیدایش سے چالیس برس پہلے لکھدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث مین غالب آئے موسی علیہ السلام پر **ف** اللہ تعالے نے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھہ سے لکھا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالی کے دونون ہاتھہ ہین اور دونون داہنے ہین اور ہاتھہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فقہ اکبر مین کہا کہ ہاتھہ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نکریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھہ جیسا ہمارا ہاتھہ ہے یہ بیشک مراد نہین ہے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات او صفت کے مشابہ نہین ہوسکتی اور یہ مطلب نہین کہ ظاہر معنے لغوی مراد نہین ہے اسلیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والون مین اور اہل حدیث مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کردی ہے کہ تمام صفات الہی اپنے ظاہر پر محمول ہین تو ید کا ترجمہ ہاتھہ سے اور وجہ کا منہ سے اور عین کا آنکھہ سے اور قدم کا پاؤن سے کرسکتے ہین اور نہین اختلاف کیا اسمین مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہین کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال مین اور ہمنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتقاد فے الاستوار مین بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونون پیغمبر ایک جگہہ جمع ہوے ہون اور حدیث معراج مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرون سے ثابت ہے آسمان مین اور بیت المقدس مین تو یہ امر بعید نہین ہے کہ اللہ تعالی نے انکو زندہ رکہا ہو جیسے شہدا کے باب مین آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی مین ہوا ہو اور انہون نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدم سے ملادین۔ اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدایش سے میری قسمت مین لکھا گیا تو یہ توارت شریف مین لکھنا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالی نے اپنے مقدس ہاتھہ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہین ہے اسلیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی ہے مین تہی وہ تو ازلی ہے (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی

اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاصْطَفَاهُ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور موسی علیہما السلام نے تو آدم موسی پر غالب ہوئے موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے انکو نکالا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسی ہو جن کو اللہ تعالی نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسی علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھکو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھدیا گیا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِكَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِیْهَا تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَّقَرَّبَكَ نَجِیًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِیْهَا وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰۤی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسی علیہ السلام پر موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تمکو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اسوقت جائز تھا ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تمکو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تمنے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اُتارا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ موسی ہو جنکو اللہ تعالی نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالی نے تورات شریف کی تختیاں دین جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالی نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے حضرت موسی نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام

نے کہا تمنے توریت میں نہیں پڑہا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بہٹک گیا حضرت موسیٰ نے کہا
کیوں نہیں میں نے پڑہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پہر مجہکو ملامت کرتے ہو اوسکام کے کرنے پر جو میری
تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے لکہدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
آدم غالب آگئے موسیٰ پر **ف** نووی نے کہا اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پہر یہی جواب دیوے جو حضرت
آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اوس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہیگی جواب یہ کہ نہیں جاویگی کیونکہ وہ دنیا
میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مرچکے تہے اور انکا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیا تہا اسوجہ سے اونکو
ملامت نہ کی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى
فَقَالَ لَهُ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى
الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ
فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے
تقریر کی موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکالے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ
ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پہر تم مجہکو ملامت کرتے ہو اوس کام پر جو میری تقدیر
میں لکہا گیا میری پیدایش سے پہلا تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہو موسیٰ پر **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیر کو لکہا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اوسوقت پروردگار کا
عرش پانی پر تہا **ف** نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے
اوسکی کوئی ابتدا نہیں — اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے
پہلے تہا اور وہ عرش پانی پر تہا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تہا اس کی خبر ہمکو اللہ اور
رسول نے نہیں دی **عن** أَبِي هَانِئٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ

عَلَى الْمَاءِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین پانی پر عرش ہونیکا بیان ہے **باب** تَصْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ دل اللہ تعالی کے اختیار مین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہو انھون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیون کے دل پروردگار کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین [illegible] جسطرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ دلون کے پھیرنے والے [illegible] یعنے انسان کا دل بھی اسکے قابو مین نہین وہ بھی خداوند کریم [illegible] راہ پر لگا دیتا ہے چاہتا ہے تو گمراہی کیطرف پھیر دیتا ہے [illegible] کیطرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے [illegible] جبتک خداوند تعالی نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے [illegible] سلف کا مذہب ان بات [illegible] احادیث مین [illegible] کیفیت کا علم خدا کو ہے [illegible] خدا کی انگلیان ہین [illegible] ہمین پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ انگلیون کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہون نے تاویل کی وہ کہتے ہین انگلیون سے مراد یہان قدرت ہے اور اختیار ہے [illegible] لوگون نے یہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن مین صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونون ہاتھ اوسکے کہلے ہین اور حدیث مین اصابع کا لفظ جو جمع ہے [illegible] **باب** كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ ہر چیز تقدیر سے ہے **عن** طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ ترجمہ طاوس سے روایت ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیون کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہو اور مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنے بعضا آدمی ہوشیار اور
عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے) **عن** ابی هریرة قال جاء مشرکو قریش
یخاصمون رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم
ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناه بقدر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے قریش کے مشرک
جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر مین تو یہ آیت اتری جسدن گھسیٹے جاوینگے
اوندھے منہ جہنم مین اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا لگنا ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس آیت مین قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضون نے اس کے معنے یہ کیے ہین کہ ہمنے ہر چیز
کو اوس کے انداز پر پیدا کیا یعنے جتنا مناسب تھا) **باب** قدر علی ابن ادم حظه من الزنا
انسان کی تقدیر مین زنا کا حصہ لکھا جانا **عن** ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبه باللمم
مما قال ابوهریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب علی ابن ادم حظه
من الزنا ادرک ذلک لا محالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی و
تشتهی والفرج یصدق ذلک او یکذبه قال عبد فی روایته ابن طاوس عن ابیه سمعت
ابن عباس **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ بچتے ہین بڑے بڑے گناہون
سے اور لمم مین گرفتار ہو جاتے ہین تو خدا تعالی بڑی بخشش والا ہے مین سمجھتا ہون لمم کے معنے وہ
ہین جو ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا مین
سے اسکا حصہ لکھدیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے تو زنا آنکھون کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے)
اور زنا زبان کی باتین کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کر ساتھ) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے
اور فرج انکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج مین داخل کی تو یہ زنا ئین بھی
ثابت ہو گئین اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتین ہوئین تو وہ حقیقۃً زنا نہین ہین بلکہ مجازاً ہین اور
یہ باتین لمم میں داخل ہین جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہون سے بچے تو اللہ
تعالی اس لمم کو بخشدیگا اور بعضون نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنے دل مین گناہ کا خیال آوے
لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جاویگا واللہ اعلم **عن** ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال کتب علی ابن ادم نصیبه من الزنا مدرک ذلک لا محالة فالعینان

زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر مین اُسکا حصہ زنا کا لکھدیا گیا ہے جسکو وہ خواہ مخواہ کریگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا ہے اور کانون کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور ہاتھہ کی زنا پکڑنا (اور چھونا) ہی اور پاؤن کی زنا جانا ہے (فاحشہ کیطرف) اور دل کی زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتون کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ **باب** حُكْمِ الْاَطْفَالِ بچون کا بیان کہ وہ جنتی ہین یا دوزخی اور فطرت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتِجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر یعنے اوس عہد پر جو روحون سے لیا گیا تہا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ مین ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر پہر اوسکے مان باپ اوسکو یہودی بناتے ہین اور نصرانی بناتے ہین اور مجوس بناتے ہین جیسے جانور چار پاؤن والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پہر ابوہریرہ کہتے تہے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی پیدایش جس پر بنایا لوگون کو اللہ کی پیدایش نہین بدلتی **عَنْ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتِجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پہر اُسکے

ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہین نصرانی بناتے ہین مشرک بناتے ہین ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اُس سے پہلے مرجاوے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اُسی جنت مین لیجاوے چاہے جہنم مین بچون کے باب مین جو بلوغ سے پہلے مرجاوین علما کا اختلاف ہی نووی نے کہا مسلمانون کے بچے تو اجماعاً جنتی ہین اور مشرکون کے بچون مین تین مذہب ہین اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم مین جاوینگے اور بعضون نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہین یہ ہی کہ وہ جنتی ہین ۔ اور حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس مین جہنم مین جانیکا ذکر نہین ہی بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہین ہوئے تو جنتی ہین اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اور اسکے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث مین جو اوسکو کافر کہا ہے اُسکا مطلب یہ ہی کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا **عن** الاعمش بهذا الاسناد في حديث ابن نمير ما من مولود يولد الا هو على الملة وفي رواية ابي بكر عن ابي معاوية الا على هذه الملة حتى يبين عنه لسانه وفي رواية ابي كريب عن ابي معاوية ليس من مولود يولد الا على هذه الفطرة حتى يعبر عنه لسانه **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہی کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا ملت پر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ زبان سے باتین کرنے لگے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يولد يولد على هذه الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه كما تنتجون الابل فهل تجدون فيها جدعاء حتى تكونوا انتم تجدعونها قالوا يا رسول الله افرايت من يموت صغيرا قال الله اعلم بما كانوا عاملين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اُسکو یہودی بنا دیتے ہین اور نصرانی جیسے اونٹ جنتی ہین کوئی اون مین کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اونکے کان کاٹتے ہو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھٹپنے مین مرجاوے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل انسان تلده امه على الفطرة وابواه بعد يهودانه او ينصرانه او يمجسانه فان كانا مسلمين فمسلم

كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا **ترجمہ** وہی آیا ہے کہ اگر اوس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اوسکی ماں جنتی ہے تو شیطان اوسکے کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کو شیطان ٹھولنا نہ دے سکا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکون کے بچون کا حال آپنے فرمایا اللہ تعالی خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا جسکو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا یعنے بڑا ہو کر کافر ہو جاتا اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا **ف** یہان یہ اشکال ہے کہ جب اوسکی تقدیر میں خداوند تعالی نے یہ لکھدیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جاویگا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہو جاویگا **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اوس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طُوبَى لِهٰذَا عُصْفُورٌ مِّنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ أَوَغَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اسکو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہونچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالی نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اُن کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابٌ الْأَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ عَنِ الْقَدَرِ عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَّضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَّعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَّقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَّسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ مجھکو فائدہ اوٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالی اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اوس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اونکی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر

اور سور تو اون سے پہلے بہی موجود تہے **ف** یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گہٹ بڑہ نہین سکتی اوس کے لیے دعا کرنا
فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بہی تقدیر مین لکہی گئی ہے
لیکن اوسکی دعا کرنا عبادت مین داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہین ہے اور یہ جو حدیث مین آیا
کہ ناتا ملانے سے عمر بڑہتی ہے اوسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑہتی ہے جو لوح محفوظ مین لکہی گئی
اللہ اوسکو گہٹا اور بڑہا دیتا ہو لیکن جو علم الہی مین ہے وہ گہٹ بڑہ نہین سکتی - یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ
یا اون کی اولاد مین نہین ہین جو مسخ ہو گئے تہے مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہین جن پر عذاب ہوا تہا یہ وہ
سب تین روز مین ہلاک ہو گئے تہے اون کی نسل نہین چلی اب جو بندر اور سور موجود ہین یہ حیوان ہین جن
کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا مین چلی آتی ہے (نووی مختصرا) **عن** مسعر بهذا الاسناد غير
ان في حديثه عن ابن بشر و وكيع جميعا من عذاب في النار وعذاب في القبر **ترجمہ** وہی جو
گذرا **عن** عبد الله بن مسعود قال قالت ام حبيبة اللهم متعني بزوجي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبابي ابي سفيان وباخي معاوية فقال لها رسول الله صلى الله عليه
وسلم انك سالت الله لآجال مضروبة وآثار موطوءة وارزاق مقسومة لا يعجل شيئا منها
قبل حله ولا يؤخر منها شيئا بعد حله ولو سالت الله ان يعافيك من عذاب في النار
وعذاب في القبر لكان خيرا لك قال فقال رجل يا رسول الله القردة والخنازير هي مما مسخ
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل لم يهلك قوما او يعذب قوما فيجعل لهم
نسلا وان القردة والخنازير كانوا قبل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین
ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجہہ کو فائدہ اوٹہانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان
سے اور میرے بہائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تو نے اللہ تعالے سے اون باتون کے لیے کہا جن
کی میعادین مقرر ہین اور قدم تک جو چلیگی لکہے ہوئے ہین اور روزیان بٹی ہوئی ہین اون مین سے کسی چیز کو
اللہ اوس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنیوالا نہین اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجہ کو بچاوے جہنم کے عذاب
سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اون لوگون مین سے ہین جو مسخ ہوئے تہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہین چلائی اور بندر اور سور تو اون
لوگون سے پہلے موجود تہے **عن** سفيان بهذا الاسناد غير انه قال وآثار مبلوغة قال

ابن معبد ذروی بعضهم قبیل حلہ ای کز ذلہ ترجمہ وہی جو گذرا **باب** الایمان بالقدر
تقدیر پر بہروسا رکہنی کا حکم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن
القوی خیر واحب الی اللہ من المومن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ
وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہی جسکا ایمان قوی ہو اللہ تعالی پر بہروسا رکہتا ہو آخرت کے کاموں
مین ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہی ناتوان مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان
بہتر ہے حرص کر اون کاموں کی جو تجہکو مفید ہین (یعنی آخرت مین فائدہ دینگی) اور مدد مانگ اللہ سے اور
ہمت مت ہار اور جو تجہپر کوئی مصیبت آوے تو یون مت کہہ اگر مین ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کاہیکو آتی لیکن
یون کہہ اللہ تعالی کی تقدیر مین ایسا ہی تہا جو اوس نے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کہولنا ہے
(یعنی جو اس اعتقاد سے کہی کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام
سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کی بغیر نہین ہوتا اور جو اللہ تعالی کی مشیت پر اعتقاد رکہتا
ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بہی اوس کے حکم سے ہے اسکو اگر مگر کہنا جائز ہے اور اوس کے مثال یہ
کہ مومن کہتا ہے بارش اچہی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بہی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد
سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کا فرکا ہے اوس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہین اور
اور مومن کے اعتقاد سے درست ہی)

کتاب العلم

کتاب علم کے بیان مین

باب النہی عن اتباع متشابہ القرآن قرآن مین جو متشابہ آیتین ہین اون مین کہوج کرنا منع ہے
عن عائشۃ قالت تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الذی انزل علیک
الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم

تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھپر کتاب اوتاری اس مین بعضی آیتین مضبوط ہین محکم وہ تو جڑ ہین کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول یا جنکے مطلب کئی) پھر جن لوگون کے دل مین گمراہی ہے وے کھوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا فساد چاہتے ہین اور اُسکا مطلب چاہتے ہین حالانکہ اُسکا مطلب کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اوسپر سب آیتین ہماری پروردگار کے پاس سے آئین ہین اور نصیحت وہی سنتے ہین جو عقل رکھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگون کو دیکھو جو کھوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا تو ان سے بچے وہ وہی لوگ ہین جن کو اللہ تعالی نے بتلایا **ف** متشابہ کے معنی مین علما کے بہت سے اقوال ہین بعض یہ کہتے ہین کہ متشابہ اون حرفون کا نام ہے جو اوائل سور ہین جیسے الم اور المرا اور کھیعص ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضون نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہین اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضون نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہین جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتین بھی متشابہ ہین جن کے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہین امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتون کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتون کو متشابہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور متشابہ کے تعین مین بڑا اختلاف ہے اور ہمنے اوسکی تفصیل انتہا فی الاستواء مین کی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہون اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگون کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہین ہے بہر جو فساد کے لیے پوچھے اوسکو جواب ندین بلکہ سزا دین جیسے حضرت عمر نے صبیغ بن عسل کو سزا دی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو

سے روایت ہے ایک دن مین سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپنے دو شخصون کی آواز سنی جو ایک آیت
مین جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپکے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپنے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
اللہ کی کتاب مین جھگڑا کرنے سے جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگون کو بہکانے کے لیے لیکن
مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے انووی **عن** جُندُبِ بنِ
عَبدِ اللہِ البَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِقرَؤُوا القُراٰنَ مَا ائتَلَفَت عَلَیہِ
قُلُوبُکُم فَاِذَا اختَلَفتُم فِیہِ فَقُومُوا **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین
اختلاف پڑے تو اوٹھہ کھڑے ہو **ف** یعنی قرآن اُسوقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آوے اور
جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جائیگا **عن** جُندُبٍ یَعنِی
ابنَ عَبدِ اللہِ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقرَؤُوا القُراٰنَ مَا ائتَلَفَت عَلَیہِ
قُلُوبُکُم فَاِذَا اختَلَفتُم فَقُومُوا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِی عِمرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُندَبٌ
وَنَحنُ غِلمَانٌ بِالکُوفَۃِ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اقرَؤُوا القُراٰنَ بِمِثلِ حَدِیثِہِمَا
ترجمہ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہی جو گذرا **عن** عَائِشَۃَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبغَضَ
الرِّجَالِ اِلَی اللہِ الاَلَدُّ الخَصِمُ **ترجمہ** اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب مردون مین برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو **ف** ناحق لوگون سے لڑے
اور فساد نکالے دین مین ہو یا دنیا مین لیکن حقیقت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
نہین ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
عن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِینَ
مِن قَبلِکُم شِبرًا بِشِبرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَو دَخَلُوا فِی جُحرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعتُمُوہُم قُلنَا یَا
رَسُولَ اللہِ الیَہُودُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلوگے اگلی امتون کی راہون پر یعنی گناہون مین اور دین کی مخالفت مین
نہ یہ کہ کفر اختیار کروگے بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہان تک کہ اگر وہ گوہ کے

سوراخ مین گہسین تم بہی اونکے ساتہہ گہسو گے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتون سے مراد یہود اور نصارے ہین آپنے فرمایا اور کون ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپکا جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا آہر جم کہتا ہے ہمارے زمانے مین تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس مین کسیکو نعکٹ رہی ہندکے مسلمانون نے خصوصًا حیدرآباد اور علیگڈہ وغیرہ کے مسلمانون نے ہر بات مین نصاری کی مشابہت شروع کردی کیا کہانے مین کیا پینے مین کیا پہننے مین یہانتک کہ بعض مسلمانون کو دیکہکر دہوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہین ہے افسوس اسپر ہے کہ اس بددینی اور بے حمیتی کے ساتہہ عقل سلیم سے کام بہی لینا چہوڑ دیا اگر نصاری کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتون مین اُن کی تقلید کرتے اون کا سا اتفاق اون کی سی الوالعزمی اون کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالاے طاق رکہا صرف لباس اور وضع اور اکل و شرب مین جو ایک آسان امر ہے اون کی مشابہت کرتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس ہے خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چہوڑنا انتہی درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تہا کہ نصاری کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے اونکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑہتی مسجدین آباد ہوتین مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بہلائیون کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی راے سے تمام فائدون پر نظر کرکے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفون کی طرح اندہا دہند نصاری کی تقلید کرتے اللہ تعالی مسلمانون کی آنکہہ کہولے وہ جدہر جا رہے ہین یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہین ہے ترقی اون کی جس زمانہ مین ہوئی تہی اوسکی تاریخ حدیث کی کتابون مین صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **عَنْ** عَطَاءٍ ذَكَرَ الْاَحَادِيْثَ نَحْوَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کہال نکالنے والے یعنے بیفائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑہنے والے تعصب کرنے والے تین بار یہ فرمایا **باب** رَفْعِ الْعِلْمِ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ کہ علم اوٹھہ جاویگا (یعنے دین کا علم لوگ کم حاصل کرینگے دنیا میں غرق ہوجاوینگے) اور جہالت قائم ہوجاویگی اور شراب پیا جاویگا اور زنا ظاہر کہلم کہلا ہوگی

فائدہ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکہاتے حدیث و تفسیر پڑہانے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہو کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہو کہ بلا مبالغہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہو کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے فوحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولاقوۃ۔ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بہیج کہ وہ تیرے دین کو پہر زندہ کریں

عن انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویذہب الرجال ویبقی النساء حتی یکون لخمسین امراۃ قیم واحد **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو انہوں نے کہا کیا میں تمسے ایک حدیث بیان نکروں جسکو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم یہ حدیث بیان کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھہ جاویگا اور جہالت پہیل جاوے گی اور زنا کہلم کہلا ہوگی اور شراب پیا جاویگا اور مرد کم ہوجاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو اون کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جاوینگے اور عورتیں رہ جاوینگی)

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن بشر وعبدۃ لا یحدثکموہ احد بعدی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن عبد اللہ وابی موسی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ ایاما یرفع فیہا العلم وینزل فیہا الجہل ویکثر فیہا الہرج والہرج القتل **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن میں علم اوٹھہ جاویگا اور جہالت اوترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا

عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ وابی موسی وہما یتحدثان فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مثل حدیث وکیع و ابن نمیر **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی وائل قال انی لجالس مع عبد اللہ و ابی موسی وھما یتحدثان
فقال ابو موسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان و یقبض العلم و تظھر
الفتن و یلقی الشح و یکثر الھرج قالوا ما الھرج قال القتل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم یعنے زمانہ قیامت کے
قریب ہو جاویگا اور عالم میں فساد پہیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگ زکوۃ اور خیرات نہ
دینگے) اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا کشت و خون **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان و یقبض العلم ثم ذکر مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتقارب
الزمان و یقبض العلم ثم ذکر مثل حدیثھما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ
کلھم قال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث الزھری عن حمید عن ابی ھریرۃ
غیر انھم لم یذکروا و یلقی الشح **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض
العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤساء جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم
فضلوا و اضلوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اللہ تعالی اس طرح پر علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں
کو اٹھا لیگا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیویں گے وہ بن جانے
فتوی دیں گے اور خود گمراہ ہونگے اوروں کو بھی گمراہ کرینگے **ف** یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں
کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاوینگے اور جاہل رہ جاوینگے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی
نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل
ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سے نا واقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اور اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن لوگ جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور اون کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کے روسے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالی اُنکو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اسوقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالے اون کی عمر و اقبال میں برکت دیوے اُن کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی اُنہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو مفت تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمی کا شکر گذار ہونا چاہیے اور اُنکی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور اُن کے لیے دعای خیر کرنا چاہیے آمین یارب العلمین

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّهُ عَلَى الْحَدِيثِ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤُسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ

اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھسے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اے
بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گذرینگے حج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی باتیں
پوچھو کیونکہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا مین اون
سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین عروہ نے کہا اون
باتون مین یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی علم لوگون سے ایک ہی دفعہ
نہیں چھین لیگا لیکن عالمون کو اوٹھا لیگا اون کے ساتھ علم بھی اوٹھ جاویگا اور لوگون کے سردار جاہل
رہ جاوینگے جو بغیر علم کے فتوی دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب مین نے یہ حدیث حضرت
عائشہ سے بیان کی اُنہوں نے اُسکو بڑا سمجھا اور اسحدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہین عبداللہ بن عمرو کو
شبہ نہ ہوا ہو یا اُنہوں نے حکمت کی کتابون مین یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اوسکو حدیث قرار دیا ہو)
اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ
نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر یہانتک کہ پوچھ اون
سے وہ حدیث جو علم کے باب مین اُنہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا مین پھر عبداللہ سے ملا اور اُن
سے یہ حدیث پوچھی اُنہوں نے اوسیطرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب مین نے
حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو اونہوں نے کہا مین عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہون اور اُنہوں نے اسحدیث
مین نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اسوجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو
کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید اونکو شبہ نہ ہوگیا ہو جب دوبارہ بھی اُنہوں نے حدیث کو اوسی طرح بیان
کیا تو وہ خیال جاتا رہا) **باب** مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً جو شخص اچھی بات جاری کرے
یا بری بات جاری کرے **عن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ
عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ
مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا

بَعْدَہٗ کُتِبَ عَلَیْہِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہی کچہ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمل پہنے ہوئے تہے آپنے اون کا برا حال دیکہا اور اون کی محتاجی دریافت کی تو لوگون کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگون نے صدقہ دینے مین دیر کی یہانتک کہ اس بات کا رنج آپکے چہرے پر معلوم ہوا پہر ایک انصاری شخص ایک تہیلی روپیون کی لیکر آیا پہر دوسرا آیا یہانتک کہ تار بندہ گیا صدقہ اور خیرات کا آپکے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پہر آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین اچہی بات نکالے (یعنے عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کر روسے ثواب ہے) پہر لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرین تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنیوالون کو ہوگا اور عمل کرنیوالون کے ثواب مین کچہ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام مین بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرین تو تمام عمل کرنے والون کے برابر گناہ اوسپر لکہا جاویگا اور عمل کرنیوالون کا گناہ کچہ کم نہ ہوگا **ف** خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہو اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل مین اچہا سمجہ کر رواج دیوین اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اوس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اوسکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اوس کی زندگی مین اوسپر عمل کرین یا اوسکے مرنے کے بعد ہر طرح اسکو ثواب ہوچکے گا **عَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ جریر سے روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور لوگون کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پہر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّۃً صَالِحَۃً یُعْمَلُ بِھَا بَعْدَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی مضمون ہے **عَنْ** جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو ہدایت پر
چلنے والون کا بھی ثواب ملیگا اور چلنے والون کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اسکو
گناہ پر چلنے والون کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والون کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا ۔

كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

باب الحث على ذكر الله تعالى اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت **عن** أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه
حين يذكرني إن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وإن ذكرني في ملإ ذكرته في ملإ هم خير منهم
وإن تقرب مني شبرا تقربت إليه ذراعا وإن تقرب إلي ذراعا تقربت منه باعا
وإن أتاني يمشي أتيته هرولة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین اپنے بندے کے خیال کے پاس ہون (یعنے اوس کے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی
نے کہا یعنے بخشش سے اور قبول سے اوس کے ساتھ ہون) اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہون (رحمت اور توفیق
اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی
اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے اور اگر مجمع مین مجکو یاد کرتا ہے تو مین اسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو
اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنے فرشتون کے مجمع مین) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ
نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبرون سے افضل ہین اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتون سے
افضل ہین اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہین نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالون
مین پیغمبر موجود نہین رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک ہاتھ
اوسکے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ ایک ہاتھ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع (دونون ہاتھ کے
پھیلاؤ کے برابر) اوس سے نزدیک ہوجاتا ہون اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو مین اسکے
پاس دوڑتا ہوا آتا ہون **ف** نووی نے کہا یہ حدیث صفات مین سے ہے اور محال ہے یہان ظاہری
معنے (یعنے متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق مین سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو بندے سے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے مین اوس کے نزدیک ہوتا ہون رحمت اور توفیق اور اعانت سے پہر اگر وہ زیادہ
نزدیک ہوتا ہے تو مین اور رحمت زیادہ کرتا ہون اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اوسپر بہا دیتا
ہون غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اوس کا اجر دیتا ہون انتہے نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن
مین آیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ
لَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین ہاتہ اور
باع کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدِيْ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ
وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی
بندہ میری طرف ایک بالشت بڑہتا ہے مین ایک ہاتہ اوس کی طرف بڑہتا ہون اور جب وہ ایک ہاتہ بڑہتا ہے
تو مین ایک باع بڑہتا ہون اور جب وہ ایک باع بڑہتا ہے تو مین اور جلدی آتا ہون اوس کی طرف عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ
يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ مین جا رہے تہے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جسکو جمدان (بضمہ جیم وسکون میم)
کہتے تہے آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑہ گئے مفرد لوگون نے عرض کیا مفرد کون ہین یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہین اور جو عورتین اللہ کی یاد بہت کرتی ہین باب
فِيْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالی کے نامون کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ
يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کرلیوے وہ جنت مین
جاویگا اور اللہ تعالے طاق ہے دوست رکہتا ہے طاق عدد کو ف امام ابو القاسم قشیری نے
کہا اس مین دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسواسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسمار ہوتے اور اللہ تعالے

فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی خطابی نے کہا سب ہین مشہور اسمہ ہی تو اور سب اسمار اسہ کیطرف نسبت دیے جاتے ہین
اور مروی ہی کہ اسم اعظم اسہ ہے ابو القاسم طبری نے کہا رب اسم اسہ کیطرف منسوب کیے جاتے ہین یون کہتے ہین
کہ رؤف اور کریم اسہ کے نام ہین اور یہ نہین کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اسہ ہو اور اتفاق کیا ہی علما نے
کہ اس حدیث مین اسمار الٰہی کا حصر نہین بلکہ اون کے سوا اور بہی نام ہین اور مقصود یہ ہی کہ ان ننانوے
نامون کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت مین جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اسہ کے ہزار نام ہین اور تعیین
اُن اسمار کی مختلف فیہ ہے اور بعضون نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا
ہے اور بعضون نے کہا دعا کرنا ان نامون سے اور بعضون نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
اور اسہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے طاق کو اور اسیوجہ سے اکثر عبادتین طاق ہین جیسے پانچ نمازین تین
بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بہی تین ہین سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق
یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصرا) حصن حصین مین یہ ننانوے نام یون مذکور ہین هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ
الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ
الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ

ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **باب** العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت یوں دعا کرنا منع
ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم
فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں
کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو
وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہے اس میں ایک طرح
کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفر لی ان شئت ولکن
لیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ
مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی
ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو
بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور بلا شرط مانگے اسلیے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے
کرتا ہے کوئی اوسپر زور ڈالنے والا نہیں **باب** کراھۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا
منع ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت
لضر نزل بہ فان کان لا بد متمنیا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و
توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوسپر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں
کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عن** انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال من ضر اصابہ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گزرا
عن النضر بن انس وانس یومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت لتمنیتہ **ترجمہ** نضر بن انس سے روایت ہے انس ان دنوں
زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو
کرتا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے
اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور
قضائے الٰہی سے راضی رہے **عن** قیس بن ابی حازم قال دخلنا علی خباب وقد اکتوی
سبع کیات فی بطنہ فقال لو ما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان ندعو بالموت
لدعوت بہ **ترجمہ** قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ
لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع نہ
کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا **عن** اسمعیل بھذا الاسناد
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث
منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ
من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المومن عمرہ الا
خیرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو
نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم
ہوجاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے

باب من احب لقاء اللہ جو شخص اسے ملنے کی آرزو رکھتا ہے **عن** عبادۃ بن
الصامت ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ و
من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص
اللہ تعالی سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عن** عبادۃ بن
الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ
ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقلت یا نبی اللہ اکراھیۃ الموت فکلنا یکرہ

الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَالِكَ وَلٰكِنِ الْمُؤْمِنُ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اُس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپنے فرمایا میرا مطلب یہ نہیں بلکہ مومن جب اُسکا اخیر وقت آجاتا ہے اُسے خوشخبری دیجاتی ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پانا اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب (اخیر وقت آتا ہے) اوسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصے کی تو وہ اللہ تعالی سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عز وجل بھی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالے سے ملاقات ہوتی ہے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذر چکا **عن** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذَالِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالےٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے میں نے
حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنکر حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا اے اُم المومنین ابوہریرہ نے ہم سے وہ حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے اونہوں نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہو تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو
اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوسے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اوس سے
ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جاویں
اور دم رک جاوے سینہ میں اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جاویں اور اونگلیاں ٹیڑھی ہو جاویں (یعنی
نزع کی حالت میں) اوس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے
ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے **عَنْ** مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ
عَبْثَرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے وہی ایسی
ہی روایت ہے **باب** فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب
کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ
يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے
ساتھ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ
ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب
وہ ایک ہاتھ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلاؤ) کے برابر اوس سے
نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اوس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

فائدہ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی **عن** معتمر عن ابیہ بھذا الاسناد ولم یذکر اذا اتانی یمشی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم وان اقترب الی شبرا اقتربت الیہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اُس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اُس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اُسکی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اوس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھسے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اوس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھسے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُسکے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھسے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اوتنی ہی بخشش کے ساتھ اُس سے ملوں گا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عز وجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولی میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اسی حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہون پہر مین کسی اور غلام کو تیری برابر کیسی کرسکتا ہون جہان مین سب تیرے غلام ہین توہی اکیلا مالک اور آقا ہے مین نے اپنے آقا کو چھوڑ کر غلامون سے کیون مانگون غلامون کی کیون عبادت کرون عبادت کے لائق غلام کیسے ہوسکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہین سوا تیری

عن الاعمش بهٰذا الاسناد نحوه غير انه قال فله عشر امثالها او ازيد **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا

باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا دنیا مین عذاب ہوجانے کی دعا کرنا مکروہ ہے

عن انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد رجلا من المسلمين قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كنت تدعو بشيء او تسأله اياه قال نعم كنت اقول اللهم ما كنت معاقبي به في الاخرة فعجله لي في الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله لا تطيقه او لا تستطيعه افلا قلت اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار قال فدعا الله فشفاه **ترجمه** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہوگیا تہا (یعنے بہت ضعیف اور ناتوان ہوگیا تہا) آپ نے اوس سے فرمایا تو کچہ دعا کیا کرتا تہا یا خدا تعالی سے کچہ سوال کیا کرتا تہا وہ بولا ہان مین یہ کہا کرتا تہا یا اللہ جو کچہ تو مجہہ کو آخرت مین عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی مین کرلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجہہ مین اتنی طاقت کہان ہے کہ خدا کا عذاب اٹہا سکے (دنیا مین) تو نے یہ کیون نہ کہا یا اللہ مجہکو دنیا مین بہی بہلائی دے اور آخرت مین بہی بہلائی دے اور مجہکو بچادے جہنم کے عذاب سے پہر آپ نے اوس کے لیے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ تعالے نے اوسکو اچہا کردیا **ف** یہ بندے کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا مین عذاب کردیوے بندے کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ مین کیسا ضعیف اور ناتوان ہون میرا دل کیسا کمزور ہے مین ذرہ سی بیماری اور دکہہ درد کا بہی تحمل نہین کرسکتا تو اپنے فضل وکرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقے سے اپنے اس غلام کو آزاد کردے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ مین تیرے صدقے مجہکو بچادے دنیا اور آخرت دونون کے صدمون سے اور مجہے اپنی پناہ مین کرلے ہر ایک دکہہ اور درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے

کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور انس بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اُس مین بھی یہ دعا ملا لیتے **ف** یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونون کی خوبی کا سوال اس مین موجود ہی اسوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت پڑہتے تھے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار **ترجمہ** انس سے روایت ہو اکثر آپ کی یہ دعا تھی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے مالک ہمارے ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھلائی دے اور ہمکو بچا دے آگ کے عذاب سے

باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء

لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد افضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک دن مین سو بار تو اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے آزاد کیے اور سو نیکیاں اوسکی لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اُس کی مٹ دی جاوینگی اور شیطان سے اوسکو بچاو رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اوس دن اُس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اُس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑہے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دن مین سو بار کہے اوس کے گناہ مٹ دیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہون **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ افضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار کہے

قیامت کے دن اُس سے بہتر کوئی عمل لیکر نہ آویگا مگر جو اوتنا ہی یا اوس سے زیادہ کہے **عن** عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم **ترجمہ** عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس بار کہے اوسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرایا عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلے سے سنی اونہوں نے ابو ایوب انصاری سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن میزان میں بھاری ہونگے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اون تمام چیزون سے جنپر آفتاب نکلتا ہے **عن** سَعْدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسٰى أَمَّا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوَهَّمُ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسٰى **ترجمہ** سعد سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایئے جسکو مین کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کر لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ گنوار بولا اِن کلمون مین تو میرے مالک کی تعریف ہی میرے لیے بتایئے آپنے فرمایا کہ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ موسیٰ نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا کہ عَافِنِیْ کا مجھکو خیال آتا ہے
پر یاد نہین **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ
مَنْ اَسْلَمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت
ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اوسکو یہ سکھلاتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** وہی اسمین یہ ہی کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوسکو نماز سکھلاتے پہر ان کلمون کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَیَجْمَعُ اَصَابِعَہٗ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَ
اٰخِرَتَکَ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے پاس ایک
شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین کیا کہون جب اپنے رب سے مانگون آپنے فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور آپ اون کلمون کو فرماتے وقت ایک ایک اونگلی بند کرتے جاتے تہے تو سب بند
کرکے صرف انگوٹہا رہ گیا آپنے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونون کے فائدے تیرے لیے اکہٹا کر دینگے
عَنْ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ
حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَتُکْتَبُ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ **ترجمہ** سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی عاجز
ہے ہزار نیکیان ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپکے پاس بیٹہنے والون مین سے پوچہا کیونکر ہم مین سے کوئی

ہزار نیکیان کرے گا آپنے فرمایا سوبار سُبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیان اوس کے لیے لکھی جاوینگی اور ہزار گناہ اوس کے مٹے جاوینگے **باب** فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اوس پر سے آخرت کی سختیون مین سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنے اوس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت مین اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکیگا تو اللہ اوسکا عیب ڈھانکیگا دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد مین رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد مین رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس کے لیے جنت کا رستہ سہل کر دیگا اور جو لوگ جمع ہون کسی اللہ کے گھر مین اللہ کی کتاب پڑھین اور ایک دوسرے کو پڑھاوین تو اون پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت اون کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اون کو گھیر لینگے اور اللہ تعالیٰ اون لوگون کا ذکر کریگا اپنے پاس رہنے والون مین (یعنے فرشتون مین) اور جسکا عمل کوتاہی کرے تو اوسکا خاندان (نسب) کچھ کام آویگا **ف** یعنی پیغمبرون اور بزرگون کی اولاد ہونا کچھ مفید نہین بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اوسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہین پہونچی یا اون کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک بار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیون کو تکلیف ہو مکروہ ہے) اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط مین

لوگ جمع ہون قرآن پڑہنے کے لیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث معاویۃ غیر ان حدیث ابی اسامۃ لیس فیہ ذکر التیسیر علی معسر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** الاغر ابی مسلم انہ قال اشھد علی ابی ھریرۃ وابی سعید الخدری انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقعد قوم یذکرون اللہ عزوجل الا حفتھم الملئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابومسلم سے روایت ہے اونہون نے کہا مین گواہی دیتا ہون ابوہریرہ اور ابوسعید خدری پر اون دونون نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کرین اللہ تعالیٰ کو تو اون کو فرشتے گہیر لیتے ہین اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) اونپر اوترتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون مین اون کا ذکر کرتا ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملئکۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے مسجد مین ایک حلقہ دیکہا (لوگون کا) پوچہا تم لوگ یہان کیون بیٹہے ہو وہ بولے ہم بیٹہے ہین اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹہے یا اور بہی کچہ کام کے لیے وہ بولے نہین قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہین معاویہ نے کہا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین دی کہ تم کو جہوٹا سمجہا اور میرا جو رتبہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ کے لوگون مین کوئی مجہہ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہین (یعنے مین سب لوگون سے کم حدیث روایت کرتا ہون) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی حلقہ پر نکلے اور پوچہا تم کون بیٹہے ہو وہ بولے ہم بیٹہے ہین اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین اور شکر کرتے ہین کہ

اوس نے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہماری اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ تعالی کی تم اسلیے بیٹھے ہو یا
اور کسیکام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہین آپ نے فرمایا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین
دی کہ تمکو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالی تم لوگونکی فضیلت
بیان کر رہا ہے فرشتون کے سامنے **ف** زہے قسمت اون لوگون کی کہ مالک نے اون کی یاد کی اور اون
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کونسی نعمت ہوگی کہ مالک اوس سے خوش ہو اور اوسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اللہ اون لوگون کی طفیل سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہین پر بری ہین یا بھلے
تیرے بندے اور غلام ہین سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہین نہ کسی سے مراد مانگتے ہین نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہین نہ کسی کو ہر جگہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہین تو ہی روزی دینے والا
ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی جلانیوالا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چنگا کرنے
والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور سب عبادتین تیری ہی لیے اور تجہی سے ہین سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہین نہ اوٹھتے بیٹھتے سوا
تیرے اور کسیکا نام لیتے ہین پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی
اور اے مولی اپنے قصوروار غلامون پر تیرے اچھے غلامون کے پاس تو اچھے عمل بھی ہین اور
ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہین جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ مین پیش کرین ہم خالی ہاتھ ہین بیچارے
گنہگار گناہون کے مارے قصورون مین دبے ہوے خطاؤن سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا
تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنیوالا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر
رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہمنے جو کام کیے ہین تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہین کہ
وہ کام نہایت بری ہین اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک
ہماری ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہین اور ہماری پاس کچھ پونجی نہین ہے پر ایسے محتاج
بے سامان ننگے غلامون کا ٹھکانا کہان ہے اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنیوالا
ہے تو ہی مالک ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِکْثَارِ مِنْہُ خدا سے مغفرت
مانگنے کی فضیلت **عن** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ

مِائَةَ مَرَّةٍ **ترجمہ** اغر مزنی سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہوجاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہوجاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں **ف** نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہوجاتی تو آپ اوسکو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کے فکر میں مصروف ہوجاتے یا جہاد کے فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعضوں نے کہا اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہو محاسبی نے کہا انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہے مختصرا

باب التَّوْبَةِ باب توبہ کے بیان میں

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کیطرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار **فائدہ** نووی نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں **ایک** تو یہ کہ گناہ سے باز آوے **دوسری** اوس پر نادم ہو **تیسری** عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اوس سے معاف کرالیوے انتہے **عن** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اوسکو معاف کریگا بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسیطرح جان کنی یعنے نزع کیوقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اوسکی وصیت نافذ ہوگی

باب اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهُ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

ابن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال قل لاحول ولا
قوۃ الا باللہ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر
تکبیر کہنے لگے آپنے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب
کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اسکو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے یعنی
علم اور احاطہ سے (نووی) ابوموسی نے کہا میں آپکے پیچھے تھا اور میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا
آپنے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض
کیا بتلائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار
ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالی کو بہت پسند) عن عاصم بھذا الاسناد
نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال
فقال یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کلمۃ من کنز الجنۃ قلت ما
ھی یا رسول اللہ فقال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے وہ لوگوں کے
ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے
پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے
کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپنے فرمایا اے ابوموسی یا ای عبد اللہ بن قیس میں تجھکو ایک کلمہ
بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ عن ابی موسی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ
عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فذکر نحو
حدیث عاصم ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فذکر الاحادیث وقال فیہ والذی
تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم ولیس فی حدیثہ ذکر
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ وہی جو گذرا اثر منہ

قریب ہے تمہاری اونٹ کی گردن سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن مین خداوند تعالے کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول مین پھر وہ جہمیون کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہین جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہہ ذات سے سمجھتے ہین۔ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے۔ ور ہکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ اَوْ قَالَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک کلمہ جنت کے خزانون مین سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے عرض کیا بتلایئے آپنے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

بَاب اَلدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ دعاؤن اور اعوذ باللہ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَقَالَ قُتَیْبَۃُ کَبِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **ترجمہ** ابوبکر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو مین پڑہا کرون اپنی نماز مین آپنے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے تو بخشدے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھپر تو بخشنے والا مہربان ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُعَآءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ وَفِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ظُلْمًا کَثِیْرًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جسکو مین پڑہا کرون اپنی نماز مین اور اپنے گہر مین **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَآءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے
تھے اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم
کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی برائی سے
ف امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالی کو بھول جاوے مال کا حق ادا
نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ت** اور پناہ مانگتا ہوں میں
تیری دجال مسیح کے فتنے کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور
پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں
کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی
اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے **ف** کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹ وعدہ
کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرضخواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان
حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے
کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے **مترجم** کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن
شریف میں ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے
دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر
غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے رضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خدا
کریم کرے اوس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت
ہے اور دعا سے بندہ اور مولی میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولی اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش
ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولی ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا
استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی
خوب جانتا ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اوس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **عن** انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے **عن** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ **ترجمہ** خولہ بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اوس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہونچاوے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اوس منزل سے **عن** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا

خلق لئہ تضرک ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھ پر بڑی تکلیف پہونچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھ کو کاٹا آپ نے فرمایا
اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا اس کا کاٹنا یا کاٹنا تو
تکلیف نہ ہوتی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رجل یا رسول اللہ
لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وھب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب الدعاء
عند النوم سونے وقت کی دعا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی
شقک الایمن ثم قل اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت
ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی
انزلت وبنبیک الذی ارسلت واجعلھن من اخر کلامک فان مت من لیلتک مت
وانت علی الفطرۃ قال فرددتھن لاستذکرھن فقلت امنت برسولک الذی ارسلت قال قل امنت بنبیک الذی ارسلت

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر
جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا
مونہہ رکھدیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے
تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے
اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات تو مریگا اسلام
پر اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بنبیک کے بدلے
برسولک کہا آپ نے فرمایا بنبیک کہہ ف کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے
اور شاید دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسلیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے
یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے
معنے اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے النووی مختصرا عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بھذا الحدیث غیر ان منصورا اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح
اصاب خیرا ترجمہ وہی جو گذرا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتی وقت یہ کہا کرے اللّٰهم اسلمت آخیر تک **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلانے جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مرجاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبحکو اوٹھے گا تو بہتری پر اوٹھیگا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو فرماتے اللّٰهم باسمك اخیر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد لله الذي اخیر تک یعنی شکر اس خدا کا جس نے ہمکو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسیکی طرف مرکے اٹھنا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو سوتی وقت یہ کہا پڑھنے کو اللّٰهم خلقت نفسي اخیر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی

ماریگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلاوے اوسکو تو اپنی حفاظت مین کہہ اور جو مارے تو بخشدے اسکو یا اسہ مین تندرستی چاہتا ہون تجہسے ایک شخص اونسے بولا تمنے یہ دعا عمر رضی اسہ عنہ سے سنی انہون نے کہا انسے سنی جو عمر سے بہتر تہے یعنے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے **عن** سہیل قال کان ابو صالح یامرنا اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقہ الایمن ثم یقول اللھم رب السموات ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیئ فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والفرقان اعوذ بک من شر کل شیئ انت اخذ بناصیتہ اللھم انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاخر فلیس بعدک شیئ وانت الظاہر فلیس فوقک شیئ وانت الباطن فلیس دونک شیئ اقض عنا الدین واغننا من الفقر وکان یروی ذلک عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم مین سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑہو اللھم رب السموات اخیر تک یعنی اے اسہ مالک آسمانون کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اے مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹہلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تہامے ہے (یعنے تیرے اختیار مین ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہین تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہین (یعنے ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہین تو باطن ہے (یعنے لوگون کی نظر سے چھپا ہوا) تجہ سے ورے کوئی شے نہین (یعنے تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارا اور امیر کردے ہمکو محتاجی دور کرکے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت کرتے تہے اور ابو ہریرہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین پروردگار عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتہہ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل مین تہا اور بعد مخلوقات کو مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہوجانے کے پروردگار اسیحالت مین رہیگا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہوجاوے گا اور اہل حق کا مذہب ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہوجاوے گا اور یہان مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے بہی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونو

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے اس صورت میں فنا سے وہی اختلال اور بطلان ترکیب اور انعدام
صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذنا مضجعنا ان نقول بمثل حدیث جریر وقال من
شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اس میں یہ ہو کہ پناہ
مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال اتت فاطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ خادما فقال لھا قولی اللھم رب السموات
السبع بمثل حدیث سھیل عن ابیہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمتگار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع اخیر تک جیسے
اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
اوی احدکم الی فراشہ فلیاخذ داخلۃ ازارہ فلینفض بھا فراشہ ولیسم اللہ فانہ لا
یعلم ما خلفہ بعدہ علی فراشہ فاذا اراد ان یضطجع فلیضطجع علی شقہ الایمن ولیقل
سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان ارسلتھا
فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا کنارا پکڑے اور اوس سے اپنا بچھونا جھاڑے
اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اوس کے بعد اوس کے بچھونے پر کونسی چیز آئی جب لیٹنے لگے تو داہنی
کروٹ پر لیٹے اور کہے سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفر لھا وان
ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنے پاک ہے تو اے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ
زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤنگا اگر تو میری جان روک لیوے تو اوسکو بخشدے اور جو چھوڑ دیوے
(پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اوسکی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی **عن**
عبید اللہ بن عمر بھذا الاسناد وقال ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت
نفسی فارحمھا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم
ممن لا کافی لہ ولا مؤوی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے

تو فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہمکو کتنے لوگ ایسے ہین جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے **بَابٌ** فِی الْاَدْعِیَۃِ دعاؤن کا بیان **عَنْ** فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِہٖ اللّٰہَ قَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انہون نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون برائی سے اُس کام کے جو مین نے کیا اور جو مین نے نہین کیا ✦ **عَنْ** فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ دُعَاءٍ کَانَ یَدْعُوْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللّٰھم لک اسلمت اخیر تک یعنی اے پروردگار مین تیرا فرمانبردار ہوگیا اور تجھپر ایمان لایا اور تجھپر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنون سے لڑا اے مالک میرے مین تیری عزت کی پناہ مانگتا ہون کوئی برحق معبود نہین سوا تیرے اس بات سے کہ تو بہکا دیوے مجھکو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہین مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اوس کی حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے دیجئے مدد سے اور فضل کر ہمپر پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ
جَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ
وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ترجمہ** ابو موسے
اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک
اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشدے اور جن چیز کو جسکو تو مجھ سے
زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو
اور یہ سب میری طرف ہے اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جنکو تو مجھ سے زیادہ
جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نووی نے کہا یہ دعا
آپنے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت
سے پہلے واقعہ ہوئے ہر حال میں آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ کو
ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت
کے واسطے یا ترک اولے کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے
نزدیکان را بیش بود حیرانی یہی معنے ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے
قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ
شَرٍّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم اصلح
اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری
دنیا جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے
زندگی کو میرے واسطے بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے رحمت کا
سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ

يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی
اور دل کی تونگری عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ ابْنَ مُثَنّٰی قَالَ فِیْ رِوَایَتِهٖ
وَالْعِفَّةَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ
اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا ترجمہ زید بن ارقم نے کہا
میں تمسے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی
اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقوی دے اور پاک کردے اُسکو
تو اُسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اُسکا آقا اور مولے ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس علم سے جو
فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اُس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول
نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ قَالَ
الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِی الزُّبَیْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں
سوا اللہ تعالی کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے اے پروردگار میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ
اس رات کی برائی سے اور اُسکے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے
کی برائی سے اے پروردگار میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح

ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہمنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک (اور بجاے رات
کے دن فرماتے) عن عبد اللہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اراہ قال فیہن لہ
الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر رب اسالک خیر ما فی ہذہ اللیلۃ وخیر ما
بعدہا واعوذ بک من شر ما فی ہذہ اللیلۃ وشر ما بعدہا رب اعوذ بک من الکسل و
سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا
واصبح الملک للہ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ اللہم انی اسالک من خیر ہذہ اللیلۃ وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا
اللہم انی اعوذ بک من الکسل والہرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال الحسن
ابن عبید اللہ وزادنی فیہ زبید عن ابراہیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ
رفعہ انہ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب
وحدہ فلا شیء بعدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا
معبود نہیں سوا اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اوسنے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور
مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اوسنے اکیلے اوس کے بعد کوئی شے نہیں ہے عن علی
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللہم اہدنی
وسددنی واذکر بالہدی ہدایتک الطریق والسداد سداد السہم ترجمہ حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھکو اور
سیدھا کر دے مجھکو۔ اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی
کا دھیان کیا کر ف یعنے جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اوسیطرف چلتے ہیں داہنے بائیں
نہیں جھکتے اسیطرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے

شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نہ کرے اور رستی مانگنے کے وقت تیر کی رستی کا دھیان کرے یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل رستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (اتحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اسوقت مین راہ رست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ رست سے بہکا دینے والے بہت پھیل گئے ہین پر خداوند تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ مین حدیث شریف کی کتابون کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھین اور اوسپر عمل کرین اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہین تو راہ رست سے کبھی نہ بہکین گے **عن** عاصم بن کلیب بهذا الاسناد قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم انی اسألک الهدی والسداد ثم ذکر بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** التسبیح اول النهار وعند النوم اول روز اور سوتے وقت تسبیح کہنا **عن** جویریة ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج من عندها بکرة حین صلی الصبح وهی فی مسجدها ثم رجع بعد ان اضحی وهی جالسة قال ما زلت علی الحال التی فارقتک علیها قالت نعم قال النبی صلی الله علیه وسلم لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتهن سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته **ترجمہ** ام المومنین جویریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپنے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہہ مین تھین پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہین بیٹھی ہین آپنے فرمایا تم اوسی حال مین رہین جب سے مین نے تمکو چھوڑا جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاوین اون کلمون کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہین البتہ وہی بھاری پڑین گے وہ کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنے مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکے مخلوقات کی شمار کے برابر اور اوس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر یعنے بے انتہا اسلیے کہ خدا کے کلمون کی کوئی حد نہین سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہون **عن** جویریة قالت مر بها رسول الله صلی الله علیه وسلم حین صلی الغداة او بعد ما صلی الغداة فذکر نحوه غیر

اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عن عَلِیٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰی مِنَ الرَّحٰی فِیْ یَدِهَا وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِیَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِیْءِ فَاطِمَةَ اِلَیْهَا فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰی صَدْرِیْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَیْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللّٰہَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ فَهُوَ خَیْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہو گئیں یا اونہوں نے شکایت کی اوس تکلیف کی جو اون کو ہوتی تھی چکی پیسنے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملین اون سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنیکا حال یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کہ کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ مین بیٹھ گئے (یعنی میان بی بی کے بیچ مین) یہانتک کہ مین نے آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی اب نے فرمایا مین تم دونو کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اوس سے جو مانگا تم نے اپنے خادم سے جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا اونہوں نے دنیا مین کوئی راحت نہین اوٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اوس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّیْلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ عَلِیٌّ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ قَالَ وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ وَفِیْ

حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلی قال قلت له ولا لیلة صفین **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ناغہ نہیں کیا **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمة اتت النبی صلی تسأله خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیه عندنا قال الا ادلک علی ما هو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تاخذین مضجعک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے **عن** سهيل بهذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب استحباب الدعاء عند صياح الديك

مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا **عن** ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صياح الديكة فسلوا اللہ من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا باللہ من الشيطان فانها رأت شيطانا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہو گا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے (نووی)

باب دعاء الكرب

سختی کی دعا **عن** ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا اله الا اللہ العظیم الحلیم لا اله الا اللہ رب العرش العظیم لا اله الا اللہ رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی (اور مشکل) کے وقت یہ دعا پڑھتے لا اله الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عن** هشام بهذا الاسناد وحديث معاذ بن هشام اتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ وَیَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمون کو سختی کے وقت کہتے پہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری اسمین رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادَ مَعَھُنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑہتے اس مین اتنا زیادہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **باب** فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اَوْلِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے آپنے فرمایا جسکو اللہ تعالی نے چنا اپنے فرشتون کے لیے یا بندون کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۔ **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین تجہکو نہ بتلاؤن وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایے مجہکو وہ کلام جو اللہ تعالی کو بہت پسند ہو آپنے فرمایا بہت پسند اللہ تعالی کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **باب** فَضْلِ الدُّعَآءِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ پیٹہ پیچہے دعا کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو اپنے بہائی کے لیے پیٹہ پیچہے اوسکے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجہکو بہی یہی ملیگا اکیونکہ پیٹہ پیچہے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بیحد ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بہائی کے لیے اوسکی پیٹہ پیچہے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجہ کو بہی ملے گی **عَنْ** صَفْوَانَ وَھُوَ ابْنُ

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ وَکَانَتْ تَحْتَہٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَلَمْ اَجِدْہُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِیْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا بِخَیْرٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُّوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَی السُّوْقِ فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ یَرْوِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اون کے نکاح مین ام الدردا تہین انہون نے کہا مین شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہین ملے لیکن ام درداء ملین انہون نے مجہ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکہتے ہو مین نے کہا ہان ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے مسلمان کی دعا اپنے بہائی کے لیے پیٹہ پیچہے قبول ہوتی ہے اوس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بہائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تمکو بہی بہی ملیگا پہر مین بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا اونہون نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَاب اِسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ کہانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب وہ کہانا کہاکر اسکا شکر کرے یا پیکر اسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام کسی وقت کے کہانے کے بعد) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِنَحْوِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَاب اِسْتِجَابَۃِ الدُّعَاءِ مَا لَمْ یَعْجَلْ جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یون نہ کہے مین نے دعا کی اور میری دعا

قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنے آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر نا امید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا صلہ ملیگا)

باب اکثر اھل الجنۃ والنار جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

عن اسامۃ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فاذا عامۃ من دخلھا المساکین واذا اصحاب الجد محبوسون الا اصحاب النار فقد امر بھم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلھا النساء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اوس کے اندر میں جو دنیا میں مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لے جانیکا حکم ہو چکا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں عن ابن عباس یقول قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں عن ایوب بھذا الاسناد عن ابن عباس ان

النبي صلى الله عليه وسلم اطلع في النار فذكر مثل حديث ايوب **عن** ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر بمثله **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي التياح
قال كان لمطرف بن عبد الله امرأتان فجاء من عند احدهما فقالت الاخرى جئت
من عند فلانة فقال جئت من عند عمران بن حصين فحدثنا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ان اقل ساكني الجنة النساء **ترجمه** ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ
کی دو عورتین تھین تو ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلانی عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے
کہا مین عمران بن حصین کے پاس سے آیا اونھون نے حدیث بیان کی ہمسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما
قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك
وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك **ترجمه** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اللهم اني اعوذ بك اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت و صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے
اور سب تیرے غضب والے کامون سے **عن** ابي التياح قال سمعت مطرفا يحدث انه كانت
له امرأتان بمعنى حديث معاذ **ترجمه** وہی جو گذرا **عن** اسامة بن زيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تركت بعدي فتنة هي اضر على الرجال من النساء
ترجمه اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنے بعد مردون کو نقصان
پہنچانے والا عورتون سے زیادہ کوئی فتنہ نہین چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہین اور جو مرد
زن مرید ہوتے ہین انکو مجبور کر دیتی ہین **عن** اسامة بن زيد بن حارثة وسعيد بن زيد بن
عمرو بن نفيل انهما حدثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ما تركت بعدي
في الناس فتنة اضر على الرجال من النساء **ترجمه** وہی جو گذرا **عن** سليمان التيمي
بهذا الاسناد مثله **ترجمه** وہی جو گذرا **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الدنيا حلوة خضرة وان الله مستخلفكم
فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فان اول فتنة بني اسرائيل كانت

فِی النِّسَاءِ وَفِی حَدِیْثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا (ظاہر مین) شیرین اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا مین پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو **ف** ایسا ہی ہوا کہ مسلمانون کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر اون کے بُری اعمال کیوجہ سے اُسکو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہین اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانون کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے اون کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے اُنھون نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسمون کے پابند ہوگئے کافرون کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت اور عزت خاک مین مل گئی **ف** تو بچو دنیا سے (یعنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور بچو عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے شروع ہوا

باب قِصَّۃِ اَصْحَابِ الْغَارِ غار والون کا قصہ

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَشَّوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا عَنْکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَامْرَاَتِیْ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُھُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنِّیْ نَاٰیَ بِیْ ذَاتَ یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَّوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْقِیَ الصِّبْیَۃَ قَبْلَھُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ دَاْبِیْ وَدَاْبُھُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْھَا فُرْجَۃً نَرٰی مِنْھَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰہُ مِنْھَا فُرْجَۃً فَرَاَوْا مِنْھَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَتْ لِیَ ابْنَۃُ عَمٍّ اَحْبَبْتُھَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَیْھَا نَفْسَھَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَبَغَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَجِئْتُھَا بِھَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ

٢٦٢٥

وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ
أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى تِلْكَ
الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ
ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تین آدمی جا رہے تہے اتنے مین مینہ آیا وہ پہاڑ مین ایک غار تہا اوس مین گہس گئے پہاڑ پر سے
ایک پتہر گرا اور غار کے موہنہ پر آگیا اور موہنہ بند ہوگیا ایک نے دوسرون سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا
خیال کرو جو خدا کے لیے کیے ہون اور دعا مانگو اون اعمال کے وسیلے شاید اللہ تعالی اس پتہر کو کہولدے
تمہارے لیے تو ایک نے اون مین سے کہا میرے ماں باپ بوڑہے ضعیف تہے اور میری جورو اور میرے چہوٹے
چہوٹے لڑکے تہے کہ مین اون کے واسطے بہیڑ بکریان چرایا کرتا تہا پہر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تہا تو
اُن کا دودہ دوہتا تہا سو اول اپنی ماں باپ سے شروع کرتا تہا تو اون کو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تہا
اور البتہ ایک دن مجہکو درختون نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین گہر مین نہ آیا یہانتک کہ مجہکو
شام ہوگئی تو مین نے ماں باپ کو سوتا پایا پہر مین نے دودہ دوہا جس طرح دوہا کرتا تہا تو مین دودہ لایا اور ماں
باپ کے سر کے پاس کہڑا ہوا مجہکو برا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلی لڑکون
کو پلاؤن اور لڑکے بہوک کے مارے شور کرتے تہے میرے دونو پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا
اور اون کا حال رہا صبح تک یعنے مین اون کی انتظار مین دودہ لیے رات بہر کہڑا رہا اور لڑکے روتے
چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی
کے واسطے مین نے کی تہی تو اس پتہر سے ایک روزن کہولدے جس مین سے ہم آسمان کو دیکہین تو خدا تعالی نے
اُس مین ایک روزن کہولدیا اور اونہون نے اُس مین سے آسمان کو دیکہا دوسرے نے کہا الٰہی ماجرا
یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تہی جس سے مین محبت کرتا تہا جیسے مرد عورت سے کرتے ہین یعنے مین اُس کا
کمال عاشق تہا سو اُس کی طرف مائل ہوکر مین نے اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرامکاری کا ارادہ کیا اوس نے

نہ مانا اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دیگا میں راضی نہ ہونگی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اوسکے پاس لایا
جب میں نے اوسکی ٹانگیں اوٹھائیں (یعنے جماع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور
مت توڑ مُہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے الٰہی اگر
تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھولدے ہمارے لیے خدا تعالی نے
اور روزن کھولدیا (یعنے وہ روزن بڑا ہوگیا) **تیسرے** نے کہا الٰہی میں نے ایک شخص سے مزدوری
لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ[۱۶] رطل اناج آتا ہے) چانول پر جب وہ اپنا کام کرچکا اوس نے کہا میرا حق
دے میں نے فرق بھر چانول اوسکے سامنے رکھے اوس نے نہ لیے میں اون چانولوں کو بوتا رہا (اوس میں برکت
ہوئی) یہانتک کہ میں نے اوس مال سے گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکٹھے کیے پھر وہ مزدور میرے
پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اون گائے بیل اور انکے چرانے والے سب تو لیلے
وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھسے ٹھٹا مت کر میں نے کہا میں ٹھٹا نہیں کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو
تو لے لے اوس نے اونکو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی
ہے روزن وہ بھی کھولدے حقتعالی نے اوسکو بھی کھولدیا (اور وے لوگ اوس غار سے باہر نکلے) **ف**
اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں **اول** یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر
نہ ہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالی اوسکو نجات دیگا **دوسرے** یہہ
کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے **تیسرے**
یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے
کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے **چوتھے** یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضای الٰہی کا عمدہ وسیلہ
ہے **پانچویں** یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک ہی مالک
ہے (تحفۃ الاخیار) **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ ضَمْرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ وَ
فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلَّا عُبَيْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهِ وَخَرَجُوْا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ

الْمَبِيتُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبُقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبے والے چلے یہانتک کہ اونکو رات ہوگئی ایک غار مین پہر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اس مین یہہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑہے ضعیف تھے مین اون سے پہلے رات کو کسی کو دودہ نہ پلاتا نہ گہر والون کو نہ غلامون کو اور یہہ کہ اوس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہانتک کہ ایک سال قحط مین گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی مین نے اوسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہہ کہ مین نے اوس مزدور کی اجرت کو بڑہایا یہانتک کہ بہت سے مال اوس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخیر مین یہہ کہ پہر وہ نکلے غار مین سے چلتے ہوئے

کتاب التوبہ

کتاب توبہ کے بیان مین

ف نووی نے کہا کتاب الایمان مین گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہین ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کرونگا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اوس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہون سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پہر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکہا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصرا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اوسکے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گما ہوا جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اوس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اوس کی طرف آتا ہوں۔ (اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ اَحَدِکُمْ بِضَالَّتِہٖ اِذَا وَجَدَھَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اُس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَعُوْدُہٗ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ نَفْسِہٖ وَحَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ مُھْلِکَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اَدْرَکَہُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَطَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ **ترجمہ** حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبداللہ کے پاس گیا اون کے پوچھنے کو وہ بیمار تھے اونہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹپر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اوس کے ساتھ اُس کا اونٹ ہو جس پر اوسکا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اوسکو ڈھونڈھے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں اُس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بانہہ پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے

تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اوس پر اوسکا توشہ ہو کہانا بہی اور پانی بہی تو اللہ تعالی کو مومن بندے کی توبہ سے
اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اُس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے **عن** الاعمش بہذا
الاسناد او قال من رجل بداویۃ من الارض **عن** الحارث بن سوید قال حدثنی عبد اللہ
حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ المؤمن بمثل حدیث جریر **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** سماك قال خطب النعمان بن بشیر فقال للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من
رجل حمل زادہ ومزادہ علی بعیر ثم سار حتی کان بفلاۃ من الارض فادرکتہ القائلۃ
فنزل فقال تحت شجرۃ فغلبتہ عینہ وانسل بعیرہ فاستیقظ فسعی شرفا فلم یر شیئا ثم
سعی شرفا ثانیا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثالثا فلم یر شیئا فاقبل حتی اتی مکانہ الذی
قال فیہ فبینما ہو قاعد اذ جاءہ بعیرہ یمشی حتی وضع خطامہ فی یدہ فللہ اشد فرحا
بتوبۃ العبد من ہذا حین وجد بعیرہ علی حالہ قال سماك فزعم الشعبی ان النعمان رفع
ہذا الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما انا فلم اسمعہ **ترجمہ** سماک سے روایت ہے نعمان
بن بشیر نے خطبہ پڑہا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جسکا توشہ اور
توشہ دان ایک اونٹ پر ہیں وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہونچے جہان کہانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا
وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اوس کی آنکہہ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے
جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑہے تو اونٹ نہ پاوے پہر دوسرے اونچان پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر تیسرے اونچان
پر چڑہے کچہ نہ دیکہے پہر لوٹ کر اپنے اوسی جگہہ میں آوے جہان سویا تہا اور وہ بیٹہا ہو اتنے میں اُسکا
اونٹ چلتا ہوا آوے یہانتک کہ اپنی نکیل اوس کے ہاتہہ میں دیدے البتہ اللہ تعالی کو بندے کی توبہ
سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوسیطرح سے پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا
نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں
سُنا **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقولون بفرح
رجل انفلتت منہ راحلتہ تجر زمامہا بارض قفر لیس بہا طعام ولا شراب وعلیہا
لہ طعام وشراب فطلبہا حتی شق علیہ ثم مرت بجذل شجرۃ فتعلق زمامہا

فوجدها متعلقة به قلنا شديدا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه
والله لله اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته قال جعفر حدثنا عبيد الله بن
اياد عن ابيه **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اوس
شخص کو کتنی خوشی ہوگی جسکا اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹپر میدان میں جہاں نہ
کھانا ہو نہ پانی اور اسکا کھانا اور پانی سب اوسی اونٹ پر ہو پھر وہ اوسکو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک
جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر سے گذرے اور اسکی نکیل اوس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص
اوس اونٹ کو اوس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کو بہت
خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار رہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی
ہوتی ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله اشد فرحا
بتوبة عبده حين يتوب اليه من احدكم كان على راحلته بارض فلاة فانفلتت منه
وعليها طعامه وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع في ظلها قد ايس من راحلته
فبينا هو كذلك اذ هو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم
انت عبدي وانا ربك اخطأ من شدة الفرح **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم
میں سے اوس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے
اوسی پر اوسکا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اوس سے ناامید ہوکر ایک درخت کے تلے آنکر لیٹ رہے اوسکے سایہ
میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہوگیا ہو وہ اوسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اوسکے سامنے آنکر کھڑا
ہو جاوے اور وہ اوس کی نکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا
بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب ایسی غلطی کرے یعنے یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے
میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں اولٹا نکل جاوے **عن** انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال الله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم اذا استيقظ على
بعيره قد اضله بارض فلاة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا البتہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اوس شخص کے تم میں

سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا

باب

فَضِیْلَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ مغفرت مانگنے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ کُنْتُ کَتَمْتُ عَنْکُمْ شَیْئًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا یُّذْنِبُوْنَ یَغْفِرُ لَھُمْ ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے جب انکی وفات قریب آئی تو انہوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی تھی تم سے چھپا یا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اوسپر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جاویں) میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالی ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اور اللہ تعالی انکو بخشے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّکُمْ لَمْ تَکُنْ لَکُمْ ذُنُوْبٌ یَّغْفِرُھَا اللّٰہُ لَکُمْ لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَّھُمْ ذُنُوْبٌ یَّغْفِرُھَا لَھُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالی تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اوس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالی بخشے انکو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسی پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)

باب

فَضْلِ دَوَامِ الذِّکْرِ وَجَوَازِ تَرْکِ ذٰلِکَ ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اسکا ترک جائز ہونیکا بیان عَنْ حَنْظَلَۃَ الْاُسَیْدِیِّ قَالَ وَکَانَ مِنْ کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا حَنْظَلَۃُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ

وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ **ترجمہ** حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرردن مین سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا ابو بکر صدیق مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ مین نے کہا حنظلہ تو منافق ہوگیا (یعنے بے ایمان) ابو بکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے مین نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہین تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہین دوزخ اور جنت کی گویا دونو ہماری آنکھ کے سامنو ہین پھر جب ہم آپکے پاس سے نکل جاتے ہین تو بی بیون اور اولاد اور کار وبار مین مصروف ہوتے ہین تو بہت بہول جاتے ہین ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہو پھر مین اور ابو بکر دونون چلے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہین تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہین دوزخ اور جنت کی گویا دونون ہماری آنکھ کے سامنے ہین پھر جب ہم آپکے پاس سے چلے جاتے ہین تو بی بیون اور بچون اور کامون مین مشغول ہوجاتے ہین اور بہت باتین بہول جاتے ہین آپنے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہارے راہون مین لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا **ف** تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہین ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری مین رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہوجاوینگے پس غفلت بھی حکمت ہو **بیت** غفلت بجہان اگر نبودے ✚ از عمر دمے بسر نبودے **عن** حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعَظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَ

لاعبت المرأة قال فخرجت فلقيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال وانا قد فعلت مثل
ما تذكر فلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله نافق حنظلة فقال مه
فحدثته بالحديث فقال ابو بكر وانا قد فعلت مثل ما فعل فقال يا حنظلة ساعة وساعة
لو كانت تكون قلوبكم كما تكون عند الذكر لصافحتكم الملئكة حتى تسلم عليكم
في الطرق **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے نصیحت کی اور
دوزخ کا ذکر کیا پھر مین گھر مین آیا اور بچون سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر مین نکلا تو ابو بکر ملے مینے
اون سے بیان کیا اونہون نے کہا مین نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے مینے
عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپنے فرمایا کیا کہتا ہے مین نے سارا حال بیان کیا ابو بکر نے
کہا مین نے بھی حنظلہ کیطرح کیا آپنے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر
تمہارے دل اوسی طرح رہین جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہین تو فرشتے تم سے مصافحہ کرین یہانتک کہ
راہون مین تمکو سلام کرین **عن** حنظلة التميمي الاسيدي الكاتب رضي الله تعالى عنه
قال كنا عند النبي صلى الله عليه فذكرنا الجنة والنار فذكر نحو حديثهما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **باب** سعة رحمة الله تعالى اللہ تعالی کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الخلق كتب في كتابه
فهو عنده فوق العرش ان رحمتي تغلب غضبي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب مین لکھا اور وہ کتاب اوس کے پاس
ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی **ف** اس حدیث سے جہمیون کا مذہب باطل ہوتا
ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **عن**
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل سبقت رحمتي غضبي ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے میری رحمت میرے غصے
سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنے رحمت زیادہ ہے) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب في كتابه على نفسه فهو موضوع عنده ان رحمتي
تغلب غضبي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی مخلوقات

کو بنا چکا تو اپنی کتاب مین لکھا اپنے اور وہ کتاب اوسکے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصے پر عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعین وانزل فی الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة ان تصیبه ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کیے ہین تو ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور زمین مین ایک حصہ اتارا اوسی حصے سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ جاوے عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع واحدة بین خلقه وخبأ عنده مائة الا واحدة ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے سو رحمتین پیدا کین تو ایک اون مین سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھین عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله مائة رحمة انزل منها رحمة واحدة بین الجن والانس والبهائم والهوام فبها یتعاطفون وبها یتراحمون وبها تعطف الوحش علی ولدها واخر الله تسعا وتسعین رحمة یرحم بها عباده یوم القیمة ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت اوتاری جنون اور آدمیون اور جانورون اور کیڑون مین اوسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس مین ایک دوسرے پر دیا کرتے ہین اور رحم کرتے ہین اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالی نے اٹھا رکھین جو اپنے بندون پر کرے گا قیامت کے دن عن سلمان الفارسی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله مائة رحمة فمنها رحمة بها یتراحم الخلق بینهم وتسعة وتسعون لیوم القیمة ترجمه حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس مین رحم کرتے ہین اور ننانوے رحمتین قیامت کے لیے ہین عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله خلق یوم

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء والارض فجعل منها في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش والطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے جسدن آسمان اور زمین بنائے اوسدن سو رحمتین پیدا کین ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین مین ہے تو اون مین سے ایک رحمت زمین مین کی جس کیوجہ سے مان بچہ سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے کرتے مین پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی اوسکو پورا کرے گا اس رحمت سے **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبي فاذا امرأة من السبي تبتغي اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا لا والله وهي تقدر على ان لا تطرحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ارحم بعباده من هذه بولدها **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اون مین سے ڈہونڈہتی تہی جب ایک بچہ کو پاتی اون قیدیون مین سے تو اوسکو اوٹہا لیتی اور پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا سمجہتے ہو یہ عورت اپنی بچہ کو انگار مین ڈالدیگی ہمنے کہا نہین قسم خدا کی وہ کبہی ڈال نہ سکے گی آپنے فرمایا البتہ اللہ تعالی اپنے بندون پر زیادہ مہربان ہے اوس سے جتنی یہ عورت اپنی بچے پر مہربان ہے **ف** اے مالک ہمارا اسی حدیث کی بہروسے پر ہم جیتے ہین تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاص دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہونچا دے ہمکو جنت مین **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اوس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله

اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تہی وہ جب مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا مجھے جلاکر راکھہ کردینا پھر آدھی راکھہ جنگل مین اوڑا دینا اور آدھی سمندر مین کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجہ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا مین کسی کو نہین کرنے کا جب وہ شخص مرگیا اوس کے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے نے جنگل کو حکم دیا اوس نے سب راکھہ اکھٹا کردی پھر سمندر کو حکم دیا اوس نے بھی اکھٹا کردی پھر پروردگار نے اوس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے ای پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اوس کو بخشدیا **ف** نووی نے کہا اوس شخص کو اللہ کی قدرت مین شک نہ تہا کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت مین شک کرنیوالا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر رکرنا یا قدر کے معنے تنگ کریگا جیسے فَقَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ یا اوس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اوس کے حواس جاتے رہے تہے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضون نے کہا یہ مجاز ہے اور بعضون نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تہا اور جاہل صفت کی تکفیر مین اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہو اور بعضون نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تہا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہین ہے اور بعضون نے کہا شاید اوس وقت کی شرع مین کافر کی مغفرت جائز ہو (انتہے مختصرا) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبَنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَہٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ بِہٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا ھُوَ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُکَ یَارَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُکَ فَغَفَرَ لَہٗ بِذٰلِکَ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ جَمِیْعًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو ایک شخص نے گناہ کیے تہے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کیا کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر میری راکھہ (باریک پیسنا پھر دریا مین ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجہ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا

اوس کے بیٹون نے ایسا ہی کیا اسد تعالی نے زمین سے فرمایا جو تونے اوسکی خاک لی ہے وہ اکہٹا کردے پہر وہ (پورا ہوکر) کہڑا ہوگیا اسد تعالی نے اوس سے فرمایا تونے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پہر اسد تعالی نے اوسکو بخشدیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِیُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا یَتَّکِلَ رَجُلٌ وَّلَا یَیْاَسَ رَجُلٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم مین گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوس نے باندہ دیا تہا پہر نہ کہانا دیا اوسکو نہ چہوڑا اوسکو کہ وہ زمین کے کیڑے کہالے یہانتک کہ وہ مرگئی۔ زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیون کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰی نَفْسِهٖ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ حَدِیْثَ الْمَرْاَةِ فِیْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَ فِیْ حَدِیْثِ الزُّبَیْدِیِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں ہے اور یہ ہے کہ اسد تعالی نے ہر ایک سے کہا جو تونے اوسکی رکہہ کا حصہ لیا ہے وہ واپس کر عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُکُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّیَنَّ مِیْرَاثِیْ غَیْرَکُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ وَاَکْثَرُ عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ فَاذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَاِنِّیْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا وَّاِنَّ اللّٰهَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّعَذِّبَنِیْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِیْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَرَبِّیْ فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَیْرُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تہا کہ جسکو اسد تعالی نے مال اور اولاد دیا تہا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو مین حکم دیتا ہون ورنہ مین اپنے مال کا وارث اور کسی کو کردون گا جب مین مرجاؤن تو مجہ کو جلانا اور مجہے بہت یاد ہے کہ یہ بہی کہا پہر پیسنا اور ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ مین نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہین بہیجی اور جو اسد تعالی مجہ پر قدرت

پاویگا تو مجکو عذاب کریگا پہر اوسنے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ
مرگیا قسم میرے رب کی اللہ تعالی نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالی نے اسکو
اور کچھ عذاب نہ دیا **عن** قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ
وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ
عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَأَرَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ
أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَأَرَ بِالْمِيمِ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے رغسہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنے
دیا تہا اوسکو اللہ تعالے نے اور لم یبتئر کے بدلے لم یبتہر ہے یعنے کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار
اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا

باب قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بہی قبول ہوگی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ
أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي
الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا
یا اللہ میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا
ہے پہر اسنے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے
جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پہر اوس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا
میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر
میں نے تجھے بخشدیا عبد الاعلی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا
اب جو چاہے عمل کر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے
تو اوس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جاوے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بہی صحیح ہے
اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا

مین بخشتا جاؤن گا عن ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان عبداً اذنب ذنباً بمعنی حدیث حماد بن سلمۃ و ذکر ثلاث مرات اذنب ذنباً و فی الثالثۃ قد غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے بخشدیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال ان اللہ عز و جل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار و یبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکلے پچھم سے ف اوسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاوے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے صفات الٰہی کا ذکر اوپر ہو چکا اور کیفیت اوسکے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جیسے اوس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہین کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنے جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اللہ تعالے کی ذات مین انتہے بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہین پر ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ ید کا اطلاق اوس کے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پر یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھون پر حقیقۃً ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے سے مختلف ہے اور سوا لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہین ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنون پر عن شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب غیرۃ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب الیہ المدح من اللہ عز و جل من اجل ذلک مدح نفسہ و لیس احد اغیر من اللہ من اجل ذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہین ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب عیب موجود ہین تو تعریف کے لائق نہین مین آپ

سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسوجہ سے اوسنے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَہٗ اَنَّہٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ مَدَحَ نَفْسَہٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ مَدَحَ نَفْسَہٗ وَلَیْسَ اَحَدٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَیْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ اَنْزَلَ الْکِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے زیادہ کسیکو عذر کرنا پسند نہیں ہے یعنے اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اوس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسیواسطے اوسنے کتاب اوتاری اور پیغمبروں کو بہیجا (اور توبہ کی تعلیم کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَةُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِ قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا حَدَّثَتْہُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ شَیْءٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بہی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اوسپر حرام کیا - اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا طلاق پروردگار پر درست ہے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَایَةِ حَجَّاجٍ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ یَذْکُرْ حَدِیْثَ اَسْمَاءَ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسے

ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری اس مین اسمار کی حدیث کا ذکر نہین ہے عن اسماء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا شیء اغیر من اللہ عز وجل ترجمہ اسما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہین ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یغار للمؤمن واللہ اشد غیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالی کو سب سے زیادہ غیرت ہے عن العلاء بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب

قولہ تعالی ان الحسنات یذھبن السیئات نیکیون سے برائیان مٹنے کا بیان عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ان رجلا اصاب من امراۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ قال فنزلت اقم الصلوۃ طرفی النھار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین قال فقال الرجل الی ھذہ یا رسول اللہ قال لمن عمل بھا من امتی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اقم الصلوۃ طرفی النھار اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونون طرف اور رات کی ساعت مین بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والون کے لیے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہین جو کوئی عمل کرے میری امت مین سے (تو) نیکیون سے مراد اس آیت مین نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (نووی) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انہ اصاب من امراۃ اما قبلۃ او مسا بید او شیئا کانہ یسئل عن کفارتھا قال فانزل اللہ عز وجل ثم ذکر بمثل حدیث یزید ترجمہ وہی اس مین یہ ہے کہ اوس شخص نے اوس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اوتری عن سلیمان التیمی بھذا الاسناد قال اصاب رجل من امراۃ شیئا دون الفاحشۃ فاتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فعظم علیہ ثم اتی ابا بکر رضی اللہ عنہ فعظم علیہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث

يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ **ترجمہ** سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری اس مین یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے
ترکیب ہوا سب باتون کا سوا زنا کے وہ حضرت عمر پاس آیا اُنکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پہر ابوبکر پاس آیا
اُن کو بہی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پہر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔
عن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا
فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ
فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ
اللهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے
اور مین نے سب باتین کین سوا جماع کے اب مین حاضر ہون جو چاہیے میرے باب مین حکم کیجیے حضرت عمر نے
کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بہی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہ جواب نہ دیا تب
وہ شخص کہڑا ہوا اور چلا آپنے اوس کے پیچہے ایک شخص کو بہیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑہی أَقِمِ الصَّلٰوةَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ ۔ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اُس کے لیے ہے آپنے فرمایا نہین سب لوگون کے لیے ہے **عن** عَبْدِ اللهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ
يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً أَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس مین یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اُسکے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
آپنے فرمایا نہین سب کے لیے ہے **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا
فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ **ترجمہ**

انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھپر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تھا پہر اوس نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نماز پڑہ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالی کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپنے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تہا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اللہ تعالے نے بخشدیا تجھکو **عن**

أبي أمامة قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ونحن قعود معه إذ جاء رجل فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقمه علي فسكت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أعاد فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقمه فسكت عنه وقال ثالثة وأقيمت الصلوة فلما انصرف نبي الله صلى الله عليه وسلم قال أبو أمامة فاتبع الرجل رسول الله حين انصرف واتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنظر ما يرد على الرجل فلحق الرجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقمه علي قال أبو أمامة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت حين خرجت من بيتك أليس قد توضأت فأحسنت الوضوء قال بلى يا رسول الله قال ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم يا رسول الله قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن الله قد غفر لك حدك أو قال ذنبك **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تہے اور ہم لوگ بہی بیٹہے تہے آپکے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھسے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اوسنے پہر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھپر آپ چپ ہو رہے اوسنے تیسری بار بہی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کہڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچہے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بہی آپ کے پیچہے چلا یہ دیکہنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہین اوس شخص کو پہر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھکو حد لگائیے ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اپنے گہر سے نکلا تہا تو نے اچہی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپنے فرمایا پہر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی

وہ بولا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو اللہ بخشدیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو **باب** قبول توبۃ
القاتل خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین
نفسا فسئل عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین
نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سئل عن اعلم اہل الارض
فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ
وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ تعالی فاعبد
اللہ تعالی معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق
اتاہ الموت فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ جاء
تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ وقالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاہم ملک
فی صورۃ آدمی فجعلوہ بینہم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتہما کان ادنی فہو لہ
فقاسوا فوجدوہ ادنی الی الارض التی اراد فقبضتہ ملائکۃ الرحمۃ قال قتادۃ فقال
الحسن ذکر لنا انہ لما اتاہ الموت نأی بصدرہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے اوس نے دریافت کیا کہ
زمین کے لوگون مین سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگون نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاری کے پادری)
وہ بولا مین نے ننانوے خون کیے ہین میری توبہ قبول ہوگی یا نہین راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اوس نے
اوس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اوس نے لوگون سے پوچھا سب سے زیادہ زمین مین کون
عالم ہے لوگون نے ایک عالم کو بتایا وہ اوس کے پاس گیا اور بولا مین نے سو خون کیے ہین میری توبہ ہو سکتی
ہے یا نہین وہ بولا ہان ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلانے ملک مین جا وہان
کچھ لوگ ہین جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین تو بھی جا کر اون کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک مین مت
جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اوس ملک کو جب آدھی دور پر پہنچا تو اوسکو موت آئی اب عذاب کے فرشتون اور
رحمت کے فرشتون مین جھگڑا ہوا رحمت کے فرشتون نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر آرہا تھا
عذاب کے فرشتون نے کہا اس نے کوئی نیکی نہین کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا اور انہون نے

اوسکو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اوس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک سے قریب ہو وہ وہیں
کا ہے ماپا تو وہ اُس ملک سے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اوسکو لے گئے۔ قتادہ
نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھا (تاکہ اوس ملک
سے نزدیک ہو جاوے) **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اسپر اجماع ہے کہ عمداً خون
کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوا حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف
سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے فجزاؤہ
جہنم خالداً فیہا اُس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب
چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ
جہنم میں رہے گا بالاجماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہہ
تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو
اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے انتہے مختصراً **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ
هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ
ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ
الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ
فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح
ہو سکتی ہے آخر ایک راہب پاس آیا اوس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اوس نے راہب کو بھی
مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کیطرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے رستہ
میں اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھگڑا کیا اُس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب
کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کیطرف نزدیک نکلا تو اونہی لوگوں میں کیا گیا **عن**
قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي
وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي

بہیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہان سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بد یارون کی صحبت پہر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتہے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہین اور ہر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اوسپر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

تحفۃ الاخیار

باب فِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكَافِرِيْنَ مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے

عن اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چہٹکارا ہے جہنم سے **عن** قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ وَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اوسوقت موجود تہے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہین مرے گا مگر اللہ تعالی اوس کیجگہہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم مین داخل کرے گا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اونہون نے قسم کہائی۔ سعید نے یہ نہین کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے مومنون کے لیے شافعی نے کہا کہ یہ حدیث سے مسلمانون کو بڑی امید ہے) **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ

وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَیَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَیَضَعُهَا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْرَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ **ترجمہ** ابوبردہ سے روایت ہو اونہون نے سنا اپنے باپ (ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ) سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانون مین سے کچھ لوگ پہاڑون کے برابر گناہ لیکر آوین گے اللہ تعالی اُنکو بخشدیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاریٰ پر ڈالدے گا **ف** یعنی اون گناہون کی مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہون گے وہ معاف نہون گے اور انکی وجہ سے جہنم مین جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہی کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اسکا مطلب ہے کہ جب مسلمان جنت مین جاوے گا تو ایک کافر جہنم مین جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اوس کے لوگون کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے فدیہ بنین گے اور اللہ تعالی مسلمانون کو بخشدیگا اور اون کو جہنم مین ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کیوجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب اونپر اور بوجھا ڈالنا درحقیقت بوجھا نہین ہے بموجب مثل مشہور کے۔ چون آب از سر گذشت چہ یکقد رنیزہ وچہ یکدست **عن** صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَیْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی النَّجْوٰی قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ كَنَفَهٗ فَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَیَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَاِنِّیْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی صَحِیْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت ہو ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب مین (یعنے خدا تعالے جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انہون نے کہا مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہانتک

کہ مالک اپنا پردہ اوس پر رکھدیگا اور اُس سے اقرار کراویگا اُسکے گناہون کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے
گناہون کو وہ کہیگا اے رب مین پہچانتا ہون پروردگار فرماویگا تو مین نے چھپادیا اُن گناہون کو تجھپر دنیا
مین اور اب مین بخشدیتا ہون اُنکو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیون کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور
منافقون کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر

باب حدیث توبۃ کعب بن مالک وصاحبیہ کعب بن مالک اور اُن کے دونون یارونکی توبہ کا
بیان **عن** ابن شہاب قال ثم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وھو یرید
الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شہاب فاخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب
ان عبد اللہ بن کعب وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک
یحدث حدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال کعب
ابن مالک لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک
غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنہ انما خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم وبین عدوھم علی غیر میعاد
ولقد شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام
وما احب ان لی بھا مشہد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منھا وکان من خبری
حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک انی لم اکن قط اقوی
ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ واللہ ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی
جمعتھما فی تلک الغزوۃ فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل
سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عدوا کثیرا فجلی للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ
غزوھم فاخبرھم بوجھھم الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کثیر ولا یجمعھم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب
الا یظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ عز وجل وغزا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تلک الغزوۃ حین طابت الثمار والظلال فانا الیھا اصعر فتجھز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ وطفقت اغدو لکی اتجھز معھم فارجع ولم اقض شیئا

وأقول في نفسي أنا قادر على ذلك إذا أردت فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى استمر بالناس الجد
فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم غاديا والمسلمون معه ولم أقض من جهازي شيئا ثم
غدوت فرجعت ولم أقض شيئا فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو فهممت أن أرتحل فأدركهم فياليتني
فعلت ثم لم يقدر ذلك لي فطفقت إذا خرجت في الناس بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزنني أني لا أرى لي أسوة إلا
رجلا مغموصا عليه في النفاق أو رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني حتى
بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما فعل كعب بن مالك قال رجل من بني سلمة
يا رسول الله حبسه برداه والنظر في عطفيه فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت والله
يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو على
ذلك رأى رجلا مبيضا يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن
أبا خيثمة فإذا هو أبو خيثمة الأنصاري وهو الذي تصدق بصاع التمر حين لمزه
المنافقون فقال كعب بن مالك فلما بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد توجه
قافلا من تبوك حضرني بثي فطفقت أتذكر الكذب وأقول بم أخرج من سخطه غدا
وأستعين على ذلك كل ذي رأي من أهلي فلما قيل لي إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل حتى عرفت أني لن أنجو منه بشيء أبدا فأجمعت
صدقه وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد
فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون
إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله حتى جئت
فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست بين يديه فقال
لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قال قلت يا رسول الله إني والله لو جلست
عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر لقد أعطيت جدلا
ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله
أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عقبى

الله والله ما كان لي عذر والله ما كنت قط اقوى ولا ايسر مني حين تخلفت عنك قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت وثار رجال
من بني سلمة فاتبعوني فقالوا لي والله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت في
ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد
كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا
يؤنبونني حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكذب نفسي ثم قلت
لهم هل لقي هذا معي من احد قالوا نعم لقيه معك رجلان قالا مثل ما قلت وقيل
لهما مثل ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامري وهلال بن امية
الواقفي قال فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة قال فمضيت
حين ذكروهما لي قال ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها
الثلاثة من بين من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس وقال تغيروا لنا حتى تنكرت
لي في نفسي الارض فما هي بالارض التي اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فاما
صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان واما انا فكنت اشب القوم واجلدهم
فكنت اخرج فاشهد الصلوة واطوف في الاسواق ولا يكلمني احد وآتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاسلم عليه وهو في مجلسه بعد الصلوة فاقول في نفسي هل حرك شفتيه برد
السلام ام لا ثم اصلي قريبا منه واسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتي نظر الي
واذا التفت نحوه اعرض عني حتى اذا طال علي ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى
تسورت جدار حائط ابي قتادة وهو ابن عمي واحب الناس الي فسلمت عليه فوالله ما
رد علي السلام فقلت له يا ابا قتادة انشدك بالله هل تعلمني اني احب الله ورسوله
قال فسكت فعدت فناشدته فسكت فعدت فناشدته فقال الله ورسوله اعلم
ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار فبينا انا امشي في سوق المدينة اذا نبطي
من نبط اهل الشام ممن قدم بالطعام يبيعه بالمدينة يقول من يدل على كعب بن
مالك قال فطفق الناس يشيرون له الي حتى جاءني فدفع الي كتابا من ملك غسان

وكنت كاتبا فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك
الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حين قرأتها وهذه أيضا من
البلاء فتيممت بها التنور فسجرتها بها حتى إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث
الوحي إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك قال فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل
اعتزلها فلا تقربنها قال فأرسل إلى صاحبي بمثل ذلك قال فقلت لامرأتي الحقي
بأهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال فجاءت امرأة هلال بن أمية
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت له يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس
له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربنك فقالت إنه والله ما به حركة
إلى شيء ووالله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا قال فقال لي بعض
أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك فقد أذن لامرأة هلال بن
أمية أن تخدمه قال فقلت لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ماذا
يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب قال فلبثت
بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهي عن كلامنا قال ثم
صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال التي ذكر الله منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الأرض بما رحبت سمعت
صوت صارخ أوفى على سلع يقول بأعلى صوته يا كعب بن مالك أبشر قال فخررت
ساجدا وعرفت أن قد جاء فرج قال وآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس
بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي
مبشرون وركض رجل إلي فرسا وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على الجبل فكان
الصوت أسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي
فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين
فلبستهما فانطلقت أتأمم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجا

فوجا يهنئونني بالتوبة ويقولون لتهنئك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد فإذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد وحوله الناس فقام طلحة بن عبيد الله يهرول
حتى صافحني وهنأني والله ما قام رجل من المهاجرين غيره قال فكان كعب لا ينساها
لطلحة قال كعب فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يبرق وجهه
من السرور ويقول أبشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك أمك قال فقلت أمن عندك
يا رسول الله أم من عند الله فقال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم إذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك قال
فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة
إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك
عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر قال
وقلت يا رسول الله إن الله إنما أنجاني بالصدق وإن من توبتي أن لا أحدث
إلا صدقا ما بقيت قال فوالله ما علمت أن أحدا من المسلمين أبلاه الله في صدق
الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن مما أبلاني الله وو
الله ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومي هذا
وإني لأرجو أن يحفظني الله فيما بقي قال فأنزل الله عز وجل لقد تاب الله على
النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة ثم تاب عليهم إنه
بهم رؤف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما
رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم
ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
قال كعب والله ما أنعم الله علي من نعمة قط بعد إذ هداني الله للإسلام أعظم في نفسي
من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا أكون كذبته فأهلك كما هلك
الذين كذبوا إن الله قال للذين كذبوا حين أنزل الوحي شر ما قال لأحد و
قال الله سيحلفون بالله لكم إذا انقلبتم إليهم لتعرضوا عنهم[2] إنهم رجس ومأواهم

٢ فأعرضوا عنهم

جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ
الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ
إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ **ترجمہ** ابن شہاب سے
روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر
شام کے رستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا
مجھ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب
کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے اونکے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے اونہوں نے کہا میں نے سنا کعب بن
مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا کر غزوہ
تبوک میں کعب بن مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نہیں رہا سوا غزوہ تبوک
کے البتہ بدر میں بھی پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ مسلمانوں
کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اونکے دشمنوں سے بھڑا دیا
(اور قافلہ نکل گیا) ہو وقت اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ
وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس ہوئی تھی
دو بار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس
رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنے لوگ اسکو
افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتدار اور
مالدار تھا قسم خدا کی اُس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو
اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے
اور دور دراز جنمیں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے اس لیے آپ نے مسلمانوں
سے کھولکر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف نہ فرماتے

نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہوا تاکہ وہ اپنی طیاری کرلین پہر اون سے کہدیا کہ فلانی طرف کو کام جانا پڑے گا

اُسوقت آپکے ساتہہ بہت سے مسلمان تہے اور کوئی دفتر نہ تہا جس مین اون کے نام لکہے ہوتے تو ایسے شخص کم تہے جو

غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے

اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کیا جب پہل پک گئے تہے اور سایہ خوب تہا اور مجہے ان چیزون

کا بہت شوق تہا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانون نے بہی آپکے ساتہہ طیاری کی

مین نے بہی صبحکو نکلنا شروع کیا اس ارادے سے کہ مین بہی اون کے ساتہہ طیاری کرون لیکن ہر روز مین لوٹ آتا

اور کچہ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمین یہ کہتا کہ مین جب چاہون جاسکتا ہون (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود

تہا) یون ہی ہوتا رہا یہانتک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی صبح کیوقت

نکلے اور مسلمان بہی آپکے ساتہہ نکلے اور مین نے کوئی طیاری نہین کی پہر صبحکو مین نکلا اور لوٹ کر آگیا اور

کوئی فیصلہ نہین کیا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ لوگون نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اُسوقت

مین نے بہی کوچ کا قصد کیا کہ اون سے ملجاؤن تو کاش مین ایسا کرتا لیکن میری تقدیر مین نہ تہا بعد اوس کے جب

مین باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجہکو رنج ہوتا کیونکہ مین کوئی پیروی کے لائق

نہ پاتا مگر ایسا شخص جسپر منافق ہونے کا گمان تہا یا معذور ضعیف اور ناتوان لوگون مین سے خیر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے (راہ مین) میری یاد کہین نہ کی یہانتک کہ آپ تبوک مین پہونچے آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے تہے

اوسوقت فرمایا کعب بن مالک کہان گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ مین سے یا رسول اللہ اوسکی چادرون نے اوس

کو روک رکہا وہ اپنے دونون کنارون کو دیکہتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس مین مشغول اور مصروف ہے)

معاذ بن جبل نے یہ سنکر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچہا سمجہتے

ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ رہے اتنے مین آپنے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے

ہوئے آرہا تہا اور ریتی کو اڑا رہا تہا (چلنے کی وجہ سے) آپنے فرمایا ابو خیثمہ ہے پہر وہ ابو خیثمہ ہی تہا

اور ابو خیثمہ وہ شخص تہا جس نے ایک صاع کہجور صدقہ دی تہی جب منافقون نے اوسپر طعنہ کیا تہا کعب بن

مالک نے کہا جب مجہے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کیطرف تو میرا رنج بڑہ

گیا مین نے جہوٹ باتین بنانا شروع کین کہ کوئی بات ایسی کہون جس سے آپکا غصہ مٹ جاوے کل

کے روز اور اس امر کے لیے مین نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہر والون مین سے

یعنے ادن سے بہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤن) جب لوگون نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم قریب آن
پہونچے اُسوقت سارا جہوٹ کافور ہوگیا اور مین سمجہ گیا کہ اب کوئی جہوٹ بناکر مین آپ سے نجات نہین پاؤنگا
آخر مین نے نیت کرلی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین پڑہتے پہر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹہتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچہے رہ
گئے تہے اُنہون نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے او قسمین کہانے لگے ایسے اسی پر چند آدمی تہے آپنے
اونکی ظاہری بات کو مان لیا اور ادن سے بیعت کی اور ادن کے لیے دعا کی مغفرت کی اور ادن کی نیت (یعنے
دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہان تک کہ مین بہی آیا جب مین نے سلام کیا تو آپنے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے
غصے کی حالت مین کرتے ہین پہر آپنے فرمایا آ مین چلتا ہوا آیا اور آپکے سامنے بیٹہا آپنے فرمایا تو کیون پیچہے
رہ گیا تو نے تو سواری بہی خرید کر لی تہی مین نے عرض کیا یا رسول اسہ اگر مین آپکے سوا کسی اور شخص کے
پاس دنیا کے لوگون مین سے بیٹہتا تو یہ مین خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اوس کے غصے سے نکل جاؤنگا
اور مجہے اسہ تعالی نے زبان کی قوت دی ہے (یعنے مین عمدہ تقریر کر سکتا ہون اور خوب بات بنا سکتا ہون)
لیکن قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ اگر مین کوئی جہوٹ بات آپ سے کہدون اور آپ خوش ہو جاوین مجہسے تو
قریب ہے خدا تعالے آپکو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنے اسہ تعالی آپ کو بتلادے گا کہ میرا عذر غلط اور
جہوٹ تہا) اور آپ ناراض ہو جاوین گے اور اگر مین آپ سے سچ سچ کہون گا تو بیشک آپ غصے ہون گے
لیکن مجہے امید ہے کہ اسہ تعالی اوسکا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجہے کوئی عذر نہ تہا قسم خدا کی مین
کبہی نہ اتنا طاقتدار تہا نہ اتنا مالدار تہا جتنا اُسوقت تہا جب آپ سے پیچہے رہ گیا رسول اسہ صلی اسہ علیہ و
سلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پہر آپنے فرمایا اچہا جا یہانتک کہ اسہ حکم دیوے تیری باب مین مین کہڑا ہوا اور
چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچہے ہوئے اور مجہسے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہین جانتے کہ تم نے اس سے
پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیون ہوگئے اور کوئی عذر کیون نہ کر دیا رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم
کے سامنے جیسے اور لوگون نے جو پیچہے رہ گئے تہے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹنے کے لیے رسول اسہ
صلے اسہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تہا قسم خدا کی وہ لوگ مجہکو ملامت کرنے لگے یہان تک کہ مین نے قصد کیا
پہر لوٹون رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئین جہوٹا کرون (اور کوئی عذر بیان کرون) پہر
مین نے ادن لوگون سے کہا کسی اور کا بہی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے ادنہون نے کہا ہان

دو شخص اور ہین اونہون نے بہی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی وہی فرمایا جو
تجہسے فرمایا مین نے پوچہا وہ دو شخص کون ہین انہون نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگون
نے ایسے دو شخصون کا نام لیا جو نیک تہے اور بدر کی لڑائی مین موجود تہے اور پیروی کے قابل تہے جب اون لوگون
نے ان دونون شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ
ہم تینون آدمیون سے کوئی بات نکرے اون لوگون مین سے جو پیچہے رہ گئے تہے تو لوگون نے ہم سے پرہیز شروع
کی اور انکا حال ہمارے ساتہہ بالکل بدل گیا یہانتک کہ زمین بہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نرہی جسکو
مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونون ساتہی تو عاجز ہوگئے اور اپنے گہرون
مین بیٹہہ رہے روتے ہوئے لیکن مین تو سب لوگون مین کم سن اور زوردار تہا مین نکلا کرتا تہا اور نماز
کے لیے بہی آتا اور بازار دن مین پہرتا پر کوئی شخص مجہہ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہہ مین بیٹہے ہوتے نماز کے بعد اور دل مین یہ کہتا کہ آپ نے اپنی لبون کو
ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہین ہلایا پہر آپکے قریب نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکہیون سے)
آپ کو دیکہتا تو جب مین نماز مین ہوتا آپ میری طرف دیکہتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہتا تو آپ منہہ پہیر
لیتے یہانتک کہ جب مسلمانون کی سختی مجہپر لمبی ہوئی تو مین چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا ابو قتادہ
میرے چچازاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجہے اون سے محبت تہی مین نے اونکو سلام کیا تو قسم خدا کی انہون
نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہین کہ
آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت بہی نہین کرتے جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولوی
کا قول جو اوس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) مین نے اون سے کہا اے ابو قتادہ
مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی تم یہ نہین جانتے کہ مین اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون وہ خاموش
رہے مین نے دوبارہ قسم دی وہ خاموش رہے پہر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے یہی کعب سے نہین بولے بلکہ خود اپنے جی سے
بات کی آخر میری آنکہون سے آنسو نکل پڑے اور مین پیٹہہ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑہا مین مدینہ کے بازار مین
جارہا تہا تو ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین اناج بیچنے کے لیے آیا تہا کہنے لگا کعب
بن مالک کا گہر مجہکو کون بتادے گا لوگون نے اوسکو اشارہ شروع کیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجہے

ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا مین منشی تہا مینے اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا بعد حمد و نعت کے کعب کو
معلوم ہو ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تمپر جفا کی ہے اور
خدا تعالے نے تم کو ذلت کی گہر مین نہین کیا نہ اوس جگہہ جہان تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے ملجاؤ ہم
تمہاری خاطرداری کرینگے مین نے جب یہ خط پڑہا تو کہا یہ بہی ایک بلا ہے پہر اوس خط کو مین نے چولہے میں
جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ اپنی بی بی سے
علیحدہ رہو مینے کہا مین اوسکو طلاق دیدون یا کیا کرون وہ بولا نہین طلاق مت دو صرف الگ رہو
اور اُس سے صحبت مت کرو اور میرے دونون یارون کے پاس بہی یہی پیام گیا مین نے اپنی بی بی سے کہا تو
اپنے عزیزون مین چلی جا اور وہین رہو یہانتک کہ اللہ تعالی اس باب مین کوئی حکم دیوے ہلال بن اُمیہ
کی بی بی یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن اُمیہ ایک بوڑہا
بیکار شخص ہے اوسکے پاس کوئی خادم بہی نہین تو کیا آپ برا سمجہتے ہین اگر مین اوس کی خدمت کیا کرون
آپنے فرمایا مین خدمت کو برا نہین سمجہتا لیکن وہ تجہہ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسیکام
کا خیال نہین اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گہر والون نے کہا کاش تم بہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لو کیونکہ آپ نے ہلال بن اُمیہ کی عورت کو
اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دی مینے کہا مین کبہی اجازت نہ لونگا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماوینگے اگر مین اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور مین جوان آدمی ہون
پہر دس راتون تک مین اُسی حال مین رہا یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوئین اوس تاریخ سے جب سے
آپنے منع کیا تہا ہمسے بات کرنے سے پہر پچاسوین رات کو صبح کے وقت مینے نماز پڑہی اپنے ایک گہر کے
چہت پر مین اسی حال مین بیٹہا تہا جو اللہ تعالے نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تہا
اور زمین مجہپر تنگ ہو گئی تہی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے مین مینے ایک پکارنے والے کی آواز
سُنی جو سلع پر چڑہا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ مین) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش
ہو جا یہ سُنکر مین سجدے مین گرا اور مینے پہچانا کہ خوشی آئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون
کو خبر کی کہ اللہ نے ہمکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑہ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میری دونون یار سعد کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور
ایک دوڑنیوالا دوڑتا اسلم کے قبیلہ سے میری طرف اور اوسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھکو پہونچی جب وہ شخص
آیا جس کی آواز مین نے سنی تھی خوشخبری کی تو مین نے اپنے دونون کپڑے اتارے اور اسکو پہنا دیے اوسکی
خوشخبری کے صلہ مین قسم خدا کی اوسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے مین نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور انکو
پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھکو
مبارکباد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے
یہانتک کہ مین مسجد مین پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے
اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہانتک کہ مصافحہ
کیا مجھ سے اور مجھکو مبارکباد دی قسم خدا کی مہاجرین مین سے اون کے سوا کوئی شخص کھڑا نہین ہوا تو کعب
طلحہ کے اس احسان کو نہین بھولتے تھے کعب نے کہا جب مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب
سے تیری مان نے تجھکو جنا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کیطرف سے
آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کیطرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ کی خوشی کو) جب مین آپ کے سامنے
بیٹھا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی مین مین اپنے مال کو صدقہ کردون اللہ اور اسکے
رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے مین نے عرض کیا تو مین اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہون
اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ مین یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ
سچ کہون گا جب تک زندہ رہون کعب نے کہا قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے کسی مسلمان پر
ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے مین جب سے مین نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی مین نے اوسوقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہین بولا جب سے یہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی باقی زندگی مین بھی مجھکو جھوٹ سے
بچاوے گا کعب نے کہا اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ اخیر تک یعنی بیشک
اللہ تعالی نے معاف کیا نبی کو اور مہاجرین اور انصار کو جنہون نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت

یہانتک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالے نے معاف کیا اون تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے
یہانتک کہ جب زمین اونپر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور اون کی جی بھی تنگ ہوگئے اور سمجھے کہ اب کوئی
بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اوسی کیطرف پھر اللہ نے معاف کیا انکو تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالی بخشنے والا
مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالی سے اور ساتھ رہو سچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ
نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھپر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے
نے سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے
اللہ تعالی نے جھوٹوں کی جب وحی اوتری تو ایسی برائی کی کیسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو اون سے سو نہ بولو اون سے وہ ناپاک ہیں اون کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے
اون کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تمسے کہ تم خوش ہوجاؤ اون سے سو اگر تم خوش ہوجاؤ اون سے تب بھی
اللہ تعالی خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی اون لوگوں سے جنکا عذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب اونہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی اون سے اور استغفار کیا اونکے
لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنے ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہانتک کہ اللہ
نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا کہ معاف کیا اون تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
لفظ سے (یعنے خُلِّفُوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اوسکو بنسبت اون لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ سے اور
آپنے قبول کیا اون کے عذر کو عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً ترجمہ وہی ہے جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ
حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ
فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى
بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا
فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف صاف فرما دیا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ قَائِدَ

كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہو کہ کعب بن مالک اپنی قوم مین سب سے زیادہ علم رکہتے تہے اور سب سے زیادہ انکو حدیثین یاد تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے تہے جنکو اللہ تعالے نے معاف کیا وہ حدیثین بیان کرتے تہے کہ وہ نہین پیچہے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی مین سوا دو لڑائیون کے پہر بیان کیا وہی قصہ اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیون کے ساتہہ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تہی اور کسی دفتر مین اون کا نام نہ تہا **ف** ابو زرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تہے ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تہے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے ۱ غنیمت کا مباح ہونا ۲ فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی ۳ بغیر قسم دیے قسم کہانا ۴ لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چہپانا ۵ نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا ۶ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اوس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا ۷ سچائی کی فضیلت ۸ سفر سے آتے وقت مسجد مین جا کر دو رکعت پڑہنا ۹ مجلس عام مین بیٹہنا ۱۰ ظاہر پر حکم کرنا ۱۱ اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا ۱۲ اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے ۱۳ کنکیون سے دیکہنا نماز نہین توڑتا ۱۴ سلام بہی کلام ہے ۱۵ اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے ۱۶ کلام مین یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو ۱۷ کاغذ کا جس مین اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے ۱۸ ایسی بات کو چہپانا جس مین فساد کا ڈر ہو ۱۹ عورت سے کہنا اپنی عزیزون مین جا طلاق نہین ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو عورت ۲۰ اپنے خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنے اوس پر جبر نہین ہے ۲۱ صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے ۲۲ احتیاط کرنا بہتر ہے ۲۳ سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ۲۴ خوشخبری دینا مستحب ہے ۲۵ مبارکباد دینا مستحب ہے ۲۶ خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا ۲۷ قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے ۲۸ عاریت جائز ہے ۲۹ کپڑون کی عاریت درست ہے ۳۰ لوگون کا جمع ہونا امام کے پاس ۳۱ اہل فضل کے لیے جب آوین کہڑا

ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے ۳۲؎ مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے ۳۳؎
امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے ۳۴؎ خوشی کے وقت صدقہ دینا ۳۵؎ تمام مال کا صدقہ نہ کرنا
۳۶؎ سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی
کا خیال کیا

باب ۹ فی حدیث الافک حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان

عن سعید بن المسیب و عروۃ بن الزبیر و علقمۃ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عتبۃ بن مسعود عن حدیث عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال لہا اہل
الافک ما قالوا فبرأہا اللہ مما قالوا وکلہم حدثنی طائفۃ من حدیثہا وبعضہم کان اوعی
لحدیثہا من بعض واثبت اقتصاصا وقد وعیت عن کل واحد منہم الحدیث الذی
حدثنی وبعض حدیثہم یصدق بعضا ذکروا ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج سفرا اقرع بین نسائہ
فایتہن خرج سہمہا خرج بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ قالت عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنہا فاقرع بیننا فی غزوۃ غزاہا فخرج فیہا سہمی فخرجت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وذلک بعد ما انزل الحجاب فانا احمل فی ہودجی وانزل فیہ مسیرنا
حتی اذا فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ وقفل ودنونا من المدینۃ اذن لیلۃ
بالرحیل فقمت حین اذنوا بالرحیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت من شانی
اقبلت الی الرحل فلمست صدری فاذا عقدی من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست
عقدی فحبسنی ابتغاؤہ واقبل الرہط الذین کانوا یرحلون لی فحملوا ہودجی فرحلوہ
علی بعیری الذی کنت ارکب وہم یحسبون انی فیہ قالت وکانت النساء اذ ذاک
خفافا لم یہبلن ولم یغشہن اللحم انما یاکلن العلقۃ من الطعام فلم یستنکر القوم
ثقل الہودج حین رحلوہ ورفعوہ وکنت جاریۃ حدیثۃ السن فبعثوا الجمل و
ساروا ووجدت عقدی بعد ما استمر الجیش فجئت منازلہم ولیس بہا داع ولا مجیب
فتیممت منزلی الذی کنت فیہ وظننت ان القوم سیفقدونی فیرجعون الی فبینا انا
جالسۃ فی منزلی غلبتنی عینی فنمت وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی

قد عرّس من وراء الجيش فادّلج فأصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فأتاني فعرفني
حين رآني وقد كان رآني قبل أن يضرب الحجاب عليّ فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمّرت وجهي بجلبابي ووالله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير
استرجاعه حتى أناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى أتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك في شأني
وكان الذي تولى كبره عبد الله بن أبيّ ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت
حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون في قول أهل الافك ولا أشعر بشيء من
ذلك وهو يريبني في وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف
الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنما يدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيسلم ثم يقول كيف تيكم فذاك يريبني ولا أشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت
خرجت معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل
أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التنزه وكنا نتأذى
بالكنف أن نتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح وهي بنت أبي رهم بن
المطلب بن عبد مناف وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها
مسطح بن أثاثة بن عباد بن المطلب فأقبلت أنا وبنت أبي رهم قبل بيتي حين
فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت أتسبين رجلا قد شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قلت
وماذا قال قالت فأخبرتني بقول أهل الافك فازددت مرضا الى مرضي فلما رجعت
الى بيتي فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم
قلت أتأذن لي أن آتي أبوي قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من قبلهما
فأذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت أبوي فقلت لأمي يا أمتاه ما يتحدث
الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند
رجل يحبها ولها ضرائر الا أكثرن عليها قالت قلت سبحان الله وقد تحدث الناس

بعد قالت فبكيت تلك الليلة حتى أصبحت لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم ثم أصبحت
أبكي ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب وأسامة بن زيد حين
استلبث الوحي يستشيرهما في فراق أهله
قالت فأما أسامة بن زيد فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة
أهله وبالذي يعلم في نفسه لهم من الود فقال يا رسول الله هم أهلك
ولا نعلم إلا خيرا وأما علي بن أبي طالب فقال لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير
وإن تسأل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال
أي بريرة هل رأيت من شيء يريبك من عائشة قالت له بريرة والذي بعثك بالحق
إن رأيت عليها أمرا قط أغمصه عليها أكثر من أنها جارية حديثة السن تنام
عن عجين أهلها فتأتي الداجن فتأكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم على المنبر فاستعذر من عبد الله بن أبي ابن سلول قالت فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني
أذاه في أهل بيتي فوالله ما علمت على أهلي إلا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت
عليه إلا خيرا وما كان يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ الأنصاري
فقال أنا أعذرك منه يا رسول الله إن كان من الأوس ضربنا عنقه وإن كان
من إخواننا الخزرج أمرتنا ففعلنا أمرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن اجتهلته الحمية فقال لسعد بن معاذ لعمر
الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن حضير وهو ابن عم سعد بن معاذ
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين
فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم على المنبر فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا و
سكت قالت وبكيت يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم ثم بكيت ليلتي
المقبلة لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم وأبواي يظنان أن البكاء فالق كبدي

فبيناهما جالسان عندي وانا ابكي استأذنت علي امرأة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي
قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت
ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شأني بشيء قالت
فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال اما بعد يا عائشة فانه بلغني
عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري
الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنب ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لأبي
اجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما ادري ما اقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت لامي اجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت و
الله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية حديثة السن
لا اقرأ كثيرا من القرآن اني والله لقد عرفت انكم قد سمعتم بهذا حتى استقر
في انفسكم وصدقتم به فان قلت لكم اني بريئة والله يعلم اني بريئة لا تصدقوني
بذلك ولئن اعترفت لكم بامر والله يعلم اني بريئة لتصدقونني واني والله ما اجد
لي ولكم مثلا الا كما قال ابو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشي قالت وانا والله حينئذ اعلم اني بريئة
وان الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت اظن ان ينزل في شأني وحي يتلى
ولشأني كان احقر في نفسي من ان يتكلم الله عز وجل في بامر يتلى ولكن كنت ارجو
ان يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام
رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من اهل البيت احد حتى انزل الله عز و
جل على نبيه صلى الله عليه وسلم فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء عند الوحي
حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في اليوم الشاتي من ثقل القول الذي
انزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان اول
كلمة تكلم بها ان قال ابشري يا عائشة اما الله فقد برأك فقالت لي امي قومي اليه

فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله هو الذي انزل براءتي قالت فانزل الله عز وجل
ان الذين جاؤا بالافك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم عشر آيات فانزل
الله عز وجل هذه الآيات براءتي قالت فقال ابو بكر وكان ينفق على مسطح لقرابته
منه وفقره والله لا انفق عليه شيئا ابدا بعد الذي قال لعائشة فانزل الله عز وجل
ولا يأتل اولو الفضل منكم والسعة ان يؤتوا اولي القربى الى قوله الا تحبون ان يغفر
الله لكم قال حبان بن موسى قال عبد الله بن المبارك هذه ارجى آية في كتاب الله
فقال ابو بكر والله اني لاحب ان يغفر الله لي فرجع الى مسطح النفقة التي كان ينفق عليه
وقال لا انزعها منه ابدا قالت عائشة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم سأل زينب
بنت جحش زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن امري ما علمت او ما رأيت فقالت يا رسول
الله احمي سمعي وبصري والله ما علمت الا خيرا قالت عائشة وهي التي كانت تساميني من
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة بنت جحش
تحارب لها فهلكت فيمن هلك قال الزهري فهذا ما انتهى الينا من امر هؤلاء الرهط
وقال في حديث يونس احتملته الحمية **ترجمہ** سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن
وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اون سب لوگوں نے حضرت عائشہ کی
حدیث روایت کی جب اونپر تہمت کی تہمت کرنیوالوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا اون کو
انکی تہمت سے ۔ زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور
بعض اون میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ
بیان کرنے والے تھے اوسکو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض
کو تصدیق کرتی ہے اون لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جسعورت کے نام پر قرعہ نکلتا
اسکو سفر میں ساتھ لیجاتے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسیطرح عتق اور وصیت اور
قسمت میں اور اس باب میں بہت احادیث صحیحہ اور مشہور وارد ہیں ابو عبید نے کہا قرعہ پر تین پیغمبرون

نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا
اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اوس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ
باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو
ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ
لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے مالک
سے اور ایک روایت اون سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجاوے انتہی مختصرًا
مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی صحیح ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے اون کا اصول
یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا
مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ
اور مذہب تھا اللہ اون پر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے اونہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ
حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی میرا مذہب ہے

ف حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اسمیں
میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اوسوقت کا ہے جب پردے
کا حکم اوتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اوترتی تو بھی اوسی ہودے میں
رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکبار
آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر دی اور چلے یہاں تک کہ لشکر
کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کیطرف آئی اور سینہ کو چھوا
معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور
اُس ہار کو ڈھونڈھنے لگی اوس کے ڈھونڈھنے میں مجھکو دیر لگی اور وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ
اُٹھاتے تھے اونہوں نے ہودہ اوٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھدیا جسپر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ
سمجھے کہ میں اوسی ہودے میں ہوں اوسوقت عورتیں ہلکی دبلی (تھیں نہ سنڈ ہی تھیں نہ موٹی
کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اسلیے انکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب اونہوں
نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اوٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اوٹھایا اور

چلدیے اور مین نے اپنا ہار اوسوقت پایا جب سارا لشکر چلدیا مین جو اون کے ٹہکانے پر آئی تو وہان نہ کسیکی آواز
ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے مین نے یہ ارادہ کیا کہ جہان بیٹھی تہی وہین بیٹھ جاؤن اور مین یہ سمجھی کہ
لوگ جب مجہے نہ پاوینگے تو ہمین لوٹ کر آوین گے تو مین اوسی ٹہکانے پر بیٹھی تہی اتنے مین میری
آنکھ لگ گئی اور مین سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تہا وہ آرام کے لیے اخیر
رات مین لشکر کے پیچہے ٹہیرا تہا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹہکانے پر پہونچا اوسکو ایک آدمی
کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجہکو پہچان لیا دیکہتے ہی پہلے کہ مین پردے کا حکم
اوترنے سے پہلے اوسکے سامنے ہوا کرتی مین جاگ اوٹہی اوس کے آواز سن کر جب اوسنے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
رَاجِعُونَ پڑہا مجہکو پہچانکر مین نے اپنا منہ ڈہانپ لیا اپنی اوڑہنی سے قسم خدا کی اوسنے کوئی بات مجہہ
سے نہین کی نہ مین نے اوس کی کوئی بات سنی سوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے پہر اوسنے اپنا اونٹ
بٹہایا اور اپنا ہاتہہ پیر چڑہنے کے لیے بچہادیا مین اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
کہینچتا ہوا یہانتک کہ ہم لشکر مین پہونچے اور لشکر کے لوگ اوتر چکے تہے سخت دوپہر کی گرمی
مین (پہر میرے مقدمہ مین تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے یعنے جنہون نے بدگمانی کی) اور قرآن مین جس کی نسبت تولّی
کِبْرَہ آیا ہے یعنے بانی مبانی اُس تہمت کا **ف** اللہ تعالی نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
قرآن مین بیان کی تو فرمایا جسنے اوٹہایا اُسکا بڑا بوجہ اوسکو بڑا عذاب ہے **ت** وہ عبداللہ بن
ابی سلول (منافق) تہا آخر ہم مدینہ مین آئے اور مین جب مدینہ مین پہونچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینے
تک بیمار رہی اور لوگون کا یہ حال تہا کہ بہتان کرنے والون کی باتون مین غور کرتے اور مجہے اون کے
کسیبات کی خبر نہ تہی صرف مجہ کو اس امر سے شک ہوا کہ مین نے اپنی بیماری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکہی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب مین بیمار ہوتی آپ صرف اندر آتے اور
سلام کرتے پہر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجہے شک ہوتا لیکن مجہے اس خرابی کی خبر نہ تہی
یہانتک کہ جب مین دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو مین نکلی اور میرے ساتہہ مسطح کی مان بہی نکلی
مناصع کیطرف (مناصع موضع تہے مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے تہے ہم لوگون کے (پائخانے بننے
سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اُسوقت کا ہے جب ہمارے
گہرون کے نزدیک پائخانے نہین بنے تہے اور ہم اگلے عربون کیطرح جنگل مین جایا کرتی (پائخانے

کے لیے) اور گہر کے پاس پائخانے بنانے سی نفرت رکہتی تو مین چلی اور ام مسطح میرے ساتہہ تہی وہ بیٹی تہی
ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تہی جو خالہ تہی حضرت ابوبکر صدیق رض
کی (اسکا نام سلمیٰ تہا) اوسکے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تہا غرض مین اور ام مسطح
دونون جب اپنے کام سے فارغ ہو چکین تو لوٹی ہوئین اپنے گہر کیطرف آرہین تہین اتنے مین ام مسطح کا
پاؤن اولجہا۔ اپنی چادر مین اور بولی ہلاک ہوا مسطح مین نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
شخص کو جو بدر کی لڑائی مین شریک تہا وہ بولی اے نادان تو نے کچہہ نہین سنا مسطح نے کیا کہا مین نے کہا
کیا کہا اوس نے مجہہ سے بیان کیا جو بہتان والون نے کہا تہا یہ سنکر میرے بیماری دوچند ہو گئی ایک اور
بیماری بڑہی مین جب اپنے گہر پہونچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے مین نے کہا آپ مجہے اجازت دیتے ہین اپنی ماں باپ کے پاس جاؤن کی اور
میرا اوسوقت یہ ارادہ تہا کہ مین اپنے ماں باپ کے پاس جاکر اس خبر کو تحقیق کرون آخر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہہ کو اجازت دی اور مین اپنے ماں باپ کے پاس آئی مین نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ
کیا بک رہی ہین وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور اسکو بڑی بات مت سمجہہ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اوسکو چاہتا ہو اور اوسکی سوکنین بہی ہون اور سوکنین اوسکے سر
کے عیب نہ نکالین مین نے کہا سبحان اللہ لوگون نے تو یہ کہنا شروع کر دیا مین ساری رات روتی رہی صبح تک
میری آنسو نہ تہمے اور نہ نیند آئی صبحکو بہی مین رو رہی تہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہین اوتری تہی اور اون دونون سے مشورہ لیا مجہکو
جدا کرنے کے لیے (یعنے طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اوسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوس کے ساتہہ انہون
نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اوسکی نہین جانتے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپکے اوپر تنگی نہین کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
عورتین بہت ہین اور اگر آپ لونڈی سے پوچہیے تو وہ آپسے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت
عائشہ کے پاس رہتی ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچہہ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہین کہا
کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اوسوقت تک کوئی ملال نہ تہا بلکہ یہی صواب تہا اون کے حق مین کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرین اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضرور تھی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر مین ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو مین عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اسکو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اون مین کوئی عیب نہین جسکو تم پوچھتے ہو نہ اوس کے سوا کوئی عیب ہو جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہین کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو کون بدلہ لیگا میرا اوس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والون کی نسبت مجھ تک پہونچی قسم خدا کی مین تو اپنی گھر والی کو (یعنے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ کو) نیک سمجھتا ہون اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہین (یعنے صفوان بن معطل سے) اوسکو بھی مین نیک سمجھتا ہون اور وہ کبھی میرے گھر مین نہین گیا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین آپ کا بدلہ لیتا ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس مین سے ہووے تو ہم اوسکی گردن مارتے ہین اور جو ہمارے بھائیون خزرج مین سے ہووے تو آپ حکم کیجیے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرینگے (یعنے اوسکی گردن مارینگے) یہ سنکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلے کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اوس وقت اُنکو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کریگا نہ کر سکیگا یہ سنکر اُسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو منافق ہے جب تو منافقون کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونون قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون مقرر ہو ہووے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اون کو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہانتک کہ وے خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت

عائشہ نے کہا مین اوسدن بہی سارا دن رویا کی میرے آنسو نہین تہمتے تہے اور نہ نیند آتی تہی پہر دوسری رات
بہی رویا کی نہ آنسو تہمتے تہے نہ نیند آتی تہی اور میری باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پہٹ
جاویگا میری مان باپ میرے پاس بیٹہے تہے اور مین رو رہی تہی اتنے مین انصار کی ایک عورت نے اجازت
مانگی مینے اوسکو اجازت دی وہ بہی آن کر رونے لگی پہر ہم اسی حال مین تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹہے اور جس روز سے مجہپر تہمت ہوئی تہی اوس روز سے آج تک آپ میرے
پاس نہین بیٹہے تہے اور ایک مہینا یون ہی گذر ا تہا میرے مقدمہ مین کوئی وحی نہین اوتری حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑہا بیٹہتے ہی اور فرمایا
اما بعد اے عائشہ مجہکو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہونچی ہے پہر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالے
تمہاری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالی سے اسواسطے کہ
بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہانتک کہ ایک قطرہ
بہی نرہا مین نے اپنے باپ سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدمہ مین
جو آپنے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی مین نہین جانتا کیا جواب دون رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم کو سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تہے گو اون کی بیٹی کا مقدمہ تہا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے دم نہ مارا ؎ باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم مینے اپنی مان سے کہا تم جواب دو میری
طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بولی قسم خدا کی مین نہین جانتی کیا جواب دون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو آخر مین نے خود ہی کہا اور مین کم سن لڑکی تہی مینے کہا مینے بہت قران نہین
پڑہا ہے لیکن مین قسم خدا کی یہ جانتی ہون کہ تم لوگون نے اس بات کو یہانتک سنا کہ تمہارے دلمین جم گئی
اور تمنے اوسکو سچ سمجہ لیا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصے سے فرمایا ورنہ سچ کسینے نہین سمجہا
تہا بجز تہمت کرنے والون کے) پہر اگر مین تمسے کہون مین بیگناہ ہون اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ
مین بیگناہ ہون تو بہی تم مجہ کو سچا نہین سمجہنے کے اور اگر مین ایک گناہ کا اقرار کرون جسکو مین نے
نہین کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ مین اوس سے پاک ہون تو تم مجہ کو سچا سمجہوگے اور مین اپنی اور
تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہین پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تہی (حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج مین اونکا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا جب اونہون نے
کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی
مدد درکار ہے پہر مین نے کروٹ موڑ لی اور مین اپنے بچہونے پر لیٹ رہی اور مین قسم خدا کی اوسوقت
جانتی تہی کہ مین پاک ہون اور اللہ تعالی ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجہے یہ گمان نہ
تہا کہ میری شان مین قرآن اوترے گا جو پڑہا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
گمان مین اس لائق نہ تہی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ مین کلام کرے اور
کلام بہی ایسا جو پڑہا جاوے البتہ مجکو یہ امید تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین کوئی ایسا
مضمون دیکہین گے جس سے اللہ تعالی میری پاکی ظاہر کردیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے نہین اوٹہے تہے اور نہ گہر والون مین سے
کوئی باہر گیا تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بہیجی اور اوتارا قرآن کو آپ کو وحی
کی سختی معلوم ہونے لگی یہانتک کہ آپکے جسم مبارک پر موتی کیطرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑے
کے دنون مین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شاہنشاہ کا کلام تہا) جب یہ
حالت آپ کی جاتی رہی (یعنے وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپنے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا
اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالے نے تجہکو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اوٹہہ اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپکے سر کا بوسہ لے) مینے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت کیطرف
نہین اوٹہون گی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالی کے اوسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
نے کہا اللہ تعالی نے اوتارا إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ اخیر تک دس آیتون کو تو اللہ جل جلالہ
نے ان آیتون کو میرے پاکی کے لیے اوتارا ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کے وجہ سے سلوک
کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب مین اوسکو کچہ نہ دونگا جب اوسنے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالی
نے یہ آیت اوتاری وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اخیر تک حبان بن موسی نے کہا عبداللہ بن مبارک
نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب مین (کیونکہ اس مین اللہ تعالے نے ناتے دارون کے
ساتہہ سلوک کرنے مین بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ مجہکو
بخشے پہر مسطح کو جو کچہ دیا کرتے تہے وہ جاری کردیا اور کہا مین کبہی بند نہ کرونگا۔ حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب مین پوچھا جو وہ جانتی
ہون یا انہون نے دیکھا ہو انہون نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تہین) یا رسول اللہ مین اپنے کان اور
انکہہ کی احتیاط رکہتی ہون (یعنے بن سنے کوئی بات سنی ہے نہین کہتی اور نہ بن دیکھے کہ دیکہی کہتی ہون)
مین تو عائشہ کو نیک ہی سمجہتی ہون حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تہین جو میرے مقابل کی تہین حضرت کی
بی بیون مین اور اللہ تعالی نے اونکو اس تہمت سے بچایا انکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور اُن کی بہن حمنہ بنت
جحش نے اون کے لیے تعصب کیا اور اون کے لیے لڑین تو جو لوگ تباہ ہوئے اون مین وہ بہی تہین (یعنے
تہمت مین شریک تہین) زہری نے کہا تو ان لوگون کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کہڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن
معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو سنہ ۶ ہجری مین ہوا اسپر
سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن
معاذ کا ذکر اس روایت مین وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونون بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ
نے کہا کہ غزوہ مریسیع سنہ ۴ ہجری مین تہا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث
تہمت دونون غزوہ خندق سے پہلے ہون اور اسوقت سعد بن معاذ زندہ تہے اس صورت مین صحیحین
مین جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پہر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہین
۱ حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا فعل ہے
پر اجماع کیا مسلمانون نے اسکے قبول پر ۲ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۳ قرعہ کا واجب ہونا ۴ سفر کے
وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیون مین سے ۴ قضای سفر مقیم عورتون کے لیے
واجب نہ ہونا ۵ سفر مین اپنی بی بی کا ساتہہ لے جانا ۶ عورتون کا ہودے مین چڑہنا ۷ عورتون
کا جہاد مین جانا ۸ مردون کا خدمت کرنا عورتون کی سفر مین ۹ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا
۱۰ عورت کا جاے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۱ عورتون کا سفر مین ہار پہننا ۱۲
جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کرین وہ اوس سے بات نہ کرین اگر محرم نہ ہو ۱۳ کم کہانے کی فضیلت
عورتون کے لیے ۱۴ لشکر مین سے بعضون کا پیچہے رہ جانا ۱۵ مدد کرنا اوسکی جو رہ جاوے ۱۶ احسن
ادب اجنبی عورتون سے یعنی بات نہ کرنا اور اون کے آگے چلنا ۱۷ آپ پیدل چلنا عورت

لوٹ لینا ۱۸ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر ۱۹ عورت کا مونہہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ
وہ نیک ہو ۲۰ حلف کرنا بغیر استحلاف کے ۲۱ بے ضرورت کے بری بات افشا نہ کرنا ۲۲ اپنی بی بی سے اور حسن معاشرت
پر کمی کرنا کسی امر کی وجہ سے ۲۳ حسن معاشرت میں ۲۴ مریض کا حال پوچھنا ۲۵ عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا ۲۶ اپنے عزیز
سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے ۲۷ فضیلت اہل بدر کی ۲۸ عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر
اجازت خاوند کے نہ جاوے ۲۹ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا ۳۰ مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے اور
دوستوں سے ۳۱ بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اوس سے تعلق ہو اور بے تعلق سنے ۳۲ امام کا خطبہ
پڑھنا کسی امر مہم کے لیے ۳۳ امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے ۳۴ فضیلت صفوان بن معطل کی
۳۵ فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی ۳۶ فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا ۳۷ توبہ
کا قبول کرنا ۳۸ استشہاد کرنا آیات قرآن سے ۳۹ پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا ۴۰ خوشخبری
میں جلدی کرنا ۴۱ برأت حضرت عائشہ کی بنص قرآنی اگر کوئی اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد
ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی ۴۲ تجدید شکر بے
وقت تجدید نعمت کے ۴۳ فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ۴۴ صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ
لوگ گنہگار ہوں ۴۵ عفو کرنا گنہگاروں سے ۴۶ صدقہ کا استحباب ۴۷ قسم کے خلاف کرنا اگر
خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا ۴۸ فضیلت ام المومنین زینب کی ۴۹ گواہی میں ثابت قدم
رہنا یعنے احتیاط سے گواہی دینا ۵۰ دوستوں کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان
سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہ تھے اور مداح تھے ۵۱ [illegible] شروع کرنا اما بعد
سے ۵۲ خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے ۵۳ مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے
وقت ۵۴ متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اونکا یہ تھا کہ
تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو نہ یہ کہ تم منافق ہوا تھے

مُخْتَصَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ إِنَّهُ قَالَ ٥

فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَهُ وَعِرْضِيْ ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وزاد ایضا قال عروة قالت عائشة واللہ ان الرجل الذی قیل له ما قیل لیقول سبحان
اللہ فوالذی نفسی بیدہ ما کشفت من کنف انثی قط قالت ثم قتل بعد ذلک فی
سبیل اللہ شهیدا وفی حدیث یعقوب بن ابراهیم موعرین فی نحر الظهیرة وقال
عبد الرزاق موعرین قال عبد بن حمید قلت لعبد الرزاق ما قوله موعرین قال
الوعرة شدة الحر ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ برا جانتی تہین حسان
رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی تہین یہ شعر حسان کی ہے فان ابی ووالدتی وعرضی ٭ لعرض محمد
منکم وقاء ٭ یعنے حسان کافرون سے کہتے ہین میرے باپ اور مان اور میری عزت یہ سب حضرت محمد کی
عزت کے لیے بچاؤ ہین۔ مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مادح اور ثناخوان تہے
اس مین کچہ شک نہین گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت مین شریک تہے پر اوسکی سزا
دنیا مین انکو مل گئی (حضرت عائشہ نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی (یعنے صفوان بن
معطل سے) وہ کہتا تہا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا پردہ نہین کہولا اور بعد اوسکے اللہ
کی راہ مین شہید مارا گیا **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت لما ذکر من شانی الذی
ذکر وما علمت به قام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خطیبا فتشهد فحمد اللہ و
اثنی علیه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی وایم اللہ
ما علمت علی اهلی من سوء قط وابنوهم بمن واللہ ما علمت علیه من سوء قط ولا
دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی وساق الحدیث بقصته
وفیه ولقد دخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بیتی فسال جاریتی فقالت واللہ ما
علمت علیها عیبا الا انها کانت ترقد حتی تدخل الشاة فتاکل عجینها او قالت
خمیرها شک هشام فانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقی رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم حتی اسقطوا لها به فقالت سبحان اللہ واللہ ما علمت علیها الا ما یعلم الصائغ
علی تبر الذهب الاحمر وقد بلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل له فقال سبحان اللہ
واللہ ما کشفت عن کنف انثی قط قالت عائشة وقتل شهیدا فی سبیل اللہ عز وجل
وفیه ایضا من الزیادة وکان الذین تکلموا به مسطح وحمنة وحسان واما المنافق

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فَہُوَ الَّذِیْ کَانَ یَسْتَوْشِیْہِ وَیَجْمَعُہٗ وَہُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ وَحَمْنَۃُ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگون نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اور اسکی صفت بیان کی جیسی اوسکے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھکو ان لوگون مین جنہون نے تہمت لگائی میرے گھر والون کو قسم خدا کی مین نے تو اپنے گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہین جانی اور جس شخص سے انہون نے تہمت لگائی اوسکی بھی کوئی برائی مین نے کبھی نہین دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر مین آیا مگر اسی وقت جب مین موجود تھا اور جب مین سفر مین گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اوسنے کہا قسم خدا کی مین نے عائشہ کا کوئی عیب نہین دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی مین پھر بکری آتی ہے اور اُن کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے آپکے بعضے اصحاب نے اوسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ صاف کہدیا اوس سے (یہ واقعہ تہمت کا) سخت سست کہا اسکو ا وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی مین تو عائشہ کو ایسا جانتی ہون جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنے بے عیب) یہ خبر اوس مرد کو پہونچی جس سے تہمت کرتے تھے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہین کھولا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالی کی راہ مین شہید ہوا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والون مین مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اوسکو اکھٹا کرتا اور وہی بانی سابق تھا اور حمنہ بنت جحش

باب بَرَاءَۃِ حَرَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّیْبَۃِ آپ کی لونڈی کی برات اور عصمت کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یُتَّہَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِعَلِیٍّ اِذْہَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَہٗ فَاَتَاہُ عَلِیٌّ فَاِذَا ہُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ فِیْہَا فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَہٗ یَدَہٗ فَاَخْرَجَہٗ فَاِذَا ہُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَہٗ ذَکَرٌ فَکَفَّ عَلِیٌّ عَنْہُ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَجْبُوْبٌ مَالَہٗ ذَکَرٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو) آپنے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی

گردن مار (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنوے مین غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اوس سے کہا نکل اوس نے اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ مین دیا اونہون نے اوسکو باہر نکالا دیکھا تو اوسکا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی نے اسکو نہ مارا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب ہے (یعنے ذکر کٹا ہوا) اوس کی ذکر ہی نہین ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپنے زنا کے خیال سے اوس کے قتل کا حکم دیا ہو سطی اونہون نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جاویگا پر آپنے قتل کا حکم دیا تاکہ اوسکا حال کھلجاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہون اور جھوٹ انکا کھلجاوے)

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ

کتاب منافقون کی صفت اور انکے حکم کے بیان مین

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ ذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِي اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهُ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ وَقَالَ كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر مین جس مین لوگون کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبداللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یارون سے کہا تم اون لوگون کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہین کچھ مت دو یہانتک کہ وہ بھاگ نکلین آپکے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرارت ہے اوس شخص کی جس نے من حولہ پڑھا ہے (اور یہی قرارت مشہور ہے اور قرارت شاذ من حولہ ہے یعنے یہانتک کہ بھاگ جاوین وہ لوگ جو آپ کے

کر دمین اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹینگے تو البتہ عزت والا مردود ذلت والے کو نکال دیگا ذلت والے گر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) مین یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبد اللہ بن ابی پاس کہلا بھیجا اور پوچھوایا اوس نے قسم کھائی کہ مین نے ایسا نہین کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا اس بات کے سبب میرے دل کو بہت رنج ہوا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو سچا کیا اور سورہ اذا جاءک المنافقون اوتری پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بلایا اون کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن اونہون نے اپنے سر موڑ لیے یعنے نہ آئے اور اللہ تعالی اون کے حق مین فرماتا ہے کانھم خشب مسندۃ گویا وہ لکڑین ہین دیوار سے ٹکائی ہوئی زید نے کہا وہ لوگ ظاہر مین خوب اور اچھے معلوم ہوتے تہے **ف** اللہ تعالی اون کی شان مین فرماتا ہے جب تو انکو دیکھے تو تجھکو اچھے لگتے ہین بدن اون کے یعنے موٹے تازے اور فربہ ہین اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت مین سے کوئی ایسی بات سنے جس مین مسلمانون کا ضرر ہو تو امام سے کہدیوے **عن** جابر یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر عبد اللہ بن ابی فاخرجہ من قبرہ فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ و البسہ قمیصہ واللہ اعلم **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ گڑ چکا تہا) اوسکو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنون پر بٹہایا اور اپنا تہوک دیا اوسپر ڈالا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فذکر بمثل حدیث سفیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لما توفی عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اتصلی علیہ وقد نہاک اللہ ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ وسازیدہ علی سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
(وہ سچا مسلمان تہا) اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کرتہ دیدیا پھر اوس نے کہا
نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اوسپر نماز پڑہنے کو حضرت عمر نے آپکا کپڑا پکڑ لیا اور
عرض کیا یارسول اللہ آپ وسپر نماز پڑہتے ہین اور اللہ تعالی نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑہنے سے
کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے تو اون کے
لیے دعا کرے یا نہ کرے دونون برابر ہین اللہ تعالی اونکو ہرگز نہ بخشیگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے مجہکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو اون کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بہی اللہ
تعالی انکو نہین بخشے گا تو مین ستر بار سے زیادہ استغفار کرون گا حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ وہ
منافق تہا آخر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب یہ آیۃ اوتری مت پڑہ نماز اون مین سے کسیپر (یعنے
منافقون مین سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبہی اور نہ کہڑا ہو اوس کی قبر پر **فائدہ** اللہ
تعالی نے حضرت عمر کی راے کے مطابق حکم دیا نووی نے کہا آپ جانتے تہے کہ وہ منافق ہے پر آپنے
اُسکے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتہ دیا
تہا اس لیے آپنے اوسکو اپنا کرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چہوڑ دی منافقون پر **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ
فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَ
قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا
فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اَلْاٰيَةَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی بیت اللہ کے
پاس تین آدمی اکہٹے ہوئے اور اون مین سے دو قریش کے تہے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے
تہے اور ایک قریش کا اون کے دلون مین سمجہ کم تہی اور ان کے پیٹون مین چربی بہت تہی (اسسے

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے ایک شخص اون میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنیگا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنیگا اور تیسرا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنیگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ اخیر تک یعنے تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمپر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری لیکن تمنے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپکے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اونکے مقدمہ میں دو فرقے ہوگئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے اخیر تک **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہہ چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کریں اون کاموں پر جو اونہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری مت سمجھ اون لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ

تعریف کیجاوین اون کامون پر جو انہون نے نہین کیے کہ وہ چھٹکارا پاوینگے عذاب سے انکو دکھ کی مار ہے
عن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ
يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ
ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ
هَذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا
لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ
وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ
إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن بن
عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس پاس جا اور کہہ اگر ہم مین سے ہر
ہر ایک آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اوس کی تعریف کرین اوس
بات پر جو اوس نے نہین کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب مین یہ عیب موجود ہوگا) ابن
عباس نے کہا تمکو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق مین اوتری ہے پہر ابن عباس
نے یہ آیت پڑہی وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اخیر تک پہر اس آیت کو پڑہا لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا - ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات
پوچہی انہون نے اسکو چہپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پہر نکلے اس حال مین کہ آپ
کو یہ سمجہایا کہ ہمنے بتادی آپ کو وہ بات جو آپنے پوچہی اور اپنی تعریف کے خواہشگار رہے آپ سے
اور دل مین خوش ہوئے اپنے کیے پر یعنے اصل بات کے چہپانے پر جو آپنے اون سے پوچہی تہی
تو اللہ تعالی اونہی کو فرماتا ہے کہ انکو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہین عن قَيْسٍ قَالَ
قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا
عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ

لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيهم الدبيلة واربعة لم احفظ ما قال شعبة فيهم **ترجمہ** قیس سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا اے عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے تم نے جو حضرت علی کے مقدمہ میں (یعنے انکا ساتھہ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھہ جنت میں نجاوینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنے انکا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھہ کو انمیں سے دبیلہ سمجھ لیگا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہیں شعبہ نے کیا کہا

عن قيس بن عباد قال قلنا لعمار ارايت قتالكم ارايا رايتموه فان الراي يخطئ ويصيب او عهدا عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده الى الناس كافة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في امتي قال شعبة واحسبه قال حدثني حذيفة وقال غندر اراه قال في امتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر في اكتافهم حتى ينجم من صدورهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے جو جنت میں نجاوینگے نہ اسکی خوشبو سونگھینگے یہانتک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں اور آٹھہ کو انمیں سے پھوڑا تمام کرڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا انکی چھاتیاں توڑکے نکل آویگا (یعنے اسمیں انگار ہوگی جیسے چراغ رکھدیا جائے)

عن ابي الطفيل قال كان بين رجل من اهل العقبة وبين حذيفة بعض ما يكون بين الناس فقال انشدك بالله كم كان اصحاب العقبة قال فقال له القوم اخبره اذ سالك قال كنا نخبر انهم اربعة عشر فان كنت منهم فقد كان القوم خمسة عشر واشهد بالله ان اثني عشر منهم حرب لله ولرسوله في الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد وعذر ثلاثة قالوا ما سمعنا منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا علمنا بما اراد القوم وقد كان في حرة فمشى فقال ان الماء قليل فلا يسبقني اليه احد فوجد قوما قد سبقوه فلعنهم يومئذ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہا عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے **ف** اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کیوقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپکو سواری سے اٹھاکر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مارڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالے نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کردیا اسوقت آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں

پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپکے بطن وادی
کا رستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپکے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو انکی پہونچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریوں کی مونہوں کو مارو حذیفہ ہاتھ میں لکڑی لیے انکی سواریوں کی مونہوں
کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا واپس
ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ میں جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اور انکے باپوں کے نام اسوقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ رض
چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہ کرتے تھے
ف وہ بولا میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اسکو انہوں نے کہا
ہمکو خبر دیجاتی تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ (آپکے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی انمیں ہے تو وہ پندرہ ہیں **ف**
اشارۃً اسکو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحۃً نہ کہا کہ انمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہے **ف**
اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ انمیں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب انسے پوچھا
گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ
اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور اسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا کہ آگے بڑا او
میں تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہونچ چکے
تھے آپنے انپر اسدن لعنت فرمائی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ
ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل قال فکان اول من صعدھا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام
الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واللہ لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان
رجل ینشد ضالۃ لہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اسکے
گناہ ایسے معاف ہو جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے جابر نے کہا تو سب سے پہلے گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں
کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہمنے کہا
چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گمی ہوئی چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب
کی دعا سے جابر نے کہا وہ شخص اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا وہ منافق تھا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی بخشش نہیں

ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپنے جیسا فرمایا تہا وہ شخص ویسا ہی نکلا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد ثنیۃ المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انہ قال واذا ھو اعرابی جاء ینشد ضالۃ لہ **ترجمہ** وہی ہے صرف یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکہا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈہونڈہ رہا تہا **عن** انس بن مالک قال کان منا رجل من بنی النجار قد قرء البقرۃ وال عمران وکان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق ھاربا حتی لحق باھل الکتاب قال فرفعوہ قالوا ھذا قد کان یکتب لمحمد فاعجبوا بہ فما لبث ان قصم اللہ عنقہ فیھم فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا فترکوہ منبوذا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تہا جس نے سورہ بقر اور آل عمران پڑہی تہی اور وہ لکہا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہر بہاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہوں نے اسکو اٹہایا اور کہنے لگے یہ منشی تہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اُس کے ملجانے سے پہر تہوڑے دنوں میں اللہ تعالے نے اُسکو ہلاک کیا اونہوں نے اوس کے لیے قبر کہودی اور گاڑدیا صبحکو دیکہا تو اوس کی لاش باہر پڑی ہے پہر اونہوں نے کہودا اور اُسکو گاڑدیا پہر صبح کو دیکہا تو اسکی لاش باہر پڑی ہے پہر کہودا اور پہر گاڑا پہر صبح کو دیکہا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر پہینک دیا ہے آخر اُسکو یوں ہی پڑا ہوا چہوڑ دیا **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح شدیدۃ تکاد ان تدفن الراکب فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ھذہ الریح لموت منافق فلما قدم المدینۃ فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تہے جب مدینہ کے قریب پہونچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ میں پہونچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مرگیا اور یہ آپ کا ایک معجزہ تہا **عن** ایاس قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا موعوکا فوضعت یدی علیہ فقلت واللہ ما رایت کالیوم رجلا

اَشَدُّ حَرًّا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ھٰذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ الرَّاکِبَیْنِ الْمُقَفِّیَیْنِ لِرَجُلَیْنِ حِیْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ **ترجمہ** ایاس نے کہا حدیث

بیان کی مجہ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے اونہون نے کہا ہمنے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم کے ساتہہ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تہی تو مین نے اپنا ہاتہہ اوسپر رکہا اور کہا قسم خدا کی مینے آج کی

طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے بیان نہ کرون

اوس شخص کو جو اس سے بہی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونون شخص ہین جو سوار جا رہے ہین پیٹہ موڑکر

ان دو شخصون کو فرمایا اپنے اصحاب مین سے وہ منافق ہون گے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ

تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلون کے درمیان

یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبہی اس ریوڑ مین جہک پڑتی ہو اور کبہی اس مین **ف** وہ دہوبی

کے کتے کیطرح ہے نہ گہر کا نہ گہاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان

نہین کہ منافقی کرے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ

تَکِرُّ فِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّفِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** صِفَۃِ الْقِیٰمَۃِ وَ

الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

لَا یَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے

نزدیک مچہر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑہو ہم قیامت کے دن اون کے لیے کوئی وزن نہ کرینگے

یعنے دنیا کا ٹاٹ باٹ اور مال اور دولت قیامت مین کام آنے والا نہین وہان تو عمل درکار ہے اس حدیث

سے بہی موٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَوْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی

اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ

الخلق على إصبع ثم يهزهن فيقول أنا الملك أنا الملك فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعجبا مما قال الحبر تصديقا له ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره والأرض جميعا
قبضته يوم القيامة والسماوات مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون ترجمہ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لیگا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی
پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر انکو ہلا دیگا اور کہیگا میں بادشاہ
ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپنے تصدیق کیا اوس عالم کی کلام کو
پھر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اوسکی چاہیے اور ساری زمین
اوسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اوسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے
ف اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اوسکے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور
اور کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ انکو ظاہری معنی پر ایمان لاوین اور کیفیت کو خدا کو سونپ دیں اور
اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس عالم کے رد کیلئے تھی اور آپنے تعجب کیا اوسکی
بدعتقادی سے کس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور مجتہد صحابی ہیں
انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپنے اس عالم کی کلام کی تصدیق کی اور جو آپکو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت
نہ پڑھتے وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک سلیم کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف
ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو جانا وہ کہدیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت
لہذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالی نے اپنی بیان کی اوسپر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا
اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے
بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں اون سے جہمیوں کی
جان نکلتی ہے عن منصور بهذا الإسناد قال جاء حبر من اليهود إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمثل حديث فضيل ولم يذكر ثم يهزهن وقال فلقد رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه تعجبا لما قال تصديقا له ثم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وما قدروا الله حق قدره وتلا الآية ترجمہ وہی جو اوپر

گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل
گئین تعجب سے اوس کی تصدیق کرکے پہر آپ نے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک **عن**
عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ
وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ تعالی آسمانون کو ایک اونگلی پر رکھہ لیگا اور زمینون
کو ایک اونگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک اونگلی پر پہر فرمایگا
مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون عبداللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے پہر فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّلَيْسَ فِيْ
حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
جَرِيْرٍ تَصْدِيْقًا لَّهٗ تَعَجُّبًا لِّمَا قَالَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑون کو ایک انگلی
پر اور جریر کی روایت مین ہے کہ آپ ہنسے اوس کی تصدیق کرکے تعجب سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی
مین لے گا اور آسمانون کو داہنے ہاتھہ مین لپیٹ لیگا پہر فرماوے گا مین بادشاہ ہون کہان ہین
زمین کے بادشاہ **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى
ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ
يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور اون کو
داہنے ہاتھ میں لے لے گا پہر فرماویگا میں بادشاہ ہون کہان ہین زور والے کہان ہین غرور کرنیوالے
پہر بائین ہاتہہ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیواسطے دوسری حدیث مین ہے
کہ پروردگار کے دونون ہاتہہ داہنے ہین) پہر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زور والے
کہان ہین بڑائی کرنے والے **عن** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
كَيْفَ يَحْكِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْخُذُ اللهُ سَمٰوَاتِهِ وَاَرَضِيْهِ بِيَدَيْهِ
وَيَقُوْلُ اَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ
مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
ترجمہ عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر کو دیکہا وہ کیونکر نقل کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اپنے آسمانون اور زمینون کو دونو
ہاتہہ مین لیگا اور فرماوے گا مین اللہ ہون (اور آپ اپنی اونگلیون کو بند کرتے تہے اور کہولتے
تہے) مین بادشاہ ہون عبداللہ بن عمر نے کہا یہانتک کہ مین نے منبر کو دیکہا وہ نیچے کیطرف سے
ہل رہا ہے مین سمجہا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا **ف** نووی نے کہا آپ
کا اونگلیان بند کرنا اور کہولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اوس قبض و بسط کی جو
صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیئے کہ اللہ تعالی کی صفت کسی کے مشابہ نہین ہوتی جیسے اوسکی ذات کسی
کے مشابہ نہین ہے انتہے مع زیادۃ **مترجم** کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط
اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین چنانچہ
دوسری روایت مین ہے کہ آپنے صفت سمع کے بیان کیوقت اپنے کانون کیطرف اشارہ کیا اور
صفت بصر کے بیان کیوقت اپنی آنکہون کیطرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالے
کے لیے حقیقۃً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہین کہ سمع اور
بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ
سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِيْهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

نین سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانون اور زمینون کو اپنے دونون ہاتھون مین لے لیگا پہر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق ادم علیہ الصلوۃ والسلام بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اٰخر الخلق فی اخر ساعۃ من ساعات الجمعۃ فیما بین العصر الی اللیل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پہر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا یعنے زمین کو اور اتوار کے دن اس مین پہاڑون کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا ف تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پہل کیونکہ پہل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب مین بعضون نے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور بیج کی ف اور کام کاج کی چیزین جیسے لوہا وغیرہ منگل کو پیدا کین اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پہیلائے زمین مین اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے اخیر مخلوقات مین سب سے اخیر ساعت مین جمعہ کے عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے ف اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتون مین آیا ہے کہ آدمیون سے پہلے زمین مین جنات آباد تہے اور ابلیس اُنکا سردار تہا سو اس کے خلاف نہین ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مدت تک جنت مین رکہا اس مدت مین زمین مین جن بستے ہون گے واللہ اعلم دوسرے یہ کہ حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ جس ہفتہ مین زمین بنی اوسی ہفتہ کے جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہون اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اون کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی عن حجاج بھذا الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکہٹا کیے جاوینگے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہو گی جیسے سید کی روٹی اُس مین کسیکا نشان باقی نہ

رہے گا یعنے کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نرہے گی صاف چٹیل میدان ہو جاویگا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیے جاوینگے اوسوقت لوگ کہان ہون گے آپ نے فرمایا پلصراط پر ہونگے

عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کیطرح ہو جاوے گی اللہ تعالیٰ اوسکو اولٹی پلٹی کر دیگا اپنے ہاتھ سے جیسے تم مین سے کوئی سفر مین اپنی روٹی کو اولٹتا ہے بہشتیون کی مہمانی کے لیے **ف** یہ امر کچھ خلاف عقل نہین بلکہ عادت کی بھی خلاف نہین ہے اسوجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اوسکی قدرت سے آٹا ہو جاوے تو کیا بعید ہے **ف** پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت دیوے رحمان تمپر ابو القاسم کیا مین تم کو تبلاؤن بہشتیون کا کہانا قیامت کے دن آپنے فرمایا ہان تبلاؤ بولا زمین تو ایک روٹی کیطرح ہو جاویگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یہ سُنکر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کُھل گئے وہ بولا مین تمسے کہون اون کا سالن کیا ہوگا آپنے فرمایا ہان وہ بولا اون کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے وہ بولا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے مین سے ستر ہزار آدمی کہاوینگے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَمْ یَبْقَ عَلٰی ظَھْرِھَا یَھُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلین تو ساری زمین مین کوئی یہودی باقی نرہے جو مسلمان نہو جاوے یعنی دس عالم یہودی متابعت کرین تو باقی یہودی بہی مسلمان ہو جاوین گے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ وَّھُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی عَسِیْبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْہُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ وَمَا رَابَکُمْ اِلَیْہِ لَا یَسْتَقْبِلُکُمْ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ فَقَالُوْا سَلُوْہُ فَقَامَ اِلَیْہِ بَعْضُھُمْ فَسَاَلَہٗ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ فَاَسْکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْہِ قَالَ فَقُمْتُ مَکَانِیْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْیُ قَالَ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جارہا تہا ایک کہیت مین آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے تہے اتنے مین چند یہودی ملے اون سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچہو روح کو دوسرے نے کہا تمہین کیا شبہہ ہے جو پوچہتے ہو ایسا نہو وہ کوئی بات ایسی کہین جو تمکو بری معلوم ہو پہر اونہون نے کہا پوچہو آخر کچہہ لوگ اون مین سے اوٹہے آپ کے طرف اور پوچہا روح کیا ہے آپ چپ ہو رہے اور کچہہ جواب نہ دیا مین سمجہا آپ پر وحی آرہی ہے مین اوسی جگہہ کہڑا ہو رہا جب وحی اوتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑہی وَیَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنے پوچہتے ہین تجہہ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہین دیے گئے علم مگر تہوڑا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ بِالْمَدِیْنَۃِ بِنَحْوِ حَدِیْثِ حَفْصٍ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِوَایَۃِ ابْنِ خَشْرَمٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَخْلٍ یَتَوَکَّاُ عَلٰی عَسِیْبٍ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

ف مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے

بہت لوگوں نے کلام کیا ہے اون مین اور کتابین لکھی ہین امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان مین ہے اور بعضون نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضاے ظاہری مین پھیلا ہوا ہے اور بعضون نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالے کے اور جمہور کہتے ہین روح کا علم ہے اور اس مین یہی اقوال ہین جو بیان ہوئے اور بعضون نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہین نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہین ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حقیقت کو نہین جانتے تھے مگر آیت مین اوس کی حقیقت بیان نہین کی اسلیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپنے بیان نہین کی تو نبی ہین اور جو بیان کر دی تو نبی نہین ہین پس نہ بیان کیا اوسکو اللہ تعالے نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ مین ہے اور دماغ مین تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہین جیسے بعض پہاڑون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہین اوپر کا ٹکڑا سب مین بڑا ہے اور نیچے کا سب مین چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے مین ہے جو سر کے پیچھے کیطرف مین ہے اور اوس کے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیے تو حیوان فورًا مرجاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب بچے کے پیٹ مین بچے کو مارنا چاہتے ہین تو ذرا نشتر گہرا پھرا دیتے ہین تاکہ اوس ٹکڑے تک اوتر جاوے اور بچہ فورًا مرجاتا ہے واللہ اعلم **عن** خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ اِنِّي لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّ وَلَدٍ قَالَ وَكِيْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا **ترجمہ** خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر مین گیا اوس سے تقاضا کرنے کو وہ بولا مین کبھی نہ دون گا جب تک تو محمد ؐ سے پھر نہ جاوے گا مین نے کہا مین تو محمد ؐ سے اوسوقت تک بھی نہ پھرون گا کہ تو مرجاوے پھر اٹھے وہ بولا مین مرنے کے بعد پھر اوٹھون گا تو تیرا قرض ادا کر دون گا جب مجھے اپنا مال ملیگا اولاد ملے گی تب یہ آیت اوتری اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اخیر تک یعنے تو نے دیکھا اوس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتون کا اور کہنے لگا مجھکو مال اور بال بچے ملین گے کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اوس نے اللہ تعالی سے کوئی اقرار لیا

اخیر تک (سورہ مریم مین) **عن** الاعمش بھذا الاسناد نحو حدیث وکیع وفی حدیث
جریر قال کنت قینا فی الجاھلیۃ فعملت للعاص بن وائل عملا فاتیتہ اتقاضاہ
ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ خباب نے کہا مین جاہلیت کے زمانے مین لوہار تہا مین نے عاص بن وائل
کا کچہ کام کیا پہر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے **عن** انس بن مالک یقول قال ابوجھل
اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب
الیم فنزلت وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم
یستغفرون وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام الی
اخر الایۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے
تیری طرف سے تو ہم پر پتہر برسا آسمان سے یا دکہہ کا عذاب بہیج اوسوقت یہ آیت اوتری اللہ انکو
عذاب کرنے والا نہین جب تک تو اون مین موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہین کرنے کا جب تک وہ استغفار
کرتے ہین اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے اونکو وہ روکتے ہین مسجد حرام مین آنے سے **ف**
معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس مین نماز نہ پڑہے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے
عذاب اُترنے کا ڈر ہے ہماری وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہوگئے ہین کہ ذری
ذری سی اختلاف پر مسلمانون کو مسجد مین آنے سے یا نماز پڑہنے سے منع کرتے ہین اور مسجد کو جو اللہ
کا گہر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہین یہ مسلمان خدا سے نہین شرمانے کہ یہود نصاری گرجا
مین نماز پڑہنے سے نہین روکتے اور یہ اپنے بہائیون کو روکتے ہین خدا کی مار اونپر **عن** ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال ابوجھل ھل یعفر محمد وجھہ بین اظھرکم
قال فقیل نعم فقال واللات والعزی لئن رایتہ یفعل ذلک لاطان علی رقبتہ او لاعفرن
وجھہ فی التراب قال فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی زعم لیطا علی
رقبتہ قال فما فجئھم منہ الا وھو ینکص علی عقبیہ ویتقی بیدیہ قال فقیل
لہ ما لک فقال ان بینی وبینہ لخندقا من نار وھولا واجنحۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا قال فانزل اللہ عز وجل
لا ندری فی حدیث ابی ھریرۃ او شیء بلغہ کلا ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہاری سامنے لوگون نے کہا ہان ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزی کی اگر مین انکو اس حال مین دیکھون گا (یعنی سجدے مین) مین اون کی گردن روند دون گا یا منہ مین مٹی لگاؤن گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کھندے) لوگون نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل اولٹے پاؤن پہر رہے ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے لوگون نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا مین نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ مین انگار کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہین (فرشتون کے بازو تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اوس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اُچک لیتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہرگز نہین آدمی شرارت کرتا ہے اسوجہ سے کہ اپنے تئین امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھکو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بہلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہین جانتا کہ اللہ تعالی دیکھ رہا ہے ہرگز نہین اگر یہ باز نہ آوے گا ان برے کامون سے ہم اوسکو گھسیٹین گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتہا جھوٹا ہے گنہگار وہان وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلا وین گے فرشتون کو ہرگز تو اُسکا کہنا مت مان - نادی سے آیت مین قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت مین رہتے ہین)

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ

فَلْيَقُلْ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَاهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ **ترجمہ**

مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگون مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبد الرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازون پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن مین جو دہوئین کی آیت ہے یہ دہوان آنے والا ہے اور کافرون کی سانس روک دیگا مسلمانون کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی یہ سنکر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصہ مین اور کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو تم مین سے جو کوئی بات جانتا ہے اوس کو کہے اور جو نہین جانتا تو یون کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم مین سے کوئی نہ جانتا ہو اوس کے لیے اللہ اعلم کہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کچھ مزدوری نہین مانگتا اور نہ مین تکلف کرتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگون کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجہانے سے نہین مانتے تو فرمایا یا اللہ اون پر سات برس کا قحط بہیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے مین سات سال تک قحط ہوا تہا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کہا گیا یہانتک کہ اونہون نے کہالون کو اور مردار کو بہی کہا لیا بہوک کے مارے اور ایک شخص اون مین کا آسمان کو دیکہتا تو دہوئین کی طرح معلوم ہوتا پہر ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالی کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی اون کے لیے دعا کرو اللہ تعالی سے اللہ تعالی نے فرمایا انتظار کر اوس دن کا جب آسمان سے کہلم کہلا دہوان اوٹہیگا جو لوگون کو ڈہانک لیگا یہ دکہہ کا

عذاب ہی یہانتک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنیوالے ہین اگر اس آیت مین آخرت کا عذاب مراد ہوتا
تو وہ کہین موقوف ہوتا ہے پہر اللہ تعالے فرماتا ہے جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑین گے ہم بدلا لین گے تو اس
پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیان یعنے دہوان اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیان تو گذر چکین
ف تو یہ اس واعظ کی جہالت تہی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجہتا تہا لزام سے مراد وہ ہے جو
اس آیت مین ہے فسوف یکون لزاما یعنے عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز
بدر ہوا اور وہی بطشہ کبرے ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ مین مذکور ہے یہ بہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تہے اور پارسی غالب
مسلمانون کو اس سے رنج ہوا تہا پہر اللہ تعالے نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا عن
مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَکْتُ فِی الْمَسْجِدِ رَجُلًا یُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ یُفَسِّرُ ھٰذِہِ
الْاٰیَۃَ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ قَالَ یَاْتِی النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دُخَانٌ فَیَاْخُذُ بِاَنْفَاسِھِمْ حَتّٰی
یَاْخُذَھُمْ مِّنْہُ کَھَیْئَۃِ الزُّکَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْیَقُلْ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ
فَلْیَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْہِ الرَّجُلِ اَنْ یَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہِ اللّٰہُ اَعْلَمُ اِنَّمَا کَانَ ھٰذَا اَنَّ
قُرَیْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَیْھِمْ بِسِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ
فَاَصَابَھُمْ قَحْطٌ وَجَھْدٌ حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَآءِ فَیَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا کَھَیْئَۃِ
الدُّخَانِ مِنَ الْجَھْدِ وَحَتّٰی اَکَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ لِمُضَرَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّکَ لَجَرِیْءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ
لَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ فَمُطِرُوْا فَلَمَّا
اَصَابَتْھُمُ الرَّفَاھِیَۃُ قَالَ عَادُوْا اِلٰی مَا کَانُوْا عَلَیْہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی
السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ ھٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ
قَالَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی
کی تو آپنے اُن پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد مین قحط پڑا تہا آخر وہ
قحط اور تنگی مین مبتلا ہوئے آدمی آسمان کیطرف دیکہتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوس کے اور آسمان کے بیچ
مین دہوئین کیطرح بہرا ہوا ہے یہانتک کہ اونہون نے ہڈیون کو بہی کہا لیا پہر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایے مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپنے
فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جراٴت کی (یعنے گستاخی اللہ تعالی کی درگاہ مین) پہر آپنے اون کے لیے
دعا کی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہم تہوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دین گے تم پہر وہی کام
کروگے راوی نے کہا اُنپر پانی برسا جب ذرا اُنکو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا اون کا جو پہلے تہا تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لین گے یعنے
بدر کے دن **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیان تو گذر چکین دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر
(یعنے شق قمر) **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ
اَوِ الدُّخَانِ **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہم اون کو چہوٹا عذاب دینگے اس سے مراد
دنیا کی مصیبتین ہین روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہی بطشہ کہا یا دخان **باب**
انْشِقَاقِ الْقَمَرِ شق القمر کا بیان **ف** قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزون مین سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ
کا یہی مضمون ہے کہ چاند پہٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جنکا دل اللہ تعالے
نے اندہا کر دیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہین سو اسطے کہ قمر اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور اللہ تعالی اس
مین تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اوسکو فنا اور تاریک کرے گا ایکدن اور بعض بے
دین جو کہتے ہین کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اوسکی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اوسکو دیکہتے
مکہ والون کی کیا خصوصیت تہی اسکا جواب یہ ہی کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت مین
ہونگے اور دروازے بند ہون گے اپنے کپڑون مین لپٹے ہون گے اسوقت چاند کا خیال شاذ
نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بہی چند ہی آدمی دیکہتے ہین اور یہ واقعہ
تو چند خاص آدمیون کی درخواست پر ہوا تہا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکون مین بہی
چاند اسوقت نمایان ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکہلائی دیتا ہو یا

ہلال کی شکل پر ہوا اور وہ ٹکڑا جو اون کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں
ابر ہو واللہ اعلم (نووی معہ زیادۃ) **عن** عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشقتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے ہو گیا
آپ نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقۃ وراء الجبل وفلقۃ دونہ
فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف
رہا اور ایک اوس طرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ قال
انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقتین فستر الجبل فلقۃ وکانت
فلقۃ فوق الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد **ترجمہ** وہی اس میں
یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا **عن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **عن** شعبۃ نحو حدیثہ غیر ان فی حدیث ابن
ابی عدی فقال اشھدوا اشھدوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان اھل مکۃ
سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم آیۃ فاراھم انشقاق القمر مرتین
ترجمہ انس سے روایت ہے مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے
انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا **عن** انس بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ان القمر انشق علی زمان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب**
فی الکفار کافروں کا بیان **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عزوجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ھو

يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہین رہا باوجودیکہ ہرطرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہین اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہین حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہین سب اسکے غلام ہین پھر وہ اون کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے **ف** صبر سے مراد یہان حلم ہے یعنے انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎ خدای را ست مسلم بزرگواری وحلم ۔ کہ جرم بیند و نان بر قرار میدارد **عن** اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین بیٹے کا ذکر نہین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ یَجْعَلُوْنَ لَهٗ نِدًّا وَیَجْعَلُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ یَرْزُقُهُمْ وَیُعَافِیْهِمْ وَیُعْطِیْهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے ویعطیہم یعنے دیتا ہے اون کو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ کَانَتْ لَكَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا اَکُنْتَ مُفْتَدِیًا بِهَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْكَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اس شخص سے فرماوے گا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم مین اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس مین ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا وہ بولیگا ہان پروردگار فرماویگا مین نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس مین کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اسوقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ مین تھا کہ شرک نہ کیجیو مین تجھ کو جہنم مین نہ لے جاؤن گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت مین مرے تو ابد الآباد جہنم مین رہے گا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ لِلْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَكَ مِلْاُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَهٗ قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ

مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر
سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کی سونا ہوتا کیا تو اسکو دیکر اپنے تئین چھڑاتا وہ بولیگا ہان
پھر اسے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ
فَیُقَالُ لَہٗ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ زیادہ ہے
کہ اوسے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھسے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِیْ
اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِی الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ
بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر
قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کیا جس نے اوسکو دونون پاؤن پہ چلایا وہ اس بات
کی قدرت نہین رکھتا کہ اوس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے
شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے ف یہ کون سی بات ہے ہماری رب کی طاقت
اور قدرت بیحد اور بے حساب ہے وہ آدمیون کو کیا ساری دنیا کو ایک آن مین منہ کے بل چلا سکتا
ہے اور جو لوگ ایسی باتون پر شبہ کرتے ہین وہ عقل سے معذور ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا
مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا
قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْيَا مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ
شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا دار دنیا مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اوس سے
پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا
تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون

سے سخت تر تکلیف مین رہا ہو اُس سے پوچھا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر شدۃ اور رنج بھی گذرا تہا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاوے گا اگرچہ دنیا مین اوس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو (تحفۃ الاخیار)

باب جزاء المؤمن بحسناتہ فی الدنیا والاخرۃ مومن کو نیکیون کا بدلہ دنیا اور آخرت مین ملیگا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بھا فی الدنیا و یجزی بھا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بھا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اُسکا بدلہ دنیا مین دیگا اور آخرت مین بھی دیگا اور کافر کو اوس کی نیکیون کا بدلہ دنیا مین دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب آخرت ہوگی تو اوس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جسکا وہ بدلہ دیا جاوے **ف** نووی نے کہا ہے علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اوسکو آخرت مین کچہ ثواب نہین ہے اور دنیا مین جو کوئی کام اوس نے خدا کے لیے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہین جن مین نیت کی احتیاج نہین ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیان آخرت کے لیے اکہٹا کیجاتی ہین اور دنیا مین بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر اذا عمل حسنۃ اطعم بھا طعمۃ من الدنیا واما المؤمن فان اللہ یدخر لہ حسناتہ فی الاخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اوس کو دنیا مین فائدہ ملجاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیون کو تو اللہ تعالی رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا مین بھی اوسکو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیثھما ترجمہ وہی جو گذرا

باب مثل المؤمن والکافر مومن اور کافر کی مثال

شرم ہو وہ تو فی الفور وہاں سے ہٹ جاوے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارز لا تھتز حتی تستحصد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسیطرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کیسی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہانتک کہ جڑ سے کاٹا جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اوس کے گناہون مین تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ خیال کرے

عن الزہری بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث عبد الرزاق مکان قولہ تمیلہ تفیئہ

عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریح تصرعھا مرۃ وتعدلھا اخری حتی تھیج ومثل الکافر کمثل الارزۃ المجذیۃ علی اصلھا لا تفیئھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہوا اوسکو جھونکی دیتی ہے کبھی اوسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہانتک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اوسکو کوئی چیز نہین جھکاتی یہانتک کہ ایک بارگی اوکھڑ جاتا ہے

عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریاح تصرعھا مرۃ وتعدلھا مرۃ حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق مثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن کعب بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ان محمودا قال فی روایتہ

عن بشر ومثل الكافر كمثل الارزة واما ابن حاتم فقال مثل المنافق كما قال زهير **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین کافر کے بدلے منافق ہے **عن** كعب بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم وقالا جميعا في حديثهما عن يحيى ومثل الكافر مثل الارزة **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** مثل المؤمن مثل النخلة مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثوني ما هي فوقع الناس في شجر البوادي قال عبد الله ووقع في نفسي انها النخلة فاستحييت ثم قالوا حدثنا ما هي يا رسول الله قال فقال هي النخلة قال فذكرت ذلك لعمر قال لان تكون قلت هي النخلة احب الي من كذا وكذا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہین گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے لوگون نے جنگل کے درختون کا خیال شروع کیا عبد اللہ نے کہا میرے دل مین آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مین نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایے وہ کونسا درخت ہے آپنے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہون نے کہا اگر تو کہدیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپنے پوچھا تھا) تو مجھے ایسے ایسے چیزون کے ملنے سے زیادہ پسند تھا **ف** مسلمان کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنے جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہین ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہین اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے دونون میٹھے اور دونون مین ثواب **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما لاصحابه اخبروني عن شجرة مثلها مثل المؤمن فجعل القوم يذكرون شجرا من شجر البوادي قال ابن عمر والقي في نفسي او روعي انها النخلة فجعلت اريد ان اقولها فاذا اسنان القوم فاهاب ان اتكلم فلما سكتوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي النخلة

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے اصحاب

سے مجھسے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہی لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں
کے درختون مین سے ابن عمر نے کہا میرے دل مین ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی مین نے قصد کیا کہنے کا
لیکن وہان بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تہے مین ڈرا بات کرنے مین جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہی **عن** مجاہد قال صحبت ابن عمر الی المدینۃ
فما سمعتہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا حدیثا واحدا قال کنا
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بجمار فذکر نحو حدیثہما **ترجمہ** مجاہد
روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھہ رہا مدینہ تک مین نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
حدیث بیان کرتے نہین سنا سوا ایک حدیث کے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ بیٹھے تہے اتنے مین کھجور کا گابہہ آیا جسکو عرب کے لوگ کہاتے ہین وہ نرم ہوتا ہے پہر
بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** مجاہد یقول سمعت ابن عمر یقول اتی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمار فذکر نحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اخبرونی بشجرۃ شبہ او کالرجل المسلم لا یتحات ورقہا قال ابراہیم لعل مسلما
قال وتؤتی اکلہا وکذا وجدت عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلہا کل
حین قال ابن عمر فوقع فی نفسی انہا النخلۃ ورایت ابا بکر وعمر لا یتکلمان
فکرہت ان اتکلم او اقول شیئا فقال عمر لان تکون قلتہا احب الی من کذا وکذا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تہے آپنے فرمایا مجھسے بیان کرو اوس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے
نہین جہڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یون کہا وتؤتی اکلہا کل حین)
بغیر لا کے لیکن مین نے اپنے سوا اور لوگون کی روایت مین بہی یون پایا ولا تؤتی اکلہا کل حین
ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث مین غلطی ہے کیونکہ اوس کے معنے
یہ ہو جاتے ہین کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہین دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت
بخاری کی روایت مین بہی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنے

ف ادسکو کوئی آفت نہین پہونچتی وَلَا تُؤْتِیْ اُکُلَهَا الگ ہے لا اوسپر نافیہ نہین ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا اور کوئی آفت نہین پہونچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل مین آیا کہ کہون کہ کھجور ہے لیکن مین نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہین بولتے تو مجھکو بُرا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھکو ایسی ایسی چیزون سے زیادہ پسند تھا ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردون کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑون کی توقیر اور ادن کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچون کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت فضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اوس مین میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب کہ جاتا ہے تو اوسکی لکڑی اور پتے اور شاخین سب کام پر آتی ہین ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنون کے لیے اور بعضون نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مرجاتا ہے انسان کیطرح یہ بات اور درختون مین نہین ہے اور بعضون نے کہا جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہین ہوتا آدمی کیطرح واللہ اعلم (نووی مختصرا)

باب فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ شیطان کا فساد مسلمانون مین

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہوگیا ہے اس بات سے کہ اوسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرے مین پوجین (جیسے جاہلیت کے زمانے مین پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دیگا آپس مین لڑادیگا

ف یہ حدیث آپ کا معجزہ ہے آپکے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگون نے شرک نہین کی مگر آپس مین فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکرون کو بھیجتا ہے لوگون کو بہکانے کے لیے تو بڑا شخص اوسکے پاس وہ ہے

بڑا فتنہ کرے (یعنے لوگون کو بہت بہکاوے) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ یجیئ احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیئ احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اُس سے مرتبہ مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا (یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مینے فلانے کو نہ چھوڑا ایسا تاک کہ جدائی کرادی اوس مین اور اسکی جورو مین تو اُس کو اپنے پاس کرلیتا ہے کہ ہان تونے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اوسکو چمٹا لیتا ہے **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد مین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانون کو اس مین احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے مین طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات موہنہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) **عن** جابر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث الشیطان سرایاہ فیفتنون الناس فاعظمہم عندہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای الا ان اللہ اعانی علیہ فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی نہین مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان اُسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان ہے آپنے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوس پر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان ہوگیا ہے اور نہین بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

وسلم شیطان سے معصوم ہین اپنے جسم اور دل اور زبان ہین **عن** عمار بن رزیق کلاهما عن منصور باسناد جریر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث سفیان وقد وکل به قرینه من الجن و قرینه من الملائکة **ترجمہ** وہی جو گذرا اس ہین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتہہ اوسکا ساتہی شیطان اور ساتہی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشة اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقد جاءک شیطانک قالت یا رسول الله اومعی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول الله قال نعم ولکن ربی اعاننی علیه حتی اسلم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے نکلے رات کو اون کو غیرت آئی (وہ یہہ سمجہین کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لیگئے) پہر آپ آئے اور میرا حال دیکہا آپنے فرمایا کیا ہوا تجہہ کو اے عائشہ کیا تجہہ کو غیرت آئی مین نے کہا مجہے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوبصورت) کو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتہہ شیطان ہے آپ نے فرمایا ہان (بلکہ) ہر آدمی کے ساتہہ شیطان ہے (وہی ان) مین نے کہا آپ کے ساتہہ بہی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہان لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا **ف** اب سوا نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہین کرتا اور سب کا اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہون سے معصوم ہے **باب** لن یدخل الجنة احد بعمله بل برحمة الله تعالی کوئی شخص اپنے اعمال کیوجہ سے جنت مین نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کیوجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ آپنے فرمایا مین بہی نہین مگر جب صورت مین کہ اللہ تعالی مجہکو ڈہانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو **ف**

یعنے نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جسقدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ
اتنا عبادت مین غرق ہو کہ دنیا کے کامون سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنے اور اپنے گھر والون کے حق
فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کامون مین ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات مین خلل واقع
ہو یہ دونون طریقے خوب نہین ہین بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت
کو - نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت
نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہلسنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالی پر
کوئی چیز واجب نہین ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت مین ہے وہ جو
چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندون کو عذاب کرے اور جہنم مین لے جاوے اور یہ عدل ہوگا
اور چاہے تو انکو جنت مین لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافرون کو جنت مین لیجاوے پر وہ کافرون
کو جنت مین نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اوسنے خبر دی ہے اور اسکی خبر سچی ہے کہ وہ کافرون کو جنت مین
نہ لے جاویگا بلکہ مومنون کو بخشے گا اور اون کو اپنی رحمت سے جنت مین لیجاویگا اور منافقون اور
کافرون کو جہنم مین ہمیشہ ہمیشہ رکھیگا اور یہ اُسکا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہین اور
احکام عقل سے ثابت کرتے ہین اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہین اور جو بات بندے کے حق مین بہتر ہو
وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہین اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب
ثابت کرتی ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم جنت مین جاؤ اپنے کامون کیوجہ سے وہ ان حدیثون
کے معارض نہین کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہین جنت مین جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور
اخلاص کی ہدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا
انتہے ما قال النووی) اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی جلشانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہین ہے نہ اوس کے
حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اوسکی قدرت
بیحد اور بے حساب ہے - اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبرون کو
اور خصوصًا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین مین اپنے اعمال پر کچھ بھروسا
نہ تھا اور صرف خدا تعالے کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی
کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کیوجہ سے اپنے تئین جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت مین

ے جا سکے بقول شخصی بر جز دور ماندہ تا بشفاعت مرد چہ رسد عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهٗ
عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىْ رَبِّىْ بِرَحْمَةٍ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس
کو اسکا عمل جنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر
یہ کہ اللہ تعالی اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُّنْجِيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهٖ هٰكَذَا
وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالی اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے ابن عون
نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالے اپنی مغفرت اور رحمت
سے مجھکو ڈھانپ لیوے عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّنْجِيْهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا
اَنْ يَّتَدَارَكَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ
روی کے قریب رہو یعنے اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط
اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

عن الاعمش بالاسنادين جميعا كرواية ابن نمير عن ابي هريرة رضي الله عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد وابشروا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو عن جابر رضي الله تعالى عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه
وسلم يقول لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة
الله ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انگار سے بچاویگا یہانتک کہ مجھکو بھی مگر اللہ
کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم انها كانت تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سددوا وقاربوا وابشروا
فانه لن يدخل الجنة احدا عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان
يتغمدني الله منه برحمة واعلموا ان احب العمل الى الله ادومه وان قل ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک ہو اور خوش رہو اس لیے
کہ کسی کو اسکا عمل جنت میں نلیجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا
نہ مجھکو مگر یہ کہ اللہ تعالی ڈھانپ لیوے مجھکو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل
ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو عن موسى بن عقبة بهذا الاسناد ولم يذكر
وابشروا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اكثار الاعمال والاجتهاد في العبادة

عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله
عليه وسلم صلى حتى انتفخت قدماه فقيل له اتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من
ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑھی یہانتک کہ آپکے پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں
آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں
ف یعنے اس مغفرت کی شکر گذاری نہ کروں معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے
لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے عن عائشة قالت كان

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی قَامَ حَتّٰی تَفَطَّرَ رِجْلَاہُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو کہڑے رہتے یہانتک کہ آپکے پاؤن پہٹ گئے مین نے کہا یارسول اللہ آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گیے آپ نے فرمایا ای عائشہ کیا مین اللہ کا شکر گذار بندہ نہون

باب الاِقْتِصَادِ فِی الْمَوْعِظَۃِ وعظ مین میانہ روی

عن شَقِیْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰہِ نَنْتَظِرُہٗ فَمَرَّ بِنَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْہُ بِمَکَانِنَا فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُخْبَرُ بِمَکَانِکُمْ فَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ اِلَّا کَرَاھِیَۃَ اَنْ اُمِلَّکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہی ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تہے اون کا انتظار کرتے ہوئے اتنے مین یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہمنے اون سے کہا تم عبداللہ کو ہماری خبر کردو وہ اندر گئے کچہ دیر نہین ہوئی کہ عبداللہ نکلے اور کہنے لگے مجکو خبر ہوئی ہے تمہارے آنے کی پہر مین نہین نکلا صرف اس خیال سے کہ کہین تم کو میرے وعظ سے ملال نہو (یعنے سنتے سنتے بیزار نہوجاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈہونڈہتے (یعنے ہماری خوشی کا موقعہ) دنون مین اس ڈر سے کہ ہمکو بار نہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہ گار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعظ کو اوسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتنا ہی قرآن پڑہنا چاہیے جہان تک لوگ خوشی سے سنین اور اون کا دل لگے اور انپر بار نہو)

عن الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ ابْنِ مُسْھِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن شَقِیْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُنَا کُلَّ یَوْمِ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِیْثَکَ وَنَشْتَھِیْہِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّکَ حَدَّثْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ

اَن اُحِلَّکُم اِلَّا کَرَاهِیَةَ اَن اُمِلَّکُم اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالمَوعِظَةِ فِی الاَیَّامِ کَرَاهِیَةَ السَّآمَةِ عَلَینَا **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود ہمکو ہر جمعرات کو وعظ سناتے تے ایک شخص بولا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہین اور پسند کرتے ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ تم ہر روز ہمکو حدیث سنایا کرو۔ عبد اللہ نے کہا مین تمکو جو ہر روز حدیث نہین سناتا تو اسوجہ سے کہ برا جانتا ہون تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دنون مین کوئی دن مقرر کرتے اسواسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہمکو رنج دینا (یعنے بار ہونا)

کِتَابُ الجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِیمِهَا وَاَهلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگون کا بیان۔

عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالمَکَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے اون باتون سے جو نفس کو ناگوار ہین اور جہنم گھیر اگیا ہے نفس کی خواہشون سے **ف** یعنی یہ دونون حجاب ہین جنت اور دوزخ کے پہر جو کوئی اِن حجاب کو اٹھا وے وہ اون مین جاویگا نفس کو ناگوار باتین جیسے ریاضت عبادت ہین مواظبت عبادات کی صبر اون کے مشقتون پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشین جیسے شراب خواری زنا اجنبی عورت کو گھورنا غیبت جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشین مباح ہین وہ اون مین داخل نہین اگرچہ کثرت اون کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام مین لے جاوین یا دل کو سخت کردین یا عبادات سے غافل کردین (نووی) **عَن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِمِثلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعدَدتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِینَ مَا لَا عَینٌ رَاَت وَلَا اُذُنٌ سَمِعَت وَلَا خَطَرَ عَلیٰ قَلبِ بَشَرٍ مِصدَاقُ ذٰلِكَ فِی کِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعلَمُ نَفسٌ مَّا اُخفِیَ لَهُم مِّن قُرَّةِ اَعیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوا یَعمَلُونَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین تیار

کین ہین جنکو نہ کسی آنکہہ نے دیکھا (یعنے دنیا مین جو آدمی ہین اون کی آنکھون نے) نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل مین اُنکا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب مین موجود ہے کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا ہے اون کے لیے آنکھون کا آرام یہ بدلہ ہے اون کے کامون کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْہَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے طیار کیا اپنے نیک بندون کے لیے وہ جو آنکہہ نے نہین دیکھا اور کان نے نہین سُنا اور کسی آدمی کے دلپر نہین گذرا یہ سب نعمتین مین نے اُٹھا رکھی ہین اون کو چھوڑ وجو اللہ نے تمکو تبلایا یعنے جو نعمتین اور لذتین معلوم ہین وہ کیسی عمدہ اور بہلی ہین تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدای تعالی نے نہین دیا وہ کیسی ہونگی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْہَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے پہر آپ نے یہ آیت پڑہی کوئی نہین جانتا جو چھپایا گیا اون کے لیے آنکھون کی ٹہنڈک سے **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ شَھِدْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِیْہِ الْجَنَّۃَ حَتّٰی انْتَھٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِہٖ فِیْھَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین موجود تہا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہانتک کہ بے انتہا تعریف کی پہر آخر مین فرمایا جنت مین وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکہہ نے نہین دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے ذہن مین گذری پہر اس آیت کو پڑہا جن لوگون کی کروٹین بچھونے سے جدا رہتی ہین یعنے رات کو جاگتے ہین اپنے رب کو پکارتے ہین اوس کے عذاب سے ڈر کر اور

مسلم ۱۹

اوسکے ثواب کی طمع سے اور جو ہمنے آنکھو دیا اوس مین سے خرچ کرتے ہین تو کوئی نہین جانتا جو چھپا کر رکھی گئی اونکے لیے آنکھون کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اون کے اعمال کا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سایہ ختم نہ ہو **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اوس کے سایے مین چلے اور اسکو طے نہ کرے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا قَالَ اَبُوْحَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔ ابوحازم نے کہا یہ حدیث مین نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی اونہون نے کہا مجھسے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اوس کو تمام نہ کر سکے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا نے تعالی فرماویگا بہشتی لوگون سے اے بہشتیو سو وے

کہین گے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے ہاتھون مین ہے پروردگار فرماویگا تم رضی
ہوئے وہ کہین گے ہم کیسے رضی نہ ہون گے ہمکو تو نے وہ دیا کہ اوتنا اپنی مخلوق مین سے کسی کو نہین دیا
پروردگار فرماوے گا کیا مین تم کو اس سے بہی عمدہ کوئی چیز دون وہ عرض کرین گے ای رب اس سی عمدہ
کون سی چیز ہے پروردگار فرماویگا مین نے تم پر اپنی رضامندی اُتاری اب مین اس کے بعد تم پر کبہی غصہ
نہ ہون گا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہی کہ اُس پر جنت کی تمام
نعمتین قربان ہین **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي
السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ
كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کہڑکیون مین ایسا جہانکیں گے جیسے
تم تارے کو دیکہتے ہو آسمان میں (یعنے ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات
کے) ابو حازم نے کہا مین نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اونہون نے کہا مین نے
ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تہے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کیطرح چمکتا ہے پورب یا پچہم کے
کنارے پر دیکہتے ہو **عن** اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ
مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ
لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی
کہڑکی والون کو جہانکین گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکہتے ہین جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان
کے کنارے پر پورب مین یا پچہم مین یہ اسوجہ سے ہے کہ اون مین درجون کا فرق ہوگا لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجے تو پیغمبرون کے ہون گے اورون کو نہین ملین گے آپ نے فرمایا کیون نہین
قسم اوس کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے اون درجون مین وہ لوگ ہون گے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا جانا اونہون نے پیغمبرون کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی یہ خواہش رکھیگا کاش اپنے گہروالون اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک بازار ہے جس مین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پہر اوتری ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اون کے چہرون اور کپڑون پر پڑے گا سو انکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پہر پلٹ آوین گے اپنے گہروالون کیطرف اور گہروالون کا بہی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اون کے گہروالے کہین گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پہر وے جواب دیوین گے کہ خدا کی قسم تمہارا بہی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوْا وَاِمَّا تَذَاکَرُوْا الرِّجَالُ فِی الْجَنَّةِ اَکْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوَلَمْ یَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا عَلٰی اَضْوَءِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّةِ اَعْزَبُ ترجمہ محمد سے روایت ہے لوگون نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت مین مرد زیادہ ہون گے یا عورتین زیادہ ہونگی ابوہریرہ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کیطرح ہوگا ان مین سے

ہر مرد کے لیے دو دو بی بیان ہونگی جن کی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت مین کوئی بے جورو نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت مین عورتین زیادہ ہون گی اور دوسری حدیث مین ہے کہ جہنم مین بھی عورتین زیادہ ہون گی پس دونو حدیثون سے یہ بات نکلی کہ عورتین بہ نسبت مردون کے خلقت مین زائد ہین اور یہ حدیث آدمی عورتون سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی اون کے سوا ہون گی ۔ اس زمانہ مین مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات مین یہی تحقیق ہوا کہ عورتین بہ نسبت مردون کے زائد ہین اور عورتین بہ نسبت مردون کے کم مرتی ہین اور کم ماری جاتی ہین پس ہماری شریعت مین جو ایک مرد کو کئی عورتین جائز ہوئین وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہین کیونکہ اوسوقت دوسری کوئی عورت نتھی علاوہ اسکے حضرت حوا مین وہ صفات تھے جو اور عورتون مین نہین ہین **عن** ابن سیرین قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت مین کون زیادہ ہون گے تو ابوہریرہ سے پوچھا اُنہون نے کہا ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کیطرح ہونگے پھر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کیطرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ نہ تھوکین گے نہ ناک سنکین گے اون کی کنگھیان سونے کی ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگیٹھیون مین عود سلگتا ہوگا اور اونکی بی بیان

حورین ہونگی بڑی آنکہہ والی اور انگی عادتین ایک شخص کی عادتون کے موافق ہونگی یعنی سب کے اخلاق یکسان ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گے ساٹہہ ہاتہہ کا قد ہوگا

عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ عَلٰی اَشَدِّ نَجْمٍ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَۃً ثُمَّ ھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنَازِلُ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَمَجَامِرُھُمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ اَخْلَاقُھُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین دو گروہون کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پہر ان کے بعد کئی درجے ہونگے

عن ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَلِجُ الْجَنَّۃَ صُوَرُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْھَا اٰنِیَتُھُمْ وَاَمْشَاطُھُمْ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَمَجَامِرُھُمْ مِنَ الْاَلُوَّۃِ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُھُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اون کے برتن بہی سونے کے ہون گے اور یہ ہے کہ جنت والون مین کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض اون کے دل ایک دل کیطرح ہون گے اور وہ پاکی کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کرین گے

عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَآءٌ وَّرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جنت کے لوگ کہاوینگے اور پیوین گے نہ تہوکین گے نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ کرینگے نہ ناک سنکین گے لوگون نے عرض کیا پہر کہانا کدہر جاوے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آویگا اوس مین مشک کی خوشبو ہوگی ریس ڈکار اور پسینہ سے کہانا تحلیل ہوجاویگا اور تسبیح اور
تحمید یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** یعنی بہشت
عالم پاک ہی وہان کے کہانیکا فضلہ اس عالم کیطرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ
ہوکر نکلجایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اوسطرح اس عالم
پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا **نووی**
نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانون کا مذہب یہ ہی کہ جنت کے لوگ کہاوینگے اور پیوینگے اور تمام مزے
اوٹہاوینگے جنت مین اور یہ نعمتین ہمیشہ رہین گی کبہی ختم نہ ہون گے اور جنت کی نعمتین دنیا کی
نعمتون کے ساتہ مشابہ ہین صورت اور نام مین اور حقیقت اُنکی اور ہے **عن** الاعمش بهذا الاسناد
الی قوله کرشح المسك **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ياكل اهل الجنة فيها ويشربون ولا يتغوطون ولا يمتخطون
ولا يبولون ولكن طعامهم ذاك جشاء كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما تلهمون النفس قال وفي حديث
حجاج طعامهم ذاك **عن** جابر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمثله غير انه قال ويلهمون التسبيح والتكبير كما يلهمون النفس **ترجمه** وہی
ہو گذرا اس روایت مین بجاے تحمید کے تکبیر ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يدخل الجنة ينعم لا يبأس لا تبلى ثيابه
ولا يفنى شبابه **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت
مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبہی اوس کے کپڑے گلین گے نہ اوسکی جوانی مٹے گی
یعنے سدا جوان ہی رہیگا کبہی بوڑہا نہ ہوگا **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه
وابي هريرة رضي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تصحوا فلا
تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا
وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلك قوله عز وجل ونودوا ان تلكم الجنة
اورثتموها بما كنتم تعملون **ترجمه** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا پکارنے والا جنت کے لوگون کو تم مقرر

تمہارے واسطے یہ ٹھیرچکا کہ تم چنگے رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے خدا کے اسقول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاوینگے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اسوجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیون مین منادی کردیگا تاکہ اون کو کوئی وغدغہ نرہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولہا ستون میلا للمؤمن فیہا اھلون یطوف علیہم المؤمن فلا یری بعضہم بعضا **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس یعنے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت مین ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹھہ میل تک ہوگی اُس مین اس مومن کی بی بیان ہونگی اور وہ اُنپر گھوما کرے گا پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا (بوجہ کشادگی کے) **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ خیمۃ من لؤلؤۃ مجوفۃ عرضہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اھل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھہ میل کی ہوگی اوس کے ہر کونے مین لوگ ہون گے جو دوسرے کونے والون کو نہ دیکھتے ہون گے مومن اُنپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہون گے) **عن** ابی موسی بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیمۃ درۃ طولہا فی السماء ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اھل للمؤمن لا یراھم الآخرون **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنباؤ اونچان مین ساٹھہ میل کا ہوگا اوس کے ہر کونے مین مسلمان کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھہ سکین گے (یعنے ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگون کو نہ دیکھینگے بوجہ وسعت اور دوری کے) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہرون مین سے ہین **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہین یہ سیحان اور جیحان جو حدیث مین مذکور ہین وہ ارمن کے بلاد مین ہین تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونون بہت بڑی نہرین ہین ان دونون مین جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح مین کہا کہ جیحان شام مین ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہین مجازًا بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان یہ دونون نہرین عواصم مین مصیصہ کے پاس ہین اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہرین بلاد اسلام کی بڑی نہرین ہین نیل مصر مین اور فرات عراق مین اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان مین تو اس مین کئی غلطیان ہین ایک تو یہ فرات عراق مین نہین ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہین اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام مین نہین بلکہ ارمن کے بلاد مین قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہرین ہین اس کے دو معنے ہین ایک تو یہ کہ وہان اسلام پھیل جاویگا اور ان نہرون کا پانی جن سے مسلمانون کا جسم بنے گا جنت مین جاویگا دوسری یہ کہ درحقیقت ان نہرون مین جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان مین گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہین اور بخاری مین ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے انتہے **عن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُہُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین کچھ لوگ جاوینگے جن کے دل چڑیون کے سے ہین **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیون کی طرح **عن** ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ہٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ طُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَہٗ قَالَ اذْہَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِکَ النَّفَرِ وَہُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَکَ بِہٖ فَاِنَّہَا تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ ذُرِّیَّتِکَ

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ فَزَادُوْہُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر **ف** یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت اون کی دنیا مین تہی اور جیسے مرے اوسی صورت پر پیدا ہوئے اور حدیث کی شرح اوپر گذر چکی **ت** اون کا قد ساٹھہ ہاتہہ کا لنبا تہا جب اون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اون فرشتون کو سلام کر اور وہان کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تہے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہین کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے جواب مین کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑہایا تو جو کوئی بہشت مین جاویگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھہ ہاتہہ کا لنبا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹھہ ہاتہہ کے تہے) پہر اون کے بعد لوگون کے قد گھٹتی گئی اب تک **ف** حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بہی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے بلند ساٹھہ ہاتہہ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑ جو اللہ تعالے نے انکو بتلایا وہ آدمی نہین ہے (تحفۃ الاخیار) **باب** جہنم اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا

جہنم کا بیان خدا ہم کو بچاوے اس سے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَھَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن جہنم لایا جاویگا اوس کی ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کہینچتے ہون گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کہینچکر لاوینگے چار ارب نوّے کروڑ ہوئے)

عن اَبِیْ ھُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ

هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جسکو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ مین ایسے ستر حصے گرمی ہے لوگون نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھہ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے اتنے مین ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالی اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم مین پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اوسکی تہ مین پہونچا (معاذ اللہ جہنم اتنا گہرا ہے کہ اوسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور یہی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تمنے اسکا دھماکا سنا **ترجمہ**

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعضون کو ٹخنون تک انگار پکڑے گی اور بعضون کو ازار بند باندہنے کی جگہہ تک اور بعضون کو گردن تک **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضون کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعضون کو گھٹنون تک بعضون کو
کمربند تک بعضون کو ہنسلی تک **عن** سَعِیدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهٖ حِقْوَیْهِ
ترجمہ وہی جو گذرا اس مین بجاے حجز کے حقو ہے حقو بہی وہی ازار بند ہنے کی جگہہ **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ
وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ یَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ یَدْخُلُنِی الضُّعَفَاءُ
وَالْمَسَاكِیْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا
قَالَ اُصِیْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ
مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ
نے جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ مین بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آوین گے اور جنت نے کہا مجھ مین ناتوان مسکین لوگ
آوین گے اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون گا تجھہ سے عذاب کرون گا اور جنت سے
فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسپر چاہون گا تجھہ سے رحم کرون گا اور تم دونون بہرے جاؤ گے **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ
فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا
ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ
مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ
وَاحِدَةٍ مِّنْكُمْ مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَیَضَعُ قَدَمَهٗ عَلَیْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ
تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجھ مین وہ لوگ آوین گے جو متکبر اور زور والے ہین
اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ مین وہی لوگ آوین گے جو ناتوان ہین لوگون مین اور خراب ہین اور
عاجز ہین یعنے اکثر یہی لوگ ہون گے اتب اللہ تعالی نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے مین تیرے
ساتہہ رحمت کرتا ہون جسپر چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
ہے مین عذاب کرتا ہون تیرے ساتہہ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور تم دونون بہری جاوگے
لیکن دوزخ نہ بہرےگی (اور سیر نہ ہوگی) پہر پروردگار اپنا پاؤن اوسپر رکھدیگا وہ کہے گی ابس بس

نب بھر جاویگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے
اور یہ بیشتر گذر چکا کہ ان احادیث مین دو مذہب ہین ایک تو جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
تاویل نکرین گے بلکہ اون پر ایمان لاوین گے کہ وہ حق ہین اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالی کے لائق ہے
اور ظاہری معنے مراد نہین ہے (یعنے وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) اور دوسرا مذہب
جمہور متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کرین گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل مین
اختلاف ہے بعض کہتے ہین قدم سے مراد متقدم ہے یعنے وہ لوگ رکھیگا جو آگے سے اللہ تعالی نے طیار
کیے تھے عذاب کے لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
مراد ہے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہین اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
دوسری روایت مین امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا
مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تایید کرتی ہے رجل کے معنے ظاہری کو
اور معلوم نہین ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلین کیون کین اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنے زعم
فاسد سے کیون بگاڑا کیا خوب ہوتا اگر وے اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ
کو اُنہون نے اپنے دل سے تراشا ہے اُس سے باز آتے خداوند تعالی جن باتون سے پاک ہے وہ قرآن مجید
مین بیان کردی گئین نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوس کے جوڑے کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اوس کے مثل
ہے اور حدیث مین ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے اوسکی ذات مین کوئی عیب
نہین بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتون کو خداوند تعالی نے اپنی لیے ثابت کیا یا اوس کے رسول
نے ثابت کیا اون سے تنزیہ کرنا حماقت اور بیوقوفی ہے جیسے اوترنا چڑھنا ہنسنا و کہنا سننا تعجب کرنا
بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھ پاؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
ہین اور اس باب مین اسقدر بے شمار آیات اور احادیث ہین کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہین اسی
لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
حدیث مین آئی ہین وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہین اون مین تاویل اور تحریف درست نہین
نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونون پاک
ہین تشبیہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَغِرَّتُھُمْ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین بجاے قدم کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث مین پاؤن مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن فورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہین ہے کیونکہ رجل اس روایت مین موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پروردگار تعالےٰ اپنی مخلوقات مین سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **نووی** نے کہا اس مین دلیل ہے اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہین ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت مین جاوین گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت مین جاوین گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بعید ہے کیونکہ حدیث صحیح مین ہے کہ ایک شخص کو جنت مین دس دنیا کے برابر جگہہ ملے گی باوجود اس کے اس مین خالی جگہہ رہے گی انتہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلِکِلَیْکُمَا عَلَیَّ مِلْؤُھَا وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ مِنَ الزِّیَادَۃِ **ترجمہ** ابوسعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ تَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْھَا رَبُّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِکَ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے دینے اور لوگون کو مانگے گی یہانتک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا

بلندی والا اپنا قدم اس مین رکہدیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک مین ایک سمٹ جاویگی **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شَیْبَانَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْکِنَھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم مین لوگ ڈالے جاوینگے اور وہ یہی کہیگی اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اوس مین رکہدیگا تب سمٹ کر ایک مین ایک رہجاویگا اور کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت مین خالی جگہہ رہے گی یہانتک کہ اللہ تعالی اوس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اونکو اس جگہہ مین رکہے گا **عن** اَنَسٍ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَبْقٰی مِنَ الْجَنَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْقٰی ثُمَّ یُنْشِئُ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا مِّمَّا یَشَآءُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین جتنی اللہ تعالی چاہے گا اوتنی جگہہ خالی رہ جاویگی پھر اللہ تعالی اوس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَآءُ بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُوْ کُرَیْبٍ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِیْ بَاقِی الْحَدِیْثِ فَیُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ھٰذَا الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ النَّارِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ھٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے ایک سفید مینڈھے کی شکل مین اور جنت اور دوزخ

کے بیچ مین اسکو ٹہیر اوینگے پہر کہا جاوے گا اے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اٹہا وینگے اور اوسکو دیکہینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے پہر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اٹہاوینگے اور دیکہینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہی پہر حکم ہوگا وہ مینڈہا ذبح کیا جاوے گا پہر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین ہے ابد اے دوزخ والو تمکو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت ٹپہی اور ڈرا اون کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاویگا اور وہ غفلت مین ہین اور وہ یقین نہین کرتے آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے دنیا کیطرف یعنی دنیا مین ایسے مشغول ہین کہ قیامت کا ڈر نہین ا **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار قیل یا اھل الجنۃ ثم ذکر بمعنی حدیث ابی معاویۃ غیر انہ قال فذلک قولہ عز وجل ولم یقل ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر ایضا واشار بیدہ الی الدنیا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ ویدخل اھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم فیقول یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین لے جاویگا اور دوزخ والون کو دوزخ مین پہر ایک پکارنے والا ان کے بیچ کہڑا ہوگا اور کہیگا اے جنت والو موت نہین ہے اور اے دوزخ والو موت نہین ہے ہر ایک اپنے مقام مین ہمیشہ رہے گا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صار اھل الجنۃ الی الجنۃ وصار اھل النار الی النار اتی بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت فیزداد اھل الجنۃ فرحا الی فرحھم ویزداد اھل النار حزنا الی حزنھم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت مین چلے جاوینگے اور دوزخ والے دوزخ مین تو موت لائی جاویگی اور جنت اور دوزخ کے

بیچ مین ذبح کیجاوے گی بہر ایک پکار نیوالا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہین ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہین ہے جنت والون کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والون کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا **عن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ضِرسُ الکَافِرِ اَو نَابُ الکَافِرِ مِثلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلدِهٖ مَسِیرَةُ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت یا اوسکی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔ **ف** یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتین ممکن ہین اللہ تعالی کو اون پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان انپر واجب ہو (نووی) **عن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ یَرفَعُهٗ قَالَ مَا بَینَ مَنکِبَیِ الکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ المُسرِعِ وَلَم یَذکُرِ الوَکِیعِیُّ فِی النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونون مونڈہون کے بیچ مین تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی **عن** حَارِثَةَ بنِ وَهبٍ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَهلِ الجَنَّةِ قَالُوا بَلیٰ قَالَ کُلُّ ضَعِیفٍ مُتَضَعَّفٍ لَو اَقسَمَ عَلَی اللهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَهلِ النَّارِ قَالُوا بَلیٰ قَالَ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُستَکبِرٍ **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن جنت کے لوگ لوگون نے کہا بتلائیے فرمایا ہر ناتوان لوگون کے نزدیک ذلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہروسے پر البتہ اللہ تعالی اوسکو سچا کر دے اور پہر فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن دوزخ والے لوگون نے عرض کیا کیون نہین بتلایئے آپ نے فرمایا ہر جہگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور **عن** شُعبَةَ بِهٰذَا الاِسنَادِ مِثلَهٗ غَیرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** حَارِثَةَ بنِ وَهبٍ الخُزَاعِیِّ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَهلِ الجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیفٍ مُتَضَعَّفٍ لَو اَقسَمَ عَلَی اللهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَهلِ النَّارِ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیمٍ مُستَکبِرٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغلخور یا دغاباز سی ایک قوم مین شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے **عن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ

نسخہ: مُتَکَبِّرٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لوگ ایسے ہین جنپر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت مین دروازون پر سے ڈھکیلے جاتے ہین پر اگر وہ اللہ تعالی کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ تعالی اُنکی قسم پوری کرے (یعنے خدا کے نزدیک مقبول ہین گو دنیادارون کی نظرون مین حقیر ہین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ النَّاقَۃَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَھَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِیْھِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰی مَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ امْرَاَتَہٗ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ جَلْدَ الْاَمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضَحِکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اوس اونٹنی کو زخمی کیا آپنے فرمایا جب اُٹہا اس قوم مین کا بڑا بدبخت اوٹہا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریف ضبیط اپنے کنبے کا زور رکہنے والا جیسے ابو زمعہ ہے پہر عورتون کا ذکر کیا اور اون کے مقدمہ مین نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم مین سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اوسی دن شام کو اوسکو اپنے پاس سُلادے (تو شام کو محبت اور دنکو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پہر لوگون کو نصیحت کی باد سرنے پر ہنسنے سے اور فرمایا کیون تم مین سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بہی کرتا ہے۔ (یعنے ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پہر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَۃَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبَا بَنِیْ کَعْبٍ ھٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے عمرو بن لحی کو دیکہا جو بنی کعب ان لوگون کا باپ تہا (یعنے جد اعلی) وہ اپنی آنتین کہینچ رہا ہے جہنم مین (دوسری روایت مین ہے کہ اوسی نے سائبہ کو نکالا تہا) سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتون کے

نام پر چھوڑ دیتے تھے اوسپر بوجھہ نہ لادتے تھے **عن** ابن شہاب قال سمعت ابن المسیب یقول
ان البحیرۃ التی یمنع درھا للطواغیت فلا یحتلبھا احد من الناس و اما السائبۃ التی
کانوا یسیبونھا لالھتھم فلا یحمل علیھا شئ قال ابن المسیب قال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار
وکان اول من سیب السوائب **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودہ دہونا موقوف
کیا جاتا ہے بتون کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودہ نہ دُہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسکو اپنے معبودوں
کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اوسپر کوئی بوجھا نہ لادتے تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتین جہنم مین کھینچ رہا تھا اور
سب سے پہلے سائبہ اوسی نے نکالا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے
کافر مرتے ہی وہان بھیجدیے جاتے ہین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر
یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ
البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون
کی جنکو مین نے نہین دیکھا (یعنی دنیا مین ابہی وہ پیدا نہین ہوئے) ایک تو وے لوگ جن کے پاس
کوڑے ہین بیل کے دُمون کیطرح اور لوگون کو اون سے مارتے ہین (ظلم سے) اور ایک عورتین ہین جو
کپڑا پہنے ہین پر ننگی ہین (یا خدا تعالی کا انپر احسان ہے پر وے شکر نہین کرتین) خاوند کو سیدھی
راستے سے بہکانے والیان خود بہکنے والیان (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیان مٹکاتے ہوئے اپنے
کندھون کو اتراتے ہوئے) اون کے سر گویا بختی اونٹون کی کوہان ہین (جو بڑا بڑا کرنے والیان کپڑا
موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت مین نہ جاوین گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھین گے
حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتین کافر ہونگی اگر ان باتون کو حلال سمجھکر
کرتی ہون ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دلہ مین انکو جنت نصیب نہ ہو گی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری

قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو
دیکھیگا ایسے لوگون کو جن کے ہاتھون مین بیل کی دم کیطرح ہون گے (یعنے کوڑے) اور وہ صبح کرین گے
اللہ تعالیٰ کے غصے مین اور شام کرین گے اللہ کے قہر مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى
قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ **ترجمہ**
وہی اس مین بجاے قہر کے لعنت ہے **باب** فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
دنیا کے فنا اور حشر کا بیان **عن** مُسْتَوْرِدٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ وَأَشَارَ
يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي
بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِالْإِبْهَامِ **ترجمہ** مستورد بن شداد سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم
مین سے یہ اونگلی ڈالے (اور یحییٰ نے کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا) دریا مین پھر دیکھے تو کتنی تری
دریا مین سے لاتا ہے (تو جتنا پانی اونگلی مین لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ
نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اسواسطے اس سے بھی کم
ہے) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کیے جاوین گے ننگے پاؤن ننگے بدن بن
ختنہ کیے ہوئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہون گے تو ایک دوسرے کو
دیکھے گا آپ نے فرمایا اے عائشہ وہان کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھیگا اپنے

اپنے فکر مین سرگردان ہون گے عن حاتم بن ابی صغیرۃ بھذا الاسناد ولم یذکر
فی حدیثہ غرلا ترجمہ وہی جو گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سمع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول انکم ملاقو اللہ مشاۃ حفاۃ غرلا
غرلا ولم یذکر زھیر فی حدیثہ یخطب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہون نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ مین تم اللہ سے ملوگے پاپیادہ ننگے پاؤن ننگے بدن بن
ختنہ جیسے پیدا ہوئے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قام فینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بموعظۃ فقال یا ایھا الناس انکم تحشرون
الی اللہ حفاۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمۃ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الا وانہ سیجاء
برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت
فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان
تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال
لھم انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم وفی حدیث وکیع ومعاذ
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم مین وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ
کھڑے ہوکر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کیطرف حشر کیے جاؤگے ننگے پاؤن بن ختنہ جیسے
ہمنے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کرین گے یہ وعدہ ہے ہمارا جسکو ہم کرنے والے ہین خبردار
رہو سب سے پہلے مخلوقات مین حضرت ابرہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہناوین گے
اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جاوین گے پھر اون کو بائین طرف ہٹایا جاویگا (کافرون
کیطرف) مین عرض کرون گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہین جواب مین کہا جاویگا تم نہین جانتے
انہون نے کیا کیا تمہارے بعد مین وہی کہون گا جو نیک بندے (حضرت عیسی علیہ السلام) نے کہا
مین تو ان لوگون پر اسوقت تک گواہ تھا جب تک اون مین تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو انپر

نگہبان تہا (اور مجکو انکا علم نہ رہا) اور تو ہرچیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہہ ہے) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اونکو بخشدیوے تو تو غالب ہے حکمت والا پہر مجہ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہوگئے (یعنے اسلام سے پہر گئے) جب تو اونسے جدا ہوا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلیٰ ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکہٹا کیے جاوینگے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی مین ہوگا اور یہ سب نشانیون کے بعد اخیر نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہونگے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگون کو آگ جمع کریگی جب وہ رات کو ٹہیر ینگے تو آگ بہی ٹہیر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سووینگے تب بہی آگ ٹہیر جاوے گی اور جہان وہ صبحکو پہونچینگے انکا رہی صبح کرے گی جہان وے شام کو پہونچینگے انکا رہبی وہین ساتہ شام کرے گی (غرض سب لوگون کو ہانک کر شام کے ملک کو لیجاوے گی) **باب** صِفَةِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ قیامت کے دن کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ حَتّٰی یَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلیٰ اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ یَقُوْمُ النَّاسُ لَمْ یَذْکُرْ یَوْمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین جس دن لوگ کہڑے ہونگے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے مین ڈوبے کہڑے ہونگے جو دونون کانون کے نصف تک ہوگا۔

عن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنیٰ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلیٰ اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ بعضا آدمی اپنے پسینہ مین کانون کے نصف تک ڈوب جاویگا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَیَبْلُغُ اِلیٰ اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلیٰ اٰذَانِهِمْ

يَبْلُغَ ثَوْبُ أُذُنَيْهِمَا قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے دن ستر ہاتھ (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔

عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا یَعْنِیْ بِالْمِیْلِ اَمَسَافَۃَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُکْحَلُ بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِیْہِ **ترجمہ** مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا لوگوں سے یہانتک کہ ایک میل پر آجاوے گا سُلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں **ف** بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اوس کی شعاع سے ملکیا اوس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اوڑتے ہیں ایک دم میں سب جلکر خاک ہو جاوینگے اُنکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ اون میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایکدم اوس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فرحت سے رہتی ہونگی اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اوس دن اتنی حرارت نہ ہو **ف** تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار بند بندھنی کی جگہہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کیطرف یعنے منہ تک پسینہ ہوگا

باب صِفَاتِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ

عبدًا حلالٌ وَ اِنِّی خلقتُ عبادی حُنفاءَ کلَّھم وَ اِنَّھم اَتتھُم الشیاطینُ فاجتالتھم عن دینِھم وحرَّمت علیھم ما اَحللتُ لھم واَمرتھم اَن یُشرکوا بِی مالم اُنزل بہ سُلطانًا وَاِنَّ اللہَ نظر اِلی اھلِ الارضِ فمقتھم عربھم وعجمھم اِلّا بقایا من اھلِ الکتاب وَقال اِنّما بعثتُک لِاَبتلیک وَ اَبتلی بِکَ واَنزلتُ علیک کتابًا لا یغسلہ الماءُ تقرؤہ نائمًا ویقظان وَاِنَّ اللہَ قد اَمرنی اَن اُحرِّقَ قریشًا فقلتُ ربِّ اِذًا یثلغوا راْسی فیدعوہ خُبزۃً فقال استخرجھم کما اخرجوک واغزھم نُغزِک واَنفق فسنُنفق علیک وابعث جیشًا نبعث خمسۃً مثلہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک قال واھلُ الجنۃِ ثلٰثۃٌ ذُو سُلطانٍ مُقسطٌ مُتصدِّقٌ مُوفَّقٌ ورجلٌ رحیمٌ رقیقُ القلبِ لکلِّ ذی قُربی ومُسلمٍ وعفیفٌ مُتعفِّفٌ ذُو عیالٍ قال واھلُ النّارِ خمسۃٌ الضعیفُ الذی لا زبرَ لہ الذین ھم فیکم تبعًا لا یبتغون اھلًا ولا مالًا والخائنُ الذی لا یخفی لہ طمعٌ وَاِن دقَّ اِلّا خانہ ورجلٌ لا یُصبح ولا یُمسی اِلّا وھو یُخادعک عن اھلک ومالک وذکر البُخلَ اَوِ الکذبَ والشِّنظیرُ الفحّاشُ ولم یذکر ابو غسّان فی حدیثہ واَنفق فسنُنفق علیک

ترجمہ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبے مین فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤن تمکو جو تمکو معلوم نہین اون باتون مین سے جو اللہ تعالے نے آج کے دن مجھکو سکھلائین مین جو مال اپنے بندے کو دون وہ حلال ہے اوس کے لیے (یعنے جو شرع کے رو سے حرام نہین ہے وہ حلال ہے گو لوگون نے اُسکو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تہا) اور مین نے اپنے سب بندون کو مسلمان بنایا (یا گناہون سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضون نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا مین آنے سے پیشتر لیا تہا الست بربکم۔ قالوا بلی) پہر اون کے پاس شیطان آئے اور اُن کو دین سے ہونکو ہٹا دیا (یا اون کے دین سے روکدیا) اور جو چیزین مین نے اون کے لیے حلال کین تہین وہ حرام کین اور اُنکو حکم کیا میرے ساتہہ شرک کرنے کا جس کی مین نے کوئی دلیل نہین اتاری اور بیشک اللہ تعالے نے زمین والون کو دیکہا پہر اون سب کو برا سمجہا عرب کے ہون یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوا اون چند لوگون کے جو اہل کتاب مین سے باقی تہے (سیدہی راہ پر یعنے حضرت عیسی کی امت کے لوگ

جو توحید کے قائل تھے اور تثلیت کے منکر تھے) اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤن
(صبر اور استقامت مین کافرون کی ایذا پر) اور اون لوگون کو آزماؤن جنکے پاس تجھکو بھیجا (کہ کون اون مین
سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور مین نے تجھ پر کتاب اوتاری جسکو پانی نہین دھوتا
(کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہین لکھی بلکہ سینون پر نقش ہے) تو اوسکو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور
اللہ نے مجھکو حکم کیا قریش کے لوگون کو جلا دینے کا (یعنی اون کے قتل کا) مین نے عرض کیا اے رب وہ
تو میرا سر توڑ ڈالین گے روٹی کیطرح اوسکو ٹکڑے کر دین گے اللہ تعالی نے فرمایا اون کو نکالدے جیسے
اونھون نے تجھے نکالا اور جہاد کر اون سے ہم تیری مدد کرین گے اور خرچ کر تو ... پر خرچ کیا جاویگا (یعنی
تو اللہ کی راہ مین خرچ کر اللہ تعالی تجھ کو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجین گے (فرشتون
کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کرین انکو لیکر اون سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانین اور جنت والے تین شخص
ہین ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کامون کی توفیق دیا گیا دوسرے
وہ جو مہربان ہے نرم دل ہے ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر تیسرے جو پاک دامن ہو اور سوال نہین کرتا بال
بچون والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہین ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہین (کہ بری بات سے بچین)
جو تم مین تابعدار ہین نہ وہ گھر بار چاہتے ہین نہ مال (یعنے محض بے فکری حلال حرام سے غرض کچھ نہین)
دوسرے وہ جو جب اوسپر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اُس کو چراوے تیسرے وہ شخص
جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والون اور تیرے مال کے مقدمہ مین اور بیان کیا آپ نے
بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنے گالیان بکنے والا فحش کہنے والا ⁂

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُطَرِّفًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ
قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ وَ
سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا
حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا

لَا یَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا فَقُلْتُ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَرْعٰی عَلَی الْحَیِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِیْدَتُهُمْ یَطَؤُهَا **ترجمہ** وحی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نکرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھروالی چاہیں نہ مال قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابو عبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے انکو جاہلیت کو زمانے میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا تھا اوسکو کوئی نہ ملتی اوسکو مگر گھر والوں کی لونڈی اوسی سے جماع کرتا **ف** نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تہا اور اوس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا **باب** عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَی الْمَیِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مردہ کو اوس کا ٹھکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ یُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰی یَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ بہیجے گا تجہ کو خدا تعالی اوس طرف قیامت کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِیْ تُبْعَثُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا ٹھکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکہائی جاتی ہے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے جہاں تو قیامت کے دن بہیجا جاوے گا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ

الخُدرِيِّ عَن زَيدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِن
حَدَّثَنِيهِ زَيدُ بنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى
بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ
قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الجُرَيرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ
فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا
اَنْ لَّا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا
بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ**
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر
پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے وہاں پر چھہ
یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں
آپ نے فرمایا یہ کب مرے وہ بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر
تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالی سے دعا کرتا تمکو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد
اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالی کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے
کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں
نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے
اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالی کی چھپے اور کھلے فتنوں سے آپ نے
فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالی کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے
سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل
کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالی نے اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب مین وارد ہین اور یہ عذاب عقل کی خلاف نہین ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک
جُز مین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہوا اور شرع سے اسکا ثبوت ہو تو اُسکا قبول اور اعتقاد
واجب ہی اور امام مسلم نے اس مقام مین بہت حدیثین بیان کین ہین جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اُس عذاب کو اور مردون کا سننا اپنے دفن کرنے والون کے جوتون کی آواز
وغیرہ وغیرہ بہت سی باتین ثابت ہوتی ہین اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز مین اس کے متعلق
بہت سی باتین گذر چکین اور مقصود یہ ہی کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہین اور خوارج اور معتزلہ
اور بعض مرجیہ اسکا انکار کرتے ہین اور اہل سنت کی نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اوس کے کسی
جُز پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس مین خلاف کیا ہی
وہ کہتے ہین اعادہ روح شرط نہین ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ
ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزا کا تفرق یا جانورون کا کھا جانا یا مچھلیون کا نگل جانا اُسکو مانع نہین
اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالی بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اُسپر قادر ہے اسیطرح ممکن ہی کہ
بدن کے اجزا مین سے کسی جز مین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اوسکو درندون یا مچھلیون نے کھا لیا
ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر مین اُسی حال مین دیکھتے ہین جیسے رکھا تھا پھر اُسکا سوال
اور بٹھانا اور لوہے کی گرزون سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ اُنکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اُسکا جواب یہ ہی
کہ عادت کا خلاف نہین بلکہ اوسکی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اوسکو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا
ہے اور جاگنے والون کو کچھ نہین معلوم ہوتا اسیطرح جاگنے والا اپنے دل مین الم اور لذت پاتا ہے اور
جو اوس کے پاس بیٹھا ہو اوسکو خبر نہین ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتے تہے اور آپ کو وحی سناتے تہے پر اورون کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص
ہو اُس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اُس کے لیے نہ ہو جسکو جانور کہا لین اسیطرح گرزون سے مارنا
بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے **مترجم** کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہی آخرت کی منزلون
مین سے اور آخرت کی باتین دنیا کی باتون سے صرف نام اور صورت مین ملتی ہین لیکن اون کی
حقیقت اور ماہیت اور ہی پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
اسطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا دارون کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی مین قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنے خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین اور اصل یہ ہے کہ جسوقت روح
انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے
تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا بٹھانا اور اُسکا سوال اور
اُسکا عذاب روح کو اوسیطرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا مین بدن پر یہ باتین ہوتین تہین اور اس صورت مین
جس شخص کو جانور کہا جاوین یا مچھلیان نگل جاوین اوسپر بہی عذاب ہونے مین کوئی اشکال نہین بھر
حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل مین اچھے طور سے نہ آوے اسکو تسلیم کرنا چاہیے
کیونکہ آخرت کی باتین اچھے طور سے جب ہی سمجھ مین آوین گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے
تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی مین بہی آخرت سے تعلق رکھتے ہین اونپر وہان کی
باتین اچھی طرح ظاہر ہوتی ہین جیسے انبیا اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام **عن** انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان
یسمعکم من عذاب القبر **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ مین دعا کرون کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر
کا عذاب سنا دیوے **عن** ابی ایوب قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یھود تعذب فی قبورھا **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیون کو
عذاب ہوتا ہے اون کی قبرون مین **عن** انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم قال یاتیہ ملکان
فیقعدانہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل قال فاما المؤمن فیقول اشھد انہ
عبد اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد
ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراھما جمیعا قال
قتادۃ وذکر لنا انہ یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا ویملأ علیہ خضرا الی یوم یبعثون
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ
جب اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہین تو وہ انکی جوتیون کی آواز

سنتاہے پہر دو فرشتے اوسکے پاس آتے ہین اوسکو بٹھلاتے ہین اور اُس سے کہتے ہین تو اُس شخص کے باب مین
کیا کہتا تہا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کا نام تعظیم سے نہین لیتے تاکہ وہ سمجہ نہ جاوے)
مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالی کے بندے ہین اور اُس کے رسول ہین اللہ اپنی رحمت
بہیجے اون پر اور سلام پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹہکانا دیکہہ جہنم مین اللہ تعالی نے اوس کے بدلے
تجہے جنت مین ٹہکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونون ٹہکانے دیکہتا ہے۔ قتادہ
نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ہاتہہ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بہر جاتی ہے (یعنی
باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابون مین ہے مومن کا تو حال بیان ہوا
اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور مین بہی وہی کہتا تہا جو اور لوگ کہتے تہے
پہر فرشتہ اوسکو لوہے کی گرزونسے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ایک روایت مین ہے
کہ دو فرشتے آتے ہین ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر اور پوچہتے ہین کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے
تیرا دین کیا ہے پہر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہین اور میرا
دین اسلام ہے اور کافر آئین بائین شائین بکتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع خفق
نعالہم اذا انصرفوا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مردہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگون کی جوتیون کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہین
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد
اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ فذکر بمثل حدیث شیبان عن قتادۃ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر یقال من ربک
فیقول ربی اللہ و نبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذلک قولہ عز وجل یثبت
اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہے یہ آیت اللہ تعالی قائم رکہتا ہے ایمان والون کو سچی بات پر دنیا مین اور آخرت مین قبر کے عذاب
مین اُتری ہے میت سے پوچہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالی ہے اور میرے

بنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہی مراد ہو اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والون کو پکی بات
پر اخیر تک **عن** البراء بن عازب یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا
وفی الاخرۃ قال نزلت فی عذاب القبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر
من طیب ریحھا وذکر المسک قال ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض
صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ عز وجل ثم یقول
انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من
نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال
انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال ابو ہریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطۃ
کانت علیہ علی انفہ ھکذا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جب ایماندار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو
اوس کے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑہا لے جاتے ہین حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ
ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہین (یعنے فرشتے)
کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے
آباد رکھا پہر پروردگار پاس اسکو لے جاتے ہین وہ فرماتا ہے اسکو لے جاؤ (اپنے مقام مین یعنے علیین
مین جہان مومنون کے روح رہتے ہین) قیامت ہونے تک (رومین رکہو) اور کافر کی جب روح نکلتی
ہے حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابو ہریرہ نے اسکی بدبوی کا ذکر کیا اور اسپر لعنت کا ذکر کیا
آسمان والے کہتے ہین کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی پہر حکم ہوتا ہے اسکو لے جاؤ
(اپنے مقام مین یعنے سجین مین جہان کافرون کی روحین رہتی ہین) قیامت ہونے تک ابو ہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑہے ہوے تھے اپنے ناک پر ڈالا جب
کافر کی روح کا ذکر کیا اوسکی بدبوئی بیان کرنے کو اسطرح سے **عن** انس بن مالک قال کنا
مع عمر رضی اللہ تعالی عنہ بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الھلال وکنت رجلا حدید البصر
فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری قال فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ

قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ
غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ
وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ
بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رض کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین تو ہم سب لوگ چاند
دیکھنے لگے میری نگاہ تیز تھی مین نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہمنے چاند کو دیکھا
مین حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہین دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے انکو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے
مجھے تھوڑی دیر مین دکھلائی دیگا جب ذرا روشن ہوگا اور مین اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر
انہون نے ہم سے بدر والون کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کل کے دن
یعنے لڑائی سے پہلے دن (بدر والون کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تھے خدا چاہے
تو کل کے دن فلانا یہان گرے گا حضرت عمر نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا جو حد
آپنے بیان کین تھین وہ وہان سے نہ ہٹے یعنے ہر ایک کافر اسی مقام مین مارا گیا جو آپ نے بیان
کر دیا تھا پھر وہ سب ایک کنوے مین ڈھکیل دیے گئے ایک پر ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے
اور اون کے پاس تشریف لیگئے پھر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے
کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تمسے وعدہ کیا تھا وہ تمنے پایا (اور اسکا عذاب دیکھا) مین نے
تو پایا جو اللہ تعالی نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جاوین گے) یہ
سن کر حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اون بدنون سے کلام کرتے ہین جن مین جان نہین ہے (وہ
کیا سنین گے) آپنے فرمایا مین جو کہہ رہا ہون تم اون سے زیادہ اسکو نہین سنتے البتہ اتنا فرق
ہے کہ وہ کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** اور سننے مین تم اور وہ برابر ہین اس حدیث سے صاف

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہون یا مسلمان اور دوسری حدیثین بہی اسکی تائید کیلیے وارد ہین اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتے سنتے ہین اور اسیوجہ سے انکو سلام کرنیکا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پہر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص تہا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کردیے گیے تہے تاکہ حضرت کا کلام سُن لین اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتے ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک قتلی بدر ثلثا ثم اتاھم فقام علیھم فناداھم فقال یا ابا جھل بن ھشام یا امیۃ بن خلف یا عتبۃ بن ربیعۃ یا شیبۃ بن ربیعۃ الیس قد وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فسمع عمر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یسمعون وانی یجیبوا وقد جیفوا قال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکنھم لا یقدرون ان یجیبوا ثم امر بھم فسحبوا فالقوا فی قلیب بدر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یون ہی پڑا رہنے دیا پہر آپ اون کے پاس تشریف لائے اور اُن کو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے اُمیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تمنے پایا جو اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا کیونکہ مین نے تو پایا جو اللہ تعالے نے مجہہ سے سچا وعدہ کیا تہا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہین اور کب جواب دیتے ہین یہ تو مردار ہوکر سڑ گئے آپ نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین جو کہہ رہا ہون اوسکو تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہین دے سکتے پہر آپنے حکم دیا وہ کہینچے گئے اور بدر کے کنوے مین ڈالدیے گئے **عن** ابی طلحۃ قال لما کان یوم بدر وظھر علیھم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ببضعۃ وعشرین رجلا وفی حدیث روح باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فالقوا فی طوی من اطواء بدر وساق الحدیث بمعنی حدیث ثابت عن

اَلَیْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہر کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون پر غالب ہوے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سردارون کو لیے اون کی نعشین ایک کنوین مین ڈالی گئین بدر کے کنوئن مین سے **باب** اِثْبَاتِ الْحِسَابِ حساب کا بیان **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ لَیْسَ ذَاکِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاکِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اوسکو عذاب ہوگا مین نے کہا اللہ تعالی تو فرماتا ہے بہر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گہر والون مین خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہین ہے یہ فقط دکہا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جہگڑا ہوگا حساب مین قیامت کو دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالی کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہو پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہو کہ ایک دم خدا تعالی کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولی اور آقا ہمارے۔ ہم حساب کے لائق کہان ہین ہمارا تو دفتر سب برائیون ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چہٹکارا نہین ہو سکتا **عن** اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اللّٰہُ یَقُوْلُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَاکِ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَۃَ ھَلَکَ ترجمہ وہی اس مین عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہو **عن** عَائِشَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ ھَلَکَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ یُوْنُسَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وہی روایت ہو جو گذری **باب** الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ الْمَوْتِ موت کیوقت اللہ جل جلالہ کے ساتہہ نیک گمان رکہنا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰہِ الظَّنَّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم مین سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھکر (یعنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اُمید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **عَنْ** جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اوسی حالت پر اوٹھیگا جس حالت مین مرا تھا (یعنے کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالی کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اوس قوم مین ہوتے ہین سب کو عذاب پہونچ جاتا ہے (یعنے اچھے اور نیک بھی عذاب مین شامل ہوجاتے ہین) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اوٹھین گے (یعنے قیامت کے دن اچھے بُرون کے ساتھ نہ ہون گے) **ف** مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا مین آتا ہے تو بُرون کے ساتھ نیک بھی اُس مین مبتلا ہوجاتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً لیکن آخرت مین ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنون اور قیامت کی نشانیون کا بیان۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ

مِن نَومِهٖ وَهُوَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيلٌ لِلعَرَبِ مِن شَرٍّ قَدِ اقتَرَبَ فُتِحَ اليَومَ مِن رَدمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهلِكُ وَفِينَا الصّٰلِحُونَ قَالَ نَعَم اِذَا كَثُرَ الخَبَثُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اوس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کہل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا مندسہ بنایا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی سے حلقہ بنایا امین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جاوینگے ایسی حالت مین جب ہم مین نیک لوگ موجود ہون گے آپ نے فرمایا ہان جب برائی زیادہ ہوگی یعنے فسق وفجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی **عَن** الزُّهرِيِّ بِهٰذَا الاِسنَادِ وَزَادُوا فِي الاِسنَادِ عَن سُفيَانَ فَقَالُوا عَن زَينَبَ بِنتِ اَبِي سَلَمَةَ عَن حَبِيبَةَ عَن اُمِّ حَبِيبَةَ عَن زَينَبَ بِنتِ جَحشٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کی اسناد مین چار صحابی عورتون نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو اون مین سے ازواج مطہرات مین سے ہین یعنے ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا **عَن** زَينَبَ بِنتِ جَحشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهَا زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومًا فَزِعًا مُحمَرًّا وَجهُهٗ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيلٌ لِلعَرَبِ مِن شَرٍّ قَدِ اقتَرَبَ فُتِحَ اليَومَ مِن رَدمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصبَعِهِ الاِبهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَت فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهلِكُ وَفِينَا الصّٰلِحُونَ قَالَ نَعَم اِذَا كَثُرَ الخَبَثُ **ترجمہ** ام المومنین زینب بنت جحش سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تہا فرماتے تہے لا الٰہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گذرا **عَن** ابنِ شِهَابٍ بِمِثلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهرِيِّ بِاِسنَادِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ اليَومَ مِن رَدمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيبٌ بِيَدِهٖ تِسعِينَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار مین سے اتنا کہل گیا (یعنے اتنا روزن اوس مین ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اوسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیون سے (یہ دس کے ہندسے سے چہوٹا ہوتا شاید یہ حدیث پہلی کی ہو

اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہونہ تحدید نووی **عن** عُبَیدِ اللّٰہِ بنِ القِبطِیّۃِ قَالَ دَخَلَ الحَارِثُ بنُ اَبِی رَبِیعَۃَ وَعَبدُ اللّٰہِ بنُ صَفوَانَ وَاَنَا مَعَھُمَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ المُؤمِنِینَ فَسَاَلَاھَا عَنِ الجَیشِ الَّذِی یُخسَفُ بِہٖ وَکَانَ ذٰلِکَ فِی اَیَّامِ ابنِ الزُّبَیرِ فَقَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَعُوذُ عَائِذٌ بِالبَیتِ فَیُبعَثُ اِلَیہِ بَعثٌ فَاِذَا کَانُوا بِبَیدَاءَ مِنَ الاَرضِ خُسِفَ بِھِم فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَکَیفَ بِمَن کَانَ کَارِھًا قَالَ یُخسَفُ بِہٖ مَعَھُم وَلٰکِنَّہٗ یُبعَثُ یَومَ القِیٰمَۃِ عَلٰی نِیَّتِہٖ قَالَ اَبُو جَعفَرٍ ھِیَ بَیدَاءُ المَدِینَۃِ **ترجمہ** عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المؤمنین ام سلمہ کے پاس گئے مین بہی اون کے ساتہہ تہا اونہون نے ام سلمہ رضہ سے پوچہا اُس لشکر کو جو دہنس جاوے گا اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رضہ مکہ کے حاکم تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ابو الولید کنانی نے کہا یہ صحیح نہین ہے اس لیے کہ ام المؤمنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت مین ہوئی سنہ ۵۹ مین اونہون نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہین پایا قاضی نے کہا بعض کہتے ہین کہ ام سلمہ رضہ کی دفات یزید بن معاویہ کے زمانہ مین ہوئی اس صورت مین یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے خلاف کیا تہا معاویہ کی وفات کے بعد طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اسی کو ثابت کیا ہے نووی نے کہا ابو بکر بن خثیمہ نے بہی ایسا ہی ذکر کیا ہے **ت** انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہین) اوس کیطرف لشکر بہیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان مین پہونچین گے تو دہنس جاوین گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اوس لشکر کے ساتہہ ہو (دل مین بُرا جانکر) آپ نے فرمایا وہ بہی اون کے ساتہہ دہنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اوٹہے گا ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے **عن** عَبدِ العَزِیزِ بنِ رُفَیعٍ بِھٰذَا الاِسنَادِ وَفِی حَدِیثِہٖ قَالَ فَلَقِیتُ اَبَا جَعفَرٍ فَقُلتُ اِنَّھَا اِنَّمَا قَالَت بِبَیدَاءَ مِنَ الاَرضِ فَقَالَ اَبُو جَعفَرٍ کَلَّا وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَبَیدَاءُ المَدِینَۃِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین ابو جعفر سے ملا اور مین نے کہا ام المؤمنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے ابو جعفر نے کہا ہرگز نہین قسم خدا کی وہ مدینہ کا میدان ہے **عن** حَفصَۃَ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَیَؤُمَّنَّ ھٰذَا

الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہونچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا **عَنْ** حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ **ترجمہ** ام المومنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہؓ ہیں یا عائشہؓ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنے کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنے دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہونگے) نہ انکا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا اون کیطرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہونچیں گے تو دھنس جاوینگے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جسکو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ

لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے مین اپنے ہاتھ پاؤن ہلائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سوتے مین وہ کام کیا جو نہین کرتے تہے آپ نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میرے امت کی ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کرین گے جو قریش مین سے ہوگا اور پناہ لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدا مین پہونچین گے (بیدا صاف میدان) تو دہنس جاوین گے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ راہ مین تو سب قسم کے لوگ چلتے ہین آپ نے فرمایا ہان اون مین ایسے لوگ ہونگے جو قصدًا آئے ہون گے اور جو مجبوری سے آئے ہون گے اور مسافر بہی ہون گے لیکن یہ سب ایکبارگی ہلاک ہوجاوین گے پہر (قیامت کے دن) مختلف نیتون پر اللہ اون کو اٹہاویگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالمون اور فاسقون سے دور رہنے مین بچاؤ ہے ورنہ اون کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے **عَنْ** اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے محلون مین سے ایک محل پر چڑہے پہر فرمایا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون مین تمہارے گہرون مین فتنون کی جگہین اسطرح دیکھتا ہون جیسے بارش گرنے کی جگہون کو (یعنے بہت ہونگے بوندون کیطرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور سا ون کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانون مین نمود ہوئے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِيْهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

ہے کہ فتنے ہون گے جن مین بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اُسکو جھانکے گا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اُس پناہ مین آجاوے **ف**

اس حدیث مین اشارہ ہے اون فسادون کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنے اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنیوالا اس مین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنہ اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تہی (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثون سے لوگون نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانون کی آپس کے فساد مین لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اوس کے گھر مین اسکے مارنے کو گھسین تو اپنے تئین بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصین کے نزدیک اپنے تئین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونون مذہبون مین فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اوس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیون سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اوس حالت پر محمول ہین جب حق ظاہر نہ ہو اُسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عن** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازون مین سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اُسکا گھر بار لُٹ گیا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس مین سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہہ پاوے تو پناہ لیوے اس فتنہ سے **عن** عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ **ترجمہ** عثمان شحام سے روایت ہے مین اور فرقد سبخی دونون مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین مین تھے ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے کہا تمنے سُنا ہے اپنے باپ سے فتنون کے باب مین کوئی حدیث بیان کرتے ہوے اونہون نے کہا ہان مین نے سُنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو وہان کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا اون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اون مین بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اوترے یا واقع ہو تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین مین جا رہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ جسکے اونٹ نہ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے آپنے فرمایا وہ اپنی تلوار اوٹھاوے اور پتھر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے (یعنے لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتلائیے اگر مجھپر زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین سے یا دو گروہون مین سے ایک مین لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھکو قتل کرے آپنے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ مین جاویگا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہون گے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

اسواسوقت مین گوشہ گیری تہلائی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور ابوبکرہ مسلمانون کے جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کر (تحفۃ الاخیار) **عن** عثمان الشحام بھذا الاسناد حدیث ابن ابی عدی نحو حدیث حماد الی اخرہ وانتھی حدیث وکیع عند قولہ ان استطاع النجاۃ ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید ھذا الرجل فلقینی ابوبکرۃ فقال این ترید یا احنف قال قلت ارید نصر ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا قال فقال لی یا احنف ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار قال فقلت او قیل یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ قد اراد قتل صاحبہ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا اس ارادے سے کہ اس شخص کا شریک ہون گا (یعنی حضرت علی رض کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ مین مجہہ سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہان جاتے ہو اے احنف مین نے کہا مین چاہتا ہون مدد کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی کی یعنے حضرت علی کی ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر بھڑین تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونون جہنمی ہین مین نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا لیکن مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تہا **ف** نووی نے کہا یہ اس صورت مین ہے جب لڑائی کسیوجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونون جہنم کے مستحق ہین پہر کبھی انکو بدلہ ملیگا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کردیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ مین جو قتال ہوئے وہ وعید مین داخل نہین ہین اور اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اون کی لڑائیون سے سکوت کرنا اور اوس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تہے اور انکی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تہی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجہتا تہا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تہا اور اللہ تعالی کے حکم کے بموجب اوس سے لڑنا واجب جانتا تہا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تہا کیونکہ مجتہد خطا مین معذور ہے اور اس مین شک نہین کہ ان تمام لڑائیون مین حضرت علی رض حق پر تہے اہل سنت

کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار **عن** ایوب بھذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی اٰخرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا المسلمان حمل احدھما علی اخیہ السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما صاحبہ دخلاھا جمیعا **ترجمہ** ابوبکرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتیار اوٹھاوین تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہو چکے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم مین جاوینگے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ ودعواھما واحدۃ **ترجمہ** ابوہریرۃ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑین گے (مسلمانون کے) اون مین بڑی لڑائی ہوگی اور دونون کا دعوی ایک ہوگا (یعنے دونون کا دین ایک ہوگا اور دونون یہ دعوے کرین گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الھرج قالوا وما الھرج یا رسول اللہ قال القتل القتل **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہرج بہت ہوگا لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنے خون بہت ہونگے) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یھلکھا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم فیستبیح بیضتھم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من باقطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون

بَعْضُھُمْ یُھْلِكُ بَعْضًا وَیَسْبِی بَعْضُھُمْ بَعْضًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو مین نے اُسکا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہان تک ہوپنچی گی جہان تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سُرخ اور سفید اور مین نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری اُمت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اون کا جتھا ٹوٹ جاوے اور انکی جڑ کٹ جاوے (یعنے بالکل نیست اور نابود ہو جاوین) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد مین جب کوئی حکم کر دیتا ہون پھر وہ نہین پلٹتا اور مین نے تیری یہ دعائین قبول کین مین تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرون گا نہ اون پر کوئی غیر دشمن جو اون مین سے نہ ہو ایسا غالب کرون گا جو اونکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاوین (مسلمانون کو تباہ کرنے کے لیے پر اون کو بالکل تباہ نہ کر سکین گے) یہانتک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کرینگے **ف** جیسا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی ہُوا آجتک کبھی کفار مسلمانون پر ایسے غالب نہین ہوے کہ اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانون کی بالکل قوت نرہے اس زمانے مین جب چارطرف سے مسلمانون پر کافرون کا ہجوم ہے گو اکثر ملکون سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا حبشا کاشغر وغیرہ سے مسلمانو کی حکومت جاتی رہی باوجود اسکے اب بہی مسلمانون کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان مین موجود ہے اگرچہ ان مقامون مین بہی مسلمان شرع پر نہین چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہین پر اگر اب بہی ہوشیار نہ ہون گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلین گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز مین کا فرباقی ماندہ ملک بہی اون سے چہین لین گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام اخیر زمانہ مین سمٹ کر پھر مدینہ مین آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ مین چلا جاتا ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ زَوَی لِیَ الْاَرْضَ حَتّٰی رَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاَعْطَانِی الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنَ الْعَالِیَۃِ حَتّٰی اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَ

إلينا فقال سألت ربي ثلاثا فأعطاني ثنتين ومنعني واحدة سألت ربي أن لا يهلك
أمتي بالسنة فأعطانيها وسألته أن لا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها وسألته أن لا
يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے
اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہمنے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار
سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اوس نے دو
دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے
(یعنے ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو
(یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس
میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں کیا **عن** سعد أنه أقبل مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في طائفة من أصحابه فمر بمسجد بني معاوية بمثل حديث ابن نمير **ترجمہ**
سعد سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گذرے بنی معاویہ
کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری **عن** أبي إدريس الخولاني كان يقول قال
حذيفة بن اليمان والله إني لأعلم الناس بكل فتنة هي كائنة فيما بيني وبين
الساعة وما بي إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم أسر إلي في ذلك شيئا لم
يحدثه غيري ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسا
أنا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعد الفتن منهن ثلاث
لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار
قال حذيفة فذهب أولئك الرهط كلهم غيري **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے
حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان
میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص
مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان
کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین ان میں سے ایسے ہیں جو

قریب قریب کچھ نہ چھوڑینگے اور بعض اون مین سے گرمی کی آندھیون کیطرح مین بعضے اون مین چھوٹے
مین بعضے بڑے ہین۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس مین جتنے لوگ تہے وے سب گذر گئے ایک مین باقی
ہون راسوچہ سوا اب مجہہ سے زیادہ کوئی فتنون کا جاننے والا باقی نہین رہا **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ
قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ
إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي
هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ
الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مین کہڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اسوقت سے لیکر قیامت تک ہونیوالی
مگر اس کو بیان کر دیا پہر یاد رکہا جس نے یاد رکہا اور بہول گیا جو بہول گیا میری ساتھی اوسکو جانتے
ہین اور بعضی بات ہوتی ہے جسکو مین بہول گیا تہا پہر جب مین اوسکو دیکہتا ہون تو یاد آجاتی ہے
جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکہتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پہر جب اوسکو دیکہے تو پہچان
لیتا ہے **عن** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ
ترجمہ وہی جو گزرا جو بہول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہین کیا **عن** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا
قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ **ترجمہ** حذیفہ رض نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تہی قیامت تک اور کوئی
بات ایسی نہ تہی جسکو مین نے آپ سے نہ پوچہا ہو البتہ مین نے یہ نہ پوچہا کہ مدینہ والون کو کون چیز نکالے گی
مدینہ سے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** أَبِي زَيْدٍ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ
الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ
الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا
ترجمہ ابوزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور منبر پر چڑہے پہر وعظ
سنائی ہمکو یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پہر آپ اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ

سنائی ہم کو یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا پہر اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ سنائی ہم کو یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہمکو اون باتون سے جو ہو چکی تہین اور جو ہونیوالی ہین اور سب سے زیادہ ہم مین عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکھا ہو **عن** حذیفۃ قال کنا عند عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ کما قال قال فقلت انا قال انک لجری وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال فقلت مالک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال افیکسر الباب ام یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد اللیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط قال فھبنا ان نسال حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضہ کے پاس بیٹہے تہے انہون نے کہا تم مین سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب مین مین نے کہا مجہ کو یاد ہے حضرت عمر رضہ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بہلا کہو آپ نے کیا فرمایا مین نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اوس کے گہر والون اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ اُسے اُسکا کفارہ ہوجاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچہی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا مین اس فتنے کو نہین پوچہتا مین تو اُس فتنہ کو پوچہتا ہون جو موج ماریگا دریا کی موج کی طرح (یعنے اسکا اثر سب مسلمانون کو پہونچے گا) مین نے کہا اے امیر المؤمنین تمہین اس فتنے سے کیا غرض ہے تمہارے اور اوسکے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضہ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کہلجاویگا مین نے کہا نہین وہ ٹوٹ جاویگا حضرت عمر رضہ نے کہا ایسا ہے تو پہر کبہی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا ہم لوگون نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا کہ یہ دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہ نے کہا ہان حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور مین نے اون سو ایک حدیث بیان کی تہی جو لغو نہ تہی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈر ے حذیفہ سو یہ پوچہنے مین کہ وہ دروازہ کون ہر ہمنے مسروق سو کہا تم پوچہو اونہون نے حذیفہ سے پوچہا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رض کی ذات تہی **ف** اور اُسکا ٹوٹنا اون کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر رض شہید ہوئے سو فتنہ کا دروازہ کہل گیا اور مسلمانون مین آپس مین رنجہ ٹرہنے لگا رفتہ رفتہ حضرت عثمان رض کی شہادت کی نوبت پہونچی پہر تو فتنہ سمندر کی موجون کیطرح اُسنڈنے لگا اور آپس مین کی لڑائیون کا بازار گرم ہوگیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر کا درجہ اس حدیث سو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہین ملا اون کی ذات بابرکات پشت پناہ تہی مسلمانونکی رعب تہی کافرون پر روک تہی تمام بلاؤن اور فتنون کی رضی اللہ تعالی عنہ **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاَقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرْعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهٗ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ **ترجمہ** محمد سے روایت ہے مین یوم الجرعہ یعنے جسدن جرعہ مین فساد ہونے کو تہا جرعہ ایک مقام ہے کوفہ مین جہان کوفہ والے سعید بن عاص سو لڑنے کے لیے جمع ہوئے تہے جب حضرت عثمان رض نے انکو کوفے کا حاکم کرکے بہیجا تہا) کو آیا ایک شخص کو دیکہا بیٹہے ہوئے مین نے کہا آج تو یہان کئی خون ہون گے وہ شخص بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہون گے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور مین نے اس باب مین ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجہہ سو فرمائی تہی مین نے کہا تو برا ساتہی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہی مین تیرا خلاف کر رہا ہون اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

م جلد ۷

اور مجھے منع نہیں کرتا **ف** یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہدیتا کہ میں حدیث کی روسے کہتا ہوں کہ خون نہ ہونگے تو میں کا ہیکو خلاف کرتا سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اوسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوئے اُسکا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے **ف** پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کیطرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّیْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ فرات میں (دریائی کوفہ ۱۲) ایک پہاڑ نکلیگا سونے کا لوگ اوس کے لیے لڑینگے تو ہر سیکڑے میں سے (یعنے فیصدی) ننانوے مارے جاوینگے اور ہر شخص یہ کہیگا اپنے دل میں شاید میں بچ جاؤں اور اس سونے کو حاصل کروں معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شی ہے لوگ اُس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے **عن** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ اِنْ رَاَیْتَهٗ فَلَا تَقْرَبَنَّهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سہیل کے باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلیگا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اوس میں سے کچھ نہ لیوے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَّعَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ

عن جبل من ذهب فاذا سمع به الناس ساروا اليه فيقول من عنده لئن تركنا الناس
يأخذون منه ليذهبن به كله قال فيقتتلون عليه فيقتل من كل مائة تسعة
وتسعون قال ابو كامل في حديثه قال وقفت انا وابي بن كعب في ظل اجم حسان

ترجمہ عبداللہ بن الحارث ابن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انہوں نے کہا
ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر میں رہیں گے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو لوگ جب یہ سنیں گے تو ہر
طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ
سارا پہاڑ لے جاویں گے آخر لڑیں گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاویں گے ۔ ابو کامل نے کہا
اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سائے میں کھڑے تھے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت العراق
درهمها وقفيزها ومنعت الشام مديها ودينارها ومنعت مصر اردبها ودينارها
وعدتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم
شهد على ذلك لحم ابي هريرة ودمه

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور
مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے
اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا
گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج
کو ناپتے ہیں اور اردب ۶ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر
ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ
ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جاوینگے نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ
مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم اخیر زمانے میں
ان ملکوں پر غالب ہو جاوینگے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے
کہا وہ مرتد ہو جاوینگے تو زکوۃ نہ دینگے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جزیہ دیتے تھے

قوی ہوکر جزیہ نہ دین گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاوگے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جاویگا اور سمٹ کر مدینہ
مین آجاویگا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ
من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا
منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم
فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ
ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ہم یقتسمون الغنائم
قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی
اہلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال
یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم علیہ السلام فامہم فاذا
راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن
یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین
اترے گا اور یہ دونون مقام شام مین ہین حلب کے قریب پھر مدینہ مین ایک لشکر نکلیگا اون کیطرف جو
اون دنون تمام زمین والون مین بہتر ہوگا جب صف باندہین گے دونون لشکر تو نصاری کہین گے
تم الگ ہو جاؤ اون لوگون سے یعنے اون مسلمانون سے جنہون نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور
لونڈی غلام بنائے ہم اون سے لڑین گے مسلمان کہینگے نہین قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بہائیون
سے الگ نہ ہونگے **ف** ہمیشہ نصاری کی یہی چال ہے کہ مسلمانون مین پھوٹ ڈالکر اپنا مطلب
نکال لیتے ہین پھر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہین جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اوس کی قوت
ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بہی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا
الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم اے ایمان والو مت بناؤ یہود
اور نصاری کو اپنا دوست اور جو کوئی تم مین سے اونکی دوستی کرے وہ انہی مین سے ہے پھر جو کوئی
مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے افسوس ہے کہ

مسلمان بے عقل پر چلتے ہین نہ اللہ کی کتاب پر اون کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافرون کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پہر بہی باز نہین آتے **ف** پہر لڑائی ہوگی تو مسلمانون کا ایک تہائی لشکر بہاگ نکلیگا اون کی توبہ کبہی اللہ تعالی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی وے عمر بہر کبہی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پہر وے قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کرینگے (جو نصاریٰ کے قبضہ مین آگیا ہوگا اب تک یہ شہر مسلمانو نکے قبضے مین ہے) تو وہ لوٹ کا مال لوٹکو بانٹ رہے ہونگے اور اپنی تلوارون کو زیتون کے درختون مین ٹانگ دیا ہوگا اتنے مین شیطان آواز کردے گا کہ دجال تمہارے پیچہے تمہاری بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے حالانکہ یہ خبر جہوٹ ہوگی جب شام کے ملک مین پہونچین گے تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفین باندہتے ہون گے نماز کی طیاری ہوگی اوسی وقت حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اترین گے اور مسلمانون کی امام بنکر نماز پڑہادین گے پہر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ ع کو دیکہیگا تو اس طرح ڈرسے گہل جاویگا جیسے نمک پانی مین گہلجاتا ہے اور جو عیسےٰ ع اوسکو یونہی چہوڑ دے تب بہی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہوجاوے لیکن اللہ تعالی اوسکو قتل کرے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہون پر اور اوسکا خون لوگون کو دکہلاوے گا عیسےٰ علیہ السلام کے برچہی مین **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لین گے ابہی تک یہ بات نہین ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہین اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهُ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَّاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَّاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَّخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَّيَتِيْمٍ وَّضَعِيْفٍ وَّخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَّاَمْنَعُهُمْ مِّنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ **ترجمہ** مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روبرو کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت اوس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگون سے زیادہ ہونگے (یعنے ہندو اور مسلمانون سے) عمرو نے کہا دیکہہ تو کیا کہتا ہے مستورد نے کہا مین تو وہی

کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاری میں
مین چار خصلتین ہین وہ مصیبت کیوقت نہایت بردبار ہین اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے
ہین اور بہاگنے کے بعد سب سے پہلے پہر حملہ کرتے ہین اور بہتر ہین سب لوگون مین مسکین یتیم اور ضعیف کے
لیے اور ایک پانچوین خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگون سے وہ بادشاہون کے ظلم کو روکتے ہین
ف اور اون کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہین کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہین انہی خصلتون
کی وجہ سے نصاری بہت بڑہ گئے اور ان کی تعداد دنیا مین روز بروز بڑہتی جاتی ہے وہ اب بہی مسلمانون
سے اور مشرکون سے تعداد مین زیادہ ہین اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاوین گے اب دنیا مین تین
مذہب والے قابل اعتبار ہین مسلمان نصاری مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہین نہ اون
کی کوئی حکومت ہے **عن** الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ تَقُومُ
السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ
الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ
قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ
لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ
ترجمہ مستورد سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت اوسوقت
قائم ہوگی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ ہون گے یہ خبر عمرو بن عاص کو پہونچی اوس نے مستورد سے
کہا کیسی حدیثین ہین جنکو لوگ کہتے ہین تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستورد نے
کہا مین تو وہی کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا
ہے (تو ٹہیک ہے) بیشک نصاری سب لوگون سے زیادہ بردبار ہین مصیبت کے وقت اور سب لوگون سے زیادہ
مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہین اور بہتر ہین لوگون مین اپنے ضعیفون اور مسکینون کے لیے
ف جب نصاری مین یہ صفات ہون تو مسلمانون مین اون سے زیادہ صفات ہونے چاہئین اس
لیے کہ مسلمان دین حق پر ہین اور نصاری سے زیادہ جنت کے طالب ہین۔ اس حدیث سے مسلمانون کو سبق
لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور مسکینون کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کیوقت صبر اور شکر اور
استقلال لازم ہے **عن** يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ

لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ إِنَّ
السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ
الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ
كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً
فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ
ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ
هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ
أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا وَ
إِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجُثْمَانِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ
بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ
أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ
الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ
عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ
آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ

ترجمہ

یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندہی آئی ایک شخص آیا جسکا تکیہ کلام یہی تہا اے عبد اللہ
بن مسعود قیامت آئی یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹہ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تہے انہوں نے کہا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ
کون بانٹیگا اور جب کوئی لڑائی سے نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پہر اپنے ہاتہ سے اشارہ کیا شام
کے ملک کیطرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بہی اون
سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاری ہیں اونہوں نے کہا ہاں اور

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بہیجین گے جو مرنے کے لیے آگے بڑہیگا اور نہ لوٹیگا بغیر غلبہ کے (یعنے اس قصد سے جاویگا کہ یا لڑکر مرجاوین گے یا فتح کرکر آوین گے پہر دونون فرقے لڑینگے یہانتک کہ رات ہوجاویگی اور دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوین گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑہا تہا وہ بالکل فنا ہوجاویگا (یعنے سب لوگ اوسکے قتل ہوجاوین گے) دوسرے دن پہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوین گے جو مرنیکے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی رہیگی یہانتک کہ رات ہوجاویگی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوین گی اور کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑہا تہا وہ فنا ہوجاویگا پہر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوین گے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوین گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہوجاوے گا جب چوتہا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہون گے وہ سب آگے بڑہین گے اوسدن اللہ تعالی کافرون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکہیگا یا ویسی لڑائی کسینے نہین دیکہی یہانتک کہ پرندہ اون کے اوپر یا اون کے بدن پر اوڑیگا پہر آگے نہین بڑہیگا وہ مردہ ہوکر گرین گے **ف** اسحدیث مین اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور سالات حرب ایسے تیز ہون گے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی جلد لوگ مرجاوین گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے گولون اور گولیون کی بوچہاڑ ہوگی **ت** ایک جدّی لوگ جو گنتی مین سو ہون گے اون مین سے ایک شخص بچے گا (یعنے فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوین گے اور ایک رہجاوے گا) ایسی حالت مین کون سی لوٹ سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا پہر مسلمان اسی حالت مین ہون گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنین گے ایک پکار اون کو آوے گی کہ دجال اون کے پیچہے اون کے بال بچون مین آگیا یہ سنتے ہی جو کچہ اون کے ہاتہون مین ہوگا اوسکو چہوڑکر روانہ ہون گے اور دس سوارون کو طلاوے کے طور پر روانہ کرین گے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اون سوارون کے اور اون کے باپون کے نام جانتا ہون اور اون کے گہوڑون کے رنگ جانتا ہون وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہون گے اوسدن یا بہتر سوارون مین سے ہون گے اوسدن **عن** يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُسَیْرِ بْنِ

جَابِرٍ قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنٌ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر مین تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے مین لال ہوا چلی کوفہ مین پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری **عن** نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ

ترجمہ نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کیطرف سے آئے جو بالون کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور اون لوگون کے اور آپ کے بیچ مین کھڑا رہ ایسا نہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالین پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتین اون سے کرتے ہون (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پھر مین گیا اور اون لوگون کے اور آپ کے بیچ مین کھڑا ہو گیا مین نے اُسوقت آپ سے چار باتین یاد کین جنکو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ مین (کافرون سے) جہاد کروگے اللہ اوسکو فتح کر دیگا پھر فارس سے جہاد کروگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کر دیگا پھر نصاری سے لڑوگے روم والون سے اللہ تعالی روم کو بھی فتح کر دیگا پھر دجال سے لڑوگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کر دے گا (یہ حدیث آپکا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا ای جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہین دجال اوسکے بعد نکلیگا جب روم کا ملک فتح ہو جاوے گا **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَیَاجُوۡجَ وَمَاجُوۡجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوۡفٍ خَسۡفٌ بِالۡمَشۡرِقِ وَخَسۡفٌ بِالۡمَغۡرِبِ
وَخَسۡفٌ بِجَزِیۡرَۃِ الۡعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخۡرُجُ مِنَ الۡیَمَنِ تَطۡرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحۡشَرِہِمۡ **ترجمہ**
حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم باتیں کر رہے تھے
آپنے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہمنے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی
جب دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھہ لوگے پھر ذکر کیا دہوئیں کا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے
اُس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دہوئیں سے وہ دہواں ہے جس سے کافرں کا دم رُک جاویگا اور
مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہوجاویگی اور یہ دہواں ابہی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا
اور اوپر اسکا بیان گذرا اور ابن مسعود کا انکار بہی گذرا اونہوں نے کہا یہ دہواں وہی ہے جو قریش پر قحط پڑا
تہا اور آسمان اور اون کے بیچ میں دہواں سا معلوم ہوتا تہا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود سے
اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف میں ہیں حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کیا کہ یہ دہواں زمین میں چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دو دہوئیں ہوں
انتہے **ت** اور دجال کا اور زمین کے جانور کا **ف** یہ وہ جانور ہے جسکا بیان اس آیت
کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡہِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَہُمۡ دَآبَّۃً مِّنَ الۡاَرۡضِ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا
اور صفا پہاڑ پہٹے گا اوس میں سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ
ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکے میں زمین سے ایک جانور نکلیگا
ساٹہہ گز لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکہہ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتہی کے اور سینگ جیسے پہاڑی
بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکہہ جیسے بلی کی اور دُم جیسے مینڈہے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتہہ پاؤں
جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی ع کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹہی ہوگی مسلمان اور کافر کو
سونگہہ کر بتلادیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جہوٹے ہیں **ت** اور آفتاب کو
نکلنے کا پچہم سے اور حضرت عیسی کے اوترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہہ خسف ہونا
یعنے زمین دہنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرہ عرب میں اور ان سب نشانیوں
کے بعد ایک انگارہ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کیطرف لیجاوے گی
محشر شام کی زمین ہے ۱ **عن** اَبِیۡ سَرِیۡحَۃَ حُذَیۡفَۃَ بۡنِ اَسِیۡدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہمکو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کرتے ہو ہمنے عرض کیا قیامت کا ذکر کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی ایک[1] خسف زمین کا دھنسنا مشرق میں دوسری[2] خسف مغرب میں تیسری[3] خسف جزیرہ عرب میں چوتھے[4] دھواں پانچویں[5] دجال چھٹے[6] زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں[8] آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں[9] ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسوین نشانی کا ذکر نہیں ہے دوسری روایت میں دسوین نشانی[10] حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی **عَنْ** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ انگار لوگوں کے ساتھ رہیگی جہاں وے اوتریں گے انگار بھی اوتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو انگار بھی ٹھہر جاوے گی **عَنْ** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ الْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ

ولم یرفعہ عبد العزیز **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ
اعناق الابل ببصری **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت نہ قائم ہو گی یہانتک کہ نکلی ایک آگ حجاز کے ملک سی روشن کر دیگی بصری کے اونٹون
کی گردنون کو یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہو گی کہ عرب سی شام تک پہونچیگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور
بصری ایک شہر کا نام ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگون
کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہون یا اوس کی ابتدا زمین سی ہو اور قوت اوسکی حجاز مین نووی نے کہا حدیث
سے یہ نہین نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے مین نکلی
سنہ ۶۵۴ھ مین اور بہت بڑی آگ تہی مدینہ کے مشرقی کنارے سی حرہ کے پرے اور اسکی خبر مجھے
اون لوگون نے دی جو اوس وقت مدینہ مین تہے۔ تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ مین
برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پہر ایکطرف زمین پہٹ گئی اس مین سے سر بلند آگ
نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتہر اوس آگ سے جلتا تہا مگر گہانس نہ جلتی تہی سیکڑون کوس تک
اوس کی روشنی تہی آخر سلطنت عباسیہ کی یہ ماجرا اگرچہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت
نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار) **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ المساکن اہاب او یہاب قال زہیر
قلت لسہیل وکم ذلک من المدینۃ قال کذا وکذا میلا **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گہر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاوینگے
زہیر نے کہا مین نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہون نے کہا اتنے میل پر
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو
مستقبل المشرق یقول الا ان الفتنۃ ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کیطرف
تہا آپ فرماتے تہے آگاہ رہو فتنہ یہان ہے جہان سی شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کیطرف ربیعہ
اور مضر کی قومین بستی تہین یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تہے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دونو

زلفین یا دونون سینگ مین سوسطرح کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر او سپر رکھدیتا ہے تاکہ
سجدہ کرنیوالون کا سجدہ اسکو واقع ہو **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا
وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے
عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ
نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ
عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی
طرف اشارہ کیا فرمایا فساد یہیں ہے جہان سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دوبار فرمایا یا تین
بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازے پر کھڑے تھے
عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ
الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ
قَرْنُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی
چوٹی ادھر ہے جہان سے شیطان کا سر نکلتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ
هٰهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ سَمِعْتُ اَبِيْ عَبْدَ اللهِ
بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هٰهُنَا
وَاَوْمٰی بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ وَ اِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَی الَّذِیْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَاءً فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنَاکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ سَالِمٍ لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا **ترجمہ** سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اوسکو پوچھتا ہون جو کبیرہ گناہ کرتا ہو میں نے سُنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادہر سے آویگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کیطرف جہان شیطان کے دونون قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اور پھر اللہ تعالے نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہمنے تجھکو نجات دی غم سے اور تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تھا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَکَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُھَا دَوْسٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بِتَبَالَۃَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ دوس کے عورتون کے سرین ہلین گے ذی الخلصہ گرد یعنے وہ طواف کرینگی اسکا ذی الخلصہ ایک بت تھا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے **ف** معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جاوینگے دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتون کو پوجنے لگینگے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونون بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جاوینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی جب اللہ

تعالی نے یہ آیت اوتاری اللہ وہ ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو غالب
کرے سب دینون پر اگرچہ برا مانین مشرک لوگ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے ﴿اور سوا اسلام کے
اور کوئی دین دنیا مین غالب نرہیگا﴾ اپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالی کو منظور ہے پھر اللہ
تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کیوجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہانتک کہ ہر وہ شخص جس کے دل مین
دانے برابر بھی ایمان ہوگا مرجاوے گا اور وہ لوگ رہجاوینگے جنمین بھلائی نہین ہے پھر وے
لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاوینگے **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ
مَكَانَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہیگا کاش مین اس کی جگہہ قبر مین ہوتا
ف تو ان خرابیون اور فتنون مین نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیان اور بدینیان قیامت کے
قریب پھیلین گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہوجاویگا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ
عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ
اِلَّا الْبَلَاءُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھکو اوس ذات
کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پھر اوسپر لیٹیگا
اور کہیگا کاش مین اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھہ اوسکو دین مگر بلا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا
يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُوْلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے لوگون
پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا کہ اُس نے قتل کیون کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیون
قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاوینگے) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى

يَأتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہان تک کہ لوگون پر ایک دن آویگا کہ مارنیوالا نہ جانیگا اوسنے کیون مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانیگا کیون مارا گیا لوگون نے کہا یہ کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونون جہنمی ہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیون والا (مراد ابی سینیا کے کافر ہین جو نصاری ہین یا وسط حبش کے بُت پرست اخیر زمانہ مین اون کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اوٹھ جاوینگے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کریگا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا جو لوگون کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہونگے یہانتک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ڈھالون جیسے ہون گے اور
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہون گے **عن**
اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ
الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے منہ ایسے ہونگے جیسے ڈھالین تہ بتہ
جمی ہوئین (یعنے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہین جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والی
ہین یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اون سے لڑے) **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلَکُمْ اُمَّۃٌ یَنْتَعِلُوْنَ
الشَّعْرَ وُجُوْھُھُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم سے لڑین گے وہ لوگ جن کے جوتے بالون کے ہون گے
اور اون کے منہ تہ بتہ ڈھالون کیطرح **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ
السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاَنْفِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے
جوتے بالون کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین
چھوٹی ناکین موٹی اور چپٹی ہونگی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْکَ قَوْمًا وُجُوْھُھُمْ کَالْمَجَانِّ
الْمُطْرَقَۃِ یَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَیَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان ترکون سے لڑین گے جن کے وجوہ
سپر کیطرح تہ بتہ ہونگے اونکا لباس بالون کا ہوگا اور وے چلین گے بالون مین (یعنے جوتے
بھی بالون کے ہون گے) **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَۃُ حُمْرُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگون سے لڑو گے جن کے جوتے بالون کے ہون گے اون کے موہنہ گویا ڈہالین
ہین تہ بتہ چہرے اون کے سرخ ہین آنکہین چہوٹی ہین **عن** اَبِی نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
فَقَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ
قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ
قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ
وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہے ہم جابر
بن عبد اللہ کے پاس تہے اونہون نے کہا قریب ہے کہ عراق والون پاس قفیز اور درم نہ آوی ہمنے کہا کس
سبب سے اونہون نے کہا عجم کے لوگ اوسکو روک لین گے پہر کہا قریب ہے کہ شام والون پاس دینار اور مدی
نہ آوے مدی ایک پیمانہ ہے اسیطرح قفیز ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا روم والے لوگ
روک لین گے پہر تہوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
اخیر امت مین ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بہر بہر کر مال دیگا (یعنے روپیہ اور اشرفیان لوگون کو) اور اسکو
شمار نہ کرے گا جریری نے کہا مین نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچہا کیا تم سمجہتے ہو کہ یہ خلیفہ
عمر بن عبد العزیز ہے اونہون نے کہا نہین (یہ امام مہدی ہین جو امت کے اخیر زمانے مین پیدا
ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل مین تہے) **عن** الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ
خَلِيْفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ **ترجمہ** ابو سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفون مین سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
جو مال کو لپ بہر بہر کر دیگا اوسکو گنے گا نہین **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ
ترجمہ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین
ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضہ سے جب وہ خندق کہود رہے تہے اونکا سر پوچھنے لگے اور فرماتے تہے اے سمیہ کے بیٹے تجہپر بڑی مصیبت ہوگی تجہہ کو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تہا عمار حضرت علی کے ساتہہ تہے صفین کی لڑائی مین اور اوسی لڑائی مین شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضہ خلیفہ برحق تہے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تہا **عَنْ** اَبِيْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ قَتَادَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاهُ يَعْنِيْ اَبَا قَتَادَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَيَقُوْلُ وَيْسَ اَوْ يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ تہے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی اور مصیبت **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجہکو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پہر جاوے) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ اُمَّتِيْ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگون کو یہ خاندان قریش مین سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پہر ہمکو کیا حکم ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر لوگ اون سے الگ رہین تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتہ نہ دین پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوے اور انہون نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑون صحابی یزید کے لشکر کے ہاتہہ سے مدینہ مین شہید ہوئے معاذ اللہ **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا
فِي سَبِيلِ اللهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ)
مر گیا اب اوس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مر جاوے گا (روم کا بادشاہ) تو اوس کے بعد کوئی قیصر
نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اون دونوں
کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ
قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ
عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ **ترجمہ** جابر بن سمرہ
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں
کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے (قتیبہ کی روایت
میں مسلمانوں کی ہے بلا شک) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا
فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ
فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ
فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا
فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب

خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے (یعنے قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑین گے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوین گے تو اوتر پڑین گے سو ہتیار سے نہ لڑین گے اور نہ تیر مارین گے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہین گے تو اوس کی ایکطرف جو دریا مین ہے گر پڑے گی پہر دوسری بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہین گے تو اوس کی دوسری طرف گر پڑے گی پہر تیسری بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہین گے تو ہرطرف سے کہلجاویگا سو اوس شہر مین گہس پڑین گے اور لوٹین گے جب لوٹ کا مال بانٹ رہے ہون گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آوے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چہوڑ دین گے اور دجال کیطرف پلٹین گے **ف** اس روایت مین بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل ہین اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل مین سے یہ لوگ ہون گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتہیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہان بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی **عَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑوگے یہود سے اور مارو گے اون کو یہانتک کہ پتہر بولیگا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اُسکو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پتہر کہیگا یہ میری آڑ مین ایک یہودی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑین گے پہر تم اون پر غالب ہوگے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ

الیھودی من وراء الحجر او الشجر فیقول الحجر او الشجر یا مسلم یا عبد اللہ ھذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہود سے لڑینگے پھر مسلمان اُنکو قتل کرینگے یہان تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ مین چھپیگا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادہر آ اور اُسکو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کیطرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین یدی الساعۃ کذابون وزاد فی حدیث ابی الاحوص قال فقلت لہ انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحوص کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مین نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولے ہان **عن** سماک بھذا الاسناد مثلہ قال سماک وسمعت اخی یقول قال جابر فاحذروھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا جابر نے کہا اون سے بچو (ایسا نہ ہو اون جھوٹون کے فریب مین آجاؤ) **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہون گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہیگا مین اللہ کا رسول ہون **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال حتی ینبعث **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب ذکر ابن صیاد ابن صیاد کا بیان

عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمررنا بصبیان فیھم ابن صیاد ففر الصبیان وجلس ابن صیاد فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ذلک فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تربت یداک اتشھد انی رسول اللہ فقال لا بل تشھد انی رسول اللہ فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول اللہ حتی اقتلہ فقال رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچون پر سے گذرے اون مین ابن صیاد تھا سب لڑکے آپ کو دیکھکر بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہو) آپنے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون وہ بولا نہین بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہی) تو تو اُسکو نہ مار سکیگا (اور جو دجال نہین ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ يُخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ابن صیاد ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے دل مین تیرے لیے ایک بات چھپائی ہی (آپنے اس آیت کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل مین (یعنی دھوان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنے شیطان اور جن کاہنون کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہین کہ ساری جملہ مین سے ایک آدہ لفظ وہ بھی اولٹ پلٹ کر بتا دیتے ہین جیسے تونے پوری آیت مین سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبرون کے انکو اللہ تعالی پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجیے مین اوس کی گردن مار دون آپنے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہی جس سے تو ڈرتا ہے (یعنے دجال ہی) تو تو اُسکو مار نہ سکیگا **ف** نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد اوسکا نام صاف ہی علما نے کہا کہ اُسکا قصہ مشکل ہے اور اُسکا امر مشتبہ ہی کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہی اور اس مین کچھ شک نہین کہ ابن صیاد دجالون سے ایک دجال تھا علما نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب مین آپ پر وحی نہین آئی کہ وہ دجال ہی یا دجال نہین ہے آپ کو دجال کی

صفتین وحی سے معلوم ہوئی تہین اور ابن صیاد مین بعض صفتین موجود تہین اسوجہ سے آپ کو گمان تہا لیقین نہ تہا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اوسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعوی کیا اسوجہ سے کہ وہ نابالغ تہا یا اُس زمانہ مین یہودیون سے صلح تہی اور وہ بہی یہود مین سے تہا پہر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہان مرا ابوداؤد مین ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہوگیا اور جابر قسم کہاتے تہے کہ وہ دجال ہے اسیطرح حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپ نے منع نہ کیا واللہ اعلم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْکَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْهِ دَعُوْهُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ملے مدینہ کی بعض راہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون آپنے فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اسکی کتابون پر بہلا تجہہ کو کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا مین ایک تخت دیکہتا ہون پانی پر آپنے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکہتا ہے وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہین اور ایک جہوٹا یا دو جہوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چہوڑ دو اسکو اوسکو شک ہے اپنے باب مین (کہ وہ سچا ہے یا نہین)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ صَایِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْجُرَیْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو گزرا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّةَ فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَکَّةَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ

بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِيْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے مین ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک وہ مجھہ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہین مین دجال ہون کیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سُنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ مین نہ آوے گا مین نے کہا ہان سنا ہے ابن صیاد بولا مین تو مدینہ مین پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہون ابو سعید نے کہا پھر اخیر مین ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون دجال کہان پیدا ہوا اور اب وہ کہان ہے ابو سعید نے کہا تو مجھہ کو اُسنے شبہ مین ڈالدیا (اخیر کی بات کہکر کیونکہ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اسکا مقام کیونکر اوسکو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلین کہ اوسکی اولاد ہے اور وہ مدینہ مین پیدا ہوا مکہ مین جاتا ہے کچھ کافی نہین کیونکہ یہ صفات دجال کے اسوقت آپنے بتلائین ہین جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا مین نکلیگا نہ پیشتر کی) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهٗ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اٰبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ وَقِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھہ سے گفتگو کی تو مجھہ کو شرم آگئی (اوس کے برا کہنے مین) وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھہ ای اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور مین تو مسلمان ہون اور آپنے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور مین نے توحج کیا۔ ابو سعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا مین اوسکو سچا سمجھون اور اوسکی بات میرے دل مین گُھس جاوے پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ دجال اب کہان ہے اور اوس کے باپ اور مان کو بھی پہچانتا

ہون لوگون نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجہ کو یہ اچہا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجھکو دجال بنایا جاوے تو مین نا پسند کرون عن أبي سعيد الخدري قال خرجنا حجاجا أو عمارا ومعنا ابن صائد

فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقيت أنا وهو فاستوحشت منه وحشة شديدة مما يقال عليه قال وجاء بمتاعه فوضعه مع متاعي فقلت إن الحر شديد فلو وضعته تحت تلك الشجرة قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب أبا سعيد فقلت إن الحر شديد واللبن حار ما بي إلا أني أكره أن أشرب عن يده أو قال آخذ عن يده فقال أبا سعيد لقد هممت أن آخذ حبلا فأعلقه بشجرة ثم أختنق مما يقول لي الناس يا أبا سعيد من خفي عليه حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خفي عليكم معشر الأنصار ألست من أعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم أليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عقيم لا يولد له وقد تركت ولدي بالمدينة أو ليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل المدينة ولا مكة وقد أقبلت من المدينة وأنا أريد مكة قال أبو سعيد حتى كدت أن أعذره ثم قال أما والله إني لأعرفه وأعرف مولده وأين هو الآن قال قلت له تبا لك سائر اليوم

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرے کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تہا ایک منزل مین ہم اترے لوگ ادہر اودہر چلے گئے اور مین اور ابن صاید دونون رہ گئے مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اسوجہ سے کہ لوگ اوسکے باب مین جو کہا کرتے تہے کہ دجال ہے ابن صاید اپنا اسباب لیکر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکہدیا مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی مین نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اوس درخت کے تلے رکہے تو بہتر ہے اوسنے ایسا ہی کیا پہر بکریان ہمکو دکہلائی دین ابن صاید گیا اور دودہ لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودہ پی مین نے کہا گرمی بہت ہے اور دودہ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تہی کہ مین دودہ نہ پیون صرف یہی کہ مجہ کو برا معلوم ہوا اوس کے ہاتہہ سے پینا ابن صاید نے کہا اے ابو سعید مین نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لون اور درخت مین لٹکا کر اپنے تئین پہانسی دے لون ان باتون کی وجہ سے جو لوگ میرے حق مین کہتے ہین اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگون سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگون سے زیادہ

ہوگا اور قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل المدینۃ الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہین جانتے کیا آپنے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا میں تو مسلمان
ہون کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ مین موجود ہے کیا آپنے یہ نہین
فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ مین نہ جاویگا اور مین مدینہ سے آرہا ہون اور مکہ کو جارہا ہون ابوسعید نے کہا
(اُسنے ایسی باتین کین کہ) مین قریب تہا کہ اُسکا طرفدار بن جاؤن (اور لوگون کا کہنا اوسکے باب مین
غلط سمجھون) پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُس کے پیدایش کا مقام جانتا
ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ اب وہ کہان ہے مین نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہہ
تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا **عن** اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کیطرح خوشبودار اے ابو القاسم
آپنے فرمایا سچ کہا تو نے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ
ترجمہ ابوسعید رضہ سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے
آپنے فرمایا باریک سفید خالص مشک کیطرح خوشبودار **عن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ
عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کہاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے
مین نے کہا تم اللہ کی قسم کہاتے ہو انہون نے کہا مین نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کہاتے تھے اس
امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے اُوسکا انکار نہ کیا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضہ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ قِبَلَ
ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ
یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ

فقال اشهد انك رسول الاميين فقال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتشهد
ان رسول الله فرفضه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال امنت بالله ورسله ثم قال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذا ترى قال ابن صياد ياتيني صادق وكاذب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اني خبات لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر بن الخطاب ذرني يا رسول الله اضرب عنقه
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك في قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله بن عمر يقول انطلق بعد
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب الى النخل التي فيها ابن صياد
حتى اذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل طفق يتقي بجذوع النخل وهو يختل
ان يسمع من ابن صياد شيئا قبل ان يراه ابن صياد فراه رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرات ام ابن صياد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل فقالت لابن صياد يا صاف وهو
اسم ابن صياد هذا محمد فثار ابن صياد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته
بين قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى
على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال فقال اني لانذركموه ما من نبي الا قد
انذره قومه لقد انذره نوح قومه ولكن اقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه
تعلموا انه اعور وان الله تبارك وتعالى ليس باعور قال ابن شهاب واخبرني عمر
ابن ثابت الانصاري انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم حذر الناس الدجال انه مكتوب بين
عينيه كافر يقرؤه من كره عمله او يقرؤه كل مؤمن وقال تعلموا انه لن يرى
احد منكم ربه حتى يموت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اوسکو دیکھا لڑکون کے ساتھ کھیلتے ہوے بنی مغالہ

کے قلعہ کے پاس اون دنون ابن صیاد جوانی کے قریب تہا اوسکو خبر نہ ہوئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی پیٹہ پر اپنا ہاتہہ مارا پہر آپنے اُس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون ابن صیاد نے آپکیطرف دیکہا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو امی لوگون کے (اُمی کہتے ہین ان پڑہ اور بے تعلیم کو) پہر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچہ جواب نہ دیا (اُس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی کیونکہ آپ مایوس ہوگئے اوسکے اسلام سے اور ایک روایت مین فرفصہ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپنے اُسکو لات سے مارا) اور فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولون پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تجہے کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبہی جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنے مخلوط حق وباطل دونون سے) پہر آپنے فرمایا مین نے تجہ سے پوچہنے کے لیے ایک بات دل مین چہپائی ہے ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنے دخان یعنے دہوئین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہان بڑہ سکتا ہے حضرت عمر نے کہا مجہے چہوڑ دیے یا رسول اللہ مین اس کی گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اُسکو مار نہ سکیگا اور جو وہ وہ نہین ہے تو تجہے اُسکا مارنا بہتر نہین سالم بن عبد اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن عمر سے سُنا اوس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اوس باغ مین گئے جہان ابن صیاد رہتا تہا جب آپ باغ مین گہسے تو کہجور کے درختون کی آڑ مین چہپنے لگے آپکا مطلب تہا کہ ابن صیاد کو دہوکا دین اور اُس کے کچہ باتین سُنین اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکہا وہ لیٹا ہوا تہا ایک بچہونے پر ایک کمل اوڑہے ہوئے کچہ گنگنا رہا تہا اوس کی مان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیا اور آپ چہپ رہے تہے کہجور کے درختون کی آڑ مین اوس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تہا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی ابن صیاد اوٹہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے دیتی (تو ہم اوس کی باتین سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی جیسی اُسکو

لایق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مین تمکو اُس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ حضرت نوح نے بھی (جنکا زمانہ بہت پہلے تہا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن مین تم کو ایسی بات تبلائی دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین تبلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہین ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن شہاب نے کہا مجہ سے عمر بن ثابت الصاری نے بیان کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو دجال سے ڈرایا اور یہ بہی فرمایا کہ اوسکے دونو آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا (یعنے حقیقۃً ک اور ف اور ر یہ حروف لکہے ہون گے یا اوسکے چہرے سے کفر اور شرارت نمایان ہوگی) جسکو پڑہ لیگا وہ شخص جو اوس کے کامون کو بُرا جانے گا یا اوس کو ہر ایک مومن پڑہ لیگا اور آپنے فرمایا تم یہ جان رکہو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہین دیکہیگا جبتک مر نہ لیگا۔

ف مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالی کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہین تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تہا اور اس مضمون کی حدیثین کتاب الایمان مین گذر چکین اور دنیا مین خدا کا دیدار محال نہین ہے اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہین اسیطرح اختلاف ہے اس مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ تعالے کو دیکہا یا نہین انتہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ **ترجمہ** وہی جو گزرا اس مین بنی مغالہ کی بجاے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی ماں اسکو اپنے کام مین چہوڑ دیتی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ مین تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا وہ اتنا پہولا کہ راہ بند ہوگئی ابن عمر ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اونکو یہ خبر پہونچ چکی تہی اونہون نے کہا اللہ تعالے تجہہ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیون چہیڑا تجہہ کو نہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلیگا تو اسیوجہ سے کہ غصہ ہوگا تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتَّى تَكَسَّرَتْ وَأَنَا وَاللهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر کہتے تہے مین ابن صیاد سے دو بار ملا ایک بار ملا تو مین نے لوگون سے کہا تم کہتے تہے کہ ابن صیاد دجال ہے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے کہا قسم خدا کی تمنے مجہ کو جہوٹا کیا تم مین سے بعض لوگون نے مجہ سے بیان کیا کہ وہ نہین مرے گا یہانتک کہ تم سب مین زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن وہ کہتے ہین پہر ابن صیاد نے ہمسے باتین کین پہر مین جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اوسکی آنکہہ پہولی ہوئی تہی مین نے کہا یہ تیری آنکہہ کا کیا

حال ہی جو مین دیکھ رہا ہون وہ بولا مجھے نہین معلوم مین نے کہا تیرے سر مین آنکھہ ہی اور تجھی نہین معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی مین آنکھہ پیدا کر دیوے پہر ایسی آواز نکالی جیسے گدہا زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے اونسے یہ حال بیان کیا اونہون نے کہا تیرا کیا کام تہا ابن صیاد سے کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بہیجے گی لوگون پر وہ اسکا غصہ ہی جسپر غصہ اسکو نکالیگا **باب** ذِكْرِ الدَّجَّالِ دجال کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگون مین اور فرمایا کہ اللہ تعالے کانا نہین ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھہ کانی ہے گویا اوس کی آنکھ انگور ہے پہولا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب مین جو حدیثین بیان کین وہ اہل حق کی دلیل ہین کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالی اوسکو بہیجکر اپنے بندون کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کامون کی جیسے مردون کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اوس کے ہاتھ سے اللہ تعالے کی مشیت سے ہونگے پہر اللہ تعالی اوسکو عاجز کر دے گا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہانتک کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو مضبوط رکہیگا یہ مذہب ہی اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتین وہ دکہلا دیگا وہ نظر بندی کی قسم سے ہون گے اور خیالات کی طرح فی الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتین واقعی ہون تو انبیا علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ اون کی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تاکہ یہ باتین نبوت کو تصدیق کرین بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوی کرے گا حالانکہ اوسکا دعوی اوس کے صورت حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیان اوس مین موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
مین اسکو تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہین یا طماع ہین یا ڈرپوک ہین کیونکہ اسکا فتنہ بڑا ہوگا اور
وہ اتنا نہ ٹھہریگا کہ ضعیف العقل لوگ اوس کے حال مین غور کرین اسی لیے پیغمبرون نے اوسکے فتنہ
سے ڈرا دیا اور اوس کے جھوٹا ہونے کے دلائل بیان کر دیے اور جن لوگون کو خدا اپنے نیک توفیق دی
ہے وہ کبھی اوس کو نہ مانین گے نہ اوسکے فریب مین آوین گے اور وہ شخص جسکو دجال مار یگا پہر جلا ویگا
ایسے لوگون مین سے ہوگا وہ کہیگا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال
ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **مترجم** کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتین دکھلا ویگا
جیسے مردون کا جلانا پانی کا برسانا جنت دوزخ اوس کے پاس ہوگا اگر جاہل لوگ تابع ہو جاوین
تو قیاس سے بعید نہین جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگون کے جو ایک بات بہی خلاف
عادت نہین دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہین اور معاذ اللہ اون کی الوہیت کی دعوی کو سچ سمجھتے ہین
ہماری زمانہ مین آغا خان بمبئے مین ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجھتے تہے اور اب تک
سمجھتے ہین اون لوگون کو خوجے کہتے ہین ان جاہلون کو اتنا شعور نہین کہ جو شخص کہاوے اور
ہیوے اور بندون کیطرح ہگے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے
تو جاہل ہین آج وہ قوم جو دنیاوی علوم مین اپنا ثانی نہین رکہتی اور عقل کمال مین انا ولا غیری
کا دم بہرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تہا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا
خدائی کا اعتقاد رکہتی ہے ہائے افسوس نصاری کے علم و معرفت پر تمام چیزون مین تو وہ عقل
سے کام لیتے ہین اور خاص اپنے اعتقاد مین ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہین
امید ہے کہ چند روز مین جو عقلمند نصرانی ہین وہ اس لغو عقیدے سے پہر جاوین گے اور اسلام
کی سچی بات اختیار کرین گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
خدا نہین باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہین اور خدا اپنے فضل سے نصاری کے دل کہولدے
اور وہ اس سچی بات کو مان لین تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہو جاوین گے اور اسوقت مشرکون کا زیر کرنا اور انکو بہی توحید کی راہ پر لانا
بڑا آسان ہوگا یا اللہ تو اپنے بندون پر رحم کر اور ان کو بہی سیدہی سمجھ دے اور اون کو

تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچاوے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم عزوجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنے کافر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ کافر ثم تہجاھا ک ف ر یقرأہ کل مسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے اسیو سطح اوسکو مسیح کہتے ہیں اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پیر اوس کے ہجے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان اسکو پڑہے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اسکو پڑہ لیگا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جسپر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقۃً اوس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالی نے ایک نشانی اوس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالی اس نشانی کو ظاہر کردیگا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑہا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اوس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے انتہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار **ترجمہ** حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا اور یہ ابن عمر کی حدیث میں گذرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکھ اسکی

کانی ہوگی (گھنی بالون والا اوس کے ساتھہ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اوس کی آگ تو باغ ہے اور اسکا باغ آگ ہے علما نے کہا یہ بہی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندون کے لیے تا حق کو حق کرے اور جہوٹ کو جہوٹ پہر اوسکو رسوا کرے اور لوگون مین اوس کی عاجزی ظاہر کرے) **ف** مراد یہ ہے کہ حقیقت مین آگ اوسکی باغ ہوجاوے گی مومنون کے لیے اور باغ اُسکا آگ ہوجاویگا اوسکے تابعدارون کے لیے اور اُسکا کارخانہ سار انظر بندی ہے **عن** حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْہُ مَعَہٗ نَہْرَانِ تَجْرِیَانِ اَحَدُھُمَا رَأْیَ الْعَیْنِ مَاءٌ اَبْیَضُ وَالْاٰخَرُ رَأْیَ الْعَیْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَکَنَّ اَحَدٌ فَلْیَاْتِ النَّھْرَ الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا وَلْیُغَمِّضْ ثُمَّ لْیُطَاْطِیْ رَاْسَہٗ فَیَشْرَبُ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْھَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَاُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ اَوْ غَیْرِ کَاتِبٍ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب جانتا ہون دجال کے ساتہہ کیا ہوگا اوس کے ساتہہ دو نہرین ہون گی بہتی ہوئین ایک تو دیکہنے مین سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکہنے مین بہڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی پہر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر مین چلا جاوے جو دیکہنے مین آگ معلوم ہوتی ہوا ور اپنی آنکہہ بند کرے اور سر جہکا کر اوس مین سے پیے وہ ٹہنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکہہ بالکل چپٹی ہوگی اوس پر ایک پہلی ہوگی موٹی اور اسکی دونون آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا جسکو ہر مومن پڑہ لے گا خواہ لکہنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُہٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُہٗ نَارٌ فَلَا تَھْلِکُوْا قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** دجال کے ساتہہ پانی اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹہنڈا پانی اور پانی آگ ہے سو ہلاک کرنا اپنے تئین (اوسکے پانی مین گہسکر ۔ ابومسعود نے کہا مین نے بہی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عن** عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَہٗ اِلٰی حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ فَقَالَ لَہٗ عُقْبَۃُ حَدِّثْنِیْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ

نَارٌ فَمَا ءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِى الَّذِىْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ تَصْدِيْقًا لِحُذَيْفَةَ **ترجمہ** ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھہ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلیگا اوسکے ساتھہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانی والی اور جسکو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں ہے جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اوسکو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے **عن** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهٗ نَهْرًا مِنْ مَّاءٍ وَنَهْرًا مِّنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِىْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِىْ يُرٰى اَنَّهٗ نَارٌ فَاِنَّهٗ سَيَجِدُهٗ مَاءً قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **ترجمہ** ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں اون سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھہ ہوگا اس کے ساتھہ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی ہے جس کو تم آگ دیکھوگے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھوگے وہ آگ ہے سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اوسکو پانی پاوے گا۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے **عن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهٗ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ مَعَهٗ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ وَاِنِّىْ اُنْذِرُكُمْ بِهٖ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھہ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی پر جس کو وہ جنت کہیگا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا **عن**

النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ
فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ
النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ
وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ
قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ
فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا
وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ
يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا
اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ
اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ
السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ
عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ
لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِيًا
شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ
وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ
يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ
بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمْ مِنْهُ
فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى

الله الى عيسى عليه السلام انى قد اخرجت عبادا لى لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادى
الى الطور ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على
بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة
ماء ويحصر نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم
خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبى الله عيسى واصحابه فيرسل الله
عليهم النغف فى رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط
نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه الى الارض فلا يجدون فى الارض موضع شبر
الا ملاه زهمهم ونتنهم فيرغب نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه
الى الله فيرسل طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل
الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة
ثم يقال للارض انبتى ثمرتك وردى بركتك فيومئذ تاكل العصابة
من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك فى الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفى
الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفى القبيلة من الناس فبينما هم كذلك
اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مومن
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم
الساعة **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن
صبح کو ذکر کیا تو کبھی اوسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنے کبھی اوس کی تحقیر کی اور کبھی اوس کے
فتنے کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ دجال ان درختون کے جھنڈ مین آگیا جب ہم پھر آپ پاس شام کو گئے تو آپنے ہمارے
چہرون پر اسکا اثر معلوم کیا (یعنے ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اور اوسکو گھٹایا اور بڑھایا یہانتک کہ ہمکو گمان
ہوگیا کہ دجال ان درختون مین کھجور کے موجود ہے (یعنے اُسکا آنا بہت قریب ہوا) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتون کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنون

کا آپس کی لڑائیون کا اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اوس کو الزام دون گا اور
تمکو اوس کے شر سے بچاؤن گا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے
اوسکو الزام دیگا اور حقتعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گہونگریالے بالوالا
ہے اوسکی آنکہہ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوس کے مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتہہ (عبد العزی
ایک کافر تہا) سو جو شخص تم مین سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوس پر پڑہے
مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اوٹہائیگا
بائین اے خدا کے بندو ایمان پر قائم رہنا اصحاب بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا آپنے فرمایا
چالیس دن تک ایک دن ان مین کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا
اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہین (تو ہمارے دنون کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
دن تک رہیگا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہمکو ایک ہی دن
کی نماز کفایت کریگی آپنے فرمایا نہین تم اندازہ کر لینا اوسدن مین بقدر اوسکے یعنے جتنی دیر کے بعد
ان دنون مین نماز پڑہتے ہوا سیطرح اوسدن بہی اٹکل کر کے پڑہ لینا (اب تو گہڑیان بہی موجود ہین
اون سے وقت کا انداز بخوبی ہوسکتا ہے نووی نے کہا اگر آپ یون صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تہا کہ
کہ اوسدن صرف پانچ نمازین پڑہنا کافی ہوتین کیونکہ ہر دن رات مین خواہ کتنا ہی بڑا ہوا اللہ تعالی
نے پانچ نمازین فرض کین ہین مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین
مین جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقعہ ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چہہ مہینے کا دن
اور چہہ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہان پہنچ
جاوے اور جیسے تو سال مین پانچ نمازین پڑہنا ہونگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال
زمین مین کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچہے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس
اویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاوے گا وے اوسپر ایمان لاوین گے اور اوسکی بات مانین گے تو آسمان
کو حکم کرے گا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ انکی گہانس اور اناج اوگاوے گی تو شام کو گور ف
رجانور) آوین گے پہلے سے زیادہ اونکی کوہان لنبی ہون گے تہن کشادہ ہونگے کوکہین تنی ہوئین یعنے
خوب موٹی ہوکر) پہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اون کو بہی کفر کیطرف بلاویگا لیکن وے اوسکی

بات کو نہ مانین گے تو اون کیطرف سے پہٹ جاویگا اون پر قحط سالی اور خشکی ہوگی اون کے ہاتہون مین اون
کے مالون مین سے کچہ نہ رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا اے زمین اپنے خزانے
نکال تو وہان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہوجاوین گے جیسے شہد کی مکہیان بڑی مکہی کے
گرد ہجوم کرتی ہین پہر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا اور اوسکو تلوار سے ماریگا اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا
نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہے پہر اوسکو زندہ کر کے پکاریگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ چمکتا ہوا اور ہنستا
ہوا تو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالے حضرت عیسی ابن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کو بہیجیگا حضرت عیسی علیہ
السلام سفید مینارے کے پاس اوترین گے دمشق کے شہر مین مشرق کیطرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے
ہوئے اپنے دونون ہاتہہ دو فرشتون کے بازوؤن پر رکہے ہوے جب حضرت عیسی علیہ السلام اپنا سر جہکاوینگے
تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اوٹہاوینگے تو موتی کیطرح بوندین بہینگی جس کافر کے پاس حضرت عیسی علیہ
السلام اوترینگے اوسکو اون کے دم کی بہاپ لگیگی وہ مرجاویگا اور اون کے دم کا اثر وہان تک
پہونچیگا جہانتک اون کی نظر پہونچیگی پہر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کرین گے یہانتک کہ
پاوینگے اوس کو باب لد پر (لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اوسکو قتل کرینگے پہر حضرت عیسی اون
لوگون کے پاس آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوینگے اور اون کو
خبر کرین گے اون درجون کی جو بہشت مین اون کے لیے رکہے گئے ہین وہ اسیحال مین ہونگے کہ اللہ تعالی
حضرت عیسی پر وحی بہیجیگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اون سے لڑنے کی طاقت نہین
تو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کیطرف اور خدا بہیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے
ہر ایک اونچان سے نکل پڑینگے اون مین کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرین گے اور جتنا پانی اوس
مین ہوگا سب پی لین گے پہر اون مین کے پچہلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبہی اس دریا مین
پانی بہی تہا پہر چلین گے یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت
المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو بہی قتل
کرین تو اپنے تیر آسمان کیطرف چلاوین گے خدا تعالے اون تیرون کو خون مین بہر کر لوٹا دیگا وے
سمجہین گے کہ آسمان کے لوگ بہی مارے گئے (یہ مضمون اس روایت مین نہین ہے اسکے بعد کی روایت
سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسی علیہ السلام اور اون کے اصحاب گہرے رہینگے یہانتک کہ اون کے

نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہائت تنگی ہوگی اپہر خدا کا
پیغمبر عیسے اور اون کے ساتہی دعا کرینگے سو خدا تعالی یاجوج اور ماجوج کے لوگون پر عذاب بہیجیگا اونکی
گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے پہر خدا کا رسول عیسی اور اون
کے ساتھی زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اون کی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے
یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہون گی پہر خدا کا رسول عیسی اور اس کے ساتہی خدا سے دعا
کرینگے تو حقتعالی چڑیون کو بہیجیگا بڑے اونٹون کی گردنون کے برابر وہ اون کو اوٹہا لے جاوینگے اور
اون کو پہینک دیوینگی جہان خدا کا حکم ہوگا پہر خدا تعالی ایسا پانی برسادیگا کہ کوئی گہر مٹی کا اور بالون
کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دہو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کے کر دیگا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت کو پہیر دے اور اسدن ایک انار کو
ایک گروہ کہاویگا اور اوسکی چہلکہ کو بنگلہ سا بنا کر اوس کے سایہ مین بیٹہینگے اور دودہ مین برکت ہوگی
یہانتک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودہار گاے ایک ابوری کے
لوگون کو کفایت کریگی اور دودہار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کرے گی سو اسی حالت مین لوگ
ہونگے کہ یکایک حقتعالی ایک پاک ہوا بہیجیگا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور
مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے آپس مین بہڑینگے گدہون کیطرح
اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان
کے واسطے کہ کون اون کے داؤن مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہی تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب
جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی نیک متقی
مومن سے ہو اور جو کافر بدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ
بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ
حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ
فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا
وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَيْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

اس روایت مین وہی فقرہ زیادہ ہو آسمان مین تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت مین ہو کہ اللہ تعالی فرماویگا مین نے اپنے ایسے بندون کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہین سکتا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیْ مَا حَدَّثَنَا قَالَ یَاْتِیْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ اَتَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْاٰنَ قَالَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لنبی حدیث دجال کے ذکر مین تو یہ بہی بیان کیا کہ اوسپر حرام ہوگا مدینہ کی گہاٹیون مین گہسنا اور آویگا وہ ایک پتہریلی زمین پر مدینہ کے قریب پہر جاوے گا اوسکے پاس ایک شخص جو سب لوگون مین بہتر ہوگا وہ کہیگا مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہے جسکا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین کیا ہے دجال لوگون سے کہیگا بہلا اگر مین اسکو مار ڈالون پہر جلا دون تو تمکو کچہ شک رہیگا اس بابمین وہ کہین گے نہین دجال اوس شخص کو قتل کرے گا پہر اوسکو جلا دیگا وہ کہیگا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تہا تیرے بابمین جتنا اب ہو یعنے اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے پہر دجال اوسکو قتل کرنا چاہیگا لیکن قتل نہ کر سکے گا **عن** الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ

فيقول انت المسيح الكذاب قال فيؤمر به فيؤشر بالميشار من مفرقه حتى يفرق بين رجليه قال ثم يمشي الدجال بين القطعتين ثم يقول له قم فيستوي قائما قال ثم يقول له اتؤمن بي فيقول ما ازددت فيك الا بصيرة قال ثم يقول يا ايها الناس انه لا يفعل بعدي باحد من الناس قال فياخذه الدجال ليذبحه فيجعل ما بين رقبته الى ترقوته نحاسا فلا يستطيع اليه سبيلا قال فياخذ بيديه ورجليه فيقذف به فيحسب الناس انما قذفه الى النار وانما القي في الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمين **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا مسلمانون مین سے ایک شخص اوسکیطرف چلیگا راہ مین اوسکو دجال کے ہتیار بند لوگ ملینگے وہ اس سے پوچہین گے تو کہان جاتا ہے وہ بولیگا مین اسی شخص کے پاس جاتا ہون جو نکلا ہے وہ کہین گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہین لایا وہ کہیگا ہمارا مالک چہپا ہوا نہین ہے دجال کے لوگ کہین گے اس کو مار ڈالو پہر آپس مین کہین گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جبتک اوس کے سامنے نہ لے جاوین پہر اوسکو لے جاوین گے دجال کے پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیگا اپنے لوگون کو اوسکا سر پہوڑا جاوے گا اور کہیگا اسکو پکڑو اسکا سر پہوڑو اوسکے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پہر دجال اوس سے پوچہیگا تو میرے اوپر یقین نہین کرتا (یعنے میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جہوٹا مسیح ہے پہر دجال حکم دیگا وہ چیرا جاویگا آرے سے سر سے لے کر دونون پاؤن تک یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوجاویگا پہر دجال ان دونون ٹکڑون کے بیچ مین جاوے گا اور کہیگا اوٹھ کہڑا ہو وہ شخص (زندہ ہوکر) سیدہا اوٹھ کھڑا ہوگا پہر اوس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیگا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے پہر لوگون سے کہیگا اے لوگو اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنے اب کسی کو نہین جلا سکتا) پہر دجال اسکو پکڑ لیگا ذبح کرنے کے لیے اوس کے گلے سے لیکر ہنسلی تک تانبے کا بن جاویگا وہ ذبح نہ کرسکے گا پہر اوس کے ہاتھ پاؤن پکڑ کر پہینک دیگا لوگ سمجہین گے کہ آگ مین اوسکو پہینک دیا حالانکہ وہ جنت مین ڈالا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک **عن** المغيرة بن شعبة قال ما سال احد النبي صلى الله عليه وسلم عن الدجال اكثر مما سالته

قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے دجال تجھ کو نقصان نہ پہونچاوے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اوس کے ساتھ کھانا ہوگا نہریں ہونگی آپ نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنے جو اوس کے پاس ہوگا اوس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا یہ حدیث کا حاصل ہو اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی **عَنْ** إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ

رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

ترجمہ یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمرو رض سے سنا اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت مین ہو گی اونہون نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند اون کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نکرون (کیونکہ لوگ کچہ کا کچہ کہتے ہین اور مجھکو بدنام کرتے ہین) مینے تو یہ کہا تہا تم تہوڑے دنون بعد ایک بڑا حادثہ دیکہو گے جو گہر کو جلا دے گا اور وہ ہو گا ضرور ہو گا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس تک رہیگا مین نہین جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم کو بہیجے گا انکی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈہونڈہین گے اور اوسکو مارین گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہین گے کہ دو شخصون مین کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالے ایک ٹہنڈہی ہوا بہیجے گا شام کیطرف سے تو زمین پر کوئی ایسا شخص نرہے گا جس کے دل مین رتی برابر ایمان یا بہلائی ہو مگر یہ ہوا اوس کی جان نکال لے گی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے پہاڑ کے کلیجہ مین گہس جاوے تو وہان بہی یہ ہوا پہنچکر اوس کی جان نکال لیگی عبد اللہ نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے پھر برے لوگ دنیا مین رہجاوین گے جلد باز چڑیون کیطرح یا بے عقل اور درندون کیطرح اون کے اخلاق ہون گے نہ وہ اچہے بات کو اچہا سمجہین گے نہ بری بات کو برا پھر شیطان ایک صورت بنا کر اون کے پاس آوے گا اور کہیگا تم شرم نہین کرتے وہ کہین گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہمکو شیطان کہیگا بت پرستی کرو وہ بت پوجین گے اور باوجود اوس کے اونکی روزی کشادہ ہو گی مزے سے زندگی کرین گے پھر صور پہونکا جاویگا اوسکو کوئی نہ سنیگا مگر ایک طرف سے گردن جہکا دیگا اور دوسری طرف سے

اوٹھالیگا (یعنے بیہوش ہوکر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنیگا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گارا کرتا
ہوگا وہ بیہوش ہوجاویگا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہوجاوینگے پھر اللہ تعالی پانی برساویگا جو نطفہ کیطرح ہوگا
اوس سے لوگوں کے بدن اوگ آوینگے پھر صور پھونکا جاویگا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھتے ہوں گے
پھر پکارا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا پھر کہا جاویگا ایک لشکر
نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا ہزار میں سے نوسو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور
ایک ہزار میں جنتی ہوگا) آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کردیگا (ہیبت اور مصیبت سے یا دراز ہونے
سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنے سختی ہوگی) **عن** يعقوب بن عاصم بن عروة بن
مسعود قال سمعت رجلا قال لعبد الله بن عمرو انك تقول ان الساعة تقوم الى كذا
وكذا فقال لقد هممت ان لا احدثكم بشىء انما قلت انكم ترون بعد قليل امرا
عظيما فكان حريق البيت قال شعبة هذا او نحوه قال عبد الله بن عمرو قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فى امتى وساق الحديث بمثل حديث معاذ قال فى
حديثه فلا يبقى احد فى قلبه مثقال ذرة من ايمان الا قبضته قال محمد بن جعفر
حدثنى شعبة بهذا الحديث مرات وعرضته عليه **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن**
عبد الله بن عمرو قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا لم انسه بعد سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول الايات خروجا طلوع الشمس من مغربها و
خروج الدابة على الناس ضحى وايهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها قريبا
ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث
یاد رکھی جسکو میں کبھی نہ بھولا آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کی آفتاب کا
پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں
میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اوس کے بعد جلد ظاہر ہوگی **عن** ابى زرعة قال جلس الى مروان بن
الحكم بالمدينة ثلاثة نفر من المسلمين فسمعوه وهو يحدث عن الايات ان اولها خروجا
الدجال فقال عبد الله بن عمرو لم يقل مروان شيئا قد حفظت من رسول الله صلى الله
عليه وسلم حديثا لم انسه بعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بمثله

ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے تھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا

عن أبي زرعة قال تذاكروا الساعة عند مروان فقال عبد الله بن عمرو سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل حديثهما ولم يذكر ضحى

ترجمہ مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے

باب قصة الجساسة دجال کے جاسوس کا بیان

عن عامر بن شراحيل الشعبي شعب همدان أنه سأل فاطمة بنت قيس أخت الضحاك بن قيس وكانت من المهاجرات الأول فقال حدثيني حديثا سمعتيه من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسنديه إلى أحد غيره فقالت لئن شئت لأفعلن فقال لها أجل حدثيني فقالت نكحت ابن المغيرة وهو من خيار شباب قريش يومئذ فأصيب في أول الجهاد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما تأيمت خطبني عبد الرحمن بن عوف في نفر من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وخطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم على مولاه أسامة بن زيد وكنت قد حدثت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحبني فليحب أسامة فلما كلمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت أمري بيدك فأنكحني من شئت فقال انتقلي إلى أم شريك وأم شريك امرأة غنية من الأنصار عظيمة النفقة في سبيل الله ينزل عليها الضيفان فقلت سأفعل فقال لا تفعلي إن أم شريك امرأة كثيرة الضيفان فإني أكره أن يسقط عنك خمارك أو ينكشف الثوب عن ساقيك فيرى القوم منك بعض ما تكرهين ولكن انتقلي إلى ابن عمك عبد الله بن عمرو بن أم مكتوم وهو رجل من بني فهر فهر قريش وهو من البطن الذي هي منه فانتقلت إليه فلما انقضت عدتي سمعت نداء المنادي منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي الصلاة جامعة فخرجت إلى المسجد فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنت في صف النساء الذي يلي ظهور القوم فلما قضى رسول الله

صلى الله عليه وسلم صلوته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم كل انسان مصلاه
ثم قال اتدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا
لرهبة ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني
حديثا وافق الذي كنت احدثكم عن مسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة
بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفئوا
الى جزيرة في البحر حين تغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة
الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم
انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم
انسان رايناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى
كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم
قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب
بنا الموج شهرا ثم ارفانا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما
انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الدير
فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نامن ان تكون شيطانة
فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسالكم عن نخلها هل
يثمر قلنا له نعم قال اما انه يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا
عن اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال اما ان ماءها يوشك
ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين
ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من
مائها قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب

قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ
مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ
فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ
يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ
وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عامر بن شراحیل سے روایت ہے اونہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تہین
ضحاک بن قیس کی اور اون عورتون مین سے تہین جنہون نے پہلے ہجرت کی تہی کہ بیان کرو مجہ سے ایک حدیث
جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اورت واسطہ کرنا اوس مین اور کسیکا وہ بولین اچہا اگر تم یہہ
چاہتے ہو تو مین بیان کرون گی اونہونے کہا ہان بیان کرو فاطمہ نے کہا مین نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور
وہ قریش کے عمدہ جوانون مین سے تہے اون دنون پہر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ جب مین بیوہ ہوگئی تو مجہسے پیام بہیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پیام بہیجا اپنے مولی اسامہ بن زید کے لیے اور مین
یہ حدیث سن چکی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہسے محبت رکہے اوسکو چاہیے کہ اسامہ
سے بہی محبت رکہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے اس باب مین گفتگو کی تو مین نے کہا میرے کام کا اختیار
آپکو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا ام شریک کے گہر اوٹہہ جا ام شریک ایک عورت تہی
مالدار انصار مین کی بہت خرچ کرنے والی اللہ کی راہ مین اوسکے پاس مہمان اوترتے تہے مین نے عرض کیا
بہت اچہا مین ام شریک کے پاس اوٹہہ جاون گی پہر آپنے فرمایا ام شریک پاس مت جا اوس کے پاس مہمان بہت

آتے ہین اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہین تیری اوڑہنی گر جاوے یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے
اور لوگ تیرے بدن مین سے وہ دیکھین جو تجھہ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن
ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تہا بنی فہر مین سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے مین سے
تہا جس مین سے فاطمہ بہی تہی پہر فاطمہ نے کہا مین اون کے گہر مین چلی گئی جب میری عدت گذر گئی تو
مینے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارتا تہا
نماز کے لیے جمع ہو جاؤ مین بہی مسجد کیطرف نکلی اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی
مین اوس صف مین تہی جس مین عورتین تہین لوگون کے پیچھے جب آپنے نماز پڑہ لی تو منبر پر بیٹہے اور
آپ ہنس رہے تہے آپنے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہہ پر رہے پہر فرمایا تم جانتے ہو مینے
تم کو کیون اکٹہا کیا وہ بولے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی مین نے تمکو رغبت دلانے
یا ڈرانے کے لیے جمع نہین کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تہا وہ آیا اور اوس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھہ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اوس حدیث کے جو مین تم سے
بیان کیا کرتا تہا دجال کے باب مین اوس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین
تیس آدمیون کے ساتہہ جو لخم اور جذام کی قوم سے تہے سو اون سے ایک مہینہ بہر لہر کہیلا کی سمندر مین یعنے
شدت موج سے جہاز تباہ رہا پہر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کیطرف سورج ڈوبتے پہر وے جہاز
سے ملوار یعنے چہوٹی کشتی مین بیٹہے اور ٹاپو مین داخل ہوے وہان انکو ایک جانور بہاری دم بہت بالون
والا ملا کہ اسکا آگا پیچہا دریافت نہ ہوتا تہا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے اس سے کہا اے کمبخت تو
کیا چیز ہے اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا اس مرد کے پاس چلو
جو دیر مین ہے اسواسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور
سے ڈرے کہ کہین شیطان نہ ہو تمیم نے کہا پہر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے دیکہا
تو وہان ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہمنے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبہی نہین دیکہا جکڑے
ہوئے ہین اوس کے دونون ہاتہہ گردن کے ساتہہ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہم نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر یعنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہوجاویگا تو
تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہین جو سمندر مین سوار ہوئے تہے جہاز مین لیکن

جب ہم سوار ہوے تو سمندر کو جوش مین پایا پہر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہمسے کہیلتی رہی بعد اوسکے آ لگے اس ٹاپو پر پہر ہم بیٹہے چہوٹی کشتی مین اور داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تہے اوسکا آگا پیچہا بالون کی کثرت سی ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوس نے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیر یطرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت نہ ہو پہر اوس مردنے کہا کہ مجہکو خبر دو بیسان کے نخلستان سی ہمنے کہا کہ کونسا حال اوسکا تو پوچہتا ہے اوسنے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سی پوچہتا ہون کہ پہلتا ہے ہمنے اوس سی کہا کہ ہان پہلتا ہے اوس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پہلیگا اوس نے کہا کہ بتلاؤ مجہکو طبرستان کا دریا ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچہتا ہے وہ بولا اس مین پانی ہے لوگون نے کہا اوس مین بہت پانی ہے اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہے گا پہر اوسنے کہا خبر دو مجہ کو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کیا حال اوسکا پوچہتا ہے اوس نے کہا اس چشمہ مین پانی ہے اور وہان کے لوگ اوس کے پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوس مین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ کہیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اسنے کہا مجہہ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے اونہون نے کہا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینے مین گئے اوسنے کہا کیا عرب کے لوگ اون سی لڑے ہم نے کہا ہان اوس نے کہا کیونکر اونہون نے عرب والون کے ساتہہ کیا ہمنے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گردپیش کے عربون پر اور اونہون نے اطاعت کی اونکی اوسنے کہا یہ بات ہو چکی ہمنے کہا ہان اوس نے کہا خبردار رہو یہ بات اون کے حق مین بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار رہون اور البتہ مین تم سے اپنا حال کہتا ہون کہ مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پہرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہی جب مجہہ کو اجازت ہوگی نکلنے کی سو مین نکلون گا اور سیر کرون گا اور کسی بستی کو نہ چہوڑون گا جہان نہ جاؤن چالیس رات کے اندر سوای مکہ اور طیبہ کے وہان جانا مجہپر حرام ہے یعنے منع ہے جب مین جاہون گا ان دو بستیون مین سی کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑہ آوے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتہہ مین ننگی تلوار ہوگی وہ مجہہ کو وہان جانے سے روک دے گا اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہون گے جو اوسکی چوکیداری کرینگے پہر حضرت صلعم نے اپنی پشت خاص سی منبر پر ٹہکورا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنے طیبہ سی مراد مدینہ

منورہ سی خبردار رہو پہلا مین تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ مجہ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو سوافق پڑے اوس چیز کے جو مین تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے
حال سے فرمایا کرتا تہا خبردار ہو کہ البتہ دریا شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کیطرف ہی وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہی اور بحر
بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے مین ہو اور آپنے اشارہ کیا پورب کیطرف **ف**
اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن فرمایا پہر شاید اوسیوقت
وحی سی معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہی اسواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اوس کے
سوا ایک حدیث مین صاف ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیابان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک
مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے
قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسے مسیح علیہ السلام کے ہاتہ سے مارا جاویگا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا
دجال ہی جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جسکا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوا چھوٹے دجال بہت اس
امت مین ہوے ہین جنہون نے لوگون کو بہکایا اور راہ راست ڈگمگا دیا ہمارے زمانے مین علیگڈہ
مین ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئین سید کہتا ہے اوسنے وہ گمراہی پہیلائی کہ معاذ اللہ فرشتون
کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اسنے انکار کیا مسلمانون کو نصاری کے طریق
پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہین ہے اور قرآن کی
ایسی تاویل کی جو تحریف سی بدتر ہے خدا اوس کے شر سے سچے مسلمانون کو بچاوے اور راہ راست پر
شریعت کی قائم رکہے **ت** فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے یاد رکہے **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ
لَهٗ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ
طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ قَالَتْ فَنُوْدِيَ
فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ
فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ عَمٍّ لِتَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا
فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِيْ الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اونہون نے ہمکو تحفہ دیا رطب جسکو ابن طاب کہتے ہین اور وہ ایک عمدہ قسم ہے تر کھجور کی اور جو کے ستو سکو پلائے پھر مین نے اون سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ کہان عدت کرے اونہون نے کہا میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پھر لوگون مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو مین بھی چلی اون لوگون کے ساتھ جو چلے اور عورتونکی پہلے صف مین تھی جو مردون کی آخر صف کے بعد تھی مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے منبر پر خطبہ پڑہتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بہائی سمندر مین سوار ہوئے پھر بیان کیا وہی قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہون آپنے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنے مدینہ **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتُهٗ فَسَقَطَ اِلٰى جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہوئے تھے انکا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اوس کے اندر گئے پانی کی تلاش مین وہان ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پھر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو مین سب شہرون مین ہو آتا سوا طیبہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگون کے سامنے نکالا اونے سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِيْ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ قَوْمِهٖ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِيْ سَفِيْنَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوْا اِلَى الْجَزِيْرَةِ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو

مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی بعض لوگ اون میں سے ایک تختی پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **باب** فی بقیۃ من احادیث الدجال دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطأہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ ولیس نقب من انقابھا الا علیہ الملٰئکۃ صافین تحرسھا فینزل بالسبخۃ فترجف المدینۃ ثلاث رجفات تخرج الیہ منھا کل کافر ومنافق **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جاوے سوا مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر رستے پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہونگے اور چوکیداری کرینگے پھر دجال اوس زمین میں اوترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنے تین بار اوس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اوس میں کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاویگا

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذکر نحوہ غیر انہ قال فیاتی سبخۃ الجرف فیضرب رواقہ وقال فیخرج الیہ کل منافق ومنافقۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اوس کے پاس چلے جاوینگے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جاوینگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے

عن ام شریک انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگینگے پہاڑوں میں ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے لوگ اوس دن کہاں ہونگے (یعنے وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کرینگے) آپ نے فرمایا عرب اون دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھی کروڑوں)

عن ابن جریج بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن رھط منھم ابو الدھماء وابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ھشام

ابنِ عامرٍ نأتي عمران بن حصين فقال ذات يوم انكم لتجاوزون الى رجالٍ ما كانوا باحضر لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا اعلم بحديثه مني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق اكبر من الدجال **ترجمہ** ابو الدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے) **عن** ثلاثة رهطٍ من قومه فيهم ابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر الى عمران بن حصين مثل حديث عبد العزيز بن مختار غير انه قال امر اكبر من الدجال **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدخان او الدجال او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹی موت یعنی جب یہ باتیں آجاویں گی تو نیک اعمال کی قابو جاتی رہیگی

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم **عن** قتادة بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب فضل العبادة في الهرج

فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت **عن** معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العبادة في الهرج كهجرة الي **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کریگا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی

گمراہ اور پر جو بدتر ہون گے **باب** قرب الساعۃ قیامت کا قریب ہونا **عن** سہل یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعیہ التی تلی الابہام والوسطی وھو یقول بعثت انا والساعۃ ھکذا **ترجمہ** سہل سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے اوس اونگلی سے جو نزدیک ہے انگھوٹھے کے اور بیچ کی اونگلی سے اور فرماتے تھے مین قیامت کے ساتھ اسطرح بہیجا گیا ہون **ف** غرض یہ ہے کہ مجہہ مین اور قیامت مین کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہین ہے جیسے بیچ کی اونگلی اور اس اونگلی کے بیچ مین کوئی اور انگلی نہین ہے اسطرح میری شریعت بہی سب شریعتون سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینون کے بعد ہے اوس کے بعد پہر قیامت ہی ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین قال شعبۃ وسمعت قتادۃ یقول فی قصصہ کفضل احدھما علی الاخری فلا ادری اذکرہ عن انس او قالہ قتادۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت اس طرح بہیجا گیا جیسے یہ دونو انگلیان شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصون مین کہتے تھے جتنی ایک اونگلی دوسری اونگلی سے بڑی ہے اب مین نہین جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سُنا یا اپنے دل سے کہا **عن** انس یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا والساعۃ ھکذا وقرن شعبۃ بین اصبعیہ المسبحۃ والوسطی یحکیہ **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیثہم **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین قال وضم السبابۃ والوسطی **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان الاعراب اذا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن الساعۃ متی الساعۃ فنظر الی احدث انسان منہم فقال ان یعش ھذا لم یدرکہ الھرم قامت علیکم ساعتکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے آپ اون مین سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیگا تو بوڑھا نہ ہوگا یہانتک کہ تمہاری قیامت ہوجاویگی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مرجاؤ مراد قیامت صغری ہے

اور وہ موت ہی **عن** انس ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی تقوم الساعۃ وعندہ غلام من الانصار یقال لہ محمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعش ھذا الغلام فعسی ان لا یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی اوس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاوے کہ قیامت آجاوے **ف** مراد قیامت سے وہی قیامت صغری ہے یعنے موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین **عن** انس بن مالک ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم متی تقوم الساعۃ قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھنیھۃ ثم نظر الی غلام بین یدیہ من ازد شنوءۃ فقال ان عمر ھذا لم یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ قال قال انس ذاک الغلام من اترابی یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ مین سے ہے اوس کیطرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا نہوگا یہانتک کہ تیری قیامت ہو جاویگی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنون مین سے تھا اوسدن **عن** انس قال مر غلام للمغیرۃ بن شعبۃ وکان من اقرانی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤخر ھذا فلن یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیون مین سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ قال تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلط فی حوضہ فما یصدر حتی تقوم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہون گے کپڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کرچکے ہون گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کر کے نہ پھرا ہوگا

باب مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ صور کے دونو پہونک مین کتنا فاصلہ ہوگا کہ قیامت آجاوے گی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور کے دونون پہونکون کے بیچ مین چالیس کا فرق ہوگا لوگون نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگون نے کہا چالیس مہینے کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگون نے کہا چالیس برس کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا (یعنے مجھے اسکا تعین معلوم نہین) پہر آسمان سو ایک پانی برسے گا اوس سے لوگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے انہون نے کہا آدمی کے بدن مین کوئی چیز ایسی نہین جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑہ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہون گے (نووی نے کہا اس مین سے پیغمبر مستثنے ہین اون کے بدنون کو اللہ تعالی نے زمین پر حرام کر دیا ہے) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوا ے ڈنڈی کی ہڈی کے اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اُسی سے پہر جوڑ اجاوے گا **ف** عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دُم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈنڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہے مگر ڈنڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی اور قیامت مین بہی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تہا ویسا طیار ہوجاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈنڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک اجزاے اصلیہ نہ گلتی ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین (تحفۃ الاخیار) **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن مین ایک ہڈی ہے جسکو زمین نہین کہاتی اوسی سے جوڑا جاویگا قیامت کے دن لوگون نے عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا ڈنڈی کی

كِتَابُ الزُّهْدِ

کتاب اون حدیثون کے بیان مین جو دنیا سے نفرت دلاتی ہین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قیدخانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہے کافر کی **ف** مسلمان کیسے ہی عیش مین ہو مگر کافر کیطرح عیش نہین کرسکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچہ نہین عاقبت کی فکر اوسکو نہین عبادات کی مشقت اوسکو نہین مسلمان کو یہ سب محنتین ہین اوس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے یہان فکر معیشت ہے وہان دغدغہ حشر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پاکر قبر اور حشر سے پار ہوکر جنت مین جاویگا اوسوقت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور جہانتک ایمان قوی ہوگا وہین تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار مین سے گذرے آپ مدینہ مین آرہے تہے کسی عالیہ کیطرف سے (عالیہ وہ گاؤن مین جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہین) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونون طرف تہے آپ نے ایک بکری کا بچہ چہوٹے کان والا

مردہ دیکہا اوسکا کان پکڑا پہر فرمایا تم مین سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو لوگون نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بہی اسکو لینا نہین چاہتے یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کرین گے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگون نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بہی اس مین عیب تہا کہ کان اسکے بہت چہوٹے ہین پہر مرے پر اوسکو کون لیگا آپنے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بہی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث الثقفی فلو کان حیا کان ھذا السک بہ عیبا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرأ الھاکم التکاثر قال یقول ابن آدم مالی مالی قال وھل لک یا ابن آدم من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ الھٰکم التکاثر پڑہتے تہے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تونے کہایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چہٹی کی **ف** اور جو رکہہ چہوڑ او وہ تیرا مال نہین ہے بلکہ تیرے وارثون کا ہے یا اگر وارث نہین تو الفتون کا ہے افسوس ہے کہ انسان مال کما وے اتنی محنت کرے مشقت اٹہاوے اور حظ دوسرے اڑاوین لازم ہے کہ آپ خوب کہاوے اور پہوے پہنے اور اللہ دیوے دوستون اور عزیزون کو کہلاوے پہر بہی جو کچہ بچ رہے وہ اگر وارث لے لین تو خیر **عن** مطرف عن ابیہ قال انتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث ھمام **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول العبد مالی مالی انما لہ من مالہ ثلاث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی ما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزین ہین جو کہایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ مین دیا اور جمع کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چہوڑ جانے والا ہے لوگون کے لیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اوسکے ساتھ اسکے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اوس کے ساتھ رہجاتا ہے (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اوسی کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے) عن عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء من البحرين فقالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کیطرف بھیجا وہان کا جزیہ لانے کو اور آپنے صلح کرلی تھی بحرین والون سے اور انپر حاکم کیا تھا علا بن حضرمی کو پھر ابوعبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہونچی انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سُنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لیکر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملیگا) انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپنے فرمایا خوش

ہو جاؤ اور امید رکھو اوس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تمپر ڈر نہیں لیکن مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تمپر کشادہ ہو جاوے جیسی تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پہر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تھا +

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تمکو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جاوینگے تو تم کیا ہو گے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا یعنے اسکا شکر کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے پہر حسد کرو گے پہر بگاڑو گے دوستوں سے پہر دشمنی کرو گے یا ایسا ہی کچھ فرمایا پہر مسکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اسکو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوی میں اوسکو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تمسے

کم ہے اُس مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں ، اور اُس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے
اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ
عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَۃً فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ
وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ
اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَہٗ
فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ
الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُھُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ
الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَکَ اللہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ
شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ
فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللہُ لَکَ فِیْھَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ
قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِہِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللہُ اِلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا
وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ
صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ
لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ
بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْہِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ
یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ
اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ
لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ
وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ
فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً
اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ

فواللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائل کے لوگون مین تین آدمی تہے ایک کوڑہی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندہا سو خدا نے چاہا کہ اون کو آزماوے تو اون کے پاس فرشتہ بہیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پہر اوسنے کہا کہ تجہہ کو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچہا رنگ اور اچہی کہال اور مجہہ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ مجہہ سے گہن کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتہہ ملا سو اوس کی گہن دور ہوئی اور اوسکو اچہا رنگ اور اچہی کہال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجہہ کو بہت پسند ہے اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان مین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی پہر کہا خدا تعالی تیرے واسطے اس مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجہہ کو بہت پسند آتی ہے اوسنے کہا کہ اچہے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجہ سے گہناتے ہین پہر اوس نے اوسپر ہاتہہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اسکو اچہے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہے اوسنے کہا گائے سو اوس کو گابہن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر فرشتہ اندہے پاس آیا سو کہا کہ تجہہ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی میری آنکہہ مین روشنی دے تو مین اوس کے سبب لوگون کو دیکہون حضرت صلعم نے فرمایا پہر فرشتے نے اوسپر ہاتہہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجہہ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا بہیڑ بکری تو اوسکو گابہن بکری ملی پہر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بہی جنی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بہر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بہر گائے بیل ہو گئے اور اندہے کی جنگل بہر بکریان ہو گئین حضرت صلعم نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوس نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیرین جاتی رہین اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہونچنا مجہہ کو ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پہر بدون تیرے کرم کے مین تجہہ سے مانگتا ہون اوس کے نام پر جس نے

تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیے ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے اوس نے کہا
لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں پھر فرشتہ
نے کہا البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سو لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے
فضل سے تجھ کو یہ مال دیا اوس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے
بڑے آدمی تھے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا
پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اوس کو کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا
تھا اوس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تھا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں
پھر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو
مجھ کو آج منزل پر پہونچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اوس خدا کے نام پر جس نے
تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے اوس نے کہا کہ بیشک میں اندھا
تھا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا
جی چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ میں لیوے گا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا یعنے
تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ
سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث میں شکر گذار
اور ناحق شناس بندے کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال میں ہے یعنے ہم سب لوگ
اول کچھ حقیقت نہ تھی جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی
حقیقت اور خدا تعالی کا کرم بوجھکر شکر گذار رہے ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھولکر
اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور رہے ہے وہ خدا سے دور ہے (تحفۃ الاخیار) **عن**

عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ
الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن

ابی وقاص اپنے اونٹون مین تھے اتنے مین اون کا بیٹا عمر آیا یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام
سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی جب سعد نے اُسکو دیکھا تو کہا پناہ مانگتا ہون مین اللہ
تعالی کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹون اور بکریون مین اترے ہو اور لوگون کو
چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہین (یعنے خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اوسکے سینے
پر مارا اور کہا چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اوس بندے
کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے مین (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے
اپنا ایمان نہین بگاڑتا) افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے
طمع مین آخرت گوا دی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اوسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار
سے ظاہری معنے مراد ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ
رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ
نَاْكُلُهٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ
اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِذًا **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی مین پہلا وہ شخص ہون جس نے تیر مارا خدا کی راہ مین اور ہم جہاد کرتے
تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر یہ حبلے اور سمر کے یہ
دونون جنگلی درخت ہین یہانتک کہ ہم مین سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد
کے لوگ (یعنے زبیر کی اولاد) مجھکو دین کی باتین سکھلاتے ہین یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہین یا سزا
دیا چاہتے ہین ایسا ہو تو مین بالکل ٹوٹے مین پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی **عن** اِسْمَاعِیْلَ بْنِ
اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا یَخْلِطُهٗ
بِشَیْءٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ ہم مین سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہو اس مین
کچھ نہ ملا ہوتا (یعنے خالص بیج ہوتے) **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ
غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ
وَلَمْ یَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ یَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰی
دَارٍ لَّا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ

شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَ

لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ

عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي

وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا

أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ

صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ

وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا **ترجمہ** خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے اور امیر تھے

بصرے کے اسکو خطبہ سنایا تو اللہ تعالی کی تعریف کی اور ثنا کی پہر کہا بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ دنیا

نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچہ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچہ بچا ہوا پانی رہجاتا ہے جس کو

اوسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گہر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے نیکی

کام کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتہر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک

اوس میں اوترتا جاوے گا اور اس کی تہ کو نہ پہونچیگا قسم خدا کی جہنم بہرا جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو

اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے

اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگون کے ہجوم سے بہرا ہوگا اور تو نے دیکہا ہوتا میں ساتوان تہا سات

شخصون میں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی اور ہمارا کہانا کچہ نہ تہا سوا درخت کے

پتون کے یہانتک کہ ہمارے گل پہٹ گئے زخمی ہوگئے بوجہ پتون کی حرارت اور سختی کی میں نے ایک چادر

پائی اور اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی میں نے تہبند بائی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک

نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہون اللہ کی

اس بات سے کہ میں اپنے تئین بڑا سمجھون اور اللہ کے نزدیک چہوٹا ہون اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا

میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تہوڑی مدت میں) جاتا رہا یہان تک کہ آخری انجام اسکا

یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب خبر پاؤ گے اور تجربہ کرو گے اون امیرون کا جو ہمارے بعد آوینگے (کہ

کہ اون میں دین کی باتین جو نبوت کا اثر ہے نہ رہینگے اور وہ بالکل دنیادار ہو جاوینگے) عن

خالد بن عمیر وقد ادرک الجاھلیۃ قال خطب عتبۃ بن غزوان وکان امیرا علی البصرۃ فذکر نحو حدیث شیبان ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے اونہون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرے کے پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عن خالد بن عمیر قال سمعت عتبۃ ابن غزوان یقول لقد رأیتنی سابع سبعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما طعامنا الا ورق الحبلۃ حتی قرحت اشداقنا ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے مین نے سنا عتبہ بن غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا مین ساتوان شخص تھا سات آدمیون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتون کے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیامۃ قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظھیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فو الذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک و اسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی یا رب فیقول افظننت انک ملاقی قال فیقول لا فیقول انی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ھھنا اذا قال ثم یقال لہ الان نبعث شاھدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشھد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھین گے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہی کہ تم کو اپنے رب کے دیدار مین کچہ شبہ
اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکہنے مین یعنے جیسی چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین
ویسے ہی خدا تعالی کی رویت مین اشتباہ نہ ہوگا پہر حقتعالی حساب کریگا بندیسے سو کہیگا اے فلانے
بندی بہلا مینے تجہہ کو عزت نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہہ کو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا
کہ سچ ہے آپنے فرمایا تو حقتعالے فرماوے گا بہلا تجہہ معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو
حقتعالی فرماوے گا کہ اب ہم بہی تجہہ کو بہولتے ہین یعنے تیری خبر نہ لین گے اور تجہکو عذاب سے نہ بچاوینگے
جیسے تو ہم کو بہولا پہر خدا تعالی دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بہلا مینے تجہہ کو عزت
نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع
نہین کیا اور تجہہ کو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
میرے رب پہر خدا تعالی فرماوے گا بہلا تجہہ کو معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پہر خدا تعالی
فرماوے گا سو مقرر مین بہی اب تجہہ بہلا دیتا ہون جیسے تو مجہہ کو دنیا مین بہولا تہا پہر تیسرے بندے
سے حساب کریگا اوس سے بہی اسیطرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب مین تجہہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولون پر اور مین نے نماز پڑہی روزہ رکہا صدقہ دیا اسیطرح اپنی تعریف کرے گا جہانتک
اوس سے ہو سکے گی حقتعالی فرماوے گا دیکہہ یہین تیرا جہوٹ کہلا جاتا ہے حضرت صنے فرمایا پہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجہپر گواہی دیگا پہر اوس کے
منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوس کے
اعمال کی گواہی دینگی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنے جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالی غصہ کریگا اور پہلے دونون کافر
تہے معاذاللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچہ فائدہ نہین لوگون کو دکہلانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے) **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ہل تدرون مما اضحک قال
قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ فیقول الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول لا اجیز علی نفسی الا

شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ
فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے مین آپ ہنسے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو مین کس واسطے
ہنستا ہون ہم نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا مین ہنستا ہون بندی کی گفتگو پر
جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہیگا اے مالک سیر کیا تو مجھہ کو پناہ نہین دی چکا ہے ظلم سے یعنی
تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرون گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم
نہین کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ مین جائز نہین رکھتا کسی کی گواہی اپنے
اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھپر آج کے
دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کیجاویگی
بندی کے منہ پر اور اس کے ہاتہہ پاون کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دین گے پھر
بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجاوے گی بندہ اپنے ہاتہہ پاون سے کہیگا چلو دور ہو جاو خدا
کی مار تمہین مین تو تمہارے لیے جہگڑا کرتا تہا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تہا سو تم
آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ مین جاو) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے
(یعنے بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کی موافق دے تاکہ وے تیری یاد سے غافل نہو جاوین)
عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ **عن** عُمَارَةَ
ابْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ
مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ مین تشریف لائے کبھی تین

دن برابر گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپنے وفات پائی (یا) باوجود اسکے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت
آپ کو حاصل تہی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی **عن** عائشة رضی اللہ تعالی
عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة ایام تباعا من خبز بر حتی مضی
لسبیلہ **عن** عائشة انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز
شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی دوسری روایت
مین یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنہا
قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز بر فوق ثلاث **ترجمہ** تین دن سے
زیادہ گیہون کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنہا ما شبع
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیلہ **ترجمہ** وہی جو پہلے
گذرا **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومین
من خبز بر الا واحدہما تمر **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی
عن عائشة رضی اللہ تعالی عنہا قالت انا کنا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم لنمکث
شہرا ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تہا کہ مہینہ مہینہ بہر تک انگار نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گذارہ
کرتے **عن** ہشام بن عروة بہذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر آل محمد و
زاد ابو کریب فی حدیثہ عن ابن نمیر الا ان یاتینا اللحیم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین
اتنا زیادہ مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو انگار سلگاتے **عن** عائشة رضی اللہ تعالے
عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما فی رفی من شیء یاکلہ ذو کبد
الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دالون کے برتن
مین تہوڑی جو تہی مین اوسی مین سے کہایا کی یہانتک کہ بہت دن گذر گئے مین نے انکو ماپا تو وہ
ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے مین برکت زیادہ ہوتی ہے) **عن** عروة عن

عائشة رضي الله تعالى عنها انها كانت تقول والله يا ابن اختي ان كنا لننظر الى الهلال ثم
الهلال ثم الهلال ثلاثة اهلة في شهرين وما اوقد في ابيات رسول الله صلى الله عليه وسلم نار
قال قلت يا خالة فما كان يعيشكم قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد كان
لرسول الله صلى الله عليه وسلم جيران من الانصار وكانت لهم منائح فكانوا
يرسلون الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من البانها فيسقيناه **ترجمہ** عروہ سے روایت
ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھین قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا
دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے مین تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرون مین اس
مدت تک آگ نہ جلتی مین نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتین اونہون نے کہا کھجور اور پانی البتہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے اون کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہمکو وہ دودھ پلاتے **عن** عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت لقد مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وما شبع من خبز
وزيت في يوم واحد مرتين **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہین ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل
سے ایک دن مین دوبار یعنے صبح اور شام دونون وقت سیر ہو کر نہین کھایا **عن** عائشة رض
قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين شبع الناس من الاسودين التمر و
الماء **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوئی اور ہم سیر ہوے تھے پانی اور کھجور سے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت توفي
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شبعنا من الاسودين الماء والتمر **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** سفيان بهذا الاسناد غير ان في حديثهما عن سفيان وما شبعنا من الاسودين
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ہم سیر نہین ہوے کھجور اور پانی سے **عن**
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال والذي نفسي بيده وقال ابن عباد والذي نفس
ابي هريرة بيده ما اشبع رسول الله صلى الله عليه وسلم اهله ثلاثة ايام تباعا
من خبز حنطة حتى فارق الدنيا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین ابوہریرہ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالون کو سیر نہین کیا تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے **عن** ابی حازم قال رایت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یشیر باصبعیہ مرارا یقول والذی نفس ابی ھریرۃ بیدہ ما شبع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ ثلثۃ ایام تباعا من خبز حنطۃ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابوحازم سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونون انگلیون سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین ابوہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گھروالے کبھی تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے **عن** النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ بہ بطنہ وقتیبۃ لم یذکر بہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر کہتے تھے تم نہین کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو مین نے تمھارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انکو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہین ملتی تھی **عن** سماک بھذا الاسناد نحوہ وزاد فی حدیث زھیر وما ترضون دون الوان التمر والزبد **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مسکہ کے طرح طرح کے کھانون کے راضی نہین ہوتے **عن** سماک بن حرب قال سمعت النعمان یخطب قال ذکر عمر ما اصاب الناس من الدنیا فقال لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظل الیوم یلتوی ما یجد دقلا یملأ بہ بطنہ **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے مین نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہو وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگون نے حاصل کی پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نملتی جس سے اپنا پیٹ بھرین **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص وسالہ رجل فقال الستا من فقراء المھاجرین فقال لہ عبد اللہ الک امراۃ تاوی الیھا قال نعم قال الک مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان لی خادما قال فانت من الملوک قال ابو عبد الرحمن وجاء ثلثۃ نفر الی عبد اللہ بن عمرو بن العاص وانا عندہ فقالوا لہ یا ابا محمد واللہ ما نقدر علی شیء لا نفقۃ ولا دابۃ ولا متاع فقال لھم ما شئتم ان شئتم رجعتم الینا فاعطیناکم ما یسر اللہ لکم وان شئتم ذکرنا

امركم للسلطان وان شئتم صبرتم فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيامة الى الجنة باربعين خريفا قالوا
فانا نصبر لا نسال شيئا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین
فقیروں میں سے ہیں عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا ہاں عبداللہ نے کہا
تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے وہ بولا ہاں ہے عبداللہ نے کہا تو تو امیروں میں سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم
بھی ہے عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن
عمرو بن عاص کے پاس آئے میں اون کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز
میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے
پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دینگے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے
کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے جنت میں جاوینگے وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں
اور کچھ نہیں مانگتے **باب** النهي عن الدخول على اهل الحجر الا من يدخل باكيا
قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جاوے **عن** عبد الله بن عمر
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا على هؤلاء القوم
المعذبين الا ان تكونوا باكين فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم ان
يصيبكم مثل ما اصابهم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر (یعنے ثمود کے لوگ جو سب کے فرشتے کے چہنگاڑ سے ہلاک ہوگئے) کی شان
میں فرمایا (غزوہ تبوک میں یہ قوم کے گھر اودھر ہی تھی) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنے ان کے
گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اوس کے عذاب سے) اگر تم روتے
نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب آلگے جو اون پر آیا تھا **عن** عبد الله بن عمر قال مررنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الحجر فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين حذرا ان يصيبكم
مثل ما اصابهم ثم زجر فاسرع حتى خلفها **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گذرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تمکو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہانتک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوترے حجر میں (یعنی ثمود کے ملک میں) اونہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اوس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اوس کنوے سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح ع کی **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جاوے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نکرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نکھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے (انتہے) **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوؤں کے لیے کماوے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اوسکا درجہ ایسا ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اوسکا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اوس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نکرے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور

یتیم کی خبرگیری کرنیوالا خواہ اوسکا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے **باب** فضل بناء المساجد مسجد بنانے کی فضیلت **عن** عُبَيْدِ اللهِ الخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے اون کے حق میں باتیں کیں حضرت عثمان نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدا تعالے کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوس پر کندہ نہ کراوے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اوسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اوس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت میں **عن** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اوسکو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اوسی شکل میں رہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی انہوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالے کے لیے ایک مسجد بناوے اللہ تعالے اوس کے لیے جنت میں ایک گھر بناوے گا **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ

فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِی حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اسْمُکَ قَالَ
فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لِمَ سَاَلْتَنِیْ عَنْ اِسْمِیْ قَالَ
اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَاءُہٗ یَقُوْلُ اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاِسْمِکَ فَمَا
تَصْنَعُ فِیْھَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ ھٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَ
اٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْھَا ثُلُثَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان مین اوس نے بادل مین ایک آواز سُنی فلانے باغ کو سینچ دے اس آواز
کے بعد سے ہٹا بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین مین پانی برسایا ایک نالی وہان کی نالیو
مین سے بالکل لبالب ہوگئی سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنی
باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادہر ادہر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کی
بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل مین سُنا تھا پہر باغ والے نے اس شخص
سے کہا ای خدا کے بندے تو نے میرا نام کیون پوچھا وہ بولا مین نے بادل مین ایک آواز سنی جس کا یہ پانی
ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین خدا کے احسان کی کیا
شکر گذاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہون گا اُسکو جو اس
باغ سے پیدا ہوگا ایک تہائی اوسکی خیرات کرون گا اور ایک تہائی مین اور میرے بال بچے کہا وینگے
اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت مین خرچ کرونگا حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ
مین صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم موافق پانی برساتے ہین ایک ہی
مقام مین ایک جگہہ زیادہ اور ایکجگہہ کم برستا ہے **عَنْ** وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ
اَنَّہٗ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَہٗ فِی الْمَسَاکِیْنِ وَالسَّائِلِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین
یہ ہے کہ ایک تہائی مین مسکینون اور سائلون اور مسافرون مین صرف کرون گا **باب** تحریم

الرِّیَاءِ ریا اور نمایش کی حرمت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ
فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین بہ نسبت اور شریکون کے بعض بے پرواہ ہون ساجھے سے

جب نے کوئی ایسا عمل کیا جس مین میرے ساتہہ میرے غیر کو ملایا اور ساجہی کیا تو مین اوسکو اور اوس کے ساجہی
کے کام کو چہوڑ دیتا ہون (یعنی جو عبادت اور عمل دکہانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک
مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے وسطے خالص ہو دوسرے
کا اوس مین کچہ بہی لگاؤ نہ ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن رایا رایا اللہ بہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رض
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا
اللہ تعالی بہی قیامت کے دن اوس کی ذلت لوگون کو سناوے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالے
بہی اسکا دکہلاویگا (یعنی صرف ثواب دکہلاویگا پر دیگا کچہ نہین تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو) **عن** جندب العلقی قال قال رسول اللہ صلعم
من یسمع یسمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ **ترجمہ** جندب علقی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگونکو
اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوسکی برائی یا اسکا عذاب لوگونکو سناویگا اور جو شخص دکہانیکیلیے عبادت کریگا خدا بہی اسکو دکہاویگا (یعنی
قیامت کے دن اسکی عیب لوگونکو دکہاویگا یا صرف ثواب لوگونکو دکہلاویگا اور دیگا کچہ نہین) خالد **عن** سفیان بہذا الاسناد
وزاد ولم اسمع احدا غیرہ یقول قال رسول اللہ صلعم **عن** سلمۃ بن کہیل قال سمعت جندبا ولم اسمع احدا یقول
سمعت رسول اللہ صلعم غیرہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثل حدیث الثوری **عن** الولید بن حرب بہذا
الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** حفظ اللسان زبان کو روکنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ینزل بہا فی
النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹہتا ہے جس کیوجہ سے انگار مین اتنا اوتر جاتا ہے جیسے مشرق
سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا
کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتہہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو
مین رکہے بے ضرورت بات نکرے) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ما یتبین فیہا یہوی بہا
فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** بندہ ایک بات کہتا ہو اور نہین جانتا اوسمین
کتنا نقصان ہو اوس کے سبب سے انگار مین گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

مَنۡ یَّاۡمُرُ وَلَا یَفۡعَلُ وَیَنۡھٰی وَلَا یَنۡتَھِیۡ جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اُسکا عذاب **عَنۡ** اُسَامَۃَ بۡنِ زَیۡدٍ قَالَ قِیۡلَ لَہٗ اَلَا تَدۡخُلُ عَلٰی عُثۡمَانَ فَتُکَلِّمُہٗ فَقَالَ اَتَرَوۡنَ اَنِّیۡ لَا اُکَلِّمُہٗ اِلَّا اُسۡمِعُکُمۡ وَاللّٰہِ لَقَدۡ کَلَّمۡتُہٗ فِیۡمَا بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَہٗ مَا دُوۡنَ اَنۡ اَفۡتَتِحَ اَمۡرًا لَّا اُحِبُّ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ فَتَحَہٗ وَلَا اَقُوۡلُ لِاَحَدٍ یَکُوۡنُ عَلَیَّ اَمِیۡرًا اِنَّہٗ خَیۡرُ النَّاسِ بَعۡدَ مَا سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ یُؤۡتٰی بِالرَّجُلِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَیُلۡقٰی فِی النَّارِ فَتَنۡدَلِقُ اَقۡتَابُ بَطۡنِہٖ فَیَدُوۡرُ بِھَا کَمَا یَدُوۡرُ الۡحِمَارُ بِالرَّحٰی فَیَجۡتَمِعُ اِلَیۡہِ اَھۡلُ النَّارِ فَیَقُوۡلُوۡنَ یَا فُلَانُ مَا لَکَ اَلَمۡ تَکُنۡ تَاۡمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡھٰی عَنِ الۡمُنۡکَرِ فَیَقُوۡلُ بَلٰی قَدۡ کُنۡتُ اٰمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَلَا اٰتِیۡہِ وَاَنۡھٰی عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاٰتِیۡہِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے اون سے کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہین جاتے اور اون سے گفتگو نہین کرتے انہون نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ مین اون سے گفتگو نہین کرتا مین تمکو سناؤن قسم خدا کی مین ان سے باتین کر چکا جو مجھکو اپنے اور اون کے بیچ مین کرنا تھین البتہ مین نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کھولون جس کا کھولنے والا پہلے مین ہی ہون اور مین کسیکو جو مجھہ پر حاکم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگون مین بہتر ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پھر وہ جہنم مین ڈالا جاوے گا اوس کے پیٹ کی آنتین باہر نکل آوین گی وہ انکو لیے ہوے گدہے کیطرح جو چکی پیستا ہے چکر لگا دے گا اور جہنم والے اوس کے پاس اکھٹا ہونگے اوس سے پوچھین گے ای فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہین کرتا تھا اور بُری بات سے منع نہین کرتا تھا وہ کہیگا مین تو ایسا کرتا تھا لیکن مین دوسرون کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسرون کو بری بات سے منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا **عَنۡ** اَبِیۡ وَائِلٍ قَالَ کُنَّا عِنۡدَ اُسَامَۃَ بۡنِ زَیۡدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا یَمۡنَعُکَ اَنۡ تَدۡخُلَ عَلٰی عُثۡمَانَ فَتُکَلِّمَہٗ فِیۡمَا یَصۡنَعُ وَسَاقَ الۡحَدِیۡثَ بِمِثۡلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابُ النَّھۡیِ عَنۡ ھَتۡکِ الۡاِنۡسَانِ سَتۡرَ نَفۡسِہٖ

انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے **عَنۡ** اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ یَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ کُلُّ اُمَّتِیۡ مُعَافَاۃٌ اِلَّا الۡمُجَاھِرِیۡنَ وَاِنَّ مِنَ الۡاِجۡھَارِ اَنۡ یَّعۡمَلَ الۡعَبۡدُ بِاللَّیۡلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصۡبِحُ قَدۡ سَتَرَہٗ رَبُّہٗ فَیَقُوۡلُ یَا فُلَانُ قَدۡ عَمِلۡتُ الۡبَارِحَۃَ کَذَا

وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّهُ مِنَ الْجِهَارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جاوینگے مگر ان لوگون کے جو اپنے گناہون کو فاش کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہوا اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے مین نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اسکو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اوسنے پردہ کھولدیا **ف** پوشیدہ گناہون کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا سو سطے کہ اس مین گناہ پر جرات اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا تعالیٰ سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور ہے سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کیجے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون (تحفۃ الاخیار) **بَابُ** تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت **عَنْ** أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیون نے چھینکا آپنے ایک کا جواب دیا اور دوسری کا جواب دیا جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اسنے چھینکا اور آپنے جواب دیا لیکن مین نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپنے فرمایا اوسنے (یعنے جسکا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے خدا تعالیٰ کا شکر نہ کیا **ف** نووی نے کہا کتاب السلام مین اوسکی بحث گذر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابی بردۃ قال دخلت علی ابی موسی وھو فی بیت ابنۃ الفضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فعطست فلم یشمتنی وعطست فشمتھا فرجعت الی امی فاخبرتھا فلما جاءھا قالت عطس عندک ابنی فلم تشمتہ وعطست فشمتھا فقال ان ابنک عطس فلم یحمد اللہ فلم اشمتہ وعطست فحمدت اللہ فشمتتھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ **ترجمہ** ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ابو موسی کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر مین تہے۔ (ام کلثوم اون کا نام تہا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح مین تہین جب اونہون نے طلاق دیدیا تو ابو موسی نے اون سے نکاح کر لیا) مین چہینکا تو ابو موسی نے جواب ندیا (یعنے یرحمک اللہ نہ کہا) پہر وہ چہینکین تو اون کو جواب دیا مین اپنی مان کے پاس گیا اور اون سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسی اون کے پاس آئے تو میری مان نے اون سے کہا میرا بیٹا چہینکا تو تمنے جواب ندیا اور وہ عورت چہینکی تو تم نے جواب دیا ابو موسی نے کہا تیرا بیٹا چہینکا تو اوس نے الحمد للہ نہین کہا اس لیے مینے جواب نہین دیا اور وہ عورت چہینکی اوس نے الحمد للہ کہا تو مین نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی چہینکے پہر اللہ کا شکر کرے (یعنے الحمد للہ کہے) تو اوسکو جواب دو اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو جواب مت دو **عن** سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چہینکا آپنے فرمایا یرحمک اللہ پہر وہ چہینکا آپنے فرمایا اوسکو زکام ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کیطرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پہر جب تم مین سے کسی کو جمائی آوے تو اسکو روکے جہانتک ہوسکے (یعنے منہ بند رکہے) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے جمائی لیوے تو اپنا ہاتہہ اپنے منہ پر رکہے اس لیے کہ شیطان (مکہی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گہس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گہستا ہے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ **ترجمہ** جب تم مین سے کسیکو نماز مین جمائی آوے تو اس کو روکے جہانتک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گہستا ہے (دل مین وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بہلانے کے لیے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْعَزِیْزِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَابٌ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ متفرق حدیثون کے بیان مین

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدمؑ اس سے جو قرآن مین بیان ہوا یعنے مٹی سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَھَا اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْہُ وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْہُ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَحَدَّثْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِکَ مِرَارًا قُلْتُ اَفَاَقْرَءُ التَّوْرٰۃَ قَالَ اِسْحَاقُ فِیْ رِوَایَتِہٖ لَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَتْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تہا معلوم نہین وہ کہان گیا مین سمجہتا ہون وہ گروہ چوہے ہین (مسخ ہو گئے) کیا تم نہین دیکہتے جب چوہون کے لیے اونٹ کا دودہ رکہو تو وہ نہین پیتے اور جب بکری کا دودہ رکہو تو پی لیتے ہین (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے جو مسخ ہوئے تہے اگرچہ وہ زندہ رہے ہون اس لیے کہ

نی اسرائیل کی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودہ حرام تھا) ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث
مین نے کعب سے بیان کی انہون نے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہا ہان پھر انہون
نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا مین نے کہا کیا مین توراۃ پڑہتا ہون (جو اس مین دیکھکر یہ روایت مجہے حاصل کی
ہو گی پھر تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال الفارۃ مسخ فآیۃ ذلک انہ یوضع بین یدیھا لبن الغنم فتشربہ ویوضع بین یدیھا لبن
الابل فلا تذوقہ فقال لہ کعب اسمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افانزلت
علی التورٰۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہوگیا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ جب اسکے سامنے بکری کا
دودہ رکہو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکہو تو چکہتا تک نہین کعب نے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے ابوہریرہ نے کہا پھر نہین تو کیا مجھپر توراۃ اتری تہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہین لگتا یعنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ کہ جب
کسی معاملہ مین ایکبار خطا اٹہاوے تو دوبارہ اسکو نہ کرے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا یہی مضمون
ہے اور بعضون نے کہا یہ حدیث آخرت کے کامون مین ہے اور یہ حدیث آپ نے اسوقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ
کی ہجو کیا کرتا تہا قید کیا پھر احسان رکہکر اسکو مفت چہوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستاوے لیکن
اسنے چہوٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اوسنے پھر درخواست کی مفت چہوڑ دینے کی تب آپنے
یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام اباغرہ تہا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان
امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذاک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان
اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا بھی عجب حال ہے اوسکا ثواب کہین نہین گیا یہ بات کسی کو حاصل نہین ہے اگر اسکو خوشی ہوئی تو وہ شکر
کرتا ہے اسمین بھی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اسمین بھی ثواب ہے **باب** النھی عن المدح
اذا کان فیہ افراط اوخیف فتنۃ علی الممدوح بہت تعریف کرنیکی ممانعت **عن** ابی بکرۃ قال
مدح رجل رجلا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال ویحک قطعت عنق صاحبک قطعت عنق صاحبک مرارا

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا اَخَاہُ لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا اَحْسِبُہٗ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذَاکَ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہمخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور میں دلکا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالی ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں میں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اوسکے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوسکو غرور پیدا ہو جاویگا اوسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنیکی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی **مترجم** کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جسکی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالی کے کسیکو لائق نہیں ہیں اونکی زبان پر خدا کی پھٹکار۔ اسیطرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بیجا القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اون سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْہُ فِیْ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِرَارًا یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا اَخَاہُ لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف
کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یون کہے مین خیال کرتا ہون اگر وہ واقعی ایسا ہو کہ وہ ایسا ہی ہے اسپر بھی مین اللہ
کے سامنے کسی کو اچھا نہین کہتا یعنے معلوم نہین کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہین
یا جسکو خدا بتلاوے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ
رَجُلٌ مَّا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین
یہ نہین ہے کہ اللہ تعالی کے رسول کے بعد اوس سے کوئی بہتر نہین **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ
الرَّجُلِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا ایک شخص تعریف کرتے ہوئے ایک
شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اوسکی تعریف مین آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اوس شخص کی پیٹھ کو **عن**
اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُّثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت
ہے ایک شخص کسی امیر کی امیرون مین سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اوسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور
کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والون کے منہ پر مٹی ڈالو امراد حقیقۃً مٹی ڈالنا
ہے جیسے مقداد سمجھے یا نا امید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم اون کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی
عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہوا **عن** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ
فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهٗ
عُثْمَانُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ
وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ **ترجمہ** ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقداد
اپنے گھٹنون کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریان ڈالنے لگے حضرت عثمان
نے کہا اے مقداد تمکو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالون کو دیکھو تو اون کے
موہون مین خاک ڈالو **عن** الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ
مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا مین مسواک کر رہا ہون تو دو شخص آئے مجھکو کھینچا ایک بڑا
تہا اور دوسرا چھوٹا مین نے چھوٹے کو مسواک دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے
اور یہ ادب مین داخل ہے) **باب** التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ بات سمجھکر کہنا اور علم کو
لکھنا **عن** عُرْوَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا
رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے
ابوہریرہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرے والی سن اے حجرے والی اور حضرت عائشہ نماز پڑھتی
تہین جب نماز پڑھ چکین تو انہون نے عروہ سے کہا تم نے ابوہریرہ کی باتین سنین (اتنی دیر مین انہون نے کتنی حدیثین
بیان کر دین) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اوسکو چاہتا تو گن لیتا (یعنے
ٹھیر ٹھیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے چیٹر چیٹر اور جلدی جلدی باتین کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ
نہین) **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ
كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ
قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھسے سنکر تو وہ اوسکو مٹا ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹے البتہ میری حدیث
بیان کرو اس مین کچھ حرج نہین اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنا لے **ف** قاضی
عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین مین بڑا اختلاف تہا علم کے لکھنے مین بہتون نے اوسکو مکروہ رکھا لیکن
اکثر نے جائز رکھا ہے اور اوسکے بعد اجماع ہو گیا اوسکے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور اس حدیث مین جو ممانعت ہے وہ
محمول ہے اوس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے مین اوسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کریگا اور جسکا حافظہ
اچھا نہ ہو اوسکو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابوشاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم مین سے صحیفہ حضرت
علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی اور ابوہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے
تھے اور مین لکھتا نہ تہا اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثون سے اور یہ اوس وقت کی حدیث ہے جب
آپ کو ڈر تھا کہ کہین قرآن اور حدیث نہ ملجاوے جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضون
نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب مین ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو واللہ

باب قصة اصحاب الاخدود اصحاب الاخدود کا قصہ **ف** اخدود کے معنے خندق اور اس کی جمع اخادید
قرآن میں سورہ بروج میں ان خندق والون کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ۔ اس حدیث میں انکا سارا قصہ مذکور ہی **عن** صهيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان
ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه
السحر فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكا ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت
الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك اذ اتى على
دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال
اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس
فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني انت اليوم افضل
مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه
والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة
فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان امنت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال
له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم
يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ
الاكمه والابرص وتفعل وتفعل فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه
حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمئشار فوضع المئشار في
مفرق راسه فشقه حتى وقع شقاه ثم جيء بجليس الملك فقيل له ارجع عن دينك فابى فوضع
المئشار في مفرق راسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل له ارجع عن دينك
فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا
بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم
اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل

أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك فقال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك آمن الناس فأمر بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام يا أمه اصبري فإنك على الحق ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اگلے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ سے بولا میں بڈھا ہوگیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اوسکو جادو سکھلاؤں بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اسکو جادو سکھلاتا تھا اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنے پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اسکا کلام سنتا اوسکو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر پاس جاتا تو راہب کیطرف ہوکر نکلتا اور اسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنیکا راہب سے گلہ کیا راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روک رکھا تھا اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گذرا جسنے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر فضل ہے یا راہب افضل ہے اوس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ تجھکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا اس پتھر سے وہ

وہ جانور مر گیا اور لوگ جلنے پہرنے لگے پہر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجہہ سے بڑہ گیا مقرر تیرا
رتبہ یہانتک پہونچا جو مین دیکہتا ہون اور تو قریب آزمایا جاویگا پہر اگر تو آزمایا جاوے تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے
کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے
سُنا وہ اندہا ہو گیا تہا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجہکو چنگا کر دیوے
لڑکے نے کہا مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالی کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو مین خدا
سے دعا کرون وہ تجہکو چنگا کر دیویگا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اللہ نے اوسکو چنگا کر دیا وہ بادشاہ کے
پاس گیا اور اُسکے پاس بیٹہا جیسا کہ بیٹہا کرتا تہا بادشاہ نے کہا تیری آنکہہ کسنے روشن کی مصاحب بولا میرے
مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونو کا مالک اللہ ہے بادشاہ نے
اُسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوسنے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اُس سے
کہا اے بیٹا تو جادو مین اس درجہ پر پہنچا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے وہ بولا مین
تو کسی کو چنگا نہین کرتا خدا چنگا کرتا ہے پادشاہ نے اُسکو پکڑا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوسنے راہب کا نام بتلایا
وہ راہب پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنے دین سے پہر جا اوسنے نہ مانا بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکہا
اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پہر وہ مصاحب بلایا گیا اوس سے کہا تو اپنے دین سے پہر جا اوسنے بہی نہ مانا
اوسکی چندیا پر بہی آرہ رکہا اور چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پہر وہ لڑکا بلایا گیا اوس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا
اوسنے بہی نہ مانا بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اوسکو فلانے پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑہاؤ
جب تم چوٹی پر پہونچو تو اس لڑکے سے پوچہو اگر وہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خیر نہین تو اُسکو دہکیل دو وے اوسکو لے گئے
اور پہاڑ پر چڑہایا لڑکے نے دعا کی الہی تو جس طرح سے چاہے مجہے ان کے شر سے بچا پہاڑ ہلا اور وے لوگ گر پڑے پہر وہ
لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچہا تیرے ساتہی کدہر گئے اوسنے کہا خدا نے مجہکو اون کے شر سے بچایا پہر بادشاہ
نے اُسکو چند اپنے مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ ایک ناؤ پر چڑہاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے
پہر جاوے تو خیر ورنہ اوسکو دریا مین دہکیل دو وے لوگ اوسکو لیگئے لڑکے نے کہا الہی تو مجہکو جس طرح چاہے انکے
شر سے بچا پہر وہ ناؤ اوندہی ہو گئی اور لڑکے کے ساتہی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ
نے اس سے پوچہا تیرے ساتہی کہان گئے وہ بولا اللہ تعالے نے ان سے مجہکو بچایا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہہ کو نہ مار سکیگا
یہانتک کہ مین جو بتلاؤن وہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اسنے کہا تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک

لکڑی پر مجھکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون
پھر تیر مار اگر تو ایسا کریگا تو مجھکو قتل کر سکیگا۔ بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی
پر سولی دیا پھر اوس کی ترکش مین سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھکر کہا خدا کے نام سے مارتا ہون جو اس لڑکیکا
مالک ہے اور تیر مارا وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اوس نے اپنا ہاتھ تیر کی مقام پر رکھا اور مر گیا تو لوگون نے یہ حال دیکھکر کہا ہمتو اس
لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے بادشاہ سے کہا جس سے تو ڈرتا تہا خدا کی قسم وہی ہوا
یعنی لوگ ایمان لے آئے بادشاہ نے حکم دیا راہون کے ناکون پر خندقین کہودیکا پھر خندقین کہودی گئین اور انکے
اندر خوب آگ بہڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے یعنی لڑکے کے دین سے نہ پھرے اوسکو اون خندقون مین ڈہکیل دو
یا اوس سے کہو کہ ان خندقون مین گرے لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اوس کے ساتہہ ایک بچہ بہی
تہا وہ عورت انگار مین گرنے سے جہجکی اور پیچھے ہٹی بچہ نے کہا اے مان صبر کر تو سچے دین پر ہے اور تو مرنے کے بعد پھر چین
ہی چین ہے پھر دنیا کی مصیبت سے کیون ڈرتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہین اور یہہ
بہی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جہوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے

باب قصة ابي اليسر وحديث جابر الطويل

قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت قال خرجت انا وابي نطلب العلم في هذا الحي من الانصار قبل ان يهلكوا فكان اول من لقينا ابا اليسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلى ابي اليسر بردة ومعافري وعلى غلامه بردة ومعافري فقال له ابي يا عم اني ارى في وجهك سفعة من غضب قال اجل كان لي على فلان بن فلان الحرامي مال فاتيت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علي ابن له جفر فقلت له اين ابوك قال سمع صوتك فدخل اريكة امي فقلت اخرج الي فقد علمت اين انت فخرج فقلت ما حملك على ان اختبات مني قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشيت والله ان احدثك فاكذبك وان اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت آلله قال الله قلت آلله قال الله قلت آلله قال الله قال فاتى بصحيفته فمحاها بيده قال فان وجدت قضاء فاقضني والا انت في حل فاشهد بصر عيني هاتين ووضع اصبعيه على عينيه وسمع اذني هاتين ووعاه قلبي هذا واشار الى مناط قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله قال فقلت له انا يا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطيته معافريك

أخذت معافريه وأعطيته بردتك فكانت عليك حلة وعليه حلة فمسح رأسي وقال اللهم
بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع أذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط
قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول أطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون
وكان أن أعطيته من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسناتي يوم القيمة ثم مضينا
حتى أتينا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتملا به فتخطيت القوم
حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت يرحمك الله أتصلي في ثوب واحد ورداؤك إلى جنبك
قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أردت أن يدخل علي الأحمق
مثلك فيراني كيف أصنع فيصنع مثله أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجدنا هذا
وفي يده عرجون ابن طاب فرأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم أقبل علينا
فقال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال
فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قلنا لا أينا يا رسول الله قال فإن أحدكم إذا
قام يصلي فإن الله تبارك وتعالى قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن
يساره تحت رجله اليسرى فإن عجلت به بادرة فليقل بثوبه هكذا ثم طوى ثوبه بعضه
على بعض فقال أروني عبيرا فثار فتى من الحي يشتد إلى أهله فجاء بخلوق في راحته فأخذه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به على أثر النخامة فقال
جابر فمن هناك جعلتم الخلوق في مساجدكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوة بطن بواط وهو يطلب المجدي بن عمرو الجهني وكان الناضح يعقبه منا الخمسة و
الستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الأنصار على ناضح له فأناخه فركبه ثم بعثه
فتلدن عليه بعض التلدن فقال له شأ لعنك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من هذا اللاعن بعيره قال أنا يا رسول الله قال انزل عنه فلا تصحبنا بملعون لا تدعوا على
أنفسكم ولا تدعوا على أولادكم ولا تدعوا على أموالكم لا توافقوا من الله ساعة يسئل
فيها عطاء فيستجيب لكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان عشيشية
ودنونا ماء من مياه العرب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رجل يتقدمنا فيمدر الحوض

فيشرب ويسقينا قال جابر فقمت فقلت هذا رجل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أي رجل مع جابر فقام جبار بن صخر فانطلقنا إلى البئر فنزعنا في الحوض سجلا أو سجلين
ثم مدرناه ثم نزعنا فيه حتى أفهقناه فكان أول طالع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال أتأذنان قلنا نعم يا رسول الله فأشرع ناقته فشربت فشنق لها فشجت فبالت ثم عدل
بها فأناخها ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحوض فتوضأ منه ثم قمت فتوضأت
من متوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب جبار بن صخر يقضي حاجته فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصلي وكانت علي بردة ذهبت أن أخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي
وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها ثم جئت حتى
قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه ثم
جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم بأيدينا جميعا فدفعنا حتى أقامنا خلفه فجعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم يرمقني وأنا لا أشعر ثم فطنت به فقال هكذا بيده يعني شد وسطك فلما فرغ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قلت لبيك يا رسول الله قال إذا كان واسعا فخالف
بين طرفيه وإذا كان ضيقا فاشدده على حقوك سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكان قوت كل رجل منا كل يوم تمرة فكان يمصها ثم يصرها في ثوبه وكنا نختبط بقسينا
ونأكل حتى قرحت أشداقنا فأقسم أخطئها رجل منا يوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له
أنه لم يعطها فأعطيها فقام فأخذها سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا
أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فاتبعته بإداوة من ماء فنظر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتان بشاطئ الوادي فانطلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله
فانقادت معه كالبعير المخشوش الذي يصانع قائده حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن
من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله فانقادت معه كذلك حتى إذا كان بالمنصف مما
بينهما لأم بينهما يعني جمعهما فقال التئما علي بإذن الله فالتأمتا قال جابر فخرجت أحضر مخافة

أن يحس رسول الله صلى الله عليه وسلم بقربي فيتباعد قال ابن عباد فيتبعد فجلست أحدث
نفسي فحانت مني لفتة فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا وإذا الشجرتان قد افترقتا
فقامت كل واحدة منهما على ساق فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف وقفة فقال برأسه
هكذا وأشار أبو إسمعيل برأسه يمينا وشمالا ثم أقبل فلما انتهى إلي قال يا جابر هل رأيت
مقامي قلت نعم يا رسول الله قال فانطلق إلى الشجرتين فاقطع من كل واحدة منهما غصنا
فأقبل بهما حتى إذا قمت مقامي فأرسل غصنا عن يمينك وغصنا عن يسارك قال جابر فقمت
فأخذت حجرا فكسرته وحسرته فانذلق لي فأتيت الشجرتين فقطعت من كل واحدة
منهما غصنا ثم أقبلت أجرهما حتى قمت مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت غصنا
عن يميني وغصنا عن يساري ثم لحقته فقلت قد فعلت يا رسول الله فعم ذاك قال
إني مررت بقبرين يعذبان فأحببت بشفاعتي أن يرفه عنهما ما دام الغصنان رطبين
قال فأتينا العسكر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر ناد بوضوء فقلت ألا
وضوء ألا وضوء ألا وضوء قال قلت يا رسول الله ما وجدت في الركب من قطرة وكان رجل
من الأنصار يبرد لرسول الله صلى الله عليه وسلم الماء في أشجاب له على حمارة من جريد
قال فقال لي انطلق إلى فلان بن فلان الأنصاري فانظر هل في أشجابه من شيء قال فانطلقت
إليه فنظرت فيها فلم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه
فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله لم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء
شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه قال اذهب فأتني به فأتيته به فأخذه بيده فجعل
يتكلم بشيء لا أدري ما هو ويغمزه بيديه ثم أعطانيه فقال يا جابر ناد بجفنة فقلت
يا جفنة الركب فأتيت بها تحمل فوضعتها بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيده في الجفنة هكذا فبسطها وفرق بين أصابعه ثم وضعها في قعر الجفنة وقال خذ يا
جابر فصب علي وقل بسم الله فصببت عليه وقلت بسم الله فرأيت الماء يفور من بين أصابع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت فقال يا جابر ناد
من كان له حاجة بماء قال فأتى الناس فاستقوا حتى رووا قال فقلت هل بقي أحد له حاجة

فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ مِنَ الْجَفْنَۃِ وَھِیَ مَلْاٰی وَشَکَا النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یُّطْعِمَکُمْ فَاَتَیْنَا سِیْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَۃً فَاَلْقٰی دَابَّۃً فَاَوْرَیْنَا عَلٰی شِقِّھَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَیْنَا وَاَکَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰی عَدَّ خَمْسَۃً فِیْ حِجَاجِ عَیْنِھَا مَا یَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰی خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلْعًا مِّنْ اَضْلَاعِہٖ فَقَوَّسْنَاہُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِی الرَّکْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِی الرَّکْبِ وَاَعْظَمِ کِفْلٍ فِی الرَّکْبِ فَدَخَلَ تَحْتَہٗ مَا یُطَاطِئُ رَاْسَہٗ **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین اور میرا باپ دونو نکلی دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلے مین قبل اس کے کہ وہ مرجاوین (یعنے انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے ساتھہ انکا ایک غلام بھی تہا جو کتابون کا (خطون کا) ایک گٹھہ لیے ہوئے تہا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تہا معافری (معافر ایک گاؤن ہے وہان کا کپڑا اوسکو معافری کہتے ہین یا معافر ایک قبیلہ ہے) اور انکے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تہا معافری (یعنے میان اور غلام دونون ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) مین نے اون سے کہا ای چچا تمہارے چہرے پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہان میرا قرض آتا تہا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلے مین سے مین اوسکے گھروالون پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ شخص کہان ہے اوسکا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تہا باہر نکلا مین نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہان ہے وہ بولا تمہاری آواز سن کر میری مان کے چھپر کٹ مین گھس گیا تب تو مین نے آواز دی اور کہا ای فلانے باہر نکل مینے جان لیا تو جہان ہے یہ سن کر وہ نکلا مینے کہا تو مجھسے چھپ کیون رہا وہ بولا قسم خدا کی مین جو تجھسے کہونگا جھوٹ نہین کہونگا مین ڈرا قسم خدا کی کہ تجھسے جھوٹ بات کرون یا تم سے وعدہ کرون اور خلاف کرون اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین قسم خدا کی محتاج ہون مینے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج ہے وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اوسکا تمسک لایا گیا ابوالیسر نے اوسکو اپنے ہاتھہ سے میٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہین تو تو آزاد ہے تو میری ان دونون آنکھون کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونو انگلیان اپنی آنکھون پر رکھین اور میرے ان دونو کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیوے یا اوسکو

معاف کر دیوی اللہ تعالیٰ اسکو اپنے سائے مین کہیگا عبادہ نے کہا نہین اور بے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور
اپنا معافری اوسکو دیدو تو تمہارے پاس بہی ایک جوڑا پورا ہو جاویگا اور اسکے پاس بہی ایک جوڑا ہو جاویگا
ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو اے بہتیجے میرے میری ان دونوں آنکہوں نے
دیکہا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکہا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے لونڈی اور غلام کو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے
ہو پہر اگر مین اوسکو دنیا کا سامان دیدوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اسسے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیان
لے لیوے عبادہ نے کہا پہر ہم چلے یہانتک کہ جابر بن عبداللہ انصاری پاس آئے اونکی مسجد مین وہ ایک کپڑے
کو لپیٹے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے مین پہاندا لوگون پر سے یہانتک کہ اون کے اور قبلہ کے بیچ مین بیٹہا مین نے کہا
خدا آپ پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہو اور تمہاری چادر پہلو مین رکہی ہے اونہوں نے اپنے
ہاتہہ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا اونگلیوں کو کشادہ رکہا اور انکو کمان کیطرح خم کیا اور کہا مین نے
یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آوے پہر وہ مجہے دیکہے جو مین کرتا ہون اور ویسا ہی کرے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد مین آئے اور آپ کے ہاتہہ مین ایک ڈالی تہی ابن طاب کی (جو ایک کہجور
ہے) آپنے مسجد مین قبلہ کیطرف بلغم دیکہا (کسینے تہوکا تہا) آپنے اوسکو لکڑی سے کہرچ ڈالا پہر ہماری طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا تم مین سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر
گئے پہر آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پہر آپنے
فرمایا تم مین سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہمنے کہا کوئی نہین یہ چاہتا یا رسول
اللہ آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہڑا ہو نماز مین تو اللہ تبارک و تعالیٰ اوس کے منہ کے سامنے ہے ۔
(نووی نے کہا یعنے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنی منہ کے سامنے نہ تہوکے اور نہ داہنی طرف
بلکہ بائین طرف بائین پاؤن کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے مین تہوک کر ایسا کر لیوے پہر اپنے
کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا بعد اوسکے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلے مین سے لپکا اور اپنے گہر والوں
مین دوڑا گیا اور اپنی ہتہیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی نوک
پر لگایا اور جہان اوس بلغم کا نشان مسجد پر تہا وہان خوشبو لگادی ۔ جابر نے کہا اسحدیث سے تم اپنی مسجدون
مین خوشبو رکہتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے بطن بواط کی لڑائی مین (وہ

ایک پہاڑ ہی جہینہ کے پہاڑون مین سے) اور آپ تلاش مین تہے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک
کافر تہا) اور ہم لوگون کا یہ حال تہا کہ پانچ اور چہہ اور سات آدمیون مین ایک اونٹ تہا
جسپر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑہنے کی اوسنے اونٹ کو
بٹہایا اوسپر چڑہا پہر اوسکو اوٹہایا تو وہ کچہ اڑا وہ انصاری بولا شار (یہ کلمہ ہی اونٹ کی
ڈانٹنے کا) خدا تجہپر لعنت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر وہ انصاری بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس اونٹ پر سے
اوتر جا اور ہمارے ساتہ وہ نرہے جسپر لعنت کی گئی ہو مت بددعا کرو اپنی جانون کے لیے اور مت بددعا کرو
اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالون کے لیے ایسا نہو یہ بددعا اوس ساعت مین نکلے جب خدا سے
کچہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بددعا بہی قبول ہو جاوے اور تمپر آفت آوے) جابر نے کہا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگون سے آگے بڑہکر حوض کو درست کر رکہیگا آپ بہی پئے اور ہمکو بہی پلاویگا جابر
نے کہا مین کہڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتہ جاتا
ہے تو جبار بن صخر اوٹہے خیر ہم دونون آدمی کنوے کیطرف چلے اور حوض مین ایک یا دو ڈول ڈالے پہر اوسپر
مٹی لگائی بعد اوسکے اوس مین پانی بہرنا شروع کیا یہانتک کہ لبالب بہر دیا سب سے پہلے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دکہلائی دیے آپنے فرمایا تم دونون شخص اجازت دیتے ہو (مجہکو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہمنے عرض
کیا ہان یا رسول اللہ آپنے اپنی اونٹنی کو چہوڑا اوسنے پانی پیا پہر آپنے اوسکی باگ کہینچی اوسنے پانی پینا موقوف
کیا اور پیشاب کیا پہر آپ اوسکو الگ لے گئے اور بٹہا دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کیطرف
آئے اور وضو کیا اس مین سے مین بہی کہڑا ہوا اور جہان سے آپنے وضو کیا تہا مینے بہی وضو کیا جبار بن صخر
حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تہی مین اسکے
دونون کنارون کو اولٹنے لگا وہ چہوٹی ہوئی اوس مین پہوندنے لگے تہی آخر مینے اوسکو اوندہا کیا پہر اوسکی
دونون کنارے اولٹے پہر اوسکو باندہا اپنے گردن پر بعد اوسکے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہ پکڑا اور گہمایا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر جبار بن صخر آئے انہون نے
بہی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائین طرف کہڑے ہوئے آپنے ہم دونون کے ہاتہ پکڑے اور

پیچھے ہٹایا یہانتک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو گھورنا شروع کیا اور مجھکو خبر نہیں بعد اوس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے
کہ اپنی کمر باندہ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا ای جابر میں نے
عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونون کنارے الٹ لے اور جب
تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلے اور ہم میں سے ہر ایک
شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اوسکو چوس لیتا پھر اوس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم
اپنی کمانون سے درخت کے پتے جھاڑتے اور اونکو کھاتے یہانتک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہوگئی (پتے کھاتے
کھاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایکدن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اوس
شخص کو اوٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوسکو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اوسکو کھجور دی وہ کھڑا ہوگیا
اور کھجور لے لی پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ ایک کشادہ وادی میں اوترے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے میں آپکے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی
ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ آپکا تابعدار ہوگیا جیسے وہ اونٹ جسکی
ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہوجاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہانتک کہ آپ دوسرے درخت کے
پاس آئے اور اوسکی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ بھی آپکے ساتھ
ہوا اسی طرح یہانتک کہ جب آپ بیچا بیچ میں اون درختوں کے پہونچے تو انکو ایک ساتھہ رکھدیا اور فرمایا
دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالی کے حکم سے وہ دونون درخت جڑ گئے جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا
اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو نزدیک دیکھیں اور دور تشریف لیجاویں میں بیٹھا
اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف
لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہوکر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہوگئے میں دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے
ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح داہنے اور بائیں پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے
جابر میں جہان کھڑا ہوا تھا تو نے دیکھا جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونون
درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جب اس جگہ پہونچے جہاں میں

کہڑا ہوا تہا تو ایک ڈالی اپنے داہنے طرف ڈالدی اور ایک ڈالی بائین طرف جابر نے کہا مین کہڑا ہوا اور
ایک پتہر لیا اوسکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہوگیا پہر اون دونون درختون کے پاس آیا اور ہر ایک مین سے ایک
ایک ڈالی کاٹی پہر مین اون ڈالیون کو کہینچتا ہوا آیا اوسجگہہ پر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے
تہے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائین طرف پہر آپسے جاکر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
فرمایا تہا وہ مینے کیا لیکن اوس کیوجہ کیا ہے آپنے فرمایا مینے دیکہا وہان دو قبرین ہین اون قبروالون پر
عذاب ہورہا ہے تو مینے چاہا اونکی شفارش کرون شاید اون کے عذاب مین تخفیف ہو جبتک یہ شاخین
ہری رہین جابر نے کہا پہر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگون کو پکار دو وضو
کرین مینے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو مینے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ مین ایک قطرہ پانیکا نہین
ہے اور ایک انصاری مرد تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹہنڈا کیا کرتا تہا ایک پرانی
مشک مین جو لکڑی کی شاخون پر لٹکتی آپنے فرمایا اوس مرد انصاری پاس جا اور دیکہہ اوسکی مشک مین کچہ پانی ہے مین گیا دیکہا
تو مشک مین پانی نہین ہے صرف ایک قطرہ ہے اوسکے منہ مین اگر اوسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی
لے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک مین تو پانی نہین ہے صرف
ایکقطرہ ہے اوسکے منہ مین اگر مین اسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
اس مشک کو پہر یا پس لے آ مین اس مشک کو لے آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا پہر کچہ زبان سے فرمانے
لگے جسکو مین نہ سمجہا اور مشک کو اپنے ہاتہہ سے دباتے جاتے تہے پہر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے
جابر آواز دے کہ قافلہ کا کٹرہ لاؤ (یعنے بڑا ظرف پانی کا) مینے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اوٹہا کر
لائے مینے آپ کے سامنے اوسکو رکہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس کٹرے مین پہرایا
اس طرح سے پہیلا کر اور انگلیون کو کشادہ کیا پہر اپنا ہاتہہ اوس کے تہ مین رکہدیا اور فرمایا اے جابر
وہ مشک لے اور میرے ہاتہہ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈالنا مینے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پہر
مینے دیکہا تو آپ کی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تہا یہانتک کہ کٹرے نے جوش مارا اور
گہوما اور بہر گیا آپنے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے) جابر نے کہا لوگ آئے
اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے مینے کہا کوئی ایسا بہی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو پہر آپنے اپنا
ہاتہہ کٹرے مین سے اوٹہا لیا اور وہ پانی سے بہرا ہوا تہا اور لوگون نے شکایت کی آپسے بہوک کی آپنے

فرمایا تو یہ ہو کہ اللہ تمکو کہلادی پہر ہم دریا کے کنارے پر آئے یعنی سمندر کے اور دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر
ڈالا ہمنے اوس کے کنارے انگار سلگالی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بہونا اور کہایا اور سیر ہوگئے تب جابر نے کہا
پہر مین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اوسکی آنکہہ کے گولے مین گہس گئے ہمکو کوئی نہ دیکہتا تہا یہانتک کہ ہم
باہر نکلے اتنا بڑا جانور تہا پہر ہمنے اوسکی ایک پسلی لی پسلیون مین سے اور قافلہ مین سے اس شخص کو بلایا جو
سب مین بڑا تہا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تہا اور سب سے بڑا زین اوس پر تہا وہ اس پسلی کے نیچے سے
چلا گیا اپنا سر نہین جہکایا اتنی اونچی اوس جانور کی پسلی تہی **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہین درختون کا رام ہوجانا آپ کے ساتھ چلنا قبر والون کا عذاب معلوم کرنا
پانی کا بڑہا دینا اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ دریا کا جانور کہانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور
حلال ہے **باب** فی حدیث الہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث **عن**
البراء بن عازب یقول جاء ابو بکر رضی اللہ عنہ الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب
ابعث معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ
فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلۃ سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
نعم اسرینا لیلتنا کلہا حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطریق فلا یمر فیہ احد حتی رفعت
لنا صخرۃ طویلۃ لہا ظل لم یات علیہ الشمس بعد فنزلنا عندہا فاتیت الصخرۃ فسویت
بیدی مکانا ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلہا ثم بسطت علیہ فروۃ ثم قلت
یا رسول اللہ نم وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براعی غنم
مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منہا الذی اردنا فلقیتہ فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل
من اہل المدینۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاۃ فقلت
لہ انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیدہ علی الاخری
ینفض فحلب لی فی قعب معہ کثبۃ من لبن قال ومعی اداوۃ ارتوی فیہا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیشرب منہا ویتوضا قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرہت ان اوقظہ
من نومہ فوافقتہ استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفلہ فقلت یا رسول اللہ
اشرب من ہذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا

بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن في جلد من الارض فقلت يا رسول
الله اُتينا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت
فرسه الى بطنها اُرى فقال اني قد علمت انكما قد دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان
اردّ عنكما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا يلقى احدا الا قال قد كفيتكم ما هنا فلا يلقى
احدا الا ردّه قال ووفى لنا **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے ابوبکر میرے باپ (عازب کے) مکان پہ
آئے اور اون سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اوٹھا کر میرے ساتھ لیچلے میرے
مکان تک میرے باپ نے مجھ سے کہا یہ کجاوہ اوٹھا لے میں نے اوٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق
کے ساتھ اوسکی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا ای ابوبکر مجھسے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جب رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنے مدینہ کیطرف بھاگے مکہ سے) ابوبکر نے کہا ہان ہم ساری
رات چلے یہانتک کہ دن ہوگیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہمکو سامنے ایک
لنبا پتھر دکھلائی دیا اوسکا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہان دھوپ نہ آئی تھی ہم اوس کے پاس اوترے میں
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماوین اوس کے سایے
میں پھر میں نے وہان کملی بچھائی بعد اوس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہیے اور میں آپ کے گرد سب طرف
دشمن کا کھوج لیتا ہون (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا) پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریون کا جو
اپنی بکریان لیے ہوئے اوسی پتھر کیطرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہمنے چاہا (یعنے اوس کے سایے میں ٹھیرنا
اور آرام کرنا) میں اوس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص
کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنے مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے وہ بولا ہان
ہے میں نے کہا تو دودھ دیگا ہمکو وہ بولا ہان پھر اوس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اُسکا تھن
صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ رہیں (راوی نے کہا میں نے براء ابن عازب
کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے) خیر اوس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالے
میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے
اور وضو کرنے کے لیے ابوبکر نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اوٹھے ہیں میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہانتک کہ وہ

ٹھنڈا ہو گیا پھر مین نے کہا یا رسول اللہ یہ دودہ پیجیے آپ نے پیا یہانتک کہ مین خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہین آیا مین نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈہلنے کے بعد اور ہمارا پیچہا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تہا) اور زمین پر ہم تہے جو سخت تہی مین نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو کافرون نے پالیا آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالی ہمارے ساتہہ ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی اوسکا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہنس گیا (حالانکہ وہان کی زمین سخت تہی وہ بولا مین جانتا ہون تم دونون نے میرے لیے بددعا کی ہے اب مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ مین تم دونون کی تلاش مین جو آویگا اسکو پہیر دونگا تم میرے لیے دعا کرو کہ خدا تعالی مجہکو اس عذاب سے چہڑا دے آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چہٹ گیا اور لوٹ گیا جو کوئی کافر اوسکو ملتا تو وہ کہدیتا ادہر مین سب دیکھ آیا ہون غرض جو کوئی ملتا سراقہ اوسکو پہیر دیتا ابوبکر نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی **ف** نووی نے کہا جو آپ نے اوس لڑکے کے ہاتہہ سے دودہ پیا حالانکہ وہ اوس دودہ کا مالک نہ تہا اسکی چار توجیہین کی ہین ایک یہ کہ مالک کیطرف سے مسافرون اور مہمانون کو پلانے کی اجازت تہی دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہون گے جسکے مال مین تصرف کر سکتے ہونگے تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تہا جسکو امان نہین ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتہی یہ کہ وہ مضطر تہے اور اول کی دو توجیہین عمدہ ہین **عن** البراء قال اشتری ابوبکر من ابی رحلا بثلاثۃ عشر درھما وساق الحدیث بمعنی حدیث زھیر عن ابی اسحق وقال فی حدیثہ من روایۃ عثمان بن عمر فلما دنا دعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساخ فرسہ فی الارض الی بطنہ ووثب عنہ وقال یا محمد قد علمت ان ھذا عملک فادع اللہ ان یخلصنی مما انا فیہ ولک علی لاعمین علی من ورائی وھذہ کنانتی فخذ سھما منھا فانک ستمر علی ابلی وغلمانی بمکان کذا وکذا فخذ منھا حاجتک قال لا حاجۃ لی فی ابلک فقدمنا المدینۃ لیلا فتنازعوا ایھم ینزل علیہ فقال انزل علی بنی النجار اخوال عبد المطلب اکرمھم بذلک فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدام فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آن پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے بددعا کی اوسکا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہنس گیا وہ اسپر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد مین جانتا ہون یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجہکو نجات دے اس آفت سے اور مین آپ سے یہ اقرار کرتا ہون کہ مین آپکا حال چہپا دونگا ان لوگون سے

جو تیرے پیچھے آتے ہین اور یہ میرا ترکش ہے اس مین سو ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تہوڑی دور پر میرے اونٹ
اور غلام تہوڑی دور ملین گے آپ کو جو حاجت ہو اون سے لیجیے آپ نے فرمایا مجہے تیرے اونٹون کی احتیاج نہین
ہے ابوبکر نے کہا پہر رات کو ہم مدینہ مین پہونچے لوگ جہگڑنے لگے کہ آپ کہان اوترین ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا
تہا کہ آپ ہمارے پاس اوترین آپنے فرمایا مین بنی نجار کے پاس اوترون گا وہ عبدالمطلب کے ننہیال کے لوگ تہے
آپنے اون کو عزت دی اُنکے پاس اوتر کر پہر مرد چڑہے اور عورتین گہرون پر آپ کو دیکہنے کے لیے اور لڑکے
اور غلام رستہ مین جُدا جُدا ہو گئے پکارتے جاتے تہے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ **ف**
یہ پکارنا اون کا خوشی سے تہا نووی نے کہا اس حدیث مین آپ کا ایک کہلا معجزا ہے دوسرے فضیلت
ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے چوتہی استحباب ہے ڈولچی یا تشکیزہ
رکہنے کا سفر مین طہارت اور پینے کے لیے پانچوین فضیلت ہے اللہ تعالی پر بہروسا کرنے کی اور فضیلت
ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی چہٹی استحباب ہے اوترنے کا اپنے عزیزون کے پاس

کتاب التفسیر

کتاب قرآن شریف کی آیتون کی تفسیر مین

عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ
نغفر لکم خطایاکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاھھم وقالوا حبۃ
فی شعرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا
گیا تہا تم بیت المقدس کے دروازے مین رکوع کرتے ہوے جاؤ اور کہو حطۃ یعنی بخشش گناہونکی
ہم تمہارے گناہ بخشدین گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازے مین گہسے سرین
کے بل گہسٹتے ہوے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبۃ فی شعرۃ یعنی دانہ بالی مین ایک روایت مین
ہے حنطۃ فی شعرۃ کہنے لگے **عن** انس بن مالک ان اللہ عزوجل تابع الوحی علی رسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی توفی واکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی
بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جسدن آپ کی وفات
ہوئی اوسدن بہت وحی آئی **عن** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ
اٰيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ
يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِىْ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت
ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اُترتی تو ہم اوس دن
کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اوتری اور کس دن اوتری
اور جسوقت اوتری اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے یہ آیت عرفات میں اوتری اور آپ
ٹھیرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ اوسدن
جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے) **عن** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ
يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكُمُ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
فَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ **ترجمہ** یہی
جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اوتری (یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا
وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
عرفات میں **عن** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ
عِيْدًا قَالَ وَاَىُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم الیوم الذی نزلت فیہ والمکان الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فی یوم جمعۃ **ترجمہ** ایک شخص یہودی حضرت عمر پاس آیا اور کہنے لگا
اے امیر المومنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب مین جسکو تم پڑہتے ہو اگر وہ ہم یہودیون پہ اترتی تو ہم اوسدن
کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا مین جانتا ہون اوس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہہ کو جہان اتری یہ آیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات مین اوتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانون کی) **عن** عروۃ
ابن الزبیر انہ سال عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن قول اللہ عز وجل فان خفتم الا تقسطوا
فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث وربع قال یا ابن اختی ھی الیتیمۃ
تکون فی حجر ولیھا تشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالھا وجمالھا فیرید ولیھا ان یتزوجھا
بغیر ان یقسط فی صداقھا فیعطیھا مثل ما یعطیھا غیرہ فنھوا ان ینکحوھن الا ان یقسطوا
لھن ویبلغوا بھن اعلی سنتھن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لھم من النساء
سواھن قال عروۃ قالت عائشۃ ثم ان الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
ھذہ الایۃ فیھن فانزل اللہ عز وجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی
علیکم فی الکتاب فی یتمی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن
قالت والذی ذکر اللہ انہ یتلی علیکم فی الکتاب الایۃ الاولی التی قال اللہ فیھا ان
خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ
تعالی فی الایۃ الاخری وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی
حجرہ حین تکون قلیلۃ المال والجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا وجمالھا من
یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتھم عنھن **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع مین) وان خفتم الا تقسطوا
فی الیتامی یعنے اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کرسکوگے یتیم لڑکیون مین تو نکاح کرو ان عورتون سے جو پسند
آوین تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ بولین مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ ایک یتیم
لڑکی اپنے ولی کی گود مین ہو (یعنے پرورش مین جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو

اوس کے مال مین (مثلاً چچا کے مال مین) پہر اوس لڑکی کو اوسکا حسن اور جمال پسند آوے وہ اُس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اوس کے مہر مین انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتہہ نکاح کرنے سے مگر اس صورت مین جب انصاف کرین اور پورا مہر دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا اونکو کہ نکاح کرلین اور عورتوں سے جو پسند آوین انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے یہ آیت اوترنے کے بعد پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیوں کے باب مین پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ اخیر تک (اسی سورہ نساء مین) یعنے پوچھتے ہین تجہہ سے عورتوں کے باب مین تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب مین اور جو پڑہا جاتا ہے کتاب مین اون یتیمون عورتوں کے باب مین جنکا تم مقرر مہر نہین دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو کتاب مین پڑہے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو حسن اور مال مین کم ہو تو منع ہوا انکو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جب کے مال اور جمال مین رغبت کرین مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین **عن** عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب مین انصاف کرنے سے یہ آیت اُس شخص کے باب مین اوتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اسکا مال بہی ہو اور کوئی اس کیطرف سے جہگڑنے والا سوا اوسکی ذات کے نہ ہو پہر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اُسکو تکلیف دے اور بُری طرح اوس سے صحبت رکہے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں مین انصاف کرنے سے تو نکاح کرلو اور عورتوں سے جو پسند آوین تم کو مطلب یہ ہے کہ جو عورتین حلال کین مین نے تمہارے لیے اور چہوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو وہ اپنا نکاح اور کسی سے کریگی اوسکا مال دیدو) **عن** عَائِشَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل وما یتلیٰ علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن قالت انزلت فی الیتیمۃ تکون عند الرجل فتشرکہ فی مالہ فیرغب عنھا ان یتزوجھا ویکرہ ان یزوجھا غیرہ فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا فلا یتزوجھا ولا یزوجھا غیرہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا جو تمپر پڑھا جاتا ہے اسکی کتاب مین یہ آیت اوتری اوس یتیم لڑکی کے باب مین جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال مین شریک ہو (ترکے کے روسے) پہر وہ نفرت کرے اوس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بہی اوسکا نکاح پسند نکرے اس خیال سے کہ وہ مال مین سے حصہ لیگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال رکہے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الایۃ قالت ھذہ فی الیتیمۃ التی تکون عند الرجل لعلھا ان تکون قد شرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحھا ویکرہ ان ینکحھا رجلا فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یستفتونک فی النساء اخیر تک یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال مین یہان تک کہ کہجور کے درختون مین بہی پہر وہ اُس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اوس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اُسکے مال مین شریک ہو پہر اس کو یون ہی ڈال رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیہ ویصلحہ اذا کان محتاجا ان یاکل منہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع مین) یعنے جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کہاوے اوتری ہے اس شخص کے باب مین جو یتیم کے مال کا متولی ہو اوسکو درست کرے اور اُسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہاوے (اور جو مالدار ہو تو کچہ نہ کہاوے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من مالہ اذا کان محتاجا بقدر مالہ بالمعروف

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی یہ جو اللہ تعالے نے فرمایا (سورہ احزاب مین) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئین آنکھین اور دل حلق تک آگئے اخیر تک خندق کے دن اوتری (اوس دن مسلمانون پر نہایت سختی تھی اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمنے اوس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافرون پر جن کو تمنے نہین دیکھا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الْاٰيَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نساء مین) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اخیر تک یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچہ گناہ نہین دونون پر اگر وہ صلح کر لین آپس مین) اوس عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اوس کے پاس رہے اب خاوند اوسکو طلاق دینا چاہے (اوس سے بیزار ہو کر) وہ عورت کہے مجھکو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور مین نے تجھکو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اوتری عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَّوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسی آیت کے باب مین وان امراة خافت اخیر تک کہا یہ آیت اوس عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اوس عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اوسکو اپنے باب مین عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تہا لوگون کو کہ بخشش مانگین صحابہ

کے لیے انہوں نے انکو برا کہا اور وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی کو برا کہتے تھے اور
حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے **عَنْ** هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو گزرا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ
لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف
کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اسکا بدلہ جہنم ہے اخیر تک یہ آیت سورہ نسا میں ہے
میں ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت اخیر میں اوتری اور اسکو منسوخ نہیں کیا کسی
آیت نے۔ اوپر گذر چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوس کی توبہ قبول
نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جمہور علماء اوس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں اس آیت سے یہ نکلتا ہے
کہ بدلہ اوسکا یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔ پر یہ ضرور نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالی معاف
کرسکتا ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي
حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ
الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ
هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ **ترجمہ** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھ سے
عبد الرحمن بن ابزی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اخیر تک
میں نے پوچھا اونہوں نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَ
لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ یعنے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتھ اور کسی معبود کو نہیں پکارتے
اور جو جان اللہ تعالے نے حرام کی ہے اوسکو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ
ہے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا یعنے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے
یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کی مخالف

شهیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکون کے حق مین اوتری ہے اور پہلی آیت مسلمانون کے حق مین ہے
تو مسلمان جب مومن کو قصدًا مارے اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک مین مارے پہر ایمان
لاوے اور توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اس صورت مین دونون آیتون مین مخالفت نرہی **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَ
قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ
لَهٗ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ مُهَانًا تک مکہ مین اوتری مشرکون
نے کہا پہر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہے تو اللہ کے ساتھہ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بہی
لیا اور برے کام بہی کیے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ اخیر تک یعنی جو ایمان
لاویگا اور توبہ کرے گا اللہ تعالی اوسکی برائیان نیکیون سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کوئی مسلمان
ہو جاوے اور اسلام کے احکام کو سمجہ لیوے پہر ناحق خون کرے تو اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عن**
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ
تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذِهِ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ
نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ
عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ اِلَّا مَنْ تَابَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عباس
سے کہا جو کوئی مومن کو قصدًا قتل کرے اوسکی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباس نے کہا نہین مین نے انکو یہ آیت
سنائی جو سورہ فرقان مین ہے وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اخیر تک جسکے بعد یہ ہے اِلَّا مَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے ابن عباس نے کہا آیتہ
مکی ہے اور اسکو منسوخ کر دیا اس آیت نے جو مدینہ مین اوتری وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اخیر تک جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ عمدًا قتل کرے اوسکا بدلہ ہمیشہ جہنم مین رہنا ہے **عن** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ تَدْرِيْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ

نزلت جميعًا قلت نعم اذا جاء نصر الله والفتح قال صدقت وفي رواية ابن ابي شيبة تعلم

اي سورة ولم يقل اخر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا تو جانتا

ہے کہ اخیر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے ابن عباس نے

کہا تو نے سچ کہا **عن** ابي عميس بهذا الاسناد مثله وقال اخر سورة وقال عبد المجيد و

لم يقل ابن سهيل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضي الله عنه قال لقي ناس من

المسلمين رجلا في غنيمة له فقال السلام عليكم فاخذوه فقتلوه واخذوا تلك الغنيمة

فنزلت ولا تقولوا لمن القى اليكم السلم وقرأها ابن عباس السلام **ترجمہ** ابن عباس سے

روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم

مسلمانوں نے اوسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام

کرے تمکو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس نے اس

آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے تو معنی یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آوے **عن**

البراء رضي الله عنه يقول كانت الانصار اذا حجوا فرجعوا لم يدخلوا البيوت الا من ظهورها

قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابه فقيل له في ذلك فنزلت هذه الاية

ليس البر بان تاتوا البيوت من ظهورها **ترجمہ** براء سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ

کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھکر) ایک انصاری آیا اور دروازے سے گھسا

لوگوں نے اس باب میں اوس سے گفتگو کی تب یہ آیت اوتری (سورہ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے

سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک **عن** ابن مسعود

قال ما كان بين اسلامنا وبين ان عاتبنا الله بهذه الاية الم يأن للذين امنوا ان تخشع

قلوبهم لذكر الله الا اربع سنين **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اوس وقت سے

لیکر اس آیت کے اوترنے کے وقت تک الم یأن للذین آمنوا اخیر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں

کے دل لرز جاویں اللہ تعالی کا نام لیتے ہی ہم میں اللہ تعالی نے عتاب کیا ہمپر چار برس کا عرصہ گذرا تھا یہ

آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے **عن** ابن عباس قال كانت المرأة تطوف بالبيت وهي

عريانة فتقول من يعيرني تطوافا تجعله على فرجها وتقول اليوم يبدو بعضه او كله فما